۱۸۵۷
اٹھارہ سو ستّاون

اخبار

اور

دستاویزیں

اٹھارہ سو ستاون
۱۸۵۷

اخبار
اور
دستاویزیں

مُرتبّہ
عتیق صدّیقی

مکتبہ شاہراہ، اُردو بازار، دہلی ۶

پہلی بار : ۱۰ ؍ مئی ۱۹۶۶ء
تعداد اشاعت : ۱۱۰۰
قیمت : بیس روپے
یونین پریس دہلی

اٹھارہ سو ستاون کے اُن جاں بازوں کے نام
تاریخ جن کے نام محفوظ نہ رکھ سکی

فہرست

دہلی میں اٹھارہ سو ستاون

پہلا حصہ

اٹھارہ سو ستاون کے اخبارات

دوسرا حصّہ

دستاویزیں — عکس اور متن

بخت خاں کے دو کارٹون

بخت خاں دشمن کی نظر میں

مطبوعہ اشتہارات

پیش لفظ

اٹھارہ سو ستاون کا عیسوی سال ہماری سیاسی و ثقافتی تاریخ میں عموماً اور ہمارے جہادِ آزادی کی تاریخ میں خصوصاً، سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے پورے سو سال پہلے پلاسی کے میدان میں سراج الدولہ کی شکست (جون ۵۶ ۱۸ء) کے ساتھ ہمارے دیس کی تاریخ کے ایک نئے باب ـــــ برطانوی ملک گیری کے دور کا آغاز ہوا، اور اس کے تقریباً ایک صدی بعد اودھ کی سلطنت کے خاتمے (فروری ۱۸۵۷ء) پر اس کی تکمیل ہوگئی۔ عام ہندستانیوں نے اس موقع پر، بلا تفریقِ مذہب و ملت، اپنی صد سالہ غلامی کے خلاف، شعوری یا غیر شعوری طور پر، بغاوت کی شکل میں شدید احتجاج کیا۔

اس ملک گیر بغاوت کو بروئے کار لانے میں جن عناصر نے حصہ لیا تھا، ان میں ہندستانی اخبار نویسی کی حیثیت شریک غالب کی تھی۔ جس کی عمر اس وقت تیس پینتیس سال سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن ہندستانی اخبار نویسی کے اس مختصر عہد کی تاریخ کا اگر تجزیہ کیا جائے، تو معلوم ہوگا کہ ابتدا ہی سے اس کا مزاج باغیانہ تھا۔

ہندستان میں یورپ کے جو ترقی یافتہ اور مفید فنون برطانوی استحصال کے جلو میں، برسر اقتدار طبقے کے علی الرغم، دبے پاؤں داخل ہو گئے، ان ہی میں ایک جدید صحافت کا فن بھی تھا۔ یہ بھی عجیب اتفاق تھا کہ ہندستان میں حکم راں طبقے کے اُس گروہ نے صحافت کی داغ بیل ڈالی جو آنریبل جان کمپنی، کی تجارتی اجارہ داری کا دشمن تھا۔ اس فن کی 'مضرتوں' سے کمپنی بہادر کے ارباب اختیار کلی طور پر باخبر تھے، چناں چہ

انھوں نے پوری کوشش کی کہ اس ملک میں صحافت کی 'وبا' پھیلنے نہ پائے، یا کم از کم دیسی باشندے اس سے محفوظ رہیں۔ لیکن یہ ہو نہ سکا، اور ایسا ہونا ممکن بھی نہ تھا۔ پہلا انگریزی اخبار ۱۷۸۰ء میں نکلا، اور اس کے بیالیس سال بعد، ۱۸۲۲ء میں، ہندستانی اخبار نویسی بھی میدان میں آ گئی۔

ہندستانی اخبار نویسی کے ابتدائی دور (۱۸۲۲ء تا ۱۸۵۷ء) کا اگر جائزہ لیا جائے، جو بڑی حد تک فارسی اور اردو اخبار نویسی کا دور تھا تو اس کی گہرائی میں غیر ملکی اقتدار کے خلاف نفرت و عداوت کے بھڑکتے ہوئے شعلے نظر آئیں گے۔ اس کا نقطۂ عروج ۱۸۵۷ء کے اوائل کا زمانہ تھا، جبکہ خبریں شائع کرنے کی آڑ میں ہندستانی اخباروں نے غیر ملکی اقتدار کے خلاف بغاوت کے جذبات عام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ بغاوت شروع ہونے کے بعد گورنر جنرل لارڈ کیننگ نے اپنی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے، اس حقیقت کا واضح الفاظ میں اعتراف کر بھی کیا تھا۔ کیننگ کے الفاظ میں:

> "دیسی اخباروں نے خبریں شائع کرنے کے پردے میں ہندستانی باشندوں کے دلوں میں دلیرانہ حد تک بغاوت کے جذبات پیدا کر دیے ہیں۔ یہ کام بڑی مستعدی، چالاکی اور عیاری سے انجام دیا گیا ہے۔"[1]

۱۸۵۷ء کے اوائل ہی سے ہندستان کے آسمان پر بغاوت کے بادل منڈلانے لگے تھے، اور اس کے ساتھ ہی ہندستانی اخباروں نے تلخی و بے باکی کے ساتھ انگریزی حکومت پر نکتہ چینی کی رفتار بھی تیز کر دی تھی۔ اس سلسلے میں دہلی، لکھنؤ اور کلکتے کے اخبارات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ کلکتہ اور بمبئی کے انگریزی اخباروں نے، جو سب کے سب کمپنی بہادر کے ہم نوا تھے، دیسی اخباروں کی روش پر پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کو اس طرف توجہ بھی دلائی۔ صادق الاخبار (دہلی) کے

---

[1] History of Law and Sedition: p 183
M Donogh.

بیان کے مطابق :

" اخبار مفصلات آگرہ و بمبئی گزٹ و دیگر اخبارات انگریزی نے بہت رشک سے لکھا ہے کہ ہندستانی اخباروں والوں کو آزادی پریس نہیں [دینی] چاہیے، کیونکہ یہ لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور کبھی ایسی آگ لگا دیتے ہیں کہ بجھائے نہیں بجھتی .... پس جس طرح اور باتوں میں انگریز اور ہندستانیوں کے لیے دو قانون ہیں، اسی طرح اس باب میں بھی چاہیے ....[51] "

مندرجہ بالا اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انگریزی اخبارات نے دیسی اخباروں کی روش سے ہوا کے رخ کا اندازہ لگا لیا تھا۔ انگریزی اخباروں نے ہندستانی اخباروں پر پابندی عاید کرنے کا مطالبہ غالباً بارک پور کے واقعہ (۲۲ فروری ۱۸۵۷ء) کے بعد ہی کیا ہوگا، جس میں ہندستانی فوج کی انیسویں پلٹن نے گائے اور سور کی چربی چڑھے ہوئے کارتوس کو ہاتھ لگانے سے انکار کر دیا تھا، اور جسے دیسی اخباروں نے خوب اُچھالا تھا۔ اسی سلسلے میں کئی پلٹنیں برطرف بھی کی گئی تھیں اور اس بغاوت کے لیڈروں کو توپوں سے باندھ کر اڑا دیا گیا تھا۔[52]

ہندستانی اخبار نویسی کی تاریخ کا یہ افسوس ناک باب ہے کہ ۱۸۵۷ء کے کسی فارسی یا اردو اخبار کی مکمل فایل شاید کہیں بھی محفوظ نہیں ہے، اور اگر کہیں ہے بھی، تو اب تک کسی کو اس کا سراغ نہیں مل سکا ہے، ورنہ ان کی مدد سے ۱۸۵۷ء کی بغاوت کی پوری تاریخ مکمل کی جا سکتی تھی۔ نیشنل آرکائیوز آف انڈیا میں دہلی کے تین اخبارات :

سراج الاخبار

دہلی اردو اخبار

صادق الاخبار۔

---

[51] صادق الاخبار ۲۰ اپریل ۱۸۵۷ء

[52] تفصیل کے لئے دیکھیے " ہندستانی اخبار نویسی " ـــ ص ۳۵۸ - ۳۷۰۔

کے جستہ جستہ ۱۸۵۷ء کے شمارے منتشر حالت میں محفوظ ہیں۔ یہی حال دستاویزوں کا ہے جو اُن گنت ہیں۔ پیشِ نظر مجموعہ نیشنل ارکائیوز کے ان ہی منتشر ذخیروں سے مرتب کیا گیا ہے، یہ مختلف بنڈلوں میں پھیلا پڑا ہے۔

سراج الاخبار ـــــ بہادر شاہ کے دربار کا روزنامچہ تھا، جو فارسی میں ہفتہ وار شائع ہوتا تھا۔ اس روزنامچے کا اردو ترجمہ صادق الاخبار اور دہلی اردو اخبار میں بھی پابندی سے شائع ہوا کرتا تھا۔ سراج الاخبار ہی کے ایک اقتباس سے اس کتاب کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس اخبار کے باقی شمارے اس لئے نظر انداز کئے گئے ہیں کہ ان کے ترجمے کسی نہ کسی اخبار میں مل جاتے ہیں۔

صادق الاخبار ـــــ تند و تیز اور انگریز دشمن اخبار تھا۔ اس کے ایڈیٹر سید جمیل الدین تھے، اور اس اخبار کو بہادر شاہ کے مقدمے میں خصوصیت سے پیش کیا گیا تھا۔ ایک سرکاری گواہ چُنّی لال کے بیان کے مطابق یہ دہلی کا منہ زور اخبار تھا اور شہر کے تمام طبقوں میں مقبول بھی تھا۔ مولوی ذکار اللہ کے بیان کے مطابق بغاوت پھیلانے کے الزام میں جمیل الدین کو تین سال قید با مشقت کی سزا بھی ہوئی تھی۔

دہلی اُردو اخبار ـــــ مولوی محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر کا اخبار تھا۔ بغاوت شروع ہونے کے وقت تک اس کا انداز، اور اخباروں کے برعکس "امن پسندانہ" تھا۔ خبروں کا انتخاب اور ان کے پیش کرنے کا طریقہ سیدھا سادا ہوتا تھا۔ کسی خبر سے نہ تو انگریز دشمنی کی بو آتی تھی، اور نہ کسی قسم کی بے اطمینانی ہی کا اظہار ہوتا تھا، بلکہ بسا اوقات تو دیسی اخباروں میں شائع ہونے والی "گرم" خبروں کی تردید کر دینا بھی وہ ضروری سمجھتا تھا۔ مثلاً بارک پور کے واقعے کے بعد دیسی اخباروں نے جو خبریں شایع کی تھیں۔ ان پر تبصرہ کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے:

"یہ مقام ہے غور اور قیاس کا کہ عوام کالانعام بازاری لوگ جو گپ ہانکتے تھے اور شہر میں لوگوں کی زبان پر تھا کہ بہتیری سپاہ برگشتہ ہو رہی ہے اور مقابلے کو موجود ہے، سراسر وہ باتیں لغو اور بے اصل تھیں۔ اس قسم کی بہتیری خبریں

دو باب لکھنؤ اور جنگ ایران وغیرہ امور ہر روز نئی نئی طرح کے سنے جاتے ہیں بلکہ لکھے آتے ہیں، لیکن اصلی تحقیق قابل حکم قطعی و تصدیق نہیں ہوتے...[1]

بغاوت شروع ہونے کے بعد دہلی اردو اخبار کے پہلے دو شماروں کا مطالعہ مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں، اگر کیا جائے (یہ شمارے اس مجموعے میں موجود ہیں)، تو سوا "عالم حیرت" کے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ دہلی میں یہ بغاوت کا ابتدائی زمانہ تھا، اور اس کا بھی امکان تھا کہ میرٹھ کی بچی کھچی انگریزی فوج دہلی پر چڑھ دوڑے اور انگریزوں کا دوبارہ قبضہ ہو جائے۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ دہلی اردو اخبار کے ان دونوں شماروں میں انگریزوں کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں ملتی، جو قابل گرفت ثابت ہو۔ اس سلسلے میں محمد حسین آزاد کی نظم "تاریخ انقلاب افزا" بھی قابل ذکر ہے۔ جو ۲۴ مئی کے اخبار کے پہلے صفحے پر نظر آتی ہے۔ یہ نظم بھی اسی "صنعت تخیر" میں لکھی گئی ہے۔ آخری تین شعر ملاحظہ ہوں:

حیراں ہیں سب آئینہ صفت، ہیشت زدہ سا کیا کہیے کہ دم مارنے کی جائے نہیں ہے
مٹ جائے نشاں خلق میں اسی طرح سے یکبار حکم نصاریٰ کا بدیں دانش و بینش
اس واقعے کی چاہی جو آزاد نے تاریخ
دل نے کہا قل فاعتبروا یا اولی الابصار

لیکن بغاوت شروع ہونے کے دو ہفتے بعد جب حالات میں بہ ظاہر ٹھہراؤ پیدا ہوا، اور مہتمم دہلی اردو اخبار کو بھی اس کا یقین ہو چلا کہ انگریز "اگر ہزار بلکہ لکھ طرح کے بھروپ بھریں، اب کسی طرح نہیں پنپتے، کیونکہ خدا کی مار کو کوئی نہیں سنوار سکتا۔" تو پھر اس اخبار کی روش میں بھی یکایک انقلاب آگیا، اور وہ انگریزی اخباروں کو للکارنے لگا کہ:

"اب کہاں ہیں انگلش مین اور فرنڈ آف انڈیا... اور وہ لنترانیاں

---

[1] دہلی اردو اخبار۔ ۱۲ اپریل ۱۸۵۷ء)

حکمت و حکومت داناؤں انگلستانیوں کی - اب دیکھیں کہ شہر و دیہات کے ہندستانیوں نے، بے جرأتوں اور نادانوں نے، اور بے عزموں اور بے بند و بستوں نے اون کے [انگریزوں کے] اہل حکمت و اہل جرأت صاحبان عزم و انتظام کو کس نوبت کو پہنچا دیا ...»[۱]

اور بغاوت شروع ہونے کے دو مہینے بعد تو یہ نظر رحمت خسروانی نام اس کا [اردو اخبار کا، بدل کر] اخبار الظفر" ہو گیا[۲] لیکن جلد کا نمبر اور شمارے کا نمبر بدستور وہی رہا جو دہلی اردو اخبار کا تھا۔

دہلی پر انگریزوں کا جب دوبارہ قبضہ ہو گیا، تو جن لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ان میں مولوی محمد باقر بھی تھے۔ لیکن ان کی شہادت کا تعلق صحافت سے نہیں بلکہ دہلی کالج کے پرنسپل ٹیلر کی موت سے تھا، جسے مولوی محمد باقر نے اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔ لیکن جب باغیوں کو اس کی خبر لگی اور انھوں نے مولوی صاحب کے مکان کا محاصرہ کیا اور ٹیلر کے ساتھ ساتھ خود ان کی اور ان کے گھرانے کی زندگی بھی خطرے میں نظر آنے لگی، تو مولوی صاحب نے ٹیلر کو ہندستانی لباس پہنا کر مکان کے پچھلے حصے سے باہر نکال دیا۔ ٹیلر کچھ ہی دور گیا تھا کہ لوگوں نے اسے پہچان لیا، اور اتنی لاٹھیاں اس پر ٹوٹیں کہ اسی جگہ وہ جان بحق تسلیم ہو گیا۔ سر عبدالقادر مرحوم نے محمد حسین آزاد کے حوالے سے لکھا ہے کہ ٹیلر نے مولوی باقر کے گھر سے نکلتے دفت کاغذات کا ایک بنڈل ان کے حوالے کرتے ہوئے ہدایت کی کہ انگریزوں کا اگر دہلی پر قبضہ ہو جائے تو پہلا انگریز جو تم کو نظر آئے، یہ بنڈل اس کے حوالے کر دینا۔ اور انھوں نے یہی کیا۔ دہلی پر انگریزوں کے دوبارہ تسلط کے بعد یہ بنڈل انھوں نے ایک انگریز کرنل کی خدمت میں پیش

---

[۱] دہلی اردو اخبار ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء

[۲] اخبار الظفر (دہلی اردو اخبار) ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء

کر دیا۔ ان کو، بہ قول سر عبد القادر، اس کا گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہی بنڈل ان کی موت کا حکم نامہ بن جائے گا۔ ٹیلر نے اس بنڈل کی پشت پر لاطینی میں لکھا تھا کہ "مولوی محمد باقر نے پہلے تو مجھے اپنے گھر میں پناہ دی، لیکن انھوں نے ہمت ہار دی، اور میری جان بچانے کی کوشش نہیں کی۔" اسی تحریر کی بنا پر انھیں گولی مار دی گئی۔ اور ان کی ساری املاک ضبط ہو گئی۔[۵]

"اٹھارہ سو ستاون" کے جہاد آزادی کی داستان میں بہادر شاہ ظفر کی حیثیت ایک مرکزی کردار کی ہو گئی تھی۔ میرٹھ کی باغی فوج نے، جو اس آگ میں سب سے پہلے کو دی تھی (۱۰ مئی، ۱۸۵۷ء) مغلوں کے آخری نام لیوا، اور دہلی کے برائے نام اور بوڑھے بادشاہ کو، جس کی حیثیت کمپنی بہادر کے پنشن خوار کی تھی، اپنا بادشاہ بنا کر اس کے سر پر برائے نام بادشاہت کا وہ تاج رکھ دیا (۱۱ مئی، ۱۸۵۷ء)، جو کبھی حقیقی طور پر اس کے اجداد کے فرق کی زینت ہوا کرتا تھا۔

بہادر شاہ اپنی خوشی سے اس تحریک میں آئے نہیں تھے، بلکہ "لائے گئے" تھے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ آخری وقت میں ان کے پیر متزلزل ہو گئے۔ ان کے گرد و پیش کی پستی باغیوں کے ۸۲ سالہ ایم کی بلندی کا ساتھ دینے پر ان کو آمادہ نہ کر سکی۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہماری جنگ آزادی کی تاریخ میں بہادر شاہ ایک باعظمت مقام کے مالک ہیں۔ اس کا راز صرف یہ ہے کہ اٹھارہ سو ستاون کی ملک گیر بغاوت میں ان کا نام ایک "قومی نشان" بن گیا تھا۔ ملک کے تمام انگریز دشمن عناصر، بلا تفریق مذہب و ملت، ان کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے تھے۔ اسی نے ان کو ہماری تاریخ کی ایک دل کش اور عظیم المرتبت شخصیت بنا دیا ہے۔

---

[۵] مشہور مصنفین و شعراء اردو (انگریزی) ص ۱۴۹۔ ڈاکٹر باقر نے بھی جزوی اختلاف کے ساتھ نقوش کے شخصیات نمبر میں یہی بات "محمد حسین آزاد" کے باب میں لکھی ہے

بہادر شاہ کے کردار کا ایک اور پہلو بھی قابل ذکر ہے، جس نے دہلی عوام میں انھیں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز بنا دیا تھا اور وہ یہ ہے کہ بغاوت کے دنوں میں جب دہلی کے مضافات ہی کا نہیں بلکہ شہر کا اندرونی علاقہ بھی فوجی چھاؤنی بن گیا تھا، اور باغی سپاہی دہلی کے شہریوں کی مال و دولت اور عزت و آبرو کے بھی درپے ہو گئے تھے، تو بہادر شاہ کی ساری ہمدردیاں قولاً اور عملاً دہلی کے شہریوں کے ساتھ تھیں۔

یہ افسوس ناک ہے کہ بہادر شاہ کی ذات اور اٹھارہ سو ستاون کی بغاوت دونوں کو اس وقت تک اس سنجیدگی سے تاریخی تحقیق کا موضوع نہیں بنایا گیا ہے جس کی یہ مستحق ہیں۔ اور اس سے بھی کہیں زیادہ ضرورت اس کی ہے کہ اٹھارہ سو ستاون کی جو لاتعداد دستاویزیں نیشنل ارکائیوز آف انڈیا میں بے ترتیب اور منتشر حالت میں پڑی ہیں، ان کو مرتب کر کے "ماخذی مواد" کی طرح شائع کر دیا جائے۔ یہ دستاویزیں بیشتر اردو میں اور کم تر فارسی میں ہیں، اور تمام تر دہلی اور اسی کے گرد و نواح سے متعلق ہیں۔ یہ دستاویزیں بغاوت کے دور کی دہلی کی سیاسی، فوجی، اور سماجی زندگی سے متعلق بیش بہا خزانے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان دستاویزوں کا اس کس مپرسی کی حالت میں پڑا رہنا ایک تاریخی المیہ ہو گا۔

اٹھارہ سو ستاون کے اخباروں اور چند دستاویزوں کی اشاعت کے بعد حکومت ہند یا تاریخ سے علمی دل چسپی رکھنے والے ادارے ان دستاویزوں کی طرف اگر متوجہ ہوں تو یہی اس کتاب کا سب سے بڑا کارنامہ ہو گا۔

اس مجموعے کی اشاعت کے سلسلے میں ایک عزیز اور مورخ دوست ڈاکٹر اشرف مرحوم کا نام قابل ذکر ہے جنھوں نے اسے مرتب کرنے کی ضرورت کی طرف توجہ ہی نہیں دلائی بلکہ پیچھے پڑ کر مرتب بھی کرایا۔ افسوس! اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان ہی کے مشورے کے مطابق اٹھارہ سو ستاون کے ان جاں بازوں کو اس مجموعے کا عنوان بنایا جا رہا ہے، تاریخ جن کے نام محفوظ نہ رکھ سکی۔

دوسرا قابل ذکر نام محبی مولوی اعظم عباسی صاحب کا ہے، جنھوں نے اپنا قیمتی

صرف کرکے اس مجموعے کے بیش تر اخبارات نقل کیے، اور دوسرے کاموں میں بھی میرا ہاتھ بٹایا۔

نیشنل ارکائیوز اف انڈیا (نئی دہلی)، کے عملے کا ذکر نہ کرنا احسان ناشناسی ہوگی۔ میری اور کتابوں کی طرح، پیش نظر کتاب بھی نیشنل ارکائیوز میں کام کرنے والوں کے پرخلوص تعاون ہی کی رہین منت ہے۔

آخر میں اپنے عزیز دوست محمد یوسف جامعی، مالک مکتبہ شاہراہ کا شکریہ ادا کرنا بھی میرا خوش گوار فرض ہے جنھیں اس مجموعے کی کتابت و طباعت کے سلسلے میں خاصا خون جگر پینا پڑا ہے۔

جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵ عتیق صدیقی

۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء

پس منظر

دیسی اخباروں نے خبریں شائع کرنے کی آڑ میں ہندستانی باشندوں کے دلوں میں دلیرانہ حد تک بغاوت کے جذبات پیدا کیے۔ یہ کام بڑی مستعدی، چالاکی اور عیاری سے انجام دیا گیا۔

لارڈ کیننگ

ان منحوس کارتوسوں کی تقسیم کے موقع پر ہندستانی اخباروں نے، جو بے دلی پھیلانے میں پہلے ہی سے مستعدی دکھا رہے تھے، اپنی غیر محدود آزادی سے فائدہ اٹھایا اور اہلِ ہند کو کارتوسوں کو ہاتھ لگانے سے انکار کرنے پر آمادہ کیا، اور یہ باور کرا دیا کہ اس حیلے سے انگریز ہندستانیوں کو عیسائی بنانا چاہتے ہیں۔

گارساں دتاسی

(۱)

لکھنؤ

لکھنؤ میں سنیچر آیا ہے، چوروں نے ہنگامہ مچایا ہے۔ جو سانحہ ہے عجائب ہے، آنکھ جھپکی، پگڑی غائب ہے۔ شعر

میر صاحب زمانہ نازک ہے　　　دونوں ہاتھوں سے تھام لو دستار

جس دن سے [واجد علی شاہ کی] سلطنت نہ رہی، شہر بگڑا، چوروں کی بن آئی۔ کسی میں حالت نہ رہی۔ . . . اس اندھیر پر ایک مثل یاد آئی ہے کہ اندھے کی جورو کا اللہ رکھوالا ہے۔ اس شہر میں اندھا دھندی ہے . . . اس نابینائی پر یہ حکومت اندھیر ہے۔ صاف اندھے کے ہاتھ میں بٹیر ہے۔ روزانہ باتیں عجائب ہوتی ہیں۔ سوجھتا تو خاک نہیں، ٹٹول ٹٹول کر چھٹیاں غائب ہوتی ہیں۔

(۲)

ایک صاحب بہادر اسمٰعیل گنج کی سڑک سے سمند صبا رفتار پر سوار ہو کر ہوا کھانے جاتے تھے، قضا سے خوف نہ کھاتے تھے۔ اُدھر سے ڈاک کی بگھی رو میں آتی تھی، کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھی۔ دفعتاً گھوڑے کو بگھی کی چپیٹ لگی۔ گھوڑا مع زین پشت بہ زمیں ہوا۔ مرکب کہیں راکب کہیں، صاحب سلامت نہ رہی۔ منھ کی کھائی، پاؤں بے سر دست

بڑی ضرب آئی۔ راہ چلتے صاحب کو تو اسپتال میں لائے، کوچوان بے چارے صاحب منتظم شہر کی کچہری میں گرفتار آئے۔

اگر کوئی راہی اس صدمے سے ہلاک ہوتا، کون خبر گیر ہوتا! بلکہ یہ مذکور بیش تر ہوتا کہ ٹرٹم کی آواز نہ سنی۔ راہ سے بچ جاتا، بلائے ناگاہ سے بچ جاتا۔ اب کون کہے کہ صاحب بہادر نے گھوڑے کو سامنے سے کیوں نہ بچایا، جو ایسا صدمہ اٹھایا؟ مثل مشہور ہے، کہ حاکم مارے تو منھ میں مارے۔[۲]

(۳)

راجپوتانہ

اخبار انگلش مین، [کلکتہ]، مطبوعہ ۱۲ر دسمبر [۱۸۵۶ء] سے معلوم ہوا کہ اطاعت کا قرینہ زمانے سے معدوم ہوا۔ ان دنوں، جتنے راجہ ہیں، سب نے بالاتفاق چھٹی اس مضمون کی تحریر کی ہے، جرات کی تقریر کی ہے۔ کہ جو سرکار کمپنی خلاف عہود دخواہش رؤسائے ہندوستان کی ریاست بہ جبر لیتی ہے، [اس سے] ایک تو خلقت بے کاری سے مرتی ہے، دوسرے بسی بسائی بستیاں سرکار ویران کیے دیتی ہے۔ اس باعث سے ہم لوگوں نے باہم ہر ایک کو فساد پر آمادہ کیا ہے۔ ہمارا ملک اگر لیں گے تو جان دینے کا ارادہ کیا ہے۔ خلاف عہد و پیمان اگر ریاست لینے پر سرکار کو اصرار ہے، تو یہاں بھی سر میدان ہر ایک جان دینے کو تیار ہے۔ جس دم معرکۂ کارزار کی گرم بازاری ہوگی، دیکھ لینا کیسی ذلت و خواری ہوگی۔ بادشاہ اولوالعزم کو پاس تحریر اور خیال تقریر ضروری ہے۔ بدعہدی میں ہلڑ مچے گا۔ ایک عالم مستعد فتور ہے۔ بدگویوں کی زبان بند رہتی ہے۔ راست بازوں سے خلق خدا رضا مند رہتی ہے۔

سلطان الاخبار[۳]

+ ٹرام ‌ تو ‌ بمعنی گاڑی

(۴)

خبر فرانس

اخبارات سے بالاتفاق واضح ہوتا ہے کہ ہنوز شاہ فرانس و شہنشاہ روم انگریزوں اور ایرانیوں میں سے ظاہرا کسی کے جانب دار نہیں ہوئے۔ در پردہ ایلچی طرفین کے دربار سلاطین موصوفین میں معہ تحفہ تحائف آمد و رفت رکھتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ شاہ فرانس اور سلطان روم جنگ فارس والوں اور اہل انگلینڈ میں شریک نہ ہوں گے اور اکثر کہتے ہیں کہ دونوں بادشاہ طرفداریٔ شاہ ایران کریں گے۔ بہرکیف جب تحقیق ہوگا معرض تحریر میں آئے گا۔ اور روسی تو کھلے بازار معاونت ایرانیوں میں کیا زور اور کیا زر کی طرف سے دریغ نہیں رکھتے ہیں اور نہ رکھیں گے۔ گویا بانیٔ جنگ اہلِ روس ہیں اور اہل ایران کے پردے میں فتح ہندوستان کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یقین کے عنقریب وہ ایک میدان بھاری ڈالیں۔ آئندہ بشرط دریافت لکھا جائے گا۔ ناظرین صادق الاخبار گوش بر آواز ہیں کہ پردۂ غیب سے منصۂ شہود پر کیا ظاہر ہوتا ہے۔

(۵)

دربار ایران

تازہ بمبئی پیپر مصدرہ دفتر صادق الاخبار سے منکشف ہوا کہ ایک روز شاہ ایران نے چند سرداران ہراتی اور کئی اراکین سلطنت کو دربار میں طلب کر کے درباب جنگ ایران مشورت کی اور بعد غور و تامل ہر ایک نے یہی صلاح دی کہ آپ گورنمنٹ انگریزی سے لڑیے۔ انشاء اللہ فتح پایئے گا۔ کس لئے کہ ہرات آپ نے نہیں تسخیر کی بلکہ دروازۂ ہند پر جا پہونچے اور علاوہ بریں مرضی شاہ روس کی بھی یہی ہے کہ انگریزوں سے آپ لڑیں اور ہندوستان پر قبضہ کریں۔ شاہ نے یہ کلام ان کا سن کے تبسمہ کہا کہ میں تم سے بہت خوش ہوں کہ برخلاف وزیر نمک حرام کے صلاح دیتے ہو اور وعدہ کیا کہ جس وقت میں ہندوستان

میں پہونچا تو تم کو ضرور صوبہ (دار) بناؤں گا یعنی کسی کو بمبئی اور کسی کو کلکتہ اور کسی کو پونا وغیرہ کی حکومت دوں گا اور شاہ دہلی کو تاج بخشی کروں گا۔ پھر عرض ہوئی کہ شاہ روس نے واسطے کمک سپاہ ایران کے چار لاکھ فوج جرار مع آلات حرب وضرب روانہ کی ہے چنانچہ تھوڑے بہت لشکر اہل ایران کے ساتھ ملتے جاتے ہیں۔ اور شاہ موصوف نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ اگر اتنی فوج مقابلہ ومقاتلہ کے لئے کافی نہ ہو تو سپاہ پولس روانہ کی جائے۔ اس کے جواب میں شاہ ایران نے شہنشاہ الگزنڈر روس کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ہمارے خزانہ سے روپیہ برائے صرف لشکر روس نکالا جائے اور خبردار شجاعان روس کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے....

ایران میں شہرت ہے کہ زیادہ تر برانگیختہ ہونا جنگ انگریزی پر شاہ ایران کو یہ ہوا کہ پانچ پشت سے برابر تخت نشینان ایران یہ ارادہ تسخیر ہند ہر طرح کا اسباب حرب و ضرب و نقدی جمع کرتے جاتے تھے لیکن کسی کا پورا ارادہ بن نہ پڑتا تھا اور نصیر الدین شاہ عادل بھی مدتوں سے ہوس موروثی پر مرتا تھا مگر اب یہ موقع ہاتھ لگا۔ کہ ادھر ہرات بے کھٹکے قبضہ قدرت میں آگیا۔ اُدھر روسیوں کی معاونت کہ جس کو مدد غیبی کہنی چاہیے حاصل ہوئی اور تبرز سرداروں نے بالاتفاق یہی رائے دی کہ آپ ہندوستان پر یورش کریں خدا فتح دے گا۔ رعایا بھی بطور جہاد جمع ہوگئی پھر تو شاہ ایران کو خواہ مخواہ لڑنا پڑا۔ یہ بھی سُنا گیا کہ میر دوست محمد خاں والی کابل در پردہ اہل ایران سے سازش رکھتا ہے اور ظاہراً انگریزوں سے کہتا ہے کہ ایرانیوں کا میں دشمن جانی ہوں۔

(۶)

موقوفی رجمنٹ ۱۹ پیادگان ہندوستانی

تحریرات بارک پور اور اخبار انگلش مین وغیرہ سے تحقیقاً معلوم ہوا کہ رجمنٹ مرقومۃ الصدر بموجب جنرل آرڈر نواب گورنر جنرل بہادر کے بہ علت قصور عدول حکم

بلوہ پردازی و مقابلہ و سرتابی کے ۳۱ تاریخ کو موقوف کی گئی۔ ایک صاحب جو کہ اس وقت موجود تھے لکھتے ہیں کہ سپاہ رفل والا بہ سرکردگی میجر بونٹین صاحب اور لفٹ ونگ رجمنٹ ۳۵ ملکہ کا اور توپخانہ اسپی زیر حکم کرنل ریڈ صاحب۔ ۳۰ تاریخ بارک پور میں چھاؤنی ودمدمہ سے آگیا تھا۔ اور کچھ دیر بعد اس کے باڈی گارڈ نواب گورنر جنرل بہادر کا بھی آپہونچا۔ اور پہردن رجمنٹ ۸۴ ملکہ کی مراکب دخانی پر مقام چنسورہ سے آگئی اور ۳۱ تاریخ سپاہ مذکور مع رجمنٹ دوم اور رجمنٹ ۴۳ پیادگان ہندوستانی اور رجمنٹ ۳۴ پیادگان ہندوستانی اور رجمنٹ ۷۰ پیادگان ہندوستانی کے میدان پریڈ میں صف آرا ہوئے۔ اس میں رجمنٹ ۱۹ بھی بلائی گئی اور دو سو گز کے فاصلے پر توپخانہ مذکور کے سامنے کھڑی کی گئی۔ میجر جنرل ہیرسی صاحب نے افسران اور سپاہ سے کہا کہ تمہاری رجمنٹ واسطے موقوفی کے یہاں بلائی گئی ہے۔ تمہیں متابعت حکم لازم ہے اور بعد اس کے تمہاری تنخواہ بھی مل جاوے گی۔ بعد اس کے لفٹنٹ چیمبر صاحب انٹرپریٹر اور کوارٹر ماسٹر رجمنٹ ۳۴ پیادگان ہندوستانی کو ہدایت سنا دینے ترجمہ احکام گورنمنٹ مرقومہ ۲۷ مارچ ۱۸۵۷ء کی جو کہ اُن کی موقوفی کے باب میں آیا تھا ہوا۔ چنانچہ صاحب موصوف نے بہ آواز بلند سنایا لفٹنٹ کرنل میچل صاحب کمان افسر رجمنٹ ۱۹ نے آگے بڑھ کے کہا کہ افسران ہندوستانی اور سپاہی رجمنٹ مذکور کے مجھ سے چاہتے ہیں کہ عرضی اُن کی حضور گورنمنٹ میں پیش کروں۔ مگر میجر جنرل ہرسی صاحب نے بہ آواز بلند اُن سے کہا کہ کوئی عرضی اُن کی مقبول نہ ہوگی۔ اور جب تک وہ اطاعت حکام نہیں کریں گے کچھ عرض معروض اُن کی نہیں سنی جاوے گی۔ بالجملہ بموجب حکم کے انھوں نے سلاح اور پرتلا وغیرہ سب رکھ دیے اور سلاح سے ڈیڑھ قدم کے فاصلے پر ہٹ گئے۔ تب میجر جنرل موصوف نے اُن سے فرمایا کہ اب میں تمہاری عرضی لینے واسطے پیش کرنے کے گورنمنٹ میں مستعد ہوں۔ میں تمہیں توقع بحالی کی نہیں دے سکتا مگر یہ ظاہر کر سکتا ہوں کہ یہ لوگ اپنی خطا سے نادم ہیں۔ اور توبہ کرتے ہیں۔

جنرل اورڈر نواب گورنر جنرل بہادر سے واضح ہوتا ہے کہ جرم رجمنٹ ۱۹ کا یہ تھا کہ ۲۲ تاریخ فروری کو حکم پریڈ کا واسطے قواعد کے ہوا اور فی نفر پانچ کارتوس ملے لیکن انھوں نے لینے سے بہ ایں اظہار انکار کیا کہ اُن میں چربی خوک اور گائے کی لگی ہوئی ہے۔ اور ہر چند میجر جنرل کمان افسر نے انھیں بہت فہمائش کی اور دھمکی بھی دی لیکن انھوں نے نہ مانا اور سلاح اور لٹا کے ازراہ سرکشی واسطے مقابلہ اور بلوہ کے آمادہ ہوئے اور بعد اس کے کہ رجمنٹ سواروں کی اور توپخانہ اُن کے سامنے کیا گیا اور فہمائش بھی عمل میں آئی انھوں نے سلاح رکھ دیئے اور لین میں چلے گئے۔ لیکن نظر بر عدول حکمی اور سرکشی اس رجمنٹ کے نواب گورنر جنرل بہادر ان پر مطلق اعتبار نہیں رکھتے اور اس لئے حکم ان کی موقوفی کا صادر فرماتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ تنخواہ ان کی مل جاوے اور روبرو تمام سپاہ کے چھاؤنی سے نکال دئے جاویں۔ اور یہ اورڈر ہر ایک رجمنٹ اور ٹرپ اور کمپنی ملازم سرکار کو سنا دیا جاوے۔ اس جگہ ختم ہوا خلاصہ جنرل اورڈر کا۔[۵]

(۷)

سرکشی افواج انبالہ

صاحب فرنڈ آف انڈیا تحریر کرتے ہیں کہ ان دنوں تمام سپاہ سرکاری نے نئے نئے کارتوسوں سے سرتابی کرنی شروع کر دی ہے چنانچہ چند روز ہوئے کہ علاقہ بنگال میں کچھ پلٹنیں بگڑ گئی تھیں۔ ایک ان میں سے موقوف ہوئی اور اُس کے افسروں کو بھی پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ آج ازروئے تاربرقی معلوم ہوا کہ پلٹن گورکھ [گورکھا] نمبر ۱۶ مقیم انبالہ نے بروقت قواعد عمل درآمد کارتوس سے بھی انکار کر دیا بجبر دا اطلاع افسر سپاہ ہندوستانی [نے] ایک ہندوستانی ترپ (Troop) کو حکم زیر کرنے سرکشی پلٹن کا دیا اور ان پر فیر کرانے شروع کئے۔ کہتے ہیں کہ اس طوفان بے تمیزی میں ایک

بارک گوروں کی پچھلی رات کو جل کر خاک ہوگئی۔ اور ایک ہندوستانی پیادوں کا اسپتال جو کہ فاصلہ میل بھر کا رکھتا تھا پھنک گیا۔ از روئے ایک چھٹی سیالکوٹ کے ظاہر ہوا کہ یہاں کے سپاہی بھی نئے کارتوسوں کی قواعد سے ٹکراتے ہیں اور بجائے دانتوں کے ہاتھوں سے کارتوس توڑتے ہیں۔ لوگوں کے دل کا شک ابھی بالکل رفع نہیں ہوا۔

(۸)

پہلور

صاحب دہلی گزٹ لکھتے ہیں کہ بجائے دبائی چپاتیوں کے جو سابق اس سے تقسیم ہوئیں تھیں اب ہنگامہ دبائی آتش زنی کا گرم ہے۔ ایک چھٹی مقام پہلور مورخہ ۵ رمئی سے واضح ہوتا ہے کہ سہ تاریخ بارہ بجے رات کے ڈاک بنگلہ واقع جانب غرب اور ایک بنگلہ واقع جانب مشرق میں جو کہ سپاہ لین مقام مذکور سے تعلق رکھتا ہے، کسی نے آگ لگادی۔ اور راقم صاحب لکھتے ہیں کہ تحقیقاً یہ کام کسی آتش زن کا ہے۔ ایک اور بنگلہ بھی جس میں کہ سازنواز ان مشق ساز کیا کرتے تھے جلا دیا۔ بالجملہ یہ تینوں بنگلہ ایک وقت میں آگ دیے گئے۔ اور نہایت اندیشہ اس بات کا ہے کہ مبادا یہی حال ہر رات وقوع میں آوے۔ یہاں کے سپاہیوں نے بعد کچھ تامل کے بفہمائش افسروں کے کارتوس قبول کر لئے۔ صرف ایک آدمی نے سرکشی کی تھی سو وہ قید ہے۔

(۹)

دینا پور

وہاں کی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ پہلی تاریخ ماہ حال کو قریب ایک بجے تین سازنوازان رجمنٹ ۶ پیادگان ہندوستانی میں دائیں سرے پر [اور] لینوں

تین رجمنٹوں پیادگان ہندوستانی کے آگ لگی۔ اور چونکہ ہوا۔ پچھوا بشدت چل رہی تھی۔ تمام لین کو دفعتاً جلا کے خاکستر کر دیا۔ اب یقین کیا گیا ہے کہ دراصل یہ آگ بسبب اتفاق لگی تھی۔ لیکن بسبب مقدمہ کارتوسوں اور ناراضی سپاہ کے لوگوں کے یہ بھی خیال ہے کہ کسی نے آگ لگا دی ہوگی۔ سنا جاتا ہے کہ اس آگ سے رجمنٹ ۸ کا بہت نقصان ہوا ہے مگر باقی دو رجمنٹوں کو فرصت اٹھا لے جانے اپنے اسباب کے ہاتھ لگی اور انھوں نے آگ کے فرو کرنے میں بھی بڑی کوشش کی۔ چونکہ ہوا بشدت چل رہی تھی کچھ کوشش اُن کی کام نہ آئی۔ سلاح اور اسباب سرکاری بچا لیا گیا۔

(۱۰)

بارک پور

وہاں کی ایک چھٹی مورخہ ۲۹ اپریل مندرجہ دہلی گزٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سپاہ بارک پور اب چپ چاپ ہے۔ اور کسی کو نہیں معلوم کہ واسطے رجمنٹ ۳۴ کے کیا تجویز پیش ہے۔ لیکن چونکہ وہ لوگ نوکری پر نہیں بھیجے جاتے ہیں اس لئے شک ہے کہ عنقریب ان کے لئے کچھ ظہور میں آوے۔ راقم صاحب کی یہ رائے ہے کہ کچھ فوج گورہ کا یہاں آنا ضروری ہے۔ سین تھالیوں نے پھر کچھ سر اٹھایا تھا لیکن سب طرح کا امن و امان ہے۔

صاحب اخبار مفصلائٹ بموجب ایک چھٹی مقام ناگور کے لکھتے ہیں کہ مقام بنارس میں رجمنٹ ۳۷ کے ایک سپاہی نے ایک خط ایک حولدار رجمنٹ ۳۴ کا جو کہ اسمی راجہ ریواہ تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ اگر تم واسطے مقابلہ انگریزوں کے بلوہ کرو تو دو ہزار آدمی تمہارا ساتھ دینے کو موجود ہیں۔ راجہ موصوف کو دیا۔ راجہ صاحب نے خلاف اُس کی امید کے سپاہی مذکور کو ناگور میں بھیج دیا۔ جہاں کہ اب وہ قید ہے اور حرکات مثل دیوانوں کے کرتا ہے۔

یہ سپاہی رجمنٹ ۳۷ میں سے رضا لے کر جاتا تھا۔ اخبار انگلش مین نے یہ

بھی سنا ہے کہ افسر ہندوستانی بمقام بارک پور میں بسبب لکھنے ایک خط کے راجہ ریوا کو گرفتار ہوا ہے اور قید ہے۔

(۱۱)

لکھنؤ

سُنا جاتا ہے کہ پہلی تاریخ ماہ حال کو چھاؤنی مقام مذکور الصدر میں بڑی آگ لگی۔ تمام لین رجمنٹ سترھویں پیادگان ہندوستانی کی جل کے خاکستر ہوگئی، اور سارجنٹ میجر کا بنگلہ بھی جل گیا۔ کہتے ہیں کہ آگ ایک افسر کے اصطبل سے شروع ہوئی تھی لیکن باعث اس کا نہیں معلوم ہوا ہے۔

(۱۲)

میرٹھ

وہاں کے ایک خط مورخہ ۸ ماہ حال سے معلوم ہوا کہ ان دنوں وہاں کوئی رات آگ لگنے سے خالی نہیں گزرتی ایک بنگلہ کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رجمنٹ ۳ سواروں کا اور ایک خالی بنگلہ اور ایک اسپتال جس میں سابق رجمنٹ ۵۵ پیادوں ہندوستانی کی بیمار رہتی تھی جل گیا۔ ۶ تاریخ بارک ماسٹر صاحب کا گودام جلا دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ کوئی افسر رجمنٹ ۳ سواروں کا بھی بعلت تغافل کے کار سرکاری میں ماخوذ کورٹ مارشل ہے۔ اور دو ایک دن سے واسطے تجویز مقدمہ سواران سرکش کے بھی صاحبان کورٹ مارشل تجویز کر رہے ہیں۔ دیکھا جاتا ہے کہ کیا سزا تجویز کرتے ہیں۔

— بالجملہ معاملۂ کارتوس نے سپاہ کے دلوں میں ایک آگ بھڑکا دی ہے تدارک اس کا جس طرح ہو جلد مناسب ہے۔

(۱۳)

لکھنؤ

ایک چھٹی مقام مذکور مورخہ ۴ مئی سے واضح ہوتا ہے کہ ۳ تاریخ رات کو دو رجمنٹوں پیادگان بے آئین اودھ مقیم موسیٰ باغ نے بھی بعلّت کارتوسوں کے بلوہ کیا تھا۔ سو ایک رجمنٹ گورہ اور دو رجمنٹیں پیادگان ہندوستانی اور دو رجمنٹیں سواروں ہندوستانی کی مع کچھ توپوں کے فوراً اُون کی تنبیہہ کے لئے بھیجی گئیں۔ اس فوج کثیر کو دیکھ کر وہ بے دل ہو گئے اور سلاح چھوڑ کے بھاگے مگر چالیس سپاہی ان میں سے پکڑے گئے۔

علاوہ کارتوس سپاہ کے دلوں میں یہ بھی اندیشہ ہے آٹے میں پسی ہوئی ہڈیاں ملائی جاتی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرکشان مذکور نے رجمنٹ ۴۸ پیادگان ہندوستانی کو بذریعہ خطوط ترغیب بلوہ پردازی کی تھی۔ لیکن انھوں نے وہ خطوط اپنے افسروں کے حوالہ کر دئے۔

دہلی میں اٹھارہ سو ستاون

۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کی سہ پہر کو میرٹھ میں کمپنی بہادر کی دلیسی فوج کی گیارھویں اور بیسویں پیدل رجمنٹ اور تیسری رجمنٹ کے سواروں نے علم بغاوت بلند کیا۔ راتوں رات باغی سوار اور پیدل میرٹھ سے چل کر دہلی پہنچے، اور جمنا کے کنارے لال قلعہ کی پوربی دیوار کے نیچے ڈیرے ڈال دیئے۔

اس کی روداد سراج الاخبار کے روزنامچہ مورخہ ۱۱ مئی سے ترجمہ کر کے پیش کی جا رہی ہے اس کا دوسرا حصہ دہلی اردو اخبار سے مقتبس ہے۔

تیسرے حصے میں بہادر شاہ کا روزنامچہ ہے، جو ان اخباروں سے اخذ کیا گیا ہے، جن میں سراج الاخبار کے روزنامچے کا اردو ترجمہ شائع ہوتا تھا۔

۱

یوم دوشنبہ شانزدہم

رمضان مطابق ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء

صبح کو خسرو خاور نے جب کو ہساروں پر اپنے جھنڈے گاڑے، تو فرمانروائے اقلیم ہند نے بعد نماز، خسرو کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ پھیلا دیئے۔ احتشام الدولہ بہادر[1] کو شرف نبض شناسی بخشا۔ حضار دربار بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوئے۔

آٹھ بجے کے بعد خبر ملی کہ میرٹھ کی انگریز فوج کے سواروں اور پیادوں نے وہاں کے حکام وقت سے سرتابی کی ہے، اور اپنے افسروں کو قتل کرنے کے بعد جوق در جوق جھروکے کے نیچے حاضر ہوئے ہیں، اور ہو رہے ہیں، اور جھروکے کے دروازے کھولنے کے لئے آوازیں لگا رہے ہیں

یہ خبر سنتے ہی بادشاہ نے شرف الدولہ بہادر کو یاد فرما کر حکم دیا کہ قلعہ دار بہادر[2] کو اس ماجرے کی اطلاع دی جائے۔ چنانچہ وکیل سلطانی نے قلعہ دار بہادر کو حسب الحکم حضور سلطانی میں حاضر کیا۔ اس بہادر نے

---

[1] حکیم احسن اللہ خاں

[2] کیپٹن ڈگلس

ان تمام سوار اور پیادوں سے جو جھروکہ کے
نیچے جمع تھے، چلّا کر کہا کہ حضور (بادشاہ) کو
تکلیف نہ دو اور یہاں سے ہٹ کر کسی اور
طرف چلے جاؤ۔ یہ سن کر وہ سب راج گھاٹ
کی طرف چلے گئے۔

قلعہ کے تمام دروازوں کو بند کرنے کے
حکم والا تبار نے شرف نفاذ پایا۔ اسی اثناء میں
قلعہ دار بہادر نے اجازت چاہی کہ جھروکہ کے
نیچے جاکر اس گروہ کثیر کو روکے، لیکن حضور پر نور
نے جو حکمت پناہ بھی ہیں، اسے اس ارادہ سے
باز رکھا، اور گھر واپس جانے کے لیے فرمایا،
کہ مبادا اس گروہ کے ہاتھوں مارا نہ جائے۔
حکمت پناہ کے بے حد اصرار پر گھر کی طرف روانہ
ہوتے ہوئے قلعہ دار بہادر نے درخواست
کی کہ .. میموں کے لیے دو پالکیاں اور دو
ضرب توپیں عنایت ہوں (تاکہ انھیں محل کے
زنانے حصے میں منتقل کر دیا جائے)۔ حضور نے
حکم دیا کہ دونوں چیزیں فوراً اس کے ساتھ
کی جائیں۔

پالکیاں اور توپیں قلعہ دار کے پاس
پہنچی ہی تھیں کہ اطلاع ملی کہ امین الدولہ بہادر[1]
قلعہ دار بہادر[2] کی کوٹھی میں آئے، اور بگھی
میں بیٹھ کر سواروں کے ہمراہ کلکتہ دروازے
تک، جانے کے بعد قلعہ مبارک کی طرف لوٹے۔
راہ میں دو ایک ترک سواروں سے مقابلہ
و مجادلہ ہوا قلعہ مبارک میں داخل ہوتے
وقت بگھی سے اتر پڑے اور ہاتھ میں ننگی
تلوار لیے، ایک اور انگریز کے ہمراہ لاہوری
دروازے کے چھتے میں چہل قدمی شروع کی،
اور دروازے کو بند کرنے کا حکم دیا۔ اسی
تردد و مرد میں دو ایک ترک سوار، ان
سپاہیوں کی سازش سے، اندر گھس آئے،
جو دروازے کے پہرے پر متعین تھے، اور اس
بہادر کا کام تمام کر دیا۔

اس کے بعد ان تلنگوں نے، جو پہرے
پر متعین تھے، قلعہ مبارک کے دونوں دروازے
بلکہ شہر پناہ کے دروازے بھی کھول دیے۔
پھر تو اس [باغی] گروہ کے لوگ مور و ملخ کی
طرح ہر دروازے سے قلعہ کے اندر سے گھس
آئے، اور (اس کے ساتھ ہی) قلعہ دار
اور میمیں خاک و خون میں تڑپنے لگیں، بلکہ
تمام انگریز، خواہ اہل سیف تھے یا اہل قلم،

۱؎ مسٹر سائمن فریزر

۲؎ کپتان ڈگلس

موت کے گھاٹ اتار کر ان کے مکانوں کو آگ لگا دی۔ یہ خبر وحشت اثر سن کر شہر یار [بادشاہ سلامت] کو سخت تشویش ہوئی۔ اس شورش اور طغیان بے تمیزی میں سیکڑوں جگہ [انگریزوں کا] قلع قمع ہوا۔

دو پہر کے قریب [باغی سپاہیوں اور سواروں نے] گروہ گروہ [بادشاہ کے] حضور میں حاضر ہو کر التماس کی فرزندان والا تبار کو ہمارا افسر مقرر کیا جائے، تاکہ ان کی مدد سے شہر کا انتظام ہو سکے۔ (یہ سن کر) شہنشاہ دیں پناہ نے ہر چند بحر حیرت میں ڈوب کر فکر کی غواصی کی مگر بجز اس کے اور کوئی در شہوار ہاتھ نہ آیا کہ نظم و نسق شہر کی خاطر برخورداران کامگار کو فوج کا افسر بنایا جائے۔ کوچہ و بازار کا خاطر خواہ بندوبست کرنے کی یہی ایک صورت نظر آئی، کیوں کہ ڈر تھا کہ اس گروہ بے دانش کے ہاتھوں رعایا و برایا کی خرابی ہوگی۔ اس امر سے پہلو تہی کرنا اور دامن بچانا شہر اور شہر کے باہر کی غریب رعایا کے خرمن ہستی کو جلانا تھا

(سراج الاخبار)

۲

۱۱ مئی ۵۷ء [۱۸۵۷] مسیحائی کو، کہ بہ باعث موسم گرما، اول وقت کچہری ہو رہی تھی۔ صاحب مجسٹریٹ محکمۂ عدالت میں سرگرم حکمرانی تھے اور سب حکام اپنے اپنے محکموں میں سرگرم اجرائے احکام تھے اور حکم قید اور حبس سزائے جسمانی و ظلمی مجرمین وغیرہ جاری ہو رہی تھی کہ سات بجے کے بعد میر بحری یعنی داروغہ پل نے ان کو خبر دی کہ صبح کو چند ترک سوار چھاؤنی میرٹھ کے پل سے اتر کے تھے اور ہم لوگوں پر ظلم زیادتی کرنے لگے اور محصول مجتمع کو لوٹنا چاہا۔ میں نے بلطائف الحیل ان کو باتوں میں لگایا اور کشتی لب پل کی قفلی کھول دی کہ آگے نہ آ سکے۔ وہ لوگ جو آئے تھے انھوں نے محصول گھر سڑک کا کہ واقع سلیم پور ہے پھونک دیا ہے۔ صاحب سن کر متامل ہوئے اور اٹھ کر جنٹ مجسٹریٹ کے پاس کہ دوسرے کمرے میں اجلاس کرتا تھا چلے گئے اور کچھ غٹ پٹ کر خزانہ کے کمرے میں گئے اور صاحب خزانہ سے مصلحت کر کے گارد متعینہ خزانہ کو حکم کمر بندی کا دیا۔ انھوں نے

فی الفور حسب الحکم گولیاں بندوقوں میں بھرلیں اور تیار ہوگئے اور ایک ایک پہرہ جنگی دروازہ کچہری پر بھی کھڑا ہوگیا اور تمام کچہری اور اہل عامہ میں کھلبلی پڑ گئی

صاحب مجسٹریٹ معلوم ہوا کہ کمشنر کے پاس گئے اس اثناء میں سنا گیا کہ وہ لوگ سوار اب زیر قلعہ مبارک پیش جھروکہ جمع ہیں اور حضور والا ظل سبحانی سے مستدعی و خواستگار ہیں کہ ارک معلّی میں بار پاویں اس عرصہ میں صاحب مجسٹریٹ بھی آگئے اور اپنی میم اور بچوں کو کوٹھی سے کر زیر دیوار کچہری سے طلب کرلیا اور بعد تھوڑی دیر کے نیم گارد کشمیری دروازہ میں کہ وہاں بھی کمربندی تھی، بھجوایا۔ اسی اثناء میں لہاس صاحب سیشن جج بھی آگئے اور کچھ دیر تک گرد کچہری کے گردش کر کے کوٹھی میں چلے گئے اور کچہری کو برخاست کا حکم دے دیا اور ادھر قلعہ دار خدمت حضرت ظل سبحانی میں حسب الطلب حاضر ہوا۔ تمام حال وہاں کا بھی سن کر اور ہجوم سواران و سپاہیان دیکھ کر چاہا کہ ان کو زیر قلعہ جا کر فہمائش کرے۔ مگر حضور اقدس از راہ رحم و کرم کہ منجملہ صفات عطیہ الٰہی سے ہے نیچے جانے کو مانع آگئے۔ انجام کار قلعہ دار رخصت ہوا اور تھوڑی دیر میں سنا کہ قلعہ دار و بڑے صاحب (سائمن فریزر) و ڈاکٹر صاحب و میم صاحب لوگ وغیرہ دروازوں میں مارے گئے اور سوار قلعہ میں چلے آئے حضور اقدس بھی دستار مبارک زیب سر اور شمشیر ولایتی زیب کمر فرما کر تشریف فرمائے دربار ہوئے۔

شہر میں اول چند سوار آئے اور دریا گنج کے انگریزوں کو مارتے ہوئے اور بنگلے جلاتے ہوئے پیش اسپتال زیر قلعہ آئے اور چمن لال ڈاکٹر کو بھی دار الشفائے اصلی میں پہنچا دیا۔ کہتے ہیں کہ بڑے نواب صاحب، قلعہ دار و ڈاکٹر وغیرہ چند انگریز کلکتہ دروازہ پر کھڑے ہوئے دوربین لگا کے سڑک میرٹھ کا حال دریافت کر رہے تھے کہ دو سوار آئے۔ اس میں سے ایک نے طپنچہ اپنا جھاڑا اور ایک انگریز کو مار گرایا اور باقی جو بچ کر آئے حسب تحریر مذکور الصدر دروازہ قلعہ میں آکر مارے گئے اور پھر اور سوار بھی آپہنچے اور شہر میں غل ہو گیا کہ فلاں انگریز وہاں مارا گیا اور فلاں انگریز وہاں پڑا ہے۔

راقم آثم بھی یہ چہچہا دیکھ کر اور آواز بندوقوں کی سن کر بہ پاس دین و حمیت اسلام اپنے کلبۂ احزان سے باہر نکلا تو بازار میں عجب عالم دیکھا کہ جانب بازار کشمیری دروازے سے لوگ بلا تحاشہ بھاگے چلے آتے ہیں۔ مگر چونکہ حقیر کو تفریح طبع اور پاس خاطر اپنے ناظرین کا جان عزیز سے عزیز تھا، لہٰذا بے تکلف واسطے دریافت حال کے سیدھا اسی طرف روانہ ہوا کہ زیر کوٹھی سکندر صاحب پہنچ کر ایک آواز بندوقوں کی باڑ کی سامنے سے سنائی دی۔ اور آگے چلا تو دیکھا کہ صاحب بہادر پیدل شمشیر برہنہ درکف سراسیمہ و بدحواس بے تحاشہ بھاگے چلے آتے ہیں اور پیچھے پیچھے ان کے چند تلنگے بندوقیں سر کرتے چلے آتے ہیں اور عوام شہر بھی کسی کے ہاتھ میں لکڑی اور کسی کے ہاتھ میں پلنگ کی پٹی، کسی کے ہاتھ میں بانس کا ٹوٹا اس کے درپے چلے آتے ہیں۔ بلکہ بعضے بعضے آدمی شہر کے چی چلا کر دور سے اینٹ پھینکتے ہیں۔ وہ سب انگریز کو لیے ہوئے جانب زینت باڑے سے نہر کی طرف لے چلے اور حقیر بجانب میدان نصیر گنج چلا۔ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ فخر المساجد کے آگے بیس پچیس تلنگے مسجد میں گئے اور پیہم بندوقیں مار کر سب کو بندوقوں کی راہ سے سیدھا ملکِ عدم کو پہنچا دیا۔ آگے بڑھے تو پیش گرجا گھر اور زیر کوٹھی سکنر صاحب دیکھا کہ دو سو تین سو ترک سوار اور تلنگے کھڑے ہوئے ہیں اور ان میں متفرق ہو کر ادھر ادھر پھیلتے جاتے ہیں اور ایک ایک سے سوال ہے کہ بتلاؤ انگریز کہاں ہیں اور جو کوئی پتا نشان بتلاتا تھا ان ہی میں سے دو چار سپاہی فوراً اس کے ساتھ ہو لیتے تھے۔ اور ایک آناً فاناً میں دیکھا گیا کہ جس کوچہ میں دیکھو دو تین انگریز یا کرانی مرے ہوئے پڑے ہیں ایک ایک کوٹھی میں گھس گھس کر انگریزوں کو معہ زن و فرزند تہ تیغ کیا اور جو بچ کر کسی کے گھر کوچہ و بازار کی موریوں میں جا چھپا وہ اس وقت بچ رہا۔ کوٹھیوں کا مال اسباب لٹ گیا۔ گرجا گھر اور کچہری کی تمام کرسیاں اور میزیں اور بلکہ فرش زمین وغیرہ سنگ مرمر تک بھی لوگ اٹھا لائے۔

بعد تھوڑی دیر کے حقیر بطرف میگزین گیا تو مسجد نواب حامد علی خاں سے آگے بڑھ کر دیکھا کہ نکسن صاحب سرو فتر کمشنری کا لاشہ پڑا ہے اور کسی ظریف نے ایک بسکٹ بھی

اس کے سنہ کے پاس رکھ دیا ہے۔ میگزین
کی بارک میں عمل مجاہدین ہو گیا تھا اور سنا
کہ اندر میگزین کے چند انگریز معہ اکثر خلاصیوں
کے دروازے بند کئے بیٹھے رہے۔

جانب مدرسہ جو نظر کی تو دیکھا کہ تمام
اسباب میز کرسی و تصاویر صدہا و ہزارہا
روپیہ کے آلات تجربہ اور ہزارہا روپیہ
کا کتب خانہ انگریزی و فارسی اور نقشہ جات
سب لوگ لوٹے لیئے چلے جاتے ہیں۔ انجام
کو یہاں تک نوبت پہنچی کہ شطرنجی وغیرہ اور
چوکٹ دروازہ تک نکال لئے گئے۔ غرض یہ
تمام حالات بدیدۂ عبرت دیکھتا ہوا حقیر...
غریب خانہ آیا اور ہر دم چاروں طرف سے
آواز بندوق کی چلی آتی ہے کہ بعد تین بجے کے
ایک آواز توپ کی آئی۔ اہل جلسہ متامل تھے
کہ دوسری آواز اور آئی۔ حقیر فی الفور برائے
دریافت حال کو گیا کہ دفعتۃً ایک زلزلہ عظیم
با آواز مہیب معلوم ہوا کہ میں نے جانا حضرت
اسرافیل نے صور قیامت پھونک دیا۔ غرض
دیکھا تو معلوم ہوا کہ میگزین اڑ گیا۔ غبار
تیرہ تار رنگ تا سطح کرہ ہوا چھا گیا اور اسی میں
پتھر اور سنگ ہائے دیوار مثل طیور و
برگ ہائے درخت کہ آندھی میں اڑتے ہوئے
معلوم ہوتے تھے۔ حقیر بدیں خوف کہ مبادا
پتھر اس کے یہاں بھی گر کر صدمہ پہونچے
اسمائے متبرکہ ورد زبان کرتا ہوا نیچے اتر
آیا۔ انجام کو معلوم ہوا کہ پچیس تیس انگریز
معہ زن و بچہ جو اندر بند تھے ان کو مارنے
کو غازیان پلٹن سیڑھی وغیرہ کے وسیلہ سے
دیوار میگزین پر جانب فصیل شہر سے چڑھے
اندر سے محصورین نے بھی انھیں گولیاں
ماریں اور اس اثناء میں دو فیر گراب کی
شست باندھ کر محصورین نے ماری مگر
چوں کہ اکثر لوگ بجز قواعد و ضوابط کے مشاق
و آزمودہ کار نہیں ہوتے، لہذا ان سے کچھ
چنداں کام نہ نکلا۔ انجام کو جب کہ دروازہ
پر توپیں لگا دیں اور ارادہ دروازے کے
توڑنے کا کیا۔ محصورین نے اس عرصہ میں
جو جانب نفیس سرنگ لگا رکھی تھی اسے اڑا دیا۔
کچھ سپاہی بھی ان میں ضائع ہوئے اور
اس شور و شغف میں محصورین اندر سے بھاگ
نکلے چند آدمی شاید مارے گئے اور باقی نکل
گئے اغلب ہے کہ بعد اس کے متفرق مارے
گئے ہوں گے۔

[ٹیلر کا قتل]

سنا گیا کہ ٹیلر صاحب پرنسپل مدرسہ بھی

یہیں [میگزین میں] نہ تھے۔ اس دن تک کچھ
آب ودانہ باقی تھا اور کوئی دن دنیا کی ہوا
کھانی تھی کہ دوسرے دن یوم سہ شنبہ قریب دوپہر
اسی تھانہ کے علاقے میں مارے گئے۔ یہ شخص
مذہب عیسوی میں بڑا متعصب تھا اور اکثر ناواقف
لوگوں کو اغوا کیا کرتا تھا چنانچہ ڈاکٹر چمن لال
کا خون اسی کی گردن پر رہا۔ عجیب شان ایزدی
ہے کہ یہ شخص نہایت مالدار تھا۔ قریب دو لاکھ
روپیہ اس کا بنک کلکتہ و دہلی میں جمع تھا اور
چند بنگلہ وغیرہ کرایہ کثیر کے چھاؤنی میں تھے
اور یہ روپیہ بھی اس قدر سعی و کوشش سے جمع کیا
تھا کہ صرف ڈیڑھ آنا یا چار پیسے روز اپنی
ذات کے صرف طعام میں لاتے تھے اور باقی
سب داخل بنک۔ دن رات میں جو وقت
فرصت کا ہوتا تھا، اسے حساب کتاب زر
بنک میں صرف کرتے تھے کپڑے بھی صرف
ضرورتاً قابل جامہ اہل جامہ کے پہنتے تھے لیکن
قابل عبرت ہے حال دنیائے دوں کا کہ باوجود
اس زر کثیر کے دن بھر لاشہ برہنہ خاک و
خون میں غلطاں پڑا رہا۔ دیکھنے والے کہتے
ہیں کہ فقیری لباس اس وقت تھا اور منہ پر
خاک ملی ہوئی تھی۔

مسکات صاحب ولد طامس صاحب یہ
شخص بوقت ۸ بجے کچہری میں آیا تھا اور
بعد اس کے شہر میں بہ مراد انتظام گیا۔ اس
وقت اور انگریز میگزین میں پناہ لیتے تھے۔
سب نے اس کو بھی بند کر لینا چاہا تھا اور سمجھایا
مگر چونکہ موت سر پہ چڑھی ہوئی تھی۔ زبردستی
انتظام انتظام کہتا ہوا نکل گیا اور نگم بودھ دروازہ
تک جا کر انجام کو لوگوں سے واسطے پناہ
کے ہاتھ جوڑنے لگا اور ایک ایک گھر میں
گھستا تھا آخر کو ایک سوار اجنبی سے گھوڑا
مانگ کر سیدھا بھاگا، اور ترک سوار کہ اس
کی جان کا عزرائیل تھا باگ اٹھا کر پیچھے ہوا۔
کہتے ہیں کہ اس وقت ننگے سر تھا اور بے تحاشا
بھاگے جاتا تھا اور پیچھے ملک الموت اس
کا اس سے بھی سو قدم آگے بڑھنے کا ارادہ
رکھتا تھا۔ آخر اجمیری دروازہ پر پہنچ کر ایک
نجیب کی ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھ لی اور انسداد
دروازہ کا حکم دے کر باہر بھاگ گیا کہ اس
عرصہ میں یہ ترک سوار بھی جا پہنچا اور جاتے ہی
نجیب کو طمنچہ دکھایا کہ اس نے فوراً دروازہ
کھول دیا۔ آخر کار پہاڑی دھیرج پر جا کر اپنی
منزل آخری کو پہنچ گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ
زندہ نکل گیا۔

؎ ہرسفرڈ صاحب بنک والا۔ یہ انگریز

میگزین میں پہنچ گیا تھا مگر پھر از بسکہ فضا بہت نزدیک تھی، باوجود فہمائش اور انگریزوں کے برائے انتظام کوٹھی و خزانہ تک بذات خود گیا کہ میم اور بچوں کو لے کر آتا ہوں۔ سنا گیا کہ کوٹھی میں جاکر ایک اور انگریز سے باتیں کر رہا تھا کہ خانساماں نے جاکر اس حال کی خبر دی۔ پوچھا کہ کتنے ایک سوار آئے ہیں۔ اس نے کہا کہ ابھی تو بیس پچیس سنے گئے ہیں چپ بچپ ہو کر کہا کہ "ادہم جانتا ہے اپنے واسطے خرابی لائے گا۔ ہمارا کیا کر سکتا ہے اور اپنے بھائی بندوں کا نقصان کرے گا" یہ کہہ کر کہا اچھا خزانہ کا بندوبست کرو۔ سب کنجیاں وغیرہ لے کر معہ میم وغیرہ کے کچھ لڑکیاں نوجوان اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے اوپر کوٹھی کے کمرے میں چلے گئے اور خانساماں سے کہہ دیا کہ اگر کوئی پوچھے تو کچھ نہ بتلانا کہ صاحب کہاں گئے ہیں۔ انجام کار سنا گیا کہ ایک سوار غازی نے سب کو مار ڈالا اور کوٹھی تک لٹ گئی اور آگ لگادی گئی کہ جل کر خاک سیاہ ہو گئی۔

حال نیم گارد کشمیری دروازہ

اکثر انگریز معہ میم لوگوں کے وہاں پناہ لیئے بیٹھے تھے اگرچہ شہر میں یہ قتل رہا مگر وہاں توپ بھرے ہوئے وہ انگریز محفوظ تھے اور غازیان شہر بھی خبر گیری شہر میں مصروف رہے کسی نے ادہر توجہ نہیں کی۔ قریب شام پلٹن چھاؤنی جو شہر میں داخل ہوئی اس نے ان سب کو فی النار کیا اور واخل قلعہ معلی ہوئے۔

(دہلی اردو اخبار)[2]

خاص شہر دہلی

اب رعایا بسبب لوٹ مار کے بہت تنگ و حیران و سرگرداں ہے۔ کیا شہری خود اور کیا باہر والے بہتیرے لوٹ مار کرتے ہیں اور تھانہ جات کی عملداری اور طاقت عشر عشیر نسبت سابق کے نہیں رہی ان کی اعانت و مدد کے لیئے سپاہ ضرور ہے۔ خلف شیخ ولی محمد سوداگر یعنی شیخ محمد ابراہیم کے ہاں سے گھوڑے کھل گئے ایک گھوڑا بہت مشکل سے ایک آدمی نے چھڑایا۔ غرض ہر ایک عزت دار و مال دار کے لیئے آج کل بڑی مشکل ہے۔

ایک ملازم سرکاری نے ایک عورت کا مال بھی کئی ہزار کا کہتے ہیں کہ لے لیا اور

کوٹھے پر اکیلے لے بھی گیا۔ انجام یہ ہوا کہ صوبہ دار نے بلٹن کے قید کیا۔ کرنل جیمس اسکنر کی کوٹھی اس قدر لوٹی گئی کہ بیان سے باہر ہے۔

ایک آدمی کے گھر میں گھس کر گوپیوں سے چند سپاہیوں نے اس کو مار ڈالا۔ وقس علیٰ ہذا۔ شہر بہت لٹتا ہے۔ بہت لوگوں نے یہ افعال اختیار کئے ہیں کہ تلنگوں کی صورت بنا کے شہر کو لوٹنا اختیار کیا اس طرح سے بندوقیں وغیرہ اسباب و آلات میگزین اور کوٹھیوں سے انگریزوں کے لوٹ لئے اپنے تئیں تلنگوں کے بھیس میں ظاہر کر کے لوٹنا شروع کیا۔ پانچ آدمی کل گرفتار ہوئے۔ انجام کو ظاہر ہوا کہ کوئی تو کہار ہے سمن چتا کا اور ایک امیر اور ایک چمار ہے جو منڈی چ پونی میں بنا تا تھا اور دو اور چاروں نے نے اپنے تئیں جس بلٹن کے سپاہی ہونا ظاہر کیا تھا اس بلٹن میں پہنچائے گئے۔ جب جھوٹ اور فریب ظاہر ہوا تو صوبہ دار اور سپاہیوں نے خوب جوتے مارے اور اب قید ہیں۔

ایک عرضی حضور میں گزری کہ سپاہی تلنگے شہر کی رعیت کو لوٹتے ہیں۔ حضور سے کوتوال شہر کا حکم ہوا کہ گرفتاری عمل میں آوے اور افسران کو بہت فہمائش ہوئی

(دہلی اردو اخبار ۳)

شہر دہلی خاص

ابھی تک بھی انگریز روز و شب ایک دو چھپے چھپاٹے نکلے آتے ہیں اور اپنی سزا کو پہنچائے جاتے ہیں۔ ہر روز اور ہر ساعت اور ہر لحظہ چشم عبرت بیں کو نصیحت ہے۔ نمونہ قدرت الٰہی کا نمایاں ہے۔

ایک شخص خربوزہ فروش کی دوکان پر منہ لپیٹے خربوزہ خریدنے لگا۔ دو چار آدمی ادھر بھی خریدار کھڑے تھے۔ ایک دوسرے پر پیش قدمی کرتا تھا۔ وہ شخص بے تحاشہ یہ بولا کہ "تم چپ رہے گا" سو یہ کلمہ سنتے ہی سب لوگ متفرس ہو گئے کہ یہ انگریز ہے۔ فوراً بازار کے لڑکوں نے چار طرف سے مار گرایا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ السیا گرانڈیل قوی ہیکل وہ فرنگی تھا کہ اگر ایک دفعہ دو آدمیوں کو بھی لپیٹ جاتا تو غالب ہے دبا بیٹھتا۔ قہر الٰہی سے جاننا چاہیئے کہ اصلاً اور مطلقاً دم مارنے اور انگلی ہلانے کی جرأت بھی خدائے قہار نے ان سے لے لی ہے۔

چار انگریز مرزا الحسن کے مقبرے میں

پوشیدہ تھے۔ ایک سقّہ نے دیکھ لیا [گوروں نے] اسے مار ڈالا آخر تلنگے خبر پاکر جا پہنچے اور [ان گوروں کو] مار ڈالا۔ ایک فرنگی رات کو مکان دہلی گزٹ کی طرف پھرتا تھا۔ چوکیدار وغیرہ لوگوں کے ہاتھوں آناً فاناً داخل نیران ہوا۔ وعلیٰ ہذا ہر روز ایک دو اسی طرح مارے جاتے ہیں اور ایسے خائف و منکوب و مرعوب [ہیں] کہ بیان سے باہر ہے۔

ہر فرعونے را موسیٰ

عجب عجب طرح کے قدرت الٰہی کے نمونے ظاہر ہوتے ہیں کہ عقل عقلا جس میں حیران و سرگرداں ہے۔ کسی نے خزانہ میں سے کسی نے بنک میں سے کسی نے انگریزوں کی کوٹھیوں میں سے غرض جہاں سے جس طرح بنا کسی سپاہی نے یا کسی نے سپاہی کی صورت جعلی بنا کے غرض کس کس طرح روپیہ جمع کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ المختصر کہ نوبت کثرت روپیہ کی بعض کے پاس یہ ہوئی کہ اٹھانے سے تنگ دکھلائی دیتے تھے اور ان کی اشرفیاں بندھوانے لگے تو یہ نوبت ہوئی کہ سولہ سترہ کی اشرفی بلکہ پچیس روپیہ تک خریدنے لگے۔ لیکن شہر کے بدمعاشوں نے وہ بعض بعض کام کئے کہ قابل تماشہ ہیں۔ خلاصہ اس کا یہ کہ چند تلنگہ قریب پندرہ سو روپیہ کے لئے ہوئے اشرفیاں بندھوانا چاہتے تھے، ایک کھلے مالنس جعلی مہاجن کے پالے پڑے، چند اشرفیاں دکھلا کے تمام روپیہ لے کر چلا گیا اور وہ دروازہ ایک کوچہ کا تھا قریب دریبہ کے۔ یعنی تلنگوں نے جانا کہ مہاجن جیو کی کوٹھی ہے۔ وہ گارد جما کے دروازے پر منتظر کہ اب لالہ جیو اشرفیاں لاتے ہیں اور بزرگوار کوچہ میں گھس یا تو منشی کنول سین کی حویلی کی طرف والے کوچہ سے یا دوسری طرف سے چلتے پھرتے لبے بنے، تلنگے لوگ حیران ششدر راہ دیکھتے رہے آخر کار بعد عرصہ بسیار دروازے کے اندر گھسے تو گلی میں بہت سے گھر دیکھے۔ ہر ایک دروازے پر شور و غل کرنے لگے۔ سب گھر والے نکل پڑے ہنگامہ برپا ہونے لگا۔ انجام کو تلنگوں پر ظاہر ہوا کہ کوئی عیار تھا اپنا کار کر گیا۔ تلنگے حیران و سرگرداں خائف و خاسر چلے آئے۔ چاہا کہ محلہ والوں سے آگاہی کر کے اپنا پورا کریں

سب لوگوں نے قائل معقول کیا کہ اس کوچہ میں ایک مہاجن بنئے لقال کا مکان نہیں سب قلندر مسلمان رہتے ہیں۔ لے گیا کوئی دلوے کوئی۔ یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر ایک کی زبان پر جاری تھا کہ ہر فرعونے را موسیٰ جس طرح وہ لوگوں کا روپیہ مار لائے تھے یہ ان سے مار لے گیا۔

(دہلی اردو اخبار ۱۸۵۷ء)

خلاصۂ اخبار معلی شید اللہ ارکانہ

حال عطائے خلائغ فاخرہ بہ مرشد زادگان آفاق بہ افسری پلاٹن (رسالہ) وغیرہ درج اخبار کیا گیا تھا۔ توثیق اس کی مطالعہ قرطاس موصوف [سراج الاخبار] سے ثابت ہوئی، اور اہل پلاٹن کو واسطے اطاعت شاہزادگان موصوفین کے حکم محکم صادر ہوا۔

راجہ جیت سنگھ بہادر عموی والی پٹیالہ نے بھی حاضر ہو کر نذر گزرانی۔ یہ خیر خواہ صمیمی پایۂ تخت سے ہیں۔ شقہ ہائے والا اور حکم نامہ ہائے معلی بنام رؤسائے شہر و تھانہ داران پولیس در باب انتظام و بندوبست دار الانشاء جاری ہوئے۔ جملہ تھانہ داران داخل کاران تھانہ جات کو تاکید لکھی گئی کہ حسب ضرورت حاضر باش تھانہ و چوکی متعینہ رہیں۔

شقہ والا بہ نام نواب امین الدین خاں بہادر رئیس صاحب "مدبر لوہارو وغیرہ واسطے بھرتی پیادہ و سواران سپاہ کے صادر ہوا۔

مرشد زادۂ عالی تبار مرزا ابو بکر بہادر واسطے روانگی مہم میرٹھ کے بہت مستعد و تیار ہیں، بلکہ حضور میں عرض کیا تھا کہ فوج بہ جمعیت مناسب معہ بعض رؤسا اراکین یا تدبیر اگر حضور سے روانہ کی جائے تو فی الفور یہ خرخشہ بھی رفع ہو جاوے۔

راجہ ناہر سنگھ والی ملب گڑھ نے ڈیڑھ سو سوار و پیادہ واسطے انتظام بندوبست شہر وغیرہ کے حضور میں بھیج دیئے۔ چنانچہ مقام تکیہ خاص ڈیرے پر حسب الحکم فروکش ہیں۔

مولوی احمد علی ملازم راجہ موصوف نے یہ عرض کیا کہ قلعہ کہنہ تک انتظام و بندوبست راجہ موصوف نے کر لیا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس سے بھی حکم ہوا کہ لازم ہے کہ وہ عقیدت کیش بندوبست اس طرح کا ایسا کرے کہ واردات وہے بندوبستی و دزدی اور رہزنی نہ ہونے پائے۔۔۔

حضور اقدس میں عرض کیا گیا کہ ایک تلنگہ نے کسی اسپ سوار سے کہ قوم کھتری تھا، اور تلوار باندھے تھا، بہ مقام لال ڈگی زبردستی تلوار چھیننی چاہی اور جب اس نے دینے میں انکار کیا تو تلنگہ مذکور نے حسب عادت گولی ماردی اور علاوہ ایک نہ کاری والے کو بھی کسی تلنگہ نے گذر چاندنی چوک میں بہ ضرب شمشیر زخمی کیا۔

ایک شخص نے عرض گزرانی کہ پچاس ہزار روپیہ تحصیل پلول میں امانت ہے، اگر حضور سے چند کمپنی تلنگہ جائیں تو بے تردد داخل خزانہ سرکار ہو جائے، ورنہ عنقریب زمینداران دیہات لوٹ لے جائیں گے۔ چنانچہ حکم قضا توام صادر ہوا کہ مرزا مغل بہادر سے اس بابت میں عرض کرو۔

فروخت اجناس بازارہائے شہر میں

دوکان داران شہر نے بڑی ظلم زیادتی کر رکھی ہے کہ اجناس ضروری و اشیائے کار آمدنی تفرقی روزمرہ میں لوگوں کو بہت تکلیف ہے کہ اکثر اشیاء بالکل ملتی ہی نہیں اور جو ملتی ہیں تو بہت گراں اور مہنگی۔ ہر ایک بازار میں گنتی کی دکانیں کھلی دکھائی دیتی ہیں۔ اور جو دوکان کھلی ہوتی ہے اس پر خریداران ضرورت مند کی یہ حالت ہے کہ گویا یک انار و صد بیمار اسی سبب سے جنس بہت خراب اور مال بہت ناقص ہے۔ مگر پیٹ ظالم ہے اور ضرورت خراب کرتی ہے لاچار لوگ لے جاتے ہیں اور جو کچھ ہاتھ لگتا ہے اسے غنیمت جانتے ہیں۔ سچ ہے۔

گندم اگر بہم نہ رسد جو غنیمت است

کڑوا اور کلچٹا گھی فی روپیہ قریب دو آثار بکتا ہے۔ گیہوں اگرچہ ۲۵ آثار ہیں لیکن آٹا نہایت کمیاب بلکہ اب نایاب ہو گیا ہے روے اور میدہ کا تو کیا ذکر ہے۔ اور گیہوں جو ملتے بھی ہیں تو روپیہ آٹھ آنے کے بڑے بڑے بازاروں میں ملتے ہیں۔ زیادہ اکٹھے نہیں دستیاب ہوتے ہیں لیکن سفید گیہوں بحکم عنقا دید بجا ہیں۔ اور اس میں بھی ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ پنہاری کو دو وقتہ بہ ہزار خرابی پیسنے کو راضی ہوتی ہے اور لے جاتی ہے۔ دوسرے دن آ کر کہہ دیتی ہے کہ رستہ میں سے کوئی چھین کر لے گیا اور اس پر قیاس کرنا چاہیئے کہ سائر مصالح

وغیرہ کا اور اگر نرخ میں [یا] خوبی رکھتی
جنس میں تکرار کرو تو دوکان دار فوراً اوپر سے
ہاتھ کھینچ لیتا ہے کہ دس خریدار اور موجود
ہیں۔ ترکاری ساگ وغیرہ میں بھی یہی حال
ہے۔ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ اکثر بازار میں
بینگن اور کدو تک نہیں ملتا۔ آلو اروی بھی
پہلے کا بقیہ گلی سڑی کہیں کہیں کے دور اندیش
کنجڑوں نے لگا رکھی ہیں۔ باغات شہر سے
جو کچھ چیز ہاتھ لگتی ہے وہ البتہ بعض بعض جگہ
پہنچتی ہے غربا بلکہ متوسط الحال لوگ ہونٹ
چاٹتے رہتے ہیں۔

رنگین مزاجان شہر خصوص مستورات
کے جو پان اور زردے کی عادی ہیں نہایت
تکلیف میں ہیں کہ پان پیپل کے پتے برابر
زیر جامع مسجد مقام منڈی سے دو روپے کو
ہاتھ آتا ہے۔ یا تو یہاں یہ حال تھا کہ اہل
شہر شوقین زردہ کھانے والوں سے زیادہ
منہ لال رکھتے تھے۔ کس و ناکس گلوری منہ
میں لیے پھرتا تھا۔ یہ حال ہے کہ زردے
والے بھی خاک پھانکتے ہیں کہ لوازمات
پان کی بہت گراں قیمت ہو گئی ہے۔ یہ
وہی باتیں پیش آتی ہیں کہ کم ظرفان شہر
بھلی چنگی چیزوں میں سو سو طرح کے رخنہ
نکالتے تھے۔ جو ہے سو داؤد خانی گیہوں
ڈھونڈتا ہے کبھی آٹے کو بدبو دار بتلاتے
تھے کبھی کہتے تھے آٹا کرکرا ہے کبھی کہتے تھے
گیہوں بوالے ہیں گلے میں فوراً اٹکتا ہے
اور مقدار میں اس قدر اسراف کرتے تھے کہ
ہمیشہ صرف روزمرہ سے بہت زیادہ بچ
رہتی تھی۔ اگر فقیروں کو دیتے تھے تو فقیر
باسی دیکھ کر گلی کی موریوں میں ڈال جاتے
تھے۔ خدا کی قدرت ہے خیر آئندہ اللہ خیر
رکھے۔ دیکھیے ہم لوگوں کے اعمال کیا کیا کچھ
دکھائیں گے۔

ایک امر ضروری قابل توجہ منتظمان
بندوبست و منصرمان انتظام ہے کہ جس
سے رعایا کو بہت تکلیف ہے۔ سقوں
نے پانی بھرنا چھوڑ دیا ہے جو صاحب مقدور
ہیں ان کے نوکر موجود ہیں۔ شرفاء بیچارے
ٹھلیاں کندھوں پر لیے پانی بھرتے پھرتے ہیں،
جب کاروبار ضرور اور کام کھانے پکانے
کے جاری ہوتے ہیں۔

حلال خور بقول مصرع مشہور ؏
برعکس نہند نام زنگی کافور
یکسر حرام خور ہو گئے۔ بہت محلے کئی
کئی دن تک نہیں کمائے گئے۔

تو تعفن کشتہ و اموات کی بھی اعانت ہو کر ہوا بگڑ جائے گی اور تمام شہر بلکہ اطراف و نواح میں بھی وبا پھیل جائے گی۔ اور اس میں شک نہیں کہ جو لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے یا بدل ہو کر ارادہ بھاگنے کا رکھتے ہیں، اس قسم کی تکلیفات سے بھی انھیں عذر معقول واسطے ترک شہر کے ہاتھ آجائے گا۔ سنقر۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

(دہلی اردو اخبار)

(۳)

بہادر شاہ کا روزنامچہ

ششم شوال (مطابق ۳۰ مئی)

حضور اقدس نے تمام فرزندان نامدار کو طلب فرما کر ارشاد کیا کہ یہ نیاز مند بارگاہ کبریا بسبب انحراف و اعراض سپاہ کے چاہتا ہے کہ پایۂ تخت حکومت سلطنت کو خیرباد کہے اور ترک لباس اور دلق خاکستری کو لباس فرمانروائی پر ترجیح دیتا ہے۔ اور ارادہ ہے کہ اول درگاہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ میں فائز ہو اور پھر مشرف بہ آستان کرامت نشان حرمین شریفین ہو۔ سب مرشد زادوں نے متفق اللفظ امتثال فرمان کا اقرار کیا۔ انجام یہ کہ مرزا ابوبکر بہادر اور مرزا خضر سلطان بہادر معہ افسران پلٹن واسطے روانگی میرٹھ کے منصوبہ ہوئے

سا تویں (شوال مطابق ۳۱ مئی)

شقہجات واسطے انتظام، اور حکام تاریخ گزشتہ کے جاری ہوئے۔

آٹھویں تاریخ (شوال مطابق یکم جون)

شقجات بہ نام مرشد زادگان والا تبار واسطے انتظام شہر وغیرہ کے جاری ہوئے۔ افسران پلٹن کی عرض پر حکم ہوا کہ اپنے کام پر مختار ہیں۔ بروقت درستی سامان روانہ ہوں۔ اور راجہ دیبی سنگھ کو واسطے بھیجنے اپنے معتمد کے اور محسن الدولہ احمد مرزا خاں کے نام شقجات واسطے جانے ریواڑی کے جاری ہوئے۔

نویں تاریخ (شوال مطابق ۲ جون)

تحصیل دار کوٹ قاسم حاضر ہوا،

نذر گزرانی۔ حسب معمول احکام جاری ہوئے۔

دسویں تاریخ شوال مطابق ۳ جون

خزانہ آمد ہانسی، جو داخل دفتر ہوا، تو شمار ایک لاکھ انیس ہزار روپے ہوا۔

گیارھویں شوال، مطابق ۴ جون

واسطے تقسیم تنخواہ کارخانجات کے حکم ہوا، اور تاکید [ہوئی کہ] انتظام عمل میں آئے۔ اور خزانہ متھرا ایک لاکھ ستاون ہزار شمار ہوا۔

بارھویں تاریخ شوال مطابق ۵ جون

عرض ہوئی کہ خزانہ اور فوج آگرہ سے آتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ یہ خبر محض غلط تھی۔ عرض ہوئی کہ گورہ ہائے مقیمان پل ہنڈن علی پور کی طرف چلے گئے۔ سپاہ کو حکم ہوا کہ اگر دعوئ اظہار حق کا ہے تو قصد جنگ کا کریں اور اگر یہ حیلہ واسطے قتل و غارت اموال نبگان خدا کے ہے تو اس کا کچھ علاج نہیں (دہلی اردو اخبار ...)

تیرہ شوال (مطابق ۶ جون)

مرشد زادہ ہائے آفاق جناب مرزا ظہیر الدین بہادر، و مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا ابوبکر بہادر بر وقت رونق افروزی دربار سب حاضر حضور اقدس ہوئے۔ ادائے آداب و کورنش بجا لائے۔ حکم قضا توام افسران پلاٹن کو ہوا کہ مقام علی پور میں پہنچ کر ایسا انتظام اور ہنگامۂ کارزار گرم کریں کہ پھر بے انتظامی و بدنسقی نہ ہونے اور واسطے سامان رسد کے حکم ہوا۔ پھر عرض ہوئی کہ کل کی رات فوج روانہ علی پور ہوگی اور سامان رسد بھی خوب پہنچتا رہے۔ اور بھی عرض ہوئی کہ افواج پلاٹن بمقابلہ فوج انگریزی مقام شمع پور میں گئی مگر فوج انگریزی نے اپنے مورچے بطرف عقب فوج باندھے ہیں۔

۱۴ (شوال، مطابق ۷ جون)

بحضوری ناصر الدولہ الامقدار محمد حسین اور واسطے رسد رسانی افواج منصورہ کے تاکید ہوئی۔ وقت عصر عرض ہوئی کہ محافظان پار چمن چالیس اونٹ مخالفوں کے گرفتار

کر کے لائے ہرکارہ دسوار خبر لائے کہ افواج منصورہ سرکار نے پیش قدمی کر کے اپنے مورچے قائم کئے اور مخالفین پسپا ہوئے حسب دستور سیر و تفریح اور مغرب کے وقت بعد سماعت معروضات افسران۔ پلاٹن داخل عشرت سرا ہوئے۔

جناب مرزا ظہیر الدین بہادر کو حکم قضا توام ارشاد ہوا کہ شہر میں گشت کر کے ایسا انتظام کریں کہ اقویا ضعفا پر کسی طرح زبردستی نہ کر سکیں۔ اور کوتوال شہر کے نام حکم ہوا کہ شہر میں منادی کر دے کہ جس کے گھر میں اسباب میگزین ہووے وہ حضور سرکار بندگان سلطانی میں حاضر کر دے ورنہ مجرم سرکار ہوگا اور سزائے واجبی پاوے گا۔

۱۵ تاریخ (شوال، مطابق ۸ جون)

عرض ہوئی کہ فوج انگلستان زا آمد مقام علی پور نے اول مثل مور و ملخ بہ فریب و دغا حملہ کیا۔ مگر آخر فوج منصورہ نے انھیں پسپا کیا اور داد و مردانگی و جسارت ادا کی۔ سامان رسد کے لیئے تاکید ارشاد ہوئی اور واسطے بھیجنے کمک کے حکم محکم صادر ہوا۔ سواران لکھنؤ نے ایسی داد شجاعت و مردانگی دی کہ بیان امکان میں نہیں آتی اور بہت خستہ و کشتہ ہوئے بعد اس کے جناب مرزا خضر سلطان بہادر بھی معہ سامان رسد وغیرہ رونق بخش لشکر ظفر اثر حسب الحکم اقدس ہوئے۔ وقت عصر ہرکارے اخبار مختلف البیان حالات جنگ لائے۔ اور آخر روز سامان جنگ مثل میگزین اضافہ و کمک سواران لشکر کو مکرر روانہ ہوئے۔

۱۶ ر (شوال، مطابق ۹ ر جون)

جناب مرزا ظہیر الدین و مرزا خضر سلطان بہادر بھی مع سامان رسد وغیرہ رونق بخش لشکر ظفر اثر حسب الحکم اقدس ہوئے۔ وقت عصر ہرکارے اخبار مختلف البیان حالات جنگ لائے۔ اور آخر روز سامان جنگ مثل میگزین و کمک سواران لشکر کو مکرر روانہ ہوئے

۱۷ ر (شوال، مطابق ۱۰ ر جون)

کوتوال کو احکام تاکید انتظام شہر (ہوا) وقت عصر عرض ہوئی کہ دشمنان

دین اطراف و جوانب میں قرار ہو گئے لیکن جا بجا سے گولہ توپ کے شہر کی طرف لگتے ہیں، سو اس طرف سے بھی گولہ اندازی ان کی طرف ہوتی ہے۔

۱۸ ر (شوال، مطابق ۱۱ ر جون)

عرض ہوئی کہ خزانہ و فوج سرسہ بہ عنایت خداداد حاضر ہوئی ہے۔ چنانچہ حسب الحکم عبدالمجید خاں جمعدار نے انھیں حاضر کیا۔ سو میر محمد عظیم خاں خلف شاہزادہ جہاں اختر مرحوم معہ کمپنی ہا و سواران و خزانہ سرسہ حاضر ہوئے اور تینتیس (۳۳) ہزار روپیہ چار آنہ داخل خزانہ ہوئے اور دو نور عنایت خسروی سے ایک رومال خاص اور سو خیمہ واسطے ہمراہیوں کے مرحمت ہوئے اور بعد قبول نذر داخل محل معلی ہوئے۔

حکم محکم ہوا کہ تنخواہ کوتوال اور تمام تھانہ داران اور محرروں اور برقندازوں کی تقسیم ہو جاوے۔ افسران پلٹن سرسہ کو ایک ہزار روپیہ انعام کا مرحمت ہوا اور دریا گنج میں اُتارے گئے۔ ایک ہاتی لشکر مخالفوں سے معہ فیل بان آیا سو میر وزیر علی خاں کے سپرد ہوا۔

۱۹ ر (شوال، مطابق ۱۲ جون)

عرض ہوئی کہ تین پلٹن اور دو رسالے معہ دیگر مردمان لکھنؤ سے حاضر ہوئے ہیں حکم قضا توام صادر ہوا کہ سپاہیان باشندگان لکھنؤ ان کی شناخت کو جاویں اور پہچان کر بعد اطمینان بیرون دہلی دروازہ اتاریں۔ چنانچہ حسب الحکم زیر جھروکہ حاضر کئے گئے اور ایک ہزار روپیہ انعام کا حکم محکم واسطے خوراک کے صادر ہوا معتبر الدولہ کو سامان رسد کے لیئے تاکید ہوئی اور وہ سوار و پیادے واسطے جنگ مخالفوں کے چڑھ دوڑے۔ بعد عصر تاکید رسد رسانی صادر ہوا۔ اللہ تعالیٰ دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے۔ ہمارے حضور اقدس کو ذات اقدس ان کی کو نعمائے الٰہی سے شمار کرنا چاہیئے۔ ہر وقت ہر آں پرورش و آرام رعایا کی سوا کچھ کام اور خیال اپنی راحت و آرام کا نہیں۔ کیوں نہ ہو ظل الٰہی انھیں معنون کریں۔

(دہلی اردو اخبار۔)

[دہلی اردو اخبار مورخہ ۲۸ رجون غائب ہے، اس لیئے ۲۰ر شوال مطابق ۱۳ رجون

تا ۲۶ شوال مطابق ۲۰ جون کا روزنامچہ مل نہیں سکا]۔

۲۷ شوال (مطابق ۲۰ جون)

دربار در بار حسب معمول ہوا۔
افسران فوج کے معروضات بہ گوش دل سنے۔ ازبس کہ نہایت مشکوہ نہ پہنچنے رسد کھانے اور میگزین کا سنا گیا۔ سو حکم قضا جریان بہ نام مہتمان کارندگور بہ شد و مدصادر ہوا۔
عرض ہوئی کہ تین منزل جھگاڑے رسد مخالفوں کے علاقہ علی پور سے سواران جرار گرفتار کرلائے، سو داخل گودام ہوئے۔
صبح سے دوپہر تک ہنگامہ جنگ حرب گاہ میں گرم رہا۔ آخر دوپہر کو بہ سبب نہ پہنچنے رسد کے سپاہ منصورہ واپس آئی۔

۲۸ر (شوال مطابق ۲۱ر جون)

تمام افسران پلاٹن کو حکم ہوا کہ جناب صمصام الدولہ بہادر نواب احمد علی خاں صاحب کو مثل مختاران سابق سلامی دے۔
افسران فوج نصیر آباد نے عرض کی کہ فدوی بہ سبب نہ پہنچنے رسد کے لڑائی پر سے لاچار چلے آئے۔
ایک رجمنٹ جالندھر کی آئی۔ افسران نے آداب ومجرا کیا۔ بیرون شہر ڈیرہ کا حکم ہوا۔ اور بقال وغیرہ سے سامان رسد [فراہم کرنے] کی کوتوال کو تاکید ہوئی۔

۲۹ر شوال مطابق ۲۲ر جون)

افسران پلاٹن کو حکم ہوا کہ فہرست افسروں کی لکھ کر گزرانو۔ کارخانہ گودام رسد سانی بہ نام جناب مرزا ظہیر الدین بہادر بہ اجرائے لفظ والا مفوض ہوا۔
دو سو آدمی بقیہ سپاہ فیروز پور کے حضوری کی عرض ہوئی۔ حکم ہوا کہ دریا گنج میں اتریں۔ غرض فوج خداداد ہر روز دیار و امصار سے چلی آتی ہے۔

۳۰ر (شوال مطابق ۲۳ر جون)

جناب صاحب عالم وعالمیان مرزا ظہیر الدین بہادر نے حسب الحکم اقدس فوج اور میگزین کو واسطہ مقابلہ مخالفوں کے روانہ کیا۔ چنانچہ خوب معرکۂ جنگ گرم رہا اور لحظہ لحظہ سوار خبر لاتے رہے۔ قریب دوپہر کے خود صاحب عالم بہادر ممدوح بنفس نفیس مع فوج روانہ ہوئے۔

غرۂ ذیقعدہ (مطابق ۲۴ جون)

میر فتح علی خاں نے نقشۂ جنگ و مورچال گزارنا۔

دوئم ذیقعدہ مطابق ۲۵ جون)

نسبت علی خاں خواجہ سرا جو بہت رکن خواجہ سراؤں کے ہیں، اور خواجہ بخش و رن باز خاں قلعۂ معلی سے نکالے گئے۔

بعد عصر عرض ہوئی کہ تمام غلہ و نزک وغیرہ حاضر ہے، پھر عرض ہوئی کہ فوج پلاٹن و سواران خارا شکن، جو مقابلہ مخالفین کے لیئے گئے تھے، بہ سبب نہ پہنچنے کمک اور مدد کے لڑائی سے واپس آئے

۳ ذیقعدہ مطابق ۲۶ جون)

بہ موجب حکم سلطانی دو پلٹن جنگی مع دو ضرب توپ کے باغپت کو روانہ ہوئیں۔

(دہلی اردو اخبار ۲۷)

۴ ذیقعدہ (مطابق ۲۷ جون)

حسب العرض افسران پلاٹن و سواران سامان کیا گیا اور ہرکارے اور پیک واسطے خبر جنگ کے متعین ہوئے۔

عرض جناب مرزا ظہیر الدین بہادر کی اس مضمون سے ملاحظہ ہوئی کہ اکثر بدمعاشان شہر بوضع لباس تلنگوں کے گرفتار کیئے گئے اور انتظام عمل میں آیا۔ ارشاد ہوا کہ مناسب کیا۔

ایک شقہ کرامت مرقعہ اس مضمون کا کا جاری ہوا کہ تمام افسران فوج کو ہدایت کرو کہ بہ سبب نہ ہونے خزانہ کے اور بہ سبب نہ آنے روپیہ آمدنی تحصیل وغیرہ سے سرکار والا میں گنجائش ملازم رکھنے سپاہ کی یا عطائے یومیہ کی نہیں ہے جب تک کہ وہ تاخت شہر سے باز نہ آویں گے اور واسطے تحصیل و انتظام وغیرہ کے نہ جاویں گے تب تک ایک حبہ بھی وصول نہ ہوگا۔ سو کوئی درخواست طلب تنخواہ و یومیہ وغیرہ کی نہ کرے۔ ایک دو مہینے حاضر رہو۔ بجرد آنے آمدنی کے اور رفع آشوب فتنہ و فساد کے البتہ پرورش ہوگی۔ عرض ہوئی کہ فوج منصور نے مخالفوں کو جنگ میں خوب پسپا کیا۔ مگر بہ سبب کثرت بارش زیادہ قابو بے وقت عظیم نہیں پایا دو مخبروں کو گرفتار کیا اور قریب دو سو اس کو سنفد لائے۔

۵ رتاریخ (ذیقعدہ، مطابق ۲۸ رجون)

روز یک شنبہ ۵ رتاریخ (۲۸ رجون)

عرض ہوئی کہ فوج جو واسطے انتظام اور تنبیہہ مخالفوں کے باغ پت کو گئی ہوئی تھی، چونکہ مخالف مقہور بہ مجرد دیکھنے سپاہ منصور کے بھاگ گئے ہیں، اس لیے فوج مسرور پھر آئی۔ بعد نماز عصر پھر سوار ہوئے میر مرتضٰی خاں کپتان پلاٹن نو ملازم نے نشان ہائے نو طیار ملاحظہ کروائے۔ خاطر دریا مقاطر بہت خوشنود ہوئی اور نام اس نئی پلٹن کا بخطاب حسینی ارشاد فرمایا اور شیرینی اور پگڑی حسب دستور مرحمت ہوئی۔

قریب مغرب مراجعت فرمائے داخل محل سرائے شاہی ہوئے۔ عرض ہوئی کہ خود گوروں اور گورکھوں کہ باہم متفق تھے، کچھ تکرار اور فساد ہو گیا فرمایا کہ شاید بازاری گپوں میں سے ہو کہ دل باور نہیں کرتا۔ بہرکیف سچ جھوٹ تحقیق کریں۔

۶ ر (ذیقعدہ، مطابق ۲۹ رجون)

مرزا ظہیر الدین بہادر کو فرمان ہوا کہ سواروں کو ہدایت کردیں کہ باغ حیات بخش سے اٹھ کر باہر قلعہ کے قیام کریں۔ داروغہ پل کے نام پروانہ اس مضمون کا جاری ہوا کہ کل دن کے دن سوار اور پلٹن آویں گی جلد پل تیار کرے کہ اترنے میں کسی طرح کی دقت نہ ہو اور واسطے طیاری رسد اور سامان اجناس ضروری کے مرزا مغل بہادر کو حکم ہوا۔ بعد نماز عصر مرزا عبداللہ بہادر حسب الحکم حاضر ہوئے دربابِ انتظام شہر و پلاٹن ارشاد ہوا۔

تیس سوار گوالیار کی فوج کے حاضر ہوئے عرض کی کہ جولائی [کے] مہینے میں فوج گوالیار مشرف بہ قدم بوسی ہوگی وقت مغرب شرف بخش محل معلی ہوئے۔ حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

۷ ر (ذیقعدہ، مطابق ۳۰ رجون)

حسب معمول بعد فراغ نماز و نفل دربار دُربارِ جہاں مدار تمام ارکان حضرت کشور کشایان دولت شرف اندوز بارگاہ فلک جاہ شرف بہ تسلیم و مجرا ہوئے۔ افسران پلٹن مع اسباب و سامان جنگ بمقابلہ مخالفان روانہ ہوئے اور ایک آدمی بہ علت نقب زنی اور چار مخبر لشکر غنیم سے گرفتار حاضر کئے گئے۔ بعد اس

کے حضور اقدس شرف بخش محل معلیٰ ہوئے۔

بعد فراغ قیلولہ و فراغ نماز عصر وکیل فوج بریلی حاضر ہوا۔ عرض کی کہ کل فوج بریلی عبور کر کے ناصیہ سائے بارگاہ خاقانی ہوگی۔ سو حکم موکد واسطے تعجیلی درستی پل کے صادر ہوا۔ اور واسطے پیشوائی کے فرمان جاری ہوا۔

عرض ہوئی کہ شہر میں سپاہیان جنگی غارت گری کرتے ہیں حکم ہوا کہ مرزا مغل بہادر اس کا انتظام کریں۔ حسب معمول بعد عصر بہ عزت فرمائے سیر و تفریح ہو کر شام کو خاص ڈیوڑھی سے شرف بخش محل معلیٰ ہوئے۔

۸ ر ذیقعدہ، مطابق یکم جون

حسب معمول بعد فراغ نماز و تنبیح دید دربار بدستور اور جناب صمصام الدولہ نواب احمد علی خاں بہادر کو واسطے پیشوائی اعلیٰ افسر فوج بریلی کے حکم قضا توام صادر ہوا۔

عرض ہوئی کہ برج لاہوری دروازہ صدمہ سے گولوں کے قدرے ٹوٹ گیا سو بموجب حکم قضا توام افسران سفر مینا نے فوراً درستی کر دی تو سیر عمل میں آئی اور فوج واسطے انتظام ناکجات کے روانہ کی گئی۔

بعد نماز عصر حضوری اراکین دار الحکومت مسند آرائے تسبیح خانہ ہوئے۔ صمصام الدولہ بہادر نے عرض کی کہ پل دریائے جمن کا مرتب ہوا اگر عبور فوج نہیں ہو سکتا۔ علی الصباح فوج حاضر ہو گی کیوں کہ بسبب رات کے فوج کو تکلیف ہو گی۔

۹ ر ذیقعدہ، مطابق ۲ جولائی

[دہلی میں بخت خاں کا ورود]

حضور اقدس نے نماز فریضہ ادا کر کے شرف نفس شناسی احترام الدولہ بہادر کو بخش کے دیوان خاص میں دربار عام فرمایا۔ جمیع حضار بلند اقتدار باریاب مجرا ہوئے صمصام الدولہ بہادر پیشوائی جناب جرنیل بخت خاں بہادر کے لیئے روانہ ہوئے اور اپنے ساتھ لائے۔ جناب بہادر ممدوح مدافرین کے حدادب و آداب و کورنش بجالائے اور حالات انتظام سب جگہوں کے عرض کی حضور اقدس خاں بہادر و شجاعت نشان کی باتوں سے بہت خوشنود و محظوظ ہوئے اور سپر شمشیر اور چار ہزار روپیہ نقد واسطے

شیرینی عطا فرمائے اور اس تاریخ کو یہ
خطاب "سپہ سالار بہادر افسر کل
پلاٹن جنگی" مخاطب فرمایا اور بھی سب افسران
کے نام حکم نامہ اس مضمون کا جاری فرمایا
کہ متابعت و انقیاد خاں موصوف میں
ہو کر کار بند حکم ان کے رہیں۔ کوئی متنفس
خلاف مرضی ان کے رستہ نہ چلے۔

بعد اس کے شرف بخش محل معلی ہوئے۔
اور شقہ سپہ سالار بہادر موصوف کے
نام اس مضمون کا لکھا گیا کہ اول تدبیر شکست
مورچہائے مخالفین اور تدبیر نگوں ساری
معاندین دین میں ہر وقت ہر لحظہ ملحوظ نظر ہوئے۔
دوسرے سواروں اور سپاہیوں کو، جو
کہ قلعہ مبارک کے اندر اور شہر میں بجبر و
تعدی گھس آئے ہیں، ایسی تدبیر کرو کہ یک
سر باہر شہر پناہ کے قیام کریں اور تاخت و
تاراج اور تکلیف دہی رعایا سے ان کو
ممانعت اور سرزنش کرو کہ کوئی مرتکب
ایسے امر دور از کار کا نہ ہووے۔ تیسرے
ایسی تدبیر شائستہ کرو کہ جلد تقسیم تنخواہ
ملازمان قدیم و جدید کی ہووے۔ چوتھے
انتظام تحصیلات اور تھانہ جات بیرونجات
کا اور انتظام غارت گری کا ساتھ پہنچے۔۔
پلٹنوں کے عمل دخل میں لاؤ۔ پانچویں اکثر بدمعاش اہل
شہر کہ بلباس تلنگاں آن کر آمیزش کر کے
بہ سبب بہانہ گھر میں رکھنے مخالف کے
یا رسد رسانی یا اخبار نویسی حریف کے متہم
کر کے شرفا و نجبا کے گھروں میں گھس جاتے
ہیں اور مال و اسباب ان کا لوٹ لیتے
ہیں۔ اس باب میں بخوبی تحقیقات کر کے
سزائے واجبی دو غرض شقہ والا بہ مضمون
مصرحہ بالا مسجل بہ مہر خاص حضور اقدس اعلیٰ
لشکر سپہ سالار بہادر موصوف کو روانہ
ہوا۔

بعد نماز بہ حضوری احترام الدولہ بہادر غلام
احمد خاں سرجو کی دیوان خاص کو حکم ہوا کہ
سپہ سالار ممدوح کے پاس لشکر میں جا کر
ساتھ حاضر حضور ہو۔ چنانچہ اس نے حسب الارشاد
عمل کیا۔ اور بعد ساعت مد صمصام الدولہ
بہادر سالار بہادر موصوف کو شرف بہ
حضور پر نور کیا۔ حضور اقدس نے دونوں
بہادران ممدوحین کو خلوت میں طلب فرمایا۔
غرض معروض دربار انتظام وغیرہ ساعت
فرما کے بعد عشا حرم فرمایا۔

١٠ ر (ذیقعدہ، مطابق ٣ جولائی)
سات خوان طعام اودلش تبرک مرحمت

خاص حضور اقدس سے سپہ سالار بہادر کے لیئے عنایت ہوئے بعد نماز عصر اخیر روز دو مخبر شاہدرہ سے اور دو آدمی بہ علت رہزنی بیرون دہلی دروازہ سے گرفتار ہوئے آئے۔ ارشاد ہوا کہ چاروں سپہ سالار بہادر نے پلٹنیں واسطے ناکہ بندی رسد مخالفوں کے روانہ کیں۔

[بخت خاں کے متعلق اخبار الظفر کی رائے]

... بہ تواتر سنا گیا کہ ان سپہ سالار بہادر کے آنے کے سبب انتظام سپاہیوں کا بھی حسن سے کہ البتہ بہت شکایت اہل شہر سے سنی جاتی تھی، ہو گیا۔ البتہ بہت تعریف سپہ سالار بہادر ہر شخص کی زبان پر جاری ہے۔ اور امید ہے کہ بعد اس ختم لڑائی کے جو کہ درپیش ہے انتظام بخوبی ہو جاوے گا کہ لوگ بہت آرام پاویں گے اور لڑائی پر بھی اب جو فوج جاتی ہے تو بہت ترتیب اور اہتمام سے اور بہ ذات خود نہایت صاحب عزم اور باتدبیر اور پاسدار دین اور خیر خواہ اللہ معلوم ہوتے ہیں۔ جو صورت اور اٹھان ان کے کاموں کی ہے۔ انفضال الٰہی سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ کمال خوش قسمتی ہے۔ فوج اور سپاہ اور رعایائے شہر کی کہ یہ افسر اعلیٰ صاحب انتظام و کارکن مہام ہوتے ہیں۔ جو جو افسر حسب حسب لائق تھے ان کے لیئے ویسے امرا اور سب بہ موجب قواعد معمولی بہ صلاح و صواب دید افسروں کے قرار دی ہے۔ افسران لائق شمول کونسل کو کونسل میں داخل کیا اور کمال حسن اخلاق سے کیا افسر اور کیا سپاہ کیا۔ رعایا سب سے جیسا جس سے چاہیے پیش آتے ہیں۔ اس ہفتہ میں جو ان کے حسن انتظام سے لڑائی ہوئی بہت گورے مارے گئے اور بہت سے چھکڑے مخالفوں کی لوٹی اور ماری گئیں۔ بہت اونٹ لوٹ میں آئے۔ ایک روز رسد مخالفوں کی خوب گرفتار ہوئی۔ غرض امید قوی ہے کہ اگر انھیں کا ساختہ و پرداختہ اسی طرح رہو دے اور اسی طرح مدار کار ان پر رہا تو بہبودی ملک و رعایا جیسا کہ چاہیئے۔ بروئے کار آوے۔ جہادی بھی ان کے ساتھ بہت آئے ہیں۔ سب کی دلداری اور خاطر داری جو کہ چاہیئے ہر طرح ہوتی ہے اور بہت مشقت کشی اور کار آزمودہ معلوم ہوتے ہیں ان کے وجود سے یقین ہے کہ کثرت خزانہ [ہما]

اور رونق سرکار دولت مدار سلطانی بہت ترقی پکڑے، ایک ادنیٰ نمونہ اس کا یہ ہے کہ باوصف اشتغال اور صرف تمام وقت کے اور صرف توجہ کے بیچ مہم پیش پا افتادہ اور روز کی لڑائی کے سب قسم کے انتظام مہام کی طرف خیال ہے۔ ایک نقل اشتہار کہ پیش گاہ سپہ سالار ممدوح سے جاری ہوا ہے حقیر بعینہ نقل اس کی لکھتا ہے اور اس سے دو فائدے جانتا ہے۔ ایک تو عند العقائد کاملین کے تصدیق اپنی لائے ناقص کی اور دوسری شہرت ایسے مضامین کی کہ ان دنوں میں از جملہ ضروریات بلکہ فرضیات سے ہے۔

نقل اشتہار جرنیلی

یہ بات سب پر ظاہر ہے اور واضح ہوئی کہ اکثر لوگ اس شہر اور بیرون جات میں جاگیردار اور پنشن دار اور معافی دار آراضی وغیرہ کے جو رہتے ہیں اگر ان کو بہ سبب جاتے رہنے کفار فرنگ کے کچھ تامل اپنی اوقات گزاری کا ہووے اور اسی خیال سے وے لوگ خیر خواہ انگریز کے ہوکر کسی طرح کی سازش یا خبر رسانی یا رسد رسانی کا پاشیہ رکھیں یا کرتے ہوں تو اس کا کچھ تعجب نہیں ہے پس اس واسطے یہ حکم جاری کیا جاتا ہے کہ وے لوگ کل بہر حال مطمئن رہیں کر بر وقت فتح یابی کے بہ صورت ثبوت اور معائنہ دستاویز سابقہ اور حال کہ جو کہ جس کا مقرر ہے بہ دستور جاری ہوگا۔ اور بہ سبب بدعملی کے جنگے روزدں کا بند رہا ہے۔ وہ بھی ان کو دیا جاوے گا۔ پس اندریں صورت بعد اطلاع یابی اس حکم کے جو کوئی شخص کسی طرح کی خبر رسانی یا رسد رسانی وغیرہ انگریز ان کو کرے گا تو وہ آدمی حسب التحریر سرکار کے بھاری سزا پاوے گا۔ اس واسطے بنام کوتوال شہر نفاذ حکم ہوتا ہے کہ تم اپنے اپنے علاقہ کے . . . . جاگیر داروں اور معافی داروں اور پنشن داروں کو اطلاع دے دو اور ان سے پشت اطلاع نامہ پر العبد اطلاع یابی کا لکھوا کر جلد حضور میں روانہ کردو۔

(اخبار الظفر—)

گیارھویں ذیقعدہ (۱۸ جولائی)

حضور انور سلم گڈھ کی طرف گل گشت فرماتے ہوئے رونق افروز متصل لال دروازہ ہوئے بعد ملاحظہ پلاٹن نو ملازم مراجعت

جانب دولت خانہ کی۔ سپاہی اور
سواروں نے دست بستہ عرض کی کہ حضور
کے اقبال سے بہادران نامی نے چھکڑے
محمولہ رسد مخالفان نواح علی پور سے گھیر
کر اپنے تصرف میں کر لیئے۔

بارھویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۵ جولائی)

عرض ہوئی کہ مرزا ابوبکر بحالت
نشہ میں قریب مکان مفتی اکرام الدین خاں
کے جاکر رات کے وقت مرتکب دنگہ فساد
ہوا اور کچھ مال لواحقان مفتی مرحوم کا غارت
کر دیا۔ بہ وقوع امر اہم ضروری پیش گاہ شاہی
سے رشقہ بنام کوتوال جاری ہوا کہ آئندہ
جو کوئی مر شاہزادوں میں سے رعایا کو تکلیف
دے فوراً اس کو گرفتار کر کے حاضر حضور کرو
اور انتظام جملہ امور کا رائے زریں محمد بخت
یار خاں پر سونپا گیا۔

تیرھویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ٦ جولائی)

ایک شقہ اسمی سپہ سالار بہادر
کو بہ مقدمہ تفویض یومیہ پلٹن ہائے جنگی
متعلق جملہ امور بند و بست مفصل بہ مہر کر کے
روانہ کیا۔ عرضی جرنیل بہادر کی بہ درخواست
طلب پچاس ہرکارہ دن کے آئی۔ فرمایا کہ
کارپرداز جلد حسب العرض بہادر تعمیل کریں۔
عرض ہوئی کہ چار نان پاؤ فروش کوتوالی
میں پکڑے آئے ہیں۔

چودھویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۷ جولائی)

خبر پہنچی کہ دو سو سوار لکھنؤ سے آئے
ہیں حکم ہوا کہ جرنیل بہادر کے پاس بھیجے جائیں
عرضی محمد ولی داد خاں بہادر کی بہ استدعائے
اتواپ و سپاہ برائے سرزنش زمینداران
آں جا آئی سر رشتہ دار الانشا سے شقہ بنام
جرنیل بہادر واسطے دینے کے مدد جاری
ہوا۔

مرزا ظہیر الدین بہادر اور مرزا عبداللہ
بہادر نے قدرے مال و اسباب موجبان
کہ نواح بدر پور سے آیا تھا ارسال حضور کیا۔

پندرھوں تاریخ

عرضی راجہ گلاب سنگھ والئی کشمیر
بمضمون متصرف ہونے صوبہ لاہور کے

دیگر لفیضہ دوست محمد خاں بہ استدعائے حضوری حضور بلف عرضی جرنیل بہادر آئی۔ حکم ہوا کہ شقہ جات خوشنودی بہ نام ہر ایک روانہ ہوں۔

سولہویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۹ر جولائی)

معروض ہوئی کہ جنرل بخت یار خاں نے افواج جنگی معہ سامان حرب وضرب برائے تنبیہ مخالفان بھیجی۔ چنانچہ سپاہی جنگی خوب لڑے اور ہرکارے دم بہ دم خبرہائے جنگ حضور میں دیتے رہے۔ اسی روز ایک تلنگہ نے اثناء راہ میں پولی فروش کو گولی سے ہلاک کیا۔

سترھویں ذیقعدہ

(مطابق ۱۰ر جولائی)

کو حسب دستور دربار آراستہ ہوا اراکین سلطنت نے بار پایا۔ اول عرضی افسران افواج کی آئی اس کے جواب میں شقہ بھیجا گیا اور ایک فرمان واجب الاذعان مرتبہ دارالانشاء آسمی والی جھجر بہ حکم بھیجنے پانچ لاکھ روپے کے برائے تقسیم تنخواہ ملازمان قدیم وجدید جاری ہوا۔

(صادق الاخبار)

اٹھارہویں تاریخ ذیقعدہ

(مطابق ۱۱ر جولائی)

حسب دستور حضور انور نے دربار کیا اراکین سلطنت نے درجہ بدرجہ بار پایا۔ حالات حرب و پیکار مخالفان بکبت شعار اور انتظام جنگ وشجاعت بہادران شاہی عرض ہوتے رہے پھر بہ نام غلام نبی خاں حکم قدر تسیم ہوا کہ واسطے زخمیوں کے کوٹھی رئیس جھجر واقع دریا گنج خالی کرا دو۔ بعدہٗ مجاہدین کو برائے خوراک کچھ مرحمت فرمایا۔

انیسویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۱۲ر جولائی)

واجب العرض سید علی اور باقر علی... رئیسان بنارس کی بہ ایں مضمون آئی کہ ہم نے کفار نگوں سار کو خوب قتل کیا اب آرزو حاضر ہونے دربار کی رکھتے ہیں اسی وقت جواب باصواب لکھا گیا۔ اسی تاریخ سیگزین کا اسباب ایک گاڑی بان کے گھر سے برآمد ہوا تھا سو ضبط ہوا۔

بیسویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۱۳ر جولائی)

حسب العرض جرنیل بہادر ظاہر ہوا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آگرہ فتح ہو گیا چنانچہ بابت اس خوشی کے حضور انور نے ۲۱ توپیں سر کرائیں۔ باجے بجانے والوں نے انگریزی ساز اور تاشے اور ڈھول بر طور شادیانہ بجائے اس روز دو مخبر معہ خطوط انگریزی گرفتار آئے سو حکم ہوا کہ برائے تحقیقات پاس مرزا ظہیر الدین بخت بہادر کے بھیجے جائیں۔

اکیسویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۱۴ر جولائی)

عرض ہوئی کہ سپہ سالار بہادر نے افواج ظفر امواج کو برائے جنگ حریفان غدار روانہ کیا۔

بائیسویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۱۵ر جولائی)

تسفہ اسمی حسین بخش خاں بدیں حکم آیا کہ صبح کو سپاہ چھاؤنی آئے گی۔ چاہیئے کہ میش دائی اس کی کہ کے اجمیری دروازے کے باہر فروکش ہو۔

تئیسویں ذیقعدہ مبارک

(مطابق ۱۶ر جولائی)

افسران چھاؤنی نے حاضر ہو کر شمشیر اور پنبچہ وغیرہ نذر گزرانیں۔ دفتر تفضلات خسروی سے دو ہزار روپیہ بطور انعام اور خوراک مرحمت ہوئے۔

چوبیسویں تاریخ

(ذیقعدہ، مطابق ۱۷ر جولائی)

عرض ہوئی کہ دو پلٹن انبالہ کی آئی ہیں حکم ہوا کہ مرزا محمد ظہیر الدین بہادر جمیع سپاہیان آمدہ انبالہ کو پلٹنوں سابق [کی بارگوں میں] فروکش کرائیں۔ بعدہٗ چند مخبر انگریزی قبرستان سے گرفتار آئے۔

(صادق الاخبار)

روز پنجشنبہ ۲۵ر

[ذی قعدہ مطابق ۱۸ر جولائی]

شہنشاہ دین پناہ بعد انفراغ فریضہ وسنن بامداد و یاد فرمائی احترام الدولہ بہادر واسطے شرف بخشی نبض شناسی کے،

امرائے نامدار و خوانین والا مقدار، مثل صمصام الدولہ بہادر، و معین الدولہ بہادر، و شمس الدولہ بہادر، و بخشی نجف خاں، و سرفراز الدولہ بہادر کپتان دل دار علی خاں، و نجم الدولہ محمد اسد اللہ خاں سحبانِ دوراں، و نواب امین الدین خاں بہادر، و راجہ بہادر سنگھ، و میر عدل بہادر وغیرہم اراکین و اہل کارانِ باتمکین ناصیہ سائے زمینِ عبودیت ہوئے، آداب و کورنش حسب مراتب بجا لائے۔

حضورِ اقدس بہ ہمرکابی ارکانِ دولت متوجہ سیر و گل گشت باغ سلیم گڑھ ہوئے۔ بعد کوئی ساعت کے مراجعت فرما و شرف بخش محلِ معلیٰ ہوئے۔ عرض ہوئی کہ سپاہیانِ جنگی و سوارانِ تیز آہنگی واسطے دفعِ مخالفانِ بے ایمان کے مع سامانِ جنگ دوڑ گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ [ہرکارے] واسطے خبر کے متعین ہوں۔ چناں چہ حسب الحکم عمل میں آیا۔ قریب عرصہ میں [ہرکاروں] نے بہ تائید غیبی خوش خبری شجاعت و مردانگی افواجِ ظفر امواج کی سماع ہمایوں میں پہنچائی۔

عرضی سید حاجی ساکن ٹونک مشرف بہ ملاحظہ ہوئی۔

یک شنبہ ۲۶ر

[ذی قعدہ، مطابق ۱۹ر جولائی]

استماع خبر جنگ اہل فرہنگ و داد مردانگی پیش قدمان شجاعت آہنگ فوجِ سلطانی۔

آخریں نہار کو بہ حضوری اراکینِ دربار رونق افزائے دیوان خاص اور کورنش و آدابِ افسرانِ پلاٹن آمد جھانسی قبول فرما کے، چند کاغذ جو ایک شخص کے پاس سے برآمد ہوئے تھے، ملاحظہ اقدس میں گزرے۔

دو شنبہ ۲۷ر

[ذی قعدہ مطابق ۲۰ر جولائی]

عرض ہوئی کہ فوجِ ظفر موج بہ دستور واسطے تنبیہ اعدائے دین کے روانہ کوہسار ہوئی۔ اور باغپت کی طرف بھی تھوڑی سی فوج گئی ہے۔

عرضی بھمبو خاں برادر غلام قادر خاں نجیب آباد سے آئی کہ سب کفار نگوں سار کو قتل کر ڈالا، اور انتظام اس نواح کا بہ اقبال بندگانِ اقدس کر لیا۔

سہ شنبہ ۲۸ر

[ذی قعدہ، مطابق ۲۲ر جولائی]

شقہ بنام سپہ سالار بہادر بہ حکم روانگی افواج چار طرف سے واسطے پس پائی اعدائے دین اور شکست دینے مخالفین کے ساتھ شمشیر و تفنگ و توپ رعد آواز کے مسجل بہ مہر خاص ہو کر روانہ کیا گیا۔

غلام نبی خاں نے عرضی اسد الدولہ عبد الرحمٰن خاں بہادر والیٔ جھجر جواب میں در باب پانچ لاکھ روپیہ پیش کی۔ ارشاد ہوا کہ دفتر میں سونپی جاوے۔

سپہ سالار بہادر حسب الامر باریاب محل والا و بعد عرض معروض رخصت۔

روز چہار شنبہ ۲۹ر

-[ذی قعدہ، مطابق ۲۲ر جولائی]

سپہ سالار بہادر مع ہم راہیوں کے باریاب مجرا ہوئے۔ عرض معروض کے بعد برخاست۔

عرضی سپہ سالار بہادر مع ایک ہاتی کے، کہ فوجِ مخالف سے گرفتار آیا، ملاحظۂ اقدس میں گزری۔ ارشاد ہوا کہ فیل، فیل خانے میں رہے۔ ایک سو پچاس سوار لشکر مخالفین میں سے فوجِ ظفر موج میں چلے آئے۔ حکم ہوا کہ جرنیل بہادر کے پاس قیام کریں۔

روز پنج شنبہ غرہ ذی الحجہ

[۲۳ر جولائی]

عرضی سید علی و سید باقر علی بہ عرض قلع و قمع کفار و انفتاح قلعہ الہ آباد، و فتح بنارس، و درخواست سپہ داری و شکوۂ بد انتظامی و ناکردہ کاری مبتلائے باجی راؤ بٹھور والا نظرِ اشرف سے گزری۔

عرضی محمد وزیر خاں خلف نواب خان بہادر خاں رئیس فتح آباد بہ عرض عطائے ملک بٹھیانہ بہ موجب مِلکِ آبا و اجداد نظرِ اقدس سے گزری۔

عرض ہوئی کہ رسالہ سوارانِ بنارس حاضر آیا ہے۔ حکم ہوا کہ باہر دہلی دروازہ کے اتارے جاویں۔

تحصیل دار پرگنہ کوٹ قاسم مع تین ہزار نو سو چونسٹھ روپیہ ساڑھے گیارہ آنے من جملہ آمدنی پرگنہ مرقوم حاضر ہوا۔ روپیہ داخلِ خزانہ اور شقہ کرامت مرقعہ بہ تاکید تعجیل وصول باقیات فصل مع اضافہ و

وصول باقی جاری ہوا۔

عرضی مجاہدان آمد ٹونک نظر اقدس سے گزری۔ حامل عرضی نے عرض کیا کہ کل اور مجاہدین حاضر ہوں گے۔

فوج منصورہ ظفر موج نے سر افسر مخالفان کا نظر اقدس سے گزرانا، بعد اس کے رخصت ہوئے۔

روز جمعہ دوم ذی حجہ

[مطابق ۲۴ جولائی]

ارکان دولت با صفوف یمین و یسار آراستہ مودب کھڑے ہوئے۔ سپہ سالار بہادر بھی دربارِ دُربار میں حاضر ہوتے۔

عرضی محمد محمود خاں متوطن نجیب آباد بہ عرض صفائی خس و خاشاکِ کفرستانِ انگریزی از مساحتِ اضلاع بجنور و آں روے دریائے گنگ اور انتظام و انصرام نواحِ مرقومہ بہ اقبال عدو مال حضرت شاہنشاہی اور عذر عدم حضوری دربار بہ سبب ہجوم آوری بدمعاشان و قطع الطریق و داہی و برہمی مردمانِ شہر و دیہات و قربات مشرف بہ ملاحظہ ہوی۔

۳ ذی حجہ الحرام

(مطابق ۲۵ جولائی)

عرضی سید علی و محمد علی رئیسان لکھنؤ وغیرہ اور عرض داشت اسد الدولہ عبد الرحمن خاں بہادر والی جھجر ملاحظہ ہوئی۔ پہلی عرضی پر حکم قضا توام ہوا کہ دفتر میں رہے۔

عرض ہوئی کہ سپاہیان جنگی کے بہ احتمال پناہ دینے گوروں کے الوپی پرشاد روڑہ مل کا گھر لوٹ لیا۔ آخریں نہار پہر شرف بخش دربار ہوئے۔

۴ ذی حجہ، مطابق ۲۶ جولائی

عرضی تھانہ دار بدر پور اس عرض سے مشرف بہ ملاحظہ ہوئی کہ فوج آمد نیچ سوار و سپاہی مقام بارہ پولہ پر حاضر ہوے اور کل کو حاضر بارگاہ معلی ہوں گے۔ حکم قضا توام صادر ہوا کہ شفقہ جرنیل فوج کے نام بہ اسماء ارشاد حضوری دربار جاری ہوا اور حسین بخش خاں پیشوائی کو جاوے اور سامان رسد بھی بھیجا جاوے۔ چنانچہ حسب الارشاد قضا بنیاد عمل میں آیا۔

آخر روز عرض ہوئی کہ سپہ سالار وغیرہ

حضار دربار کورنش و آداب عرض کرتے ہیں لبعد مقبولی عرض مرقوم شرف بخش دربار ہوئے۔ جمیع حضار حسب مراتب ادائے کورنش و آداب بجالائے۔ بعد مقبولی سپہ سالار بہادر کے معروضات خلوت میں سماعت فرمائے اور عہدہ گورنر جنرل بہادر جنگی عطا ہوا چنانچہ اسی وقت سپہ سالار نے نذر بابت شکریہ عہدہ و خطاب ادا کئے اور پھر کچھ خلوت حکمت مآب سے ہوئی اور پھر گورنر بہادر سے خلوت ہوئی۔ قریب شام زیب آرائے محل ذی الاحترام۔

۵ ر ذی حجہ، مطابق ۲۷ جولائی

عرض ہوئی کہ افواج ظفر امواج جنگی آمد نیچ بیرون شہر فروکش ہوئے۔ ارشاد ہوا کہ کل دربار میں افسران فوج مرقوم حاضر ہوویں ان کو حکم پہنچا دیا جائے اور رسد بھی بھیجی جاوے۔

۶ ر ذی حجہ مطابق ۲۸ جولائی

جرنیل سدھاری سنگھ وغیرہ افسران پلٹن ہائے جنگی اور سواران نیچ حاضر دربار ہوئے۔ نذریں گذرانیں اور حالات و اخبارات قتل و قمع کفار نابکار ہر جگہ کے، جہاں جہاں رستہ میں تھے، عرض کیا اور چالیس زنجیر فیل پیش کش گزرانیں۔ بندگان اقدس سے ایک ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور حضار رخصت۔

بعد معمولات روزمرہ بعد عصر شقہ کرامت مرقعہ مرتبہ دارالانشا اسمی جرنیل سدھاری سنگھ و افسران پلٹن آمد نیچ اس حکم سے ملاحظہ ہوا کہ تم لوگ مع اپنے توابع کے باتفاق رائے و مشورہ ساتھ صلاح دید گورنر جنرل بہادر کے کام کرو کہ موجب خوشنودی مزاج اقدس کا یہی ہے۔

تین کمپنی آمد کانپور معہ نو زنجیر فیل اور چند سوار حاضر ہوئے اور بہ ذریعہ گورنر صاحب بہادر شرف ملازمت حاصل کی حکم قضا توام صادر ہوا کہ فیل بالفعل بہادر ممدوح کے پاس رہیں۔

۷ ر ذی حجہ، مطابق ۲۹ جولائی

حسب دستور ۔ ۔ ۔ ۔ حضوری گورنر جنرل بہادر دار اکین سلطنت

۸ ر ذی حجہ، مطابق ۳۰ جولائی
حضوری اعیان حضرت وارکان دولت۔

۹ ذی حجہ، مطابق ۳۱ جولائی

عرض ہوئی کہ گورنر جنرل بہادر نے افواج و سامان جنگ و پیکار واسطے مقابلہ و مقاتلہ مخالفان غدار کے روانہ علی پور کیا۔ ارشاد ہوا کہ سواران خبر اور جنگ متعین ہوں۔ چنانچہ حسب الحکم فوراً عمل میں آیا اور ساعت بہ ساعت خبر حالات جنگ عرض ہوتے رہے۔

حکم قضا توام صادر ہوا کہ کل نماز عید الضحیٰ چوبی مسجد میں اندرون قلعہ معلی ہو گی اور پھر دیوان خاص میں دربار ہو گا چاہیئے کہ تمام فرزندان نامدار تو اتین والا اقتدار نذریں عید سعید کی وہیں گزرانیں اور آرائش اور سامان و رفت و روب مسجد شریف حسب الحکم عمل میں آئے کہ کسی طرح کی تکلیف نمازیوں کو نہ ہو۔

(اخبار الظفر ۹ اگست)

۱۰ ذی حجۃ الحرام

(مطابق یکم اگست)

بروز پنجشنبہ ذی الحجۃ الحرام (یکم اگست) کو حضور اقدس اعلیٰ بعد ادائے سنت و فریضہ و تعقیبات صبح کے احترام الدولہ بہادر کو سعادت نبض شناسی بخشی۔ بعد اس کے قرہ باصرہ خلافت غرہ ناصیۂ سلطنت مرزا محمد جواں بخت بہادر و مرزا ظہیر الدین بخت بہادر و مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا میڈھو بہادر و مرزا انجتا در شاہ بہادر و مرزا تویاش بہادر ... وغیرہم ارکین عقیدت آئیں، حاضر ہوئے آداب و کورنش بجالائے شہر یار فلک اقتدار اندرون اندرون محل میں رونق افروز دربار ہوئے بموجب مصرحۂ سابقہ نماز عید الضحیٰ بجالائے اور باستماع خطبہ بہ کمال خضوع و خشوع مشغول دعا رہے اور حکم سلامی توپ خانہ کا صادر ہوا۔ خلعت متولی عید گاہ و پیش امام و موذن کو وہاں کے اور امام مسجد سنگی و دیوان خاص کو مرحمت ہوا معہ شمشیر و سپر تیلے مقومات جواہر کے اور داروغہ توپ خانہ و کبوتر خانہ کو خلعت معمولی عنایت ہوئی۔ سپاہیان پلاٹن کی نذریں اور سلامی قبول ہوئی بعد اس کے رونق افروز محل معلی اور پھر بعد ساعت کے جلوہ افزائے بارگاہ خاص تمائی و تشرف بخش سریر جہاں بانی ہوئے۔ فرزندان

نامدار و اراکین ذوی الاقتدار نے نذریں گزرانیں اور باغبانوں نے گلزاریاں اور شکاریوں نے مچھلیاں۔ بعد مقبولی اور مشرف فرمائی ہر ایک کے مشرف بخش دیوان شہریاری ہوئے۔

عرض ہوئی کہ محمد بخت خان بہادر معہ اور افسران رسالہ و پلٹن کے واسطے مقابلہ اور مقاتلہ مخالفوں کے بطرف علی پور اور پہاڑی کے روانہ ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ واسطے خبر لانے کے سوار و دو پیک جلد جاویں۔

عرضی گورنر جنرل بہادر مشعر حضوری دربارہ گزرانیدن نذور مع افسران ذی شان نظر اقدس سے گزری۔ مشرف بہ دستخط الور ہوئی کہ بعد فتح یابی کے تمام افسر اور اہل کاران شہر کی نذریں قبول ہوں گی۔

گلزاریاں تمام فرزندان نامدار اور بیگمات اور صمصام الدولہ بہادر و احترام الدولہ بہادر و نظارت خاں وغیرہم امرائو و اہل کاران کو مرحمت ہوئے شام گاہ مشرف بخش محل معلی ہوئے۔ اور ارشاد ہوا کہ جو جو ملازمین در دولت بہ سبب بارش کے حاضر نہیں ہوئے کل کو نذریں عید کی گزرانیں۔

۱۱؍ ذی حجہ مطابق ۲؍ اگست

بعد فرائض و سنن معمول و نبض شناسی وغیرہ مراتب مستمرہ رونق افروز سریر جہاں بانی ہوئے جمیع اراکین بلند تمکین باریاب مجراب و فیض یاب تسلیم۔ جن جن اہلکاروں نے روز عید نہیں گزرانی تھی معہ کوتوال شہر کے و جملہ تھانیدار و کپتان پلٹن جدید و صوبہ داران مراسم عید حسب مراتب بجا لائے۔ اور جو پیک واسطے خبر آوری حالات جنگ مامور ہوئے تھے خبر لائے اور آوازہ شجاعت و مردانگی گوش حق نیوش میں پہنچایا یعنی فوج ظفر موج منصورہ نے خوب داد شجاعت دی کفار نابکار کو خوب خوب مارا اور بھگا دیا۔ بندگان اقدس بعد قبول نذر و سماعت حالات مشرف بخش معلی ہوئے۔

عرضی گورنر جنرل بہادر مشعر عرض حاضر باشی جنگ واسطے انتظام فوج اور اشتغال منصوبہ و تدابیر پسپائی کفار غدار کے مشرف ملاحظہ ہوئی۔

۱۲؍ ذی حجہ مطابق ۳؍ اگست

بعد فراغ معمولات مستمرہ رونق افروز

بارگاہ سلیمانی حضار ذوی الاقتدار دربار
حاشیہ بوس لبساط خسروی ہوئے۔ آداب
وکورنش بجالائے دو شقہ کرامت مرقعہ مرتبہ
دارالانشاء نظر اقدس سے گزرے ایک
اسمی نواب اسد الدولہ بہادر بہ حکم حضوری
معہ فوج بہ مقام علی پور واسطے مقابلہ اعدائے
غدار اور ارسال مبالغ حسب الحکم و ارشاد
سابق کے اور ایک بنام افسران پلاٹن
واسطے انتظام شہر و بیرون جات کے سجل
بہ مہر خاص ہو کے جاری ہوئے۔

۱۳ر (ذی الحجہ مطابق ۴ اگست)

جنرل سدھاری سنگھ بہادر نے
معہ افسران دیگر حاضر حضور ہو کر تدابیر نگوں
ساری اعدائے نگوں سار کوہسار عرض
کیں۔ اور ارشادات والا سے فیض اندوزی
حاصل کی اخیر نہار فراغ معمولات فرضیہ
و مسنونہ وغیرہ مراتب مستمرہ بہ سبب اس کے
کہ بعض حرکات مفسد آیات بعض سپاہیان
مفسدان سے طبیعت والا افروختہ و افسردہ
تھی۔ جلوہ افروز سیر و گلگشت نہ ہوئے اور
حاضرین ..... دربار کو رخصت
فرما دی۔

۱۴ر (ذی الحجہ مطابق ۵ اگست)

دو قطعہ شقہ کرامت مرقعہ مشرف
بہ ملاحظہ ہوئے۔ ایک بنام ولی داد خاں
جواب میں ان کی عرضی کے بہ ارشاد
روانگی فوج بعد فتح یابی کوہسار دہلی کے
اور ایک بنام راجہ الور متضمن ارشاد
ارسال عرض داشت اس کی معہ پیشکش کے۔
سو سجل بہ مہر خاص ہو کر جاری ہوئے بعد اس
کے دربار برخاست۔

۱۵ر (ذی الحجہ، مطابق ۶ اگست)

تمام پلاٹن و سواروں نے اجازت
میدان جنگ چاہی اور کوہسار اطراف دہلی
میں جا کر داد و جرأت و مردانگی دی اور
حق وفاداری ادا کیا۔ سوار اور پیادگان خبر
آور جنگ آوازۂ شجاعت و مردانگی فوج
ظفر موج دم بہ دم لاتے تھے۔ بعد ساعت
اس کے داخل محل معلی۔ اخیر روز بعد معمولات
ادائے فرائض و سنن مستمرہ بہ حضوری اراکین
والا تمکین رونق افروز ہوئے راجہ دیبی سنگھ
سالگ رام نے بہ ہمراہی تمرہ یا صرہ خلافت
فرزند عالی شان مرزا خضر سلطان بہادر

نذریں ملازمت کی گذرانیں اور عرض
حالات قدامت و خانہ زادگی کرتے رہے
ایک سوار خبر لایا کہ فوج ظفر موج نے
نہایت داد و مردانگی دی اور کمال شجاعت
و مردانگی سے کوہچہ پر جا دھمکی اور مخالفان
دین و سران کفار مدآئیں کو پس پا کیا
کہ مخالفین پتھروں میں چھپ گئے۔ اگر
تھوڑی فوج اور بھی کمک کو روانہ ہو تو
عنقریب فتح نمایاں ہو۔ چنانچہ اسی وقت
اور فوج روانہ ہوئی اور میگزین بھی روانہ
کیا گیا۔

۱۶ر ذی حجہ مطابق ۷ر اگست)

نبیرہ دوندے خاں مشرف بہ
ملازمت ہوا کچھ اشرفیاں نذر گذرانیں
نذر قبول ہوئی بعد اس کے خان مذکور
نے عرض کی کہ غلام کے ساتھ قریب
پانچ سو سواروں و پیادوں کے حاضر ہیں۔
عرض ہوئی کہ فوج جنگی بدستور
مورچوں پر قائم ہیں۔ اور لڑائی میں بہت
جاں فشانی کرتی ہیں۔ بعد اس کے دربار
برخاست۔
عرض ہوئی کہ محلہ چوڑی والوں میں
کہ مکان وسیع تھا۔ اور آتش بازوں
اور مزدوران مرد و زن کے ہاتھوں باروت
تیار ہوئی تھی۔ اور وہ سب مشغول ساختن
تھے کہ یکایک آگ لگ گئی اور سب خورد و
کلاں جل گئے اور مثل کباب سوختہ کوئلہ
ہو کے بھسم ہو گئے اور اس کے صدمے سے مکان
بھی گر پڑا اور ایسی آگ روشن ہوئی اور
ایسے لوگ وہاں کے جل گئے کہ شکل انہیں پہچانی
جاتی تھی۔ پس ماندہ ان کے گریاں و نالاں
دوڑے۔ جو نیم جان پہچانا جاتا ہے وہ تو
معلوم ہوا ورنہ شناخت تک بھی نہیں،
المختصر کہ لوگ اپنے اپنے مردوں کو بہ قدر
شناخت کے لے جاتے ہیں باقی پڑے ہیں۔
لیکن صدمہ پر صدمہ بالاتر یہ ہے کہ یہ
ماجرا جو مفسدوں کے کان تک پہنچا، تو
فساد اندیشیہ و ظلم دوست نے سپاہ کو
بہکایا۔ المختصر کہ فوز عظیم جان کر اتہام
آتش زنی کا حکمت پناہ [حکیم احسن اللہ خاں]
پر باندھا گیا۔ اور واقعہ طلب ہر طرف
سے اٹھے اور لوگوں کو اغوا کیا اور مکان
حکمت مآب کو لٹوا دیا۔ یہاں تک کہ
ہر کہ ومہ کو جو کچھ ہاتھ آیا تمام لوٹ کر لے
گئے بلکہ ہمسایوں تک تباہی میں آ گئے

حضور بندگان اقدس سلطانی اس بات سے بہت برآشفتہ ہوئے۔ فرمایا غارتگروں نے سخت دستِ تعدی دراز کیا ہے اور حکمت پناہ کو شہریار عالم پناہ اپنے ساتھ لے گئے اور اپنے پاس رکھا اور اسباب مغروقۂ انجام کو مسترد کروا دیا اور بہ حکم سلطانی منادی نے ندا دی کہ اسباب یا کوئی چیز اس میں کسی کے گھر سے اب نکلے گی اور وہ نہیں لاتا تو اس کا پیٹ چاک کیا جاوے گا۔ بعد اس کے حضور اقدس عبادت متوجہ میں مشغول ہوئے اور خدائے منتقم کو یاد کیا اور اسی وقت یہ قطعہ تصنیف خاص فی البدیہہ زبان مبارک پر لائے۔

قطعہ

دشمن از ہر طرف، ہجوم آورد
یا علی ولی برائے خدا
فوج غیبی پئے مدد بفرست
از تو خواہد ہمیں ظفر بہ دعا
(اخبار الظفر - ۱۶ اگست)

۱۷ ر (ذی حجہ مطابق ۱۰ ر اگست)

چوں کہ مزاج مقدس مکدر و منغض تھا، برآمد نہیں ہوئے، سب اہل دربار مرخص۔

بہ سبب برہمی مزاج کے، بہ سبب سانحہ احترام الدولہ بہادر کے طبیعت فیض طوبیٰ بہت برہم رہی۔ بہ سبب بے رغبتی کے طعام بھی ہضم نہیں ہوا۔ شاہزادگان والا تبار کو ارشاد ہوا کہ احترام الدولہ کو تنہا نہ چھوڑیں، اور مرزا محمد ظہیر الدین بخت بہادر ہوا کہ مال و اسباب مغویہ احترام الدولہ بہادر معرفت اہل پولیس کے ہر جگہ سے بہم پہنچا کے حضور میں حاضر کیا جاوے۔

بعد عصر بھی نظر بر انحراف طبیعت کے سیر و تفریح ظہور میں نہیں آئی، اور رات کو بھی نیند کم آئی۔ حکمت پناہ [حکیم احسن اللہ خاں] نے دوا ہائے مناسب عرض کر بھیجیں وہ استعمال میں آئیں۔

۱۸ ر (ذی حجہ مطابق ۹ ر اگست)

مرزا ظہیر الدین بخت بہادر و مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا سہراب ہندی بہادر کو یاد فرمایا اور ارشاد ہوا کہ بہ پاس معروضہ ان برخورداران کے اور بہ نظر رعایت نسبت اہل فوج کے جدائی حکمت پناہ

کی اس وقت گوارا فرمائی اور اس وقت تک ہر نمط سے رنج و ملالِ طبیعت اٹھایا گیا۔ اب طبیعت گوارا نہیں کرتی، اور بہت کچھ کلمات درباب خدمت گزاری و معالجات شائستہ یاد آتے ہیں، اور بہت رنج و ملال ہے۔ اب جب تک کہ حکمت پناہ حاضرِ حضور نہ ہوں، دوا و خاصہ نوشِ جاں نہ ہوگا، اور حضور اقدس قطب صاحب کو تشریف لے جائیں گے۔ چناں چہ ان ارشادات سے سب سراسیمہ ہوئے۔ مرزا ظہیر الدین بہادر کو بہ تاکید فرمان ہوا کہ جواب افسروں کا عرض کر کے حکمت پناہ کو جلد حاضر کریں۔

۱۹ر [ذی حجہ مطابق ۱۰ر اگست]

نو گھنٹہ بجے رات کو مرزا ظہیر الدین بخت بہادر مع میجر گوری شنکر کے حکمت مآب کے پاس تشریف لے گئے اور پہرے اٹھوا دئے اور مع مرزا خضر سلطان بہادر وغیرہ شاہزادگان والا تبار حکمت پناہ کو ہم راہ لے کر حضور میں حاضر کیا، حضور اقدس نے بہت تشفی فرمائی اور دیر تک بہ سبب ظہور قضیہ نامرضیہ کے تاسف فرمایا، بعد اس کے حکمت پناہ کو رخصت کیا۔

۲۰ر [ذی حجہ مطابق ۱۱ر اگست]

کوتوالِ شہر اور افسرانِ پلاٹن کو پروانہ جات واسطے تلاش اسباب مرقومہ بالا کے جاری ہوئے۔ اور مرزا خضر سلطان بہادر کو حکم ہوا کہ بہ ہم راہی سپاہیان و سواران جنگی حفاظت سے حکمت پناہ کو گھر پہنچا دیں۔ چنانچہ حسب الحکم عمل میں آیا۔

۲۱ر [ذی حجہ مطابق ۱۲ر اگست]

مرزا ظہیر الدین بہادر کو فرمان قضا جریان صادر ہوا کہ نواب سید حامد علی خان، اور احمد مرزا خاں، اور راجہ دیپ سنگھ، اور سالگ رام قلعہ مبارک میں نہ آویں، مسدود کئے جائیں۔ چناں چہ حسب الحکم عمل میں آیا۔ بعد نماز پیشیں بندگان اقدس رونق بخشِ تسبیح خانہ ہوئے، حکمت پناہ کو نبض شناسی کے لئے بلا کر بعد شرف بخشی نبض شناسی رخصت فرمایا۔

۲۲ر [ذی حجہ مطابق ۱۳ر اگست]

بعد مقبولی آداب و مجرائے حضّار

محمد تقی خاں خلف مقرب الدولہ مہدی علی خاں مشعر ارادت و عقیدت وغیرہ مراتب۔ اور عرائض لوگوں کے مشرف بہ ملاحظہ ہوئیں۔

ایک سو ایک اشرفی معہ زنجیر فیل و ہودج نقرہ و اسپ باساز نقرہ و قرآن شریف ساتھ عرضی رئیس بریلی کے معہ معتمدان رئیس ممدوح پیش ہوئی۔ محمد جمال خاں وکیل رئیس رامپور بھی بانذر یک صد و یک اشرفی معہ عرضی حاضر ہوا۔ اس کی بھی نذر قبول مراد حاصل ہوئی۔ بعد برخاست دربار حسبِ معمولات مستمرہ کار فرمایا اور اخیر روز دیوانِ خاص میں جلوہ آرائے دربار و قریب شام داخلِ محل اقدس و حاضرین رخصت۔

روز دوشنبہ ۱۰ ر محرم

(مطابق ۳۱ ر اگست)

امتیاز الدولہ حافظ قطب الدین خاں داروغہ آثار شریف و نجیب الدولہ فوجدار خاں کو حسبِ معمول روز عاشورہ حکم محکم واسطے لانے تبرکات آثار شریف کے صادر ہوا اور منتظر ورودِ تبرکات تسبیح خانے میں تشریف فرما رہے۔ اور تمامی فرزندانِ نامدار و ارکینِ ذی اقتدار حضار دربار کمر بر کمر ایستادہ و حاضر انجام کار بعد ورودِ تبرکات پس از ختم و درودِ فاتحہ و سعادت اندوزی زیارت تبرکات محبوبان حضرت رب الودود کے مرزا جہان شاہ بہادر متولی مسجد اور حافظ قطب الدین داروغہ آثار شریف کو معہ خلف الصدق ادن کے خلعت و طعام شیرینی حسبِ معمول مرحمت ہوئی۔ اور جوڑا ہائے مردانہ و زنانہ حسبِ معمول قدیمانہ اطفال سادات کرام علی اجدادہم التحیۃ و السلام تقسیم ہوئے اور حکم بندوبست زنانہ صادر ہوا بعد اس کے تبرکات روانہ آثار شریف۔

اخیر روز بعد فرائض و سنن معمولی شقہ جات بنام مولوی لیاقت علی رئیس احمد آباد وغیرہ جاری ہوئے۔

روز سہ شنبہ ۱۱ر محرم

(مطابق یکم ستمبر)

دربار دربار آراستہ ہوا۔ افسران پلاٹن نے دربارہ تنخواہ عرض و معروض کی۔ ارشاد ہوا کہ جس قدر ہوسکتا ہے

دربار داخلِ محلِ معلّیٰ۔

۲۳ر [ذی حجہ مطابق ۲۴ر اگست]

خبر شجاعت و مردانگی افواجِ ظفر امواج متعینہ جنگِ کفار عرض ہوی۔ بعد سماعت شرف بخش ایوانِ شہریاری ہوئے۔ شام گاہ دیوان خاص میں دربار۔

[اخبار الظفر ۲۳ر اگست]

[درمیان کے دو شمارے نہیں ہیں جن میں ۱۵ر اگست سے ۲۸ر اگست تک کا روزنامچہ ہوگا۔ اس سلسلہ کا آخری روزنامچہ ۱۳ر ستمبر کے اخبار الظفر میں ملتا ہے، جو تمام و کمال نقل کیا جارہا ہے]

روز شنبہ ۸ر محرم

(مطابق ۲۹ر اگست)

دربار در دربار آراستہ ہوا فرزندان نامدار و اراکین و افسران پلاٹن نامدار باریاب مجرا و حسب مراتب جاگیر و حاضر [ہوئے]۔ افسروں نے عرض حال لیس پائی مخالفینِ دین کا کیا حضور اقدس بہت خوش ہوتے تحسین و آفرین فرمائی۔

عرائض بھوپال وغیرہ جابجا کی مشرف بہ ملاحظہ ہوئیں بہ صدورِ احکام مناسب شقہ کرامت مرقعہ ہر ایک کو جاری ہوتے۔

اس تاریخ مرزا خدا بخش بہادر شاہزادہ واسطے لانے زرِ پیشکش کے جو والی جھجر سے مطلوب ہو رہا ہے مامور ہوتے شقہ جات جاری ہوتے۔ اور مرزا قادر بخت بہادر و رسالہ دار ہمراہی کے واسطے مراجعت کے شقہ جاری ہوا۔ بعد فراغ کار بھار جہاں مدار شرف بخش محل معلّےٰ۔

بعد فراغ نماز ہائے ظہر و عصر و سنن و قتی جداگانہ بہ عرض حضوری اہلِ دربار مسند آرائے جہاں بانی [ہوئے]۔ بعد سماعت و ارشاد احکام انتظام جنگ وغیرہ مہام قریب شام بہ جلوہ انگیزی مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا عبد اللہ و مرزا قحویاش۔ بہادر و دیگر فرزندان نامدار والا تبار شرف بخشی محل معلّیٰ۔

روز یک شنبہ ۹ر محرم

(مطابق ۳۰ر اگست)

جلوہ آرائے دربار در دربار۔ عرضی

عطا ہوگا پرورش ان کی بہ دل منظور ہے۔ بعد اجرائے شقہ جات وغیرہ احکام برخاست دربار۔ اخیر روز بدستور دربار ہوا۔ بعد اس کے داخل محل معلیٰ۔

روز چہار شنبہ ۱۲ محرم

(مطابق ۲ ستمبر)

جلوہ آرائے دربار اور واسطے مدد خرچ فوج ظفر موج جنگی کے تقسیم کا حکم ہوا چناں چہ حسب الحکم کچھ تقسیم عمل میں آئی۔ اخیر روز بھی بعد دربار و اجرائے شقہ جات سواری رخصت اور داخل محل اقدس۔

روز پنجشنبہ ۱۳ محرم

(مطابق ۳ ستمبر)

مسند آرائے جہاں بانی۔ جمیع حضار فیض اندوز مجرا و تسلیم و معروضات زبانی ہوئے شقہ جات جاری ہوئے۔ اور تاکید انسداد رسد از طرف علی پور بہ مخالفان عمل میں آئی۔ اخیر روز سواری واسطے سیر گلگشت کے بعد اس کے داخلِ محلِ اقدس۔

روز جمعہ ۱۴ محرم

[مطابق ۴ ستمبر]

مسند آرائے جہاں بانی وغیرہ مراتب حکمرانی۔ پھر رونق بخش محل اقدس۔ اخیر روز بعد فراغ مراتب معمولی و مستمرہ شقہ جات بہ دستخط مزین ہوئے اور تقسیم تنخواہ سکھان متعینہ مرزا قویاش بہادر کے مرشد زادۂ آفاق مرزا ظہیر الدین بہادر کو شقہ جاری ہوا اور سواری رخصت بعد اس کے شرف بخشی محل اقدس۔

پہلا حصّہ

اٹھارہ سو ستّاون کے اخبار

سراج الاخبار

من ابتدائے یوم شنبہ چہاردہم رمضان المبارک ۱۲۷۳ ہجری مطابق نہم مئی ۱۸۵۷ء لغایت جمعہ ۲۰

یوم دوشنبہ شانزدہم رمضان

سحر چوں خسروِ خاور علم بر کوہساراں زد فرمانروائے اقلیم ہند[۱] بعد نماز دستِ دعا پیشِ داورِ داوار برداشتہ شرفِ حق شناسی به احترام الدولہ بہادر[۲] بخشیدند و حضارِ دربارِ ذی اقتدار حاضرِ بارگاہ شدند۔ بگذشت ہشتم ساعت نجومے روز بعرض رسید کہ سوار و پیادہ ملازم انگریزی کہ از ضلع میرٹھ عدول حکم از حکامِ وقت اس جا نمودہ و افسران خود بقتل رسانیدہ[۳] جوق جوق و خیل خیل بفضائے زیر جھرو کہ حاضر شدہ ندمی شوندو بالفتاح در یچہ جھرو کہ آواز می دہند۔ ہماں دم شرف الدولہ بہادر[۴] را یاد فرمودہ گہر ریز ارشاد گشتند کہ قلعدار بہادر را[۵] بریں ماجرا مطلع نمایند۔ چنانچہ وکیل سلطانی بحکم والا کاربند شدہ قلعدار بہادر را بحضور حاضر آورد۔ آں بہادر از بالائے دیوان خاص بجمیع انبوہ سوار و پیادہ کہ مجتمع زیر جھرو کہ بودند آواز داد کہ بحضور تکلیف نہ دہید و از ایں جا بجائے دیگر بروید۔ چنانچہ از ایں ندا بطرف راجگھاٹ[۶] روانہ گردیدند۔ و حکم والا بنا بر مسدودی دروازہائے قلعہ شرف نفاذ یافت۔ دریں اثنا قلعدار بہادر اجازت خواہ گردید کہ خود را بزیر جھرو کہ رسانیدہ باں جمع شیر مانع و مزاحم آید۔ حضور پُر نور حکمت پناہ ازیں ارادۂ محال باز داشتہ آں بہادر را بمکانش رخصت ساخت مبادا کہ از دست آں گروہ کشتہ شود۔ چنانچہ قلعدار بہادر بعد اصرارِ حکمت پناہ بمکان خود رفت و نیز برائے عطائے دو پالکی برائے میم ہا دو ضرب توپ بعد آواز معروض نمود۔ فرمودند کہ ہمیں وقت ہمراہِ آں بہادر نمایند۔ وقتے کہ

آں دو پالکی ہا د توپہا نزدِ بہادر معز الیہ در
رسید باز بعرض رسید کہ امین الدولہ بہادر بکوٹھی
قلعدار بہادر آمدہ بسواری بگھی و ہمراہی سواران
بہ درِ کلکتہ رفتہ باز مراجعت بقلعہ مبارک نمود
و در اثنائے راہ از یک دو ترک سوار مقابلہ
و مجادلہ گردید۔ بوقت ادخال ارک مبارک
از بگھی فرود آمدہ بہ ہمراہی یک کس دیگر انگریز
در چھتہ لاہوری دروازہ بہ دست سیف گرفتہ
بچل قدمی پرداخت و حکم بہ مسدودیٔ ہماں در
جاری ساخت۔ درایں تردد و مرور یک دو ترک
سوار و تلنگہ بسازشِ سپاہیان متعینہ درِ مذکور
در آمدند و کار آں بہادر با نجام رسانیدند بعدہٗ
تلنگان متعینہ ہر دو دروازۂ ارک را وا کردند
بلکہ دروازہائے شہر پناہ ہم بکشودند و آں
گروہ چوں مور و ملخ از ہر درے تاختند و
قلعدار و دیگر میم ہا بخوں آغشتند و مکانش
بغارت بردند بلکہ جمیع اہلیان انگریزی را چہ
اہل سیف و قلم یکسر ۔ ۔ ۔ رہِ عدم فرستادند
و امکنۂ آنہا سوختند۔ شہریار از استماع ایں
چنیں خبر وحشت اثر کمال متاسف و مشوش
شدہ۔ فرمودند کہ از ہدم بنیان بانی و ودایع و
بدایع حضرت صمدیت جلت نعماہ اندر۔ باطنِ
فیض مواطن ما بدولت کمال احتیاط و حزم

و تامل دارد و زینہاریان را جہت اسلام نمی
کشتند۔ دریں طغیانِ بے تمیزی صدہا جائے
قلع و قمع واقع شد۔ قریب دو پہر گرد ہا گردہ
بحضور حاضر شدند و التماس نمودند کہ فرزندانِ
والا تبار را بر سرمایان افسر فرمایند تا انتظام
شہر بوسیلۂ آں شہریارزادہا پردازیم۔ ہرچند
شہنشاہِ دیں پناہ آشنائے بحرِ حیرت گشتہ غواصی
تفکر نمودند۔ مگر درشاہوار بجز چنیں رائے بکف
نیاوردند کہ بنا بر نظم و نسق شہر برخورداران
کامگار را بر سرِ پلٹن بگمارند۔ بدونِ آں چارہ
ندیدند کہ تنظیم کوچہ و برزن حسبِ مراد بظہور
گیرد ورنہ ایں گروہ بے دانش بسا دشواری و
خرابی بر سرِ رعایا و برایا خواہند آورد و حتی الوسع
از ایں امر پہلو تہی کردن و اعراض نمودن خرمن
ہستی بیچارگانِ رعیتِ درون و بیرونِ شہر سوختن
است۔ ناچار فرزندان ذی شان مثل مرزا ظہیر الدین
بخت بہادر و مرزا عبد اللہ بہادر وغیرہ برگزیدند
و افسر فرق آں گروہ ساختند۔ تا صورت امن و
آسائش شہرے بمنصۂ ظہور آید۔

بادداتے نماز پیشین بر دیگر اشغال بجز رعیت
پروری مخظورِ خاطرِ دریا مقاطر نیاوردند۔ آخریں نہار
بچند مرتبہ احترام الدولہ بہادر را اندرونِ محل
یاد نمودند۔ فقط

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی قیمت دے تو ششماہی اور سالانہ روپیہ سالانہ

نمبر ۲۰ بتاریخ ۱۷ ماہ مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۲۱ ماہ رمضان المبارک ۱۲۷۳ ہجری روز یکشنبہ جلد ۱۹

قل فاعتبروا یا اولی الابصار

صدق اللہ العلی العزیز القہار الولی الکریم الرحیم الجبار حیث قال فی کتابہ المبین و کلامہٖ المستبین لایحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء و ہدی بارشادہ قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر۔ لحمدی ہو القادر المقتدر العظیم الجلیل القہار الجبار سبحانہ لہ الملک ولہ الحمد فوق حمد الحامدین الحق ہو الذی دل علی ذاتہٖ بذاتہ وتنزہ عن جمیع مخلوقاتہ وجل عن ملائمۃ کیفیاتہ لاتراہ العیون ولایحیطہ الظنون والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمدؐ خاتم النبیین وافضل المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین المتقین الہادیین الراشدین اجمعین فوق صلوۃ المصلین الی یوم الدین آمین یارب العلمین۔

ہرچند مضمون صداقت مشحون تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل اور مشاہدہ روزمرہ آسمان بےستون ونور وظلمت، روز وشب وابر و باد وطلوع وغروب مہر و ماہ وروئیدگی دانہ وگیاہ وبالیدگی اشجار واثمار وصحت ومرض انسان وحیوان وموت وحیات ہر ذی روح وجان وغیرہا امورات بے پایان واسطے ثبوت قدرت واقتدار وجود ذی جود واجب الوجود کے شہدۂ عدلہ واسطے صاحبانِ ادراک وبصیرت وایقان وعرفان کے کافی ووافی ہیں۔ واللہ در القائل وفی کل شیءٍ لہ آیۃ تدل علی انہ واحد ملیک قدیر لایرد قضاءٗ حکیم علیم فاقد الامر قاہر اور قصص خصوصی ہلاکت نمرود وفرعون وثمود وابرہہ وغیرہا وسوانح قریبۂ نادرہ وغیرہ ملوک الوالعزم جبرۂ وقہرۂ بمصداق مضمونِ عبرت مشحون۔

بیک گردشِ چرخِ نیلوفری
نہ نادر بجا ماند و نہ نادری

ہر وقت اور ہر آن و لحہ واسطے عبرت اور خوف روز موعود کے ہر شخص کے لئے بس اور مکتفی ہے۔ لیکن یہ سانحہ عظیمہ کہ بعد سال ہا سال کے واسطے یاد دہی اور عبرت ہم غافلوں کے کہ تقدیر و قدرت حضرت قادر علی الاطلاق سے کور د کر بے بصیر و بے بصیرت ہو گئے تھے۔ چابک تنبیہ و تادیب جاننا چاہیئے نمایاں ہوا یعنی وہ حکام ظاہر الاستحکام جیسے استقلال حکومت و انتظام کے زوال کا نہ اُن کو خیال تھا اور نہ کسی غفال کو وہم و گمان کبھی آسکتا تھا ایک طرفۃ العین میں وہ نمایاں ہو گیا کہ در و دیوار سے تصدیق مضامین سبحانہ ما اعظم شانہ و ہو اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک و لہ الحکم یمحو اللہ مایشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب الحمد للہ فاطر السموات و الارض سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم و للہ المشرق و المغرب فسبحان اللہ رب العرش عما یصفون و ہو القاہر فوق عبادہ الا لہ الخلق و الامر و لہ ملک السموات و الارض سبحانہ و تعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا فتعالیٰ اللہ الملک الحق لا الہ الا ہو رب العرش العظیم عالم الغیب و الشہادۃ الکبیر المتعال اذا قضیٰ امرا فانما یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء و الیہ ترجعون ظاہر و آشکار ہے

و نعم ما قیل کیفیت المرء لیس للمرء یدرکہا فکیف کیفیۃ الجبار فی القدم ہو الذی انشاء الاشیاء مبتدعا فکیف یدرکہ مستحدث النسم یعنی مجملے از مفصل و مختصرے از مطول سانحہ عبرت افزا اور واقعہ حیرت نمائے مرقومہ کہ ابھی تک بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ آیا یہ واقعہ واقعی واقع ہوا یا یہ جو کچھ برائے العین دیکھ رہے ہیں عالم رویا ہے اور خواب ہے۔ المختصر روزِ دوشنبہ ۱۶ تاریخ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن و فیہ لیلۃ القدر سنہ رواں مطابق ۱۱ مئی ۵۷ء سنہ مسیحائی کو کہ باعث موسم گرما اول وقت کچہری ہو رہی تھی صاحب مجسٹریٹ محکمہ عدالت میں سرگرمِ حکمرانی تھے اور سب حکام اپنے اپنے محکموں میں سرگرم اجرائے احکام تھے اور حکمِ قید اور حبس سزائے جسمانی و طلبی مجرمین وغیرہ جاری ہو رہی تھی کہ سات بجے کے بعد میر بحری یعنی داروغہ پل نے آن کر خبر دی کہ صبح کو چند ترک سوار چھاؤنی میرٹھ کے پل سے اُتر کر آئے، اور ہم لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے لگے اور محصول مجتمعہ کا لوٹنا چاہا۔ میں نے بلطائف الحیل اُن کو باتوں میں لگایا اور کشتی لب پل کی قفلی کھول دی کہ آگے نہ آسکے۔ وہ لوگ جو آئے تھے اُنھوں نے محصول گھر سڑک کا اور بنگلہ صاحب کا کہ واقع سڑک

سلیم پور سے پھونک دیا ہے صاحب[1] سُن کر متامل ہوئے اور اُٹھ کر جینٹ مجسٹریٹ[2] کے پاس کہ دوسرے کمرے میں اجلاس کرتا تھا چلے گئے اور کچھ غٹ پٹ کر کے خزانہ کے کمرے میں گئے اور صاحب خزانہ سے مصلحت کر کے گارد متعینۂ خزانہ کو حکم کمر بندی دیا۔ اُنھوں نے فی الفور حسب الحکم گولیاں بندوقوں میں بھر لیں اور تیار ہو گئے۔ اور ایک ایک پہرہ جنگی دروازۂ کچہری پر بھی کھڑا ہو گیا اور تمام کچہری اور اہل عملہ میں کھلبلی پڑ گئی۔ صاحب مجسٹریٹ معلوم ہوا کہ کمشنر کے پاس گئے اس اثنا میں سُنا گیا کہ وہ ترک سوار اب زیرِ قلعہ مبارک پیش جھروکہ جمع ہیں اور حضور والا حضرت ظلِ سبحانی سے مستدعی خواستگار ہیں کہ ارک معلی میں بار پاویں۔

اس عرصہ میں صاحب مجسٹریٹ بھی آ گئے اور اپنی میم اور بچوں کو کوٹھی سے کہ زیر دیوار کچہری ہے طلب کر لیا اور بعد تھوڑی سی دیر کے نیم گارد کشمیری دروازہ میں کہ وہاں بھی کمر بندی تھی بھجوا دیا۔ اسی اثنا میں لباس صاحب سیشن جج بھی آ گئے اور کچھ دیر تک گرد کچہری کے گردش کر کے کوٹھی میں چلے گئے اور کچہری کو برخاست کا حکم دیا۔ اور ادھر قلعہ دار خدمت حضرت ظلِ سبحانی میں حسب الطلب حاضر ہوا۔ تمام حال وہاں کا بھی سُن کر اور ہجوم سواران و سپاہیان دیکھ کر چاہا کہ ان لوگوں کو زیرِ قلعہ جا کر فہمائش کرے۔ مگر حضور اقدس از راہِ رحم و کرم کہ منجملہ صفات عطیہ الٰہی سے ہے نیچے جانے کو مانع آئے۔ انجام کار قلعہ دار رخصت ہوا اور تھوڑی دیر میں سُنا کہ قلعہ دار و بڑے صاحب[3] و ڈاکٹر صاحب و میم لوگ وغیرہ دروازہ میں مارے گئے اور سوار قلعہ میں چلے آئے حضورِ اقدس بھی دستارِ مبارک زیب سر اور شمشیر ولایتی زیب کمر فرما کر تشریف فرمائے دربار ہوئے۔ شہر میں اوّل چند سوار آئے اور دریا گنج کے انگریزوں کو مارتے ہوئے اور دو بنگلہ جلاتے ہوئے پیش اسپتال زیر قلعہ آئے اور چمن لعل ڈاکٹر کو بھی دار الشفائے اصلی میں پہنچا دیا۔

کہتے ہیں کہ بڑے صاحب و قلعہ دار و ڈاکٹر وغیرہ چند انگریز کلکتہ دروازہ پر کھڑے ہوئے دوربین لگائے سڑک میرٹھ کا حال دریافت کر رہے تھے کہ دو سوار آئے۔ اس میں سے ایک نے تمنچہ اپنا چھاتا اور ایک انگریز کو مار گرایا اور باقی جو بچ کر آئے حسب تحریر مذکور الصدر دروازۂ قلعہ میں آ کر مارے گئے۔ اور پھر اور سوار بھی آ پہنچے اور شہر میں غل ہو گیا کہ فلاں انگریز وہاں مارا گیا اور فلانا انگریز وہاں پڑا ہے۔ راقم آثم بھی یہ چرچا دیکھ کر اور آواز بندوقوں کی سُن کر بپاس دین و حمیت اسلام اپنے کلبۂ احزان سے باہر نکلا تو بازار میں عجب عالم دیکھا کہ جانب بازار کشمیری دروازہ سے لوگ بتحاشا بھاگے چلے آتے ہیں مگر چونکہ حقیر کو تفریح طبع اور

پاس خاطر اپنے ناظرین کا جانِ عزیز سے عزیز تر
تھا لہٰذا بے تکلف واسطے دریافت حال کے سیدھا
اُسی طرف روانہ ہوا کہ زیرِ کوٹھی سکندر صاحب پہنچ
کر ایک آواز بندوقوں کی باڑ کی سامنے سے سُنائی
دی اور آگے چلا تو دیکھا کہ صاحب بہادر جیو پیدل
شمشیر برہنہ در کف سراسیمہ و بدحواس بے تحاشا بھلگے
چلے آتے ہیں اور پیچھے پیچھے اون کے چند تلنگے
بندوقیں سر کرتے چلے آتے ہیں اور عوامِ شہر بھی کسی
کے ہاتھ میں لکڑی اور کسی کے ہاتھ میں پلنگ کی پٹی
کسی کے ہاتھ میں بانس کا ٹوٹہ اوس کے درپے چلے آتے
ہیں بلکہ بعضے بعضے آدمی شہر کے جی چلا کر دور سے
مار بھی بیٹھتے ہیں۔ وہ سب انگریز کو لئے ہوئے
جانب زینت باڑے سے نہر کی طرف لے چلے اور
حقیر بجانب میدان نصیر گنج چلا وہاں پہنچا تو دیکھا
کہ فخر المساجد کے آگے بیس پچیس تلنگہ متفرق کھڑے
ہیں اور لوگ اُون کو طرف مسجد کے اشارہ کرتے
ہیں۔ غرض دیکھا کہ چند تلنگہ مسجد میں گئے اور بہم
بندوقیں مار کر سب کو وہاں بندوق کی راہ سے
سیدھا ملکِ عدم کو پہنچا دیا۔ آگے بڑھ کر پیشِ
گرجا گھر اور زیر کوٹھی کالنس صاحب دیکھا کہ دو
سو تین سو ترک سوار اور تلنگہ کھڑے ہوئے ہیں
اور اون میں سے متفرق ہو کر اِدھر اُدھر پھیلتے
جاتے ہیں۔ اور ایک ایک سے سوال ہے کہ بتلاؤ
انگریز کہاں ہیں اور جو کوئی پتا نشان بتلاتا تھا
اُنھیں میں سے دو چار سپاہی فوراً اُس کے
ساتھ ہو لیتے تھے۔ اور ایک آناً فاناً میں دیکھا
گیا کہ جس کوچہ میں دیکھو دو تین انگریز یا کرانی
مرے ہوتے پڑے ہیں ایک ایک کوٹھی میں گھس
گھس کر انگریزوں کو معہ زن و فرزند تہ تیغ
کیا اور جو بچ کر کسی کے گھر کوچہ یا بازار کی موریوں
میں جا چھپا وہ اُس وقت بچ رہا۔ تمام کوٹھیوں
کا مال اسباب لُٹ گیا۔ گرجا گھر اور کچہری کی تمام
کرسیاں اور میزیں اور بلکہ فرشِ زمین وغیرہ
سنگِ مرمر تک بھی لوگ اوٹھا لائے۔ بعد تھوڑی
دیر کے حقیر بطرف میگزین گیا تو مسجد نواب
حامد علی خاں سے آگے بڑھ کر دیکھا کہ نکسن صاحب
سر دفتر کمشنری کا لاشہ پڑا ہے اور کسی ظریف نے
ایک بسکٹ بھی اوس کے موہنہ کے پاس رکھ دیا
ہے۔ میگزین کی بارک میں عمل مجاہدین ہو گیا تھا اور
سُنا کہ اندر میگزین کے چند انگریز معہ اکثر خلاصیوں
کے دروازہ بند کئے بیٹھے ہیں۔ جانب مدرسہ جو
نظر کی تو دیکھا کہ تمام اسباب میز کرسی و تصاویر
صدہا و ہزار ہا روپیہ کے آلات و ادوات تجربہ
اور ہزار ہا روپیہ کا کتب خانہ انگریزی و فارسی
اور نقشجات سب لوگ لوٹے لئے چلے جاتے ہیں"
انجام کو یہاں تک نوبت پہنچی کہ شطرنجی وغیرہ....

اور چوکٹ دروازہ تک نکال لے گئے۔ غرض یہ تمام حالات بدیدۂ عبرت دیکھتا ہوا حقیر غریب خانہ آیا اور ہر دم چاروں طرف سے آواز بندوق کی چلی آتی تھی کہ بعد تین کے ایک آواز توپ کی آئی اہلِ جلسہ متامل تھے کہ دوسری آواز اور آئی۔ حقیر فی الفور برائے دریافت حال کوٹھے پر گیا کہ دفعتہً ایک زلزلۂ عظیم باآوازِ مہیب اس قدر صدمے سے معلوم ہوا کہ میں نے جانا حضرت اسرافیل نے صورِ قیامت پھونک دیا۔ غرض دیکھا تو معلوم ہوا کہ میگزین اُڑ گیا غبار تیرہ و تاریک تا سطح کرۂ ہوا چھا گیا۔ اور اس میں پتھر اور سنگہائے دیوار مثل طیور و برگہائے درخت کے کہ آندھی میں اڑتے ہوں معلوم ہوتے تھے۔ حقیر بدیں خوف کہ مبادا پتھر اس کے یہاں بھی گر کر صدمہ پہنچے اسمائے متبرکہ وردِ زبان کرتا ہوا نیچے اوتر آیا۔ انجام کو معلوم ہوا کہ پچیس بیس انگریز معہ زن و بچے جو اندر بند تھے اون کو مارنے کو غازیانِ پلٹن سیڑھی وغیرہ کے وسیلہ سے دیوار میگزین پر جانب فصیل شہر سے چڑھے اندر سے محصورین نے بھی اُنھیں گولیاں ماریں اور اس اثنا میں دو فیر گراب کی شست باندھ کر محصورین نے مارے مگر چونکہ افسر لوگ بجز قواعد و ضوابطِ مشاق و آزمودہ کار نہیں ہوتے لہٰذا اون سے کچھ چنداں کام نہ نکلا۔ انجام کو جب کہ دروازہ پر توپیں لگا دیں اور ارادہ دروازہ کے توڑنے کا کیا۔ محصورین نے اس عرصہ میں جو جانب فصیل سرنگ لگا رکھی تھی اوسے اوڑا دیا۔ کچھ سپاہی بھی اون میں ضایع ہوئے اور اسی شور و شغب میں محصورین اندر سے بھاگ نکلے۔ چند آدمی شاید مارے گئے اور باقی نکل گئے۔ اغلب ہے کہ بعد اس کے متفرق مارے گئے ہوں گے۔ سُنا گیا کہ ٹیلر صاحب پرنسپل مدرسہ بھی یہیں بند تھے۔ اوس دن تک کچھ آب و دانہ باقی تھا اور کوئی دن دنیا کی ہوا کھانی تھی کہ دوسرے دن یوم سہ شنبہ قریب دو پہر اسی تھانہ کے علاقہ میں مارے گئے یہ شخص مذہب عیسوی میں نہایت متعصب تھا اور اکثر ناواقف لوگوں کو اغوا کیا کرتا تھا چناں چہ ڈاکٹر چمن لال کا خون اُسی کی گردن پر رہا۔ عجیب شانِ ایزدی ہے کہ یہ شخص نہایت مالدار تھا۔ قریب دو لاکھ کے روپیہ اس کا بنک کلکتہ و دہلی میں جمع تھا اور چند بنگلہ وغیرہ کرایہ کثیر کے چھاؤنی میں تھے اور یہ روپیہ بھی اس قدر سعی و کوشش سے جمع کیا تھا کہ صرف ڈیڑھ آنہ یا چار پیسے روز اپنی ذات کے صرف طعام میں لاتے تھے اور باقی سب داخل بنک۔ دن رات میں جو وقت فرصت ہوتا تھا اوسے حساب کتاب نذرِ بنک میں صرف کرتے تھے۔

کپڑے بھی صرف ضرورتاً قابل جلسہ اہل جلسہ کے
پہنتے تھے۔ لیکن قابل عبرت ہے حال دنیائے دون
کا کہ باوجود اس زر کثیر کے دن بھر لاشہ برہنہ خاک و
خون میں غلطاں پڑا رہا۔ دیکھنے والے کہتے تھے کہ
فقیری لباس اس وقت تھا اور موںہہ پر خاک
ملی ہوئی تھی۔ مسٹر کاف صاحب ولد طامس صاحب
یہ شخص بروقت ۸ بجے کے کچہری میں آیا تھا اور بعد
اوس کے شہر میں بہ مراد انتظام گیا اوس وقت اور
انگریز میگزین میں پناہ لیتے تھے سب نے اس کو
بھی ساتھ بند کر لینا چاہا تھا اور سمجھایا مگر چونکہ موت
سر پر چڑھی ہوئی تھی زبردستی انتظام انتظام کہتا
ہوا نکل گیا، اور نگم بودہ دروازہ تک جا کر انجام
کو لوگوں سے واسطے پناہ کے ہاتھ جوڑنے لگا،
اور ایک ایک گھر میں گھستا تھا آخر کو ایک سوار آہنیٹی
سے گھوڑا مانگ کر سیدھا بھاگا اور ایک ترک سوار کہ
اوس کی جان کا عزرائیل تھا باگ اوٹھا کر پیچھے ہوا۔
کہتے ہیں کہ اوس وقت ننگے سر تھا اور بے تحاشا بھاگے
جاتا تھا۔ اور پیچھے ملک الموت اوس کا اوس سے بھی
سو قدم آگے بڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر
اجمیری دروازہ پر پہنچ کر ایک نجیب کی ٹوپی
اوٹھا کر سر پر رکھ لی اور انسداد دروازہ کا حکم
دے کر باہر بھاگ گیا کہ اس عرصہ میں یہ ترک
سوار بھی جا پہنچا اور جاتے ہی نجیب کو تیغہ دکھایا
کہ اوس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ آخر کار
پہاڑی دھیرج پر جا کر اپنی منزل آخر کو پہنچ گیا۔
اور بعضے کہتے ہیں کہ زندہ نکل گیا۔ برسفرڈ صاحب!!
بنک والا۔ یہ انگریز میگزین میں پہنچ گیا تھا مگر
پھر از بسکہ قضا بہت نزدیک تھی باوجود فہمائش
اور انگریزوں کے برائے انتظام کوٹھی و خزانہ
بذات خود گیا کہ میم اور بچوں کو لے کر آتا ہوں۔
سنا گیا کہ کوٹھی میں جا کر ایک اور انگریز سے
باتیں کر رہا تھا کہ خانساماں نے جا کر اس حال کی
خبر دی۔ پوچھا کہ کتنے ایک سوار آئے ہیں۔ اوس
نے کہا کہ ابھی تو بیس پچیس سُنے گئے ہیں۔ چیں بجبیں
ہو کر کہا کہ ادہم جانتا ہے اپنے واسطے خرابی لائے گا۔
ہمارا کیا کر سکتا ہے اور اپنے بھائی بندوں کا نقصان
کرے گا۔ یہ کہہ کر کہ اچھا خزانہ کا بندوبست کرو۔
سب کنجیاں وغیرہ لے کر معہ میم وغیرہ کہ کچھ لڑکیاں
نوجوان اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے اوپر کوٹھی کے
کمرہ میں چلے گئے اور خانساماں سے کہہ دیا کہ اگر
کوئی پوچھے تو کچھ نہ بتلانا کہ صاحب کہاں گئے ہیں
انجام کار سنا گیا کہ ایک سوار غازی ....
اور باقی اون سب کو مار ڈالا اور کوٹھی بنک
لٹ گئی اور آگ لگائی گئی کہ جل کر خاک سیاہ
ہو گئی۔

حال نیم گارد[12] کشمیری دروازہ

اکثر انگریز معہ میم لوگوں کے وہاں پناہ لئے بیٹھے
تھے اگرچہ شہر میں یہ قتل رہا مگر وہاں توپ بھرے
ہوئے وہ انگریز محفوظ تھے اور خاز بانِ شہر بھی
خبر گیری شہر میں مصروف ہے۔ کسی نے ادھر توجہ
نہیں کی۔ مگر قریب شام پلٹن چھاؤنی جو شہر میں
داخل ہوئی تو اس نے ان سب کو فی النار کیا،
اور داخل قلعہ معلی ہوئے۔

حال چھاؤنی

بوقت آٹھ بجے دن کے اول وقت جب کہ
شہر میں ہل چل ہو رہی تھی ایک تلنگہ[13] چھاؤنی سے چھٹی
لئے کچہری آیا اوس سے، جو حال چھاؤنی راقم آثم نے
دریافت کیا تو اس نے بیان کیا کہ وہاں بھی کمر بندی
ہو رہی ہے۔ پوچھا کیا وہ لوگ، انگریزوں سے رضامند
ہیں یا ناراض ہیں۔ اوس نے گھبرا کر کہا ایسے نہیں
کیا راضی ہیں۔ حقیر نے پوچھا کہ تم اپنی کہو اوسے متبسم
ہو کر کہا کہ جب سب پھر گئے تو ہم اکیلے کیا کریں گے۔
غرض تلنگان پہرہ کچہری کو بھی جو دیکھا تو وہ بھی
خندہ پیشانی پائے گئے بلکہ ایک نے یہ بھی کہا کہ
گویا انھوں نے بھر دادی ہیں دیکھنا ہم بھی کس
کو مارتے ہیں۔ الغرض پھر تحقیق معلوم ہوا کہ بہت
سے انگریز اہلِ پلاٹن چھاؤنی دلہاس صاحب سشن جج
کے یہاں سے رستہ کاٹ کر براہِ نالہ وغیرہ کو بھی پہنچ
گیا تھا سہ پہر کو وہ بھی چھاؤنی میں جا ملا اور وہاں
سے بیرہ اور جمعدار وغیرہ کو رخصت کر دیا تھا۔
اور کوٹر صاحب کلکٹر پانی پت اور بہت میم و بچے
وغیرہ شام تک جمع تھے۔ اور ایک پلٹن بھی اگرچہ
برسرِ پرخاش کمر بند تھی مگر یہ انگریز لوگ بادشہ[14] پر
موجود تھے اور اہلِ پلٹن اون کے خلاف تیار تھے۔
آخر کو قریب شام یہ لوگ بگی و گھوڑے وغیرہ پر
چڑھ کر انبالہ کو روانہ ہوئے اور مذکورہ بالا نیم گارد
کشمیری دروازہ کے انگریزوں کو مار کر داخل قلعہ معلی
ہوئے معلوم ہوا کہ اون انگریزوں میں دو تین انگریز
تھے جن کے ہاں ڈاک کا کارخانہ تھا۔ بروز شنبہ
ایک شخص خاص اس محلہ کا کہ اون کے کوچبانوں
میں نوکر تھا یہاں پونہچا۔ اوس کی زبانی تحقیق معلوم
ہوا کہ وہ سب انگریز روانہ انبالہ ہوئے اور کچھ
پانی پت اور کچھ کرنال میں مارے گئے۔ انجام کو
تین انگریز مرکھپ کر انبالہ تک پونہچے اور ترپ گوہ
میں جا شامل ہوئے۔

انبالہ

وہاں کا حال یہ ہے کہ چار پلٹنیں تلنگوں کی پریڈ
پر کمر بند مسلح موجود اور مقابل اون کے تین پلٹنیں

گورہ کی رکی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک ایک دکشائی اور کسر دلی وغیرہ سے جمع ہو کر ادتر آئی ہے میگزین اور خزانہ قبضہ تلنگان غازی میں ہے اور گورے طلب کرتے ہیں لیکن تلنگہ ایک نہیں سنتے!

میرٹھ

رسالہ ترک سواران غازی کا اور پلٹن ہا یت نام پہلے سے برسر پرخاش تھی اور اون سے بابت کارتوس کے کہ سور کی چربی اور جھلی وغیرہ اوس پر منڈھی ہوئی ہے مثل پلٹن مقامات دیگر حسب مندرجہ اخبارات سابق تکرار در پیش تھی کہ انجام کو بجرم انکار ۸۵ سوار اوس میں سے قید ہوئے کہ یوم یک شنبہ کو حمیت دینی اور حمایت مذہبی نے جوش کیا اور دفعتہً تمام اہل پلٹن و رسالہ جو شخص جس حال میں تھا ہتھیار سنبھال کر اول جیلخانہ سے اپنے برادران اسلامی کو چھڑا لائے اور معہ پلٹن درپے انگریزوں اور گوروں کے ہوئے۔ اور جہاں ملے مار کر تہ تیغ کیا حتیٰ کہ سب انگریز اور گورے معتقد مدمہ میگزین میں محصور ہوئے اور غازیان نامی راہی دہلی ہوئے۔ جو کچھ یہاں گذری اوپر ذکر ہوا۔

سہارنپور و روڑکی

روڑکی سے ایک پلٹن وہاں کی انگریزوں کو مار کر اس طرف آتی تھی کہ میرٹھ میں اون سے گوروں سے سامنا ہوا چونکہ وہ لوگ مکان محفوظ میں تھے اور میگزین پر بھی قابض تھے اور یہ لوگ تھکے ماندے سفر کے مارے اس پر بھی بتائید الٰہی و اقبال حضرت شاہنشاہی اہل پلٹن نے اون لوگوں کو پس پا کر کے شکست دے دی۔ وہ لوگ پھر اپنے دمدمے میں گھس گئے۔ اور دو سو گورے مارے گئے۔ اور سو یا ڈیڑھ سو آدمی غازی داخل بہشت ہوئے۔ اور یہ لوگ بہ نظر سلامی شاہی اور برائے درستی و بندوبست کل وقت صبح شہر میں داخل ہوئے۔

شہر اور حوالی شہر میں گوجروں نے آفت برپا کر دی ہے۔ رستے بند ہیں۔ صدہا کوٹھیاں جل گئیں اور لٹ گئیں۔ جب کوتوالی دہلی میں آکر غازیوں نے کوتوال کو دریافت کیا تو قیدی آکر مستدعی رہائی ہوئے۔ ہر چند پہلے نجیب لوگ کچھ متامل ہوئے، پھر کوتوال اور نجیبوں کو بجز اطاعت کچھ نہ بن آیا۔ اوس وقت سے کوتوال سابق مفقود ہیں، پتا نہیں۔ قیدیان جیل خانہ بھی سنا گیا کہ اسی دن رہا ہوتے۔

قلعہ معلیٰ

کا یہ حال ہے کہ پلاٹن کی چھاؤنی گویا ان دنوں

ارک معلی ہے۔ حضور اقدس ۱۷ر تاریخ برائے تشفی اپنی رعایا کے سوار ہوئے۔ ۱۸ر تاریخ صدر اعلیٰ مفتی محمد صدر الدین خان بہادر اور مولوی عباس علی صاحب و جناب کرم علی خاں صاحب منصف برائے انتظام عدالت فوجداری و دیوانی مقرر ہوئے۔ [16]

۲۰ر تاریخ رئیس جے پور و بیکانیر و رئیس الور اور دیگر رئیسان ذی شان کے [نام] شقۂ طلب جاری ہوئے۔

[اس جگہ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ دیکھئے حاشیہ [18]]

باہتمام بندہ سید عبد اللہ پرنٹر پبلیشر دہلی اردو اخبار میں چھپا

دہلی اردو اخبار

[illegible]

نمبر ۲۱ بتاریخ ۲۴ مئی مطابق ۲۹ رماہِ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ ہجری کا روز یک شنبہ جلد ۱۹

تاریخ انقلاب عبرت افزا

ہر چند مادہ تاریخ اس سانحہ عبرت افزاے اولی الابصار کا کہ یادگار روزگار ہے نظر بر قلت گنجائش اخبار و کثرت مضامین رشک لآلی شاہوار اشعار تضمینی اس کے من نتایج افکار جناب مولوی محمد حسین صاحب، المتخلص بہ آزاد تلمیذ خاص حضرت خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ذوق استاد حضور والا دام ملکہ و اقبالہ پرچہ گذشتہ میں درج ہوا تھا۔ سو اب واسطے حظِ شائقین و ماہرین فن بلاغت و فصاحت کے لکھے جاتے ہیں۔

کو ملکِ سلیمان و کجا حکم سکندر — شاہانِ الوالعزم و سلاطینِ جہاندار

کو سطوتِ حجاج کجا صولتِ چنگیز — کو شانِ ہلاکو و کجا نادرِ خونخوار

نہ شوکت و حشمت ہے نہ وہ حکم نہ حاصل — کس جا ہے جہان اور کہاں ہیں وہ جہاندار

کو رستم و سہراب و کجا سامِ نریمان — اس معرکہ میں کند ہے ہر ایک کی تلوار

کو حکمتِ لقمان و کجا علمِ فلاطون — خیلِ حکما و علماے اولی الابصار

ہوتا ہے ابھی کچھ سے کچھ اک چشم زدن میں — ہاں دیدۂ دل کھول ذرا اے صاحبِ ابصار

ہے کل کا ابھی ذکر کہ جو قوم نصاری — تھی صاحبِ اقبال و جہان بخش و جہاندار

تھی صاحبِ علم و ہنر و حکمت و فطرت — تھی صاحبِ جاہ و حشم و لشکرِ جرار

اللہ ہی اللہ ہے جس وقت کہ نکلے — آفاق میں تیغِ غضبِ حضرتِ قہار

سب جوہر عقل ان کے رہے طاق پہ رکھے
سب ناخن تدبیر و خرد ہو گئے بیکار

کام آئی نہ علم و ہنر و حکمت و فطرت
پورب کے تلنگوں نے لیا سب کو یہیں مار

یہ سانحہ وہ ہے کہ نہ دیکھا نہ سُنا تھا
ہے گردش گردوں بھی عجب گردش دوّار

نیرنگ پہ غور اس کے جو کیجے تو عیاں ہے
ہر شعبدۂ تازہ میں صد بازی عیار

ہاں دیدۂ عبرت کو ذرا کھول تو غافل
ہے بند یہاں اہل زباں کی لب گفتار

آنکھیں ہوں تو سب کھل گئی دنیا کی حقیقت
مت کیجیو دلا اس کا بھروسا کبھی زنہار

عبرت کے لئے خلق میں یہ سانحہ بس ہے
گر دیوے خدا عقل سلیم و دل ہشیار

کیا کہیے کہ دم مارنے کی جا نہیں ہے
حیران ہیں سب آئینہ صفت پشت بدیوار

حکام نصاریٰ کا بدیں دانش و بینش
مٹ جائے نشاں خلق میں اس طرح یکبار

اس واقعہ کی پائی یہ آزاد نے تاریخ

دل نے کہا قل فاعتبروا یا اولی الابصار
۱۲۷۳

روز جمعہ وداع رمضان المبارک

مجمع مسجد جامع میں نسبت جمعہ سال گذشتہ بہت کم مجتمع ہوا۔ بندگان حضور والا ظاہر السبب کسل طبع اقدس اور شدت تمازت آفتاب کے رونق بخش مسجد جامع نہیں ہوئے اور بیشتر شاہزادگان والا تبار عالی وقار بھی بسبب انتظام مہام فوج وغیرہ کے نہیں آئے۔

کول

سنا گیا ہے کہ چار کمپنیاں کول کی بھی انگریزوں کا کالا مونہہ کر کے حضور سلطانی میں آ حاضر ہوئے۔ یعنی جو انگریز پایا اُسے موت کے گھر پہنچایا اور خزانہ خوب لٹایا۔ تمام رعایا نے وہاں کے خوب لوٹا اور جو جس نے پایا خوب کمایا۔ جس پلٹن کی یہ یہ سپاہ ہے اس پلٹن کا نام بہ جالیسر منسوب ہے۔ باقی سپاہی بھی قریب انشاء اللہ آنے کو ہیں۔

بلند شہر

بلند شہر میں بھی سُنا کہ سپاہ نے انگریزوں کو مار ڈالا جو کوئی قسمت سے بھاگ گیا سو بھاگ گیا۔ باقی سب مارے گئے۔ قیدی جیلخانہ کے تمام چھوٹ

گئے اور کوٹھیاں انگریزوں کی تباہ و برباد ہوئیں۔[۲]

کانپور

کانپور کا حال بھی مثل سب جگہ کے سنا گیا جہاں انگریزوں کو پایا جاتا ہے مارا جاتا ہے۔

لکھنو

سنا جاتا ہے کہ لکھنو میں انگریزوں کا وہی حال ہوا جو کہ یہاں دیکھا گیا۔ یہ بھی افواہ ہے کہ وہ بھائی گدی نشینِ معزول کا جو کہ دیوانہ مشہور تھا گدی پر بیٹھا اور عملداری اُس کے نام ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ خود وہ شاہ رقص دوست و سرود پسند کس خیال میں اِن دنوں میں ہیں اور سراپردہ دولت کہاں ہے[۳]۔

آگرہ

آج کل یہ افواہ ہے کہ عمل جناب بیجا بائی کا آگرہ میں ہو گیا۔ بعضے کہتے ہیں کہ خود انگریزوں نے اون کو سونپ دیا اور کہا کہ ہم سے بندوبست نہیں ہوتا اور بعضے کہتے ہیں کہ مضمون طفل بمکتب آبروے بیراندش نمایاں ہے۔

وہ سوار جو لشکر بیجا بائی سے آیا تھا مشہور ہے کہ شقہ یہاں سے لے کر روانہ ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہوڈل لٹ گئے اور آگرہ سے دو پلٹن گورہ کی اور دو ہندوستانی چلی تھیں یہ نہیں معلوم کہ میرٹھ کو جاویں یا کہاں۔ اُمید ہے غازی وقت مدد پائے غازیوں کی بہ عنایتِ الٰہی گوروں کو دم بھر میں چھانٹ ڈالیں گے۔

جھجھر

والی جھجھر نے اپنے بیٹے کو حضورِ اقدس میں بھیج دیا اور خبر بھی والی جھجھر کے سُنے جاتے ہیں کہ آ گئے۔ لوگوں کو گمان تھا کہ والی ممدوح کچھ خیالِ سرتابی از بندگانِ سلطانی رکھتا تھا اور انگریزوں کو پناہ دی تھی۔ اب مشہور ہے کہ جو انگریز علاقہ جھجھر میں تھے وہ بحفاظتِ سواران نکال دیئے گئے پہاڑ کی طرف۔ لیکن اکثر ابرار کہتے ہیں کہ لوگوں کو عبث یہ خیال ہے کہ انگریز حفاظت وغیرہ سے بچیں گے بلکہ ان پر غیبی مار وہ بتلاتے ہیں۔ اب انگریز جس جگہ جاویں گے امان نہ پاویں۔ ایک بزرگ نے عالمِ رویا میں دیکھا کہ گویا ہمارے حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ سے فرماتے ہیں کہ تمھاری اُمت نے بہت سر اوٹھایا اور میرے نام کے دشمن ہیں اور دین میرا میٹنا چاہتے ہیں۔ سو حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یہ میری اُمت نہیں۔ میرے چلن پر نہیں یہ شیطان کی اُمت میں ہو گئے

ہیں۔ پھر آنحضرتؐ نے آخیر کا کلمہ فرمایا تب حضرت عیسیٰ نے تلوار حضرت حضور میں حاضر کی کہ یہ تلوار حضور کی عنایتی ہے سو حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دو جب وہ ان کو دینے لگے تو انھوں نے کہا کہ حضرت حسین کو دو۔ غرض وہ تلوار حضرت امام حسین کو دے دی۔

بعض آدمی از روئے قسم کے کہتے ہیں کہ جب وہ پہلے ترک سوار یہاں آئے تو آگے آگے سانڈنیاں بھی دیکھی گئیں جن پر سبز پوش سوار تھے پھر دفعتہً وہ نظر سے غائب تھیں۔ صرف ترک سوار قتال کرتے تھے بلکہ جو شخص انگریز کو پاتا تھا کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ ڈالتا تھا اور بری طرح سے ٹانگ گھسیٹ کے پھینک دیتا تھا۔

سکندرہ

وہاں کا خزانہ بھی لٹ گیا۔ انگریز مارے گئے۔ دفتر جلا دیا گیا۔

غازی آباد

کہتے ہیں کہ گوجروں نے کسی طرح ایک دو توپ قبضہ میں کرکے غازی آباد کو اڑا دیا اور خوب لوٹ کی۔ گوجر بھی عجب بدجنس اور عجیب ذات ہیں۔ تین دن ہوئے کہ مچلکہ تحصیل دار کو کو لکھ دیا اور انتظام کا ذمہ کیا تھا۔ اب یہ نوبت ہوئی کہ غازی آباد کو اس درجہ پر پہنچایا، جو مکان تحصیل و جائے قیام تحصیل دار وغیرہ ہے۔

بلب گڈھ

وہاں کا راجا بھی برخلاف مطلب غازیان دین سنا جاتا ہے اور انگریزوں کو امان دیا ہے۔ سابق جو سنا گیا تھا کہ منڈرو صاحب مارا گیا اب سنا گیا۔ یہ کہ غلط ہے بلکہ بعض آدمی کہتے ہیں کہ وہ بھی بلب گڈھ پہنچا زندہ موجود ہے جب تک کہ تنبیہ مخالفین مرضات دین مبین کی نہ ہوگی تب تک انتظام ہرگز نہ ہوگا۔

میرٹھ

وہاں کا حال مختلف سنا جاتا ہے۔ نتیجہ سب کا یہ ہے کہ ابھی دمدمہ میں انگریز اور گورہ موجود ہیں کچھ سوار سپاہی بریلی کی طرف جو آتے ہیں کالی ندی پر پڑے ہیں سب ارادہ غزا پر مستعد ہیں۔ مگر منتظر مدد کے ہیں اگر یہاں سے کچھ مدد پہنچے تو امید ہے حق تعالیٰ سے کہ اہل دمدمہ جلد مصداق فدمدم علیہم ربہم بذنبہم خوار ہو جاویں۔ نہیں معلوم کہ یہاں سے اب تک کیوں مدد نہیں گئی۔ اگرچہ بہ تیقن اس کے کہ انگریزوں پر

غضب الٰہی ہے کل بن مارے وہ آپ خود بخود مرجائیں گے یا مارے جاویں گے لیکن دنیا عالم اسباب ہے کارخانہ یہاں کا یوں ہی رکھا ہے از بس مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ جب آسمان سے بام خانہ کعبہ پر تشریف لاویں گے تو یہاں سے سیڑھی مانگیں گے تو نفر ہرایں جانا پلٹن اور توپوں اور سواروں کا واسطے مدد غازیوں کے بر ضرور ہے وہاں کی رعایا بھی بمددگاری غازیوں مہیا اور طیار رہیں۔

خاص شہر دہلی

اب رعایا بسبب لوٹ مار کے بہت تنگ و حیران و سرگرداں ہے۔ کیا شہری خود اور کیا باہر والے بیشتر لوٹ مار کرتے ہیں اور تھانجات کی عملداری اور طاقت عشر عشیر نسبت سابق کے نہیں رہی اُن کی اعانت و مدد کے لئے سپاہ ضرور ہے۔ خلف شیخ ولی محمد سوداگر یعنی شیخ محمد ابراہیم کے ہاں سے گھوڑے کھل گئے ایک گھوڑا بہت مشکل سے ایک آدمی نے چھڑایا غرض ہر ایک عزت دار و مالدار کے لئے آج کل بڑی مشکل ہے۔

ایک ملازم سرکاری نے ایک عورت کا مال بھی کئی ہزار کا کہتے ہیں کہ لے لیا اور کوٹھے پر اکیلے لے بھی گئے۔ انجام یہ ہوا کہ صوبہ دار نے پلٹن نے قید کیا۔ کرنیل جیمس اسکنر کی کوٹھی اس قدر لٹی گئی کہ بیان سے باہر ہے۔

ایک آدمی کے گھر میں گھس کر گولیوں سے چند سپاہیوں نے اس کو مار ڈالا۔ وقس علی ہذا۔ شہر بہت لٹتا ہے بہت لوگوں نے یہ افعال اختیار کئے ہیں کہ تلنگوں کی صورت بنائے شہر کو لوٹنا اختیار کیا۔ اس طرح سے کہ بندوقیں وغیرہ اسباب و آلات میگزین اور کوٹھیوں سے انگریزوں کے لوٹ اپنے تئیں تلنگوں کے بھیس میں ظاہر کر کے لوٹنا شروع کیا۔ چنانچہ پانچ آدمی کل گرفتار ہوئے انجام کو ظاہر ہوا کہ کوئی تو کہار ہے سمتھ صاحب کا اور ایک اہیر اور ایک چھاپے جو سنڈی چھاونی میں بناتا تھا اور دو اور چار کھلے سنے سو اپنے تئیں جب پلٹن کے سپاہی ہونا ظاہر کیا تھا اوس پلٹن میں پہنچائے گئے جب جھوٹے اور فریب ظاہر ہوا تو صوبہ دار اور سپاہیوں نے خوب جوتے مارے اور اب قید ہیں۔

ایک عرضی حضور میں گذری کہ سپاہی مفلس شہر کی رعیت کو لوٹتے ہیں حضور سے کوتوال شہر کو حکم ہوا کہ گرفتاری عمل میں آوے اور افسروں کو بہت فہمائش ہوئی۔ غرض اعمال و افعال خلائق کی یہ سزا خداوند تعالےٰ کی

کی طرف سے جاننی چاہیے کہ جھوٹ اور حسد اور کینہ اور حرام کاری اور حرام خوری جو زیادہ از حد ہونے لگی تھی اُس کا یہ نتیجہ اور مکافات ہے۔ منتقم حقیقی کی طرف سے اگرچہ بمصداقِ قضیہ مشہورہ سوکھی کے ساتھ گیلی بھی جلتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے رحم اور فضل اور امن و امان کی دعا لازم ہے۔

نواب اعتماد الدولہ بہادر

سُنا گیا کہ جناب نواب اعتماد الدولہ سید حامد علی خان بہادر بھی مشرف دربارِ گہر بار سلطانی ہوئے۔ از روئے مرحمت خسروانی حکم محکم قضا شیم صادر ہوا ہے کہ پانسو آدمی کی بھرتی کریں اور زبانِ مبارک سے ارشاد ہوا کہ اس بھرتی میں شیخ سید مغل پٹھان قوم شریف جلیل وجری ہوں ہیچ قوم نہ ہوں۔

رہتک

وہاں کو سپاہ اور توپیں معہ ایک شاہزادہ والا تبار بھیجے گئے یعنی مرزا بختاور شاہ بہادر غالباً وہاں ایک خزانہ بھی ہے بہ اقبال بندگانِ والا قریب تر فتح یاب آتے ہیں اگر ہر ضلع میں اسی طرح عمل میں آدے تو جلد تحصیل بھی جاری ہو جاوے اور بند و بست اور رعب بھی قرار واقعی عمل میں آوے۔ کہتے ہیں کہ فصل بھی خوب ہو رہی ہے اور غلہ اور روپیہ زمینداروں کے پاس موجود ہے۔

العہدۃ علی الراوی

سنا گیا کہ بربادی رعایا اور ظلم و زیادتی مفسدین اور بے انتظامی شہر اور مظلومی اہل شہر سن کر حضرت حضورِ اقدس ظلِ سبحانی نے ایک تحریر تاثیر بدیں مضمون جاری فرمائی کہ اکثر اہلِ سیف و اہل زور رعایائے شہرِ نمک پروردگانِ شاہی کو ستاتے ہیں اور نہایت تکلیف دیتے ہیں۔ پہلے اس سے اہلِ فرنگ حسبِ دلخواہ اپنے جو احکام چاہتے تھے جاری کرتے تھے اور رعایائے عزیز ما بدولت ہمیشہ پریشان حال اور حیران رہتی تھی اب تم لوگ انھیں ستاتے ہو اور لوٹتے ہو اگر ایسا ہی تمھارا حال ہے تو خیر آخری وقت میں ما بدولت کو کچھ ملک و مال سے غرض نہیں بطرف خواجہ صاحب حضور نہضت فرمادیں گے کہ رعایائے حضور بھی سب ہمرکاب اپنے آقائے ولی نعمت کے چلی جائے گی اور یا بطرف کعبۃ اللہ ہجرت فرمادیں گے کہ بقیہ عمرِ عزیز صورۃً و معناً و سراً و علانیۃً یادِ الٰہی میں بسر ہو جائے۔ سنا گیا کہ یہ تحریر جو پڑھی گئی تمام سامعین اس تحریر پُر اثر کو سن کر آبدیدہ ہوئے خدائے مسبب الاسباب کچھ ایسی صورت کر دے کہ شہر کی بے بند و بستی رفع ہو جاوے تا کہ خلق اللہ کو بھی

امن ہو جاوے اور ہمارے حضور اقدس حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کا بھی تردد خاطر رفع ہو جاوے کہ ؎

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست
وجود نازکت آزردۂ گزند مباد

کل کے دن تمام شہر میں درباب تین باتوں کے منادی ہو گئی اول یہ کہ پتلی شاہی روپیہ پر بٹہ لگے اور سکہ سلطانی بے کم و کاست حسب دستور سابق جاری ہو جاوے۔ دوئم یہ کہ کوئی شخص اہل شہر میں سے بدمعاشان و بدمظنہ لوگوں کو بہ پشت گرمی مفسدین اپنے مکان پر جمع نہ کرے اور مرتکب دنگہ و فساد وارادات کا نہ ہو۔ درصورت وقوع حادثہ کذائی توپ سے باندھ کر اڑایا جائے گا۔ سوئم یہ کہ مال مغصوبہ میگزین جس کسی نے اس طوفان بے تمیزی میں لوٹا ہو اور اس کے پاس ہو، لازم ہے کہ بے تامل کوتوالی شہر میں پہنچا دیوے۔ مکانات انگریزوں کے جتنے ہیں بہت مال و اسباب وہاں کا لوٹا گیا اور جلا دیے گئے اور ابھی تک کوٹھیاں جلائی جاتی ہیں۔ اگرچہ آج سنا جاتا ہے کہ واسطے ضبطی کے سررشتہ تحویل سے انتظام ہو۔ لیکن آج سنا گیا کہ طامس صاحب کی کوٹھی کو بھی کسی نے آگ لگا دی۔ نہایت تعجیل اور کوشش اس باب میں چاہیے کہ سپاہی جرار اور ہوشیار سب اس قسم کے مکانات پر بٹھائے جاویں۔ اب بھی بہتیرے مکانات انگریزوں میں بہت کچھ مالیت سنی جاتی ہے۔ اگر حفاظت قرار واقعی نہیں ہو گی تو مفت مال سلطانی اب ضایع ہو رہا ہے۔ ایک سپاہی فوج کے نہایت دیندار بیان کرتے ہیں کہ کول میں گیارہ لاکھ روپیہ کا خزانہ لوٹ میں ضایع ہوا۔ نہایت افسوس ہے کہ مدد اضلاع میں نہیں جاتی اور انتظام نہیں عمل میں آتا اگر تعجیل عمل میں آوے تو بہت خزانہ بھی آجاوے اور تحصیل بھی جاری ہو۔ بلند شہر سے چار لاکھ روپیہ تو سنا جاتا ہے کہ آیا ہے۔

لکھنؤ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ منور الدولہ کی گدی نشینی مشہور ہے العہدۃ علی الراوی

خزانہ رہتک

یہاں تک اخبار لکھنے میں آیا تھا کہ سنا خزانہ رہتک کا آگیا۔ جناب شاہزادہ آفاق نے نہایت چستی و چالاکی سے مع سپاہ جرار جاتے ہی خزانے پر قبضہ کیا اور بہت جلد حضور پرنور میں لا حاضر کیا۔ ابھی کچھ تعداد و حال لوٹ مفصل نہیں کھلا۔ امید ہے خداوند تعالے سے کہ مرشد زادہ ہائے آفاق بہت خوب صورتی اور چستی اور چالاکی بموجب رضائے بندگان

سلطانی چنان کہ شاید و باید انجام عہدہائے مفوضہ کریں گے۔ جس ضلع اور قلعہ میں جو منصب ان کو سونپا جاوے گا امید قوی ہے کہ یہ بخوبی انصرام کریں۔ علی الخصوص بعض بعض صاحبزادہ والا تبار کی پیشانی اور چالاکی اور جرات اور محنت و مشقت سے صاف نمونہ تیموریہ ظاہر و آشکار ہے، کہ نہایت ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ اور بعض کی متانت اور بردباری سے صاف نمونہ شاہجہانی و عالمگیری نمایاں ہے کہ انشاء اللہ کبھی آئندہ تفصیل لکھی جائے گی اور حقیقت میں ہمارے حضور اقدس کی تجویز بتائید الٰہی مصداق افعال الملوک ملوک الافعال جاننا چاہیے۔ جو جو جس جس منصب عالی کے لئے زیبا ہیں اونکو اوسی اوسی طرح کا منصب عطا کیا ہے۔

کرنال

وہاں سے جو آدمی آئے ہیں تو جب تک کہ وہ وہاں تھے اچھے آٹھ دن ہوئے، عملداری انگریزی ظاہر کرتے ہیں لیکن بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے بھی فی النار ہوگئے ہوں۔ ہانسی سے ایک آدمی آیا تھا سنا گیا کہ صاحب نہر اور اہل کاراون کے وہاں موجود چھوڑ آیا تھا امید ہے حضرت قہار و جبار سے کہ وہاں بھی یہی حال اب ہو گیا ہو جو کہ یہاں نمودار ہوا۔

میر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر وہاں ہیں۔ اون کے گھر یہاں ایک آدمی خبر گیری کے لئے آیا۔ سنا اون لوگوں کو یہاں کا حال ظاہرا کچھ کچھ معلوم نہیں کہ وہ سبب عدم رسی ڈاک پوچھتے سنے گئے۔ یہ سید صاحب بڑے دیندار اولاد حضرت غوث الاعظم قدس سرہ سے ہیں۔ یہ یہ حال سنتے ہی عملداری اسلامی سے بہت شادان ہوں گے ایسے آدمیوں کو تلاش کر کے کام سونپنے چاہئیں اور بہت ماہر کارخانہ نہر اور کارگذار ہیں۔

ڈاک

بہت افسوس ہے کہ ڈاک کا بندوبست ابھی تک یہاں کچھ نہیں ہوا۔ پہلے سب کاموں سے ڈاک کا بندوبست ضرور ہے۔ کچھ بندوبست شروع ہوا تھا لیکن بسبب نہ تعین ہونے سواروں کے یوں ہی رہ گیا کچھ روپیہ بھی عبث ہرکاروں کو ہضم ہوئے۔ اگر تھوڑے روپیہ سے اور سواروں کی بھی مدد ہو جاوے تو ابھی ہم بندوبست اس کا جاری کر سکتے ہیں۔

تحصیل

تحصیل زر پرگنات کا اس وقت اگر بندوبست

عمل میں آوے گا تو روپیہ پٹواری اور زمینداروں کے پاس موجود سُنا جاتا ہے۔ تحقیق میں پھر مشکل ہوگی۔ کہتے ہیں کہ کارکن لایق کار ایک جناب احترام الدولہ بہادر بمصداق یک انار وصد بلکہ ہزاروں ہزار بیمار ہیں۔ سارا بوجھ امورات مہام سلطنت کا اس ایک نیکو کار پر ہے۔ کس کس کام کی خبرداری کریں۔ اغلب ہے کہ قریب قریب سب کاموں کی درستی ہو جاوے اور خرچ روپیہ کا انتظام صرف جناب معتبر الدولہ بہادر کی ذات پر منحصر ہے۔ غرض وجودِ باجود ان دونوں ذی جود کا مغتنمات سے ہے۔ انتظام تحصیل مال میں مرزا محمدؐ علی بیگ تحصیلدار کو بھی مغتنمات سے جاننا چاہیے۔ واسطے ڈپٹی کلکٹری کے ایسا عہدہ دار نہیں میسر ہو سکتا اور واسطے انتظام ہر ایک کام کے اگلے عہدہ داروں کا طلب کرنا مفید سرکار بندگان اقدس معلوم ہوتا ہے علی الخصوص منشی لالہ نتھہ مل صاحب سررشتہ دار کلکٹری کا مع خلف الصدق اون کے لالہ راجی داس نائب سررشتہ دار کہ ماہر کار مال ہیں ان کی طلب اور عطائے عہدہ جلیلہ ضروریات سے بسا مفید بندگانِ اقدس ہوگی۔

کوتوالی

جناب قاضی فیض اللہ صاحب کوتوال کی اکثر لوگوں سے سعی و کوشش انتظام میں در بہت نیکنامی سنی گئی۔

باہتمام بندہ سید عبداللہ مہتمم دہلی اردو اخبار میں چھپا

دہلی اردو اخبار

قیمت اخبار دو روپیہ اور جو پیشگی دیں تو رعایت سے بیس روپیہ سالانہ

نمبر ۲۲ بتاریخ ۳۱ ماہ مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۷ ماہ شوال المکرم ۱۲۷۳ ہجری جلد 19

شہر دہلی خاص

ابھی تک بھی انگریز روز و شب ایک، دو چھپے چھپائے نکل آتے ہیں اور اپنی سزا کو پہنچائے جاتے ہیں۔ ہر روز اور ہر ساعت اور ہر لحظہ چشم عبرت بیں کو نصیحت ہے۔ نمونہ قدرتِ الٰہی کا نمایاں ہے۔

ایک شخص خربوزہ فروش کی دوکان پر منہ لپیٹے خربوزہ خریدنے لگا۔ دو چار آدمی اور بھی خریدار کھڑے تھے۔ ایک دوسرے پر پیش قدمی کرتا تھا۔ وہ شخص (جو منہ لپیٹے تھا) بے تحاشا بولا کہ تم چپ رہے گا۔ سو یہ کلمہ سنتے ہی سب لوگ متفرس ہو گئے کہ یہ انگریز ہے۔ فوراً بازار کے لڑکوں نے چار طرف سے مار گرایا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ایسا گرانڈیل قوی ہیکل وہ فرنگی تھا کہ ایک دفعہ تو دو آدمیوں کو بھی لپیٹ جاتا تو غالب ہے دبا بیٹھتا لیکن نمونہ قہرِ الٰہی اسے جاننا چاہیے کہ اصلاً اور مطلقاً دم مارنے اور انگلی ہلانے کی جرأت بھی خدائے قہار نے اُن سے لے لی ہے۔

چار انگریز مرزا حسن کے مقبرے میں پوشیدہ تھے۔ ایک سقہ نے دیکھ لیا اور ان لوگوں نے مار ڈالا۔ آخر تلنگے خبر پا کر جا پہنچے اور اُن انگریزوں کو مار ڈالا۔ ایک فرنگی رات کو مکان دہلی گزٹ کی طرف پھرتا تھا۔ چوکیدار وغیرہ لوگوں کے ہاتھوں آناً فاناً واصلِ نیران ہوا۔ وقس علیٰ ہذا ہر روز ایک دو اسی طرح مارے جاتے ہیں اور ایسے خائف و منکوب و مرعوب ہیں کہ بیان سے باہر ہے۔

تصدیق مضمون سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب ہر وقت ان سوانح سے صادقین و مصدقین کے اوپر نمایاں ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بہتیرے ضعیف الایمانوں کو اب بھی رعب نصاریٰ اور خواہشِ قلبی اور

اُنس دلی درست، وگریبان ہے۔ لیکن اکثر اہلِ
ایقان واہل بصیرت وعرفان یہی بیان کرتے ہیں
کہ انگریزوں پر درحقیقت قہرِ قہارِ حقیقی ہوا ہے
اُن کے تکبر نے ان کو قہرِ الہیٰ میں مبتلا کیا۔
ان اللہ لایحب المتکبرین۔
اب کہاں ہیں انگلش مین[2] اور فرنڈ اف انڈیہ[3]
اور وہ باندھنو ج دریاب ابوشہر اور مہرہ وغیرہ
اور وہ لنترانیاں حکمت وحکومت داناؤں
انگلستانیوں کی۔ اب دیکھیں کہ شہر کہ دہات
ہندوستان کے بے جرءتوں اور نادانوں نے
اور بے عزموں اور بے بندوبستوں نے اون کے
اہل حکمت واہل جرءت صاحبانِ عزم وانتظام
کو کس نوبت پر پونہچایا۔ آیا نہیں جانتے تھے کہ
للہ الحکمۃ البالغۃ ولہ الحکمہ ولہ الملک وہو العزیز
القدیر الملک المقتدر العلی الکبیر۔

مرا اُو را رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

ایک بزرگ قریب میگزین کے کہہ رہے تھے
کہ اے گروہ مسلمانوں! مبارک ہو تم کو دین اسلام
کی ترقی۔ تمہیں لازم ہے کہ یقین اپنا درست رکھو۔
خدا کی قدرت کو اور عزت کو برحق جانو۔ قرآن
میں مضمون وللہ العزۃ ولرسولہ دیکھو اور عظمتِ
نصاری اور اعتقاد کلمات اور تدبیرات زور و
فریب نصاریٰ پر تکیہ واعتماد نہ رکھو جس خداوند تعالیٰ
نے ان کو ایسی مت دی جس آناً فاناً میں یہ نتیجہ
ظاہر ہوا اور ایک ایک آدمی کو یہ حوصلہ عطا کیا،
جس کا ثمرہ نمایاں ہوا۔ وہ قادر علی الاطلاق کیا
اب اون کی رائے اور تدبیرات پر تمہیں غالب
نہیں رکھ سکتا۔ تمہیں لازم ہے کہ خداوند تعالیٰ پر
بھروسا کرو اور اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول و
اولی الامر منکم پر ہر ساعت اور ہر لحظہ عمل ملحوظ رکھو
اور سب کو لازم ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
ہر وقت معمول رکھیں۔ اتباع اور جاں نثاری حضرت
ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی حضورِ اقدس اعلیٰ یعنی
حضرت بادشاہ جم جاہ فروغ خاندانِ عالیشان
گورگانی، چراغ دودمان صاحبقرانی خلد اللہ ملکہ و
سلطانہ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ امداد و خیر خواہی و خیر اندیشی
میں جو شخص مقصر ہوگا وہ قصوروارِ خدا و رسول
ہوگا۔ اوس کا انجام دین و دنیا میں اچھا نہیں
ہونے کا۔ اور یہیں جلد نتیجہ نیک و بد اعمال، و
افعال کا دیکھے گا۔ والعہدۃ علی الراوی۔

یہاں روز خبر گرم رہتی ہے کہ فوج میرٹھ کو
روانہ ہوگی، لیکن اسی طرح صبح و شام گذر جاتی ہے
خدا کرے جلد اس بات کی توفیق اللہ تعالیٰ عنایت
کرے۔ اکثر آیندگان میرٹھ کی زبانی معلوم ہوتا
ہے کہ وہاں بعض لوگ رسالہ وغیرہ کے منتظر یہاں

کی مدد کے ہیں۔ اور اگرچہ یقین ہے کہ گوروں نے گرد دمدمہ کے سرنگیں کھود رکھی ہیں۔ لیکن تائید غیبی معین وقادر حقیقی سے یہ امید ہے اہل ایمان وایقان کو بمجرد حملہ فوج منصور خیر خواہان دینِ محمدی کو ایک دم میں دمدمہ والوں پر فتح نمایاں نصیب ہو اور دمدمہ والوں کا دم بھر میں دم بند ہو جاوے۔

ہر فرعونے راموسیٰ

عجب عجب طرح کے قدرت الہٰی کے نمونے ظاہر ہوتے ہیں کہ عقل عُقلا جس میں حیران و سرگرداں ہے۔ کسی نے خزانے میں سے کسی نے بنگلوں میں سے کسی نے انگریزوں کی کوٹھیوں میں سے غرض جہاں سے جس طرح بنا کسی سپاہی نے یا کسی نے سپاہی کی صورت جعلی بناکے غرض کس کس طرح روپیہ جمع کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ المختصر کہ نوبت کثرت روپیہ کی بعض کے پاس یہ ہوئی کہ اُدٹھانے سے تنگ دکھلائی دیتے تھے اور اُون کی اشرفیاں بندھوانے لگے تو یہ نوبت ہوئی کہ سولہ سترہ کی اشرفی بیس بلکہ پچیس روپیہ تک خریدنے لگے۔ لیکن شہر کے بدمعاشوں نے وہ بعض بعض کام کئے کہ قابل تماشا ہیں۔ خلاصہ اُوس کا یہ کہ چند تلنگہ قریب پندرہ سو روپیہ کے لئے ہوئے اشرفیاں بندھوانا چاہتے تھے ایک بھلے مانس جعلی مہاجن کے پالے پڑے جو چند اشرفیاں دکھلاکے تمام روپیہ لے کر چلا گیا۔ اور وہ دروازہ ایک کوچہ کا تھا قریب دریبے کے یعنی تلنگوں نے جانا کہ مہاجن جیو کی کوٹھی ہے۔ وہ گار دجما کے دروازے پر منتظر کہ اب لالہ جیو اشرفیاں لاتے ہیں اور وہ بزرگوار کوچہ میں گھس یا تو منشی کنول سین کی حویلی کی طرف والے کوچہ سے یا دوسری طرف سے چلتے پھرتے بنے۔ تلنگے لوگ حیران ششدر راہ دیکھتے رہے۔ آخر کار بعد عرصۂ بسیار دروازے کے اندر گھُسے تو گلی میں بہت سے گھر دیکھے ہر ایک دروازے پر شور و غل کرنے لگے۔ سب گھر والے نکل پڑے ہنگامہ برپا ہونے لگا۔ انجام کو تلنگوں پر ظاہر ہوا کہ کوئی عیار تھا اپنا کار کر گیا۔ تلنگے حیران و سرگرداں خائف و خاسر چلے آئے۔ چاہا کہ محلہ والوں سے آگاہی کرکے اپنا پورا کریں سب لوگوں نے قائل معقول کیا اور کہا کہ اس کوچہ میں ایک مہاجن یا بنیے بقال تک کا مکان نہیں سب قلندر مسلمان رہتے ہیں۔ لے گیا کوئی دیوے کوئی یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر ایک کی زبان پر جاری تھا کہ ہر فرعونے راموسیٰ جس طرح وہ لوگوں کا روپیہ مار لاتے تھے یہ اُن سے مار لے گیا۔

حال میگزین

میگزین وغیرہ کا عجب حال ہو رہا ہے ہزارہا من باروت زمیندار گوجر وغیرہ لئے جاتے ہیں۔ انگریزوں نے سہل اور نرم نرم طرح سے لوگوں کے گلے اور دل کاٹ کر اور جلا کر یہ کچھ پیدا کیا تھا اور جمع کیا تھا۔ اب وہ وہ ادنیٰ لوگ ہزارہا روپیہ کا مال متاع لئے جاتے ہیں جن پر خیال و گمان بھی کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہتیرے زمیندار اپنی لوٹ مار کے لئے خود باروت جمع رکھتے ہیں۔ اور بہتیرے چمار وغیرہ لے جا کے بیچتے ہیں اور بعض کی یہ رائے ہے کہ میرٹھ اور کرنال کو لے جاتے ہیں۔ اور انگریزان باقی ماندہ کے ہاتھ بیچیں تو کچھ تعجب نہیں۔ بہر حال اگر یہ بات سچ ہے تو اس کا انتظام سب کام سے پہلے واجب الاستحکام ہے۔ اگرچہ غیبی مار انگریزوں پر حضرت کردگار کی طرف سے وہ ہے کہ اگر لاکھ من باروت انگریزوں کے پاس پہنچے اور کیسی ہی مدد کوئی اُن کی کرے لیکن بعض بعض فقرائے تحمّس اور ابرار اجل ہم از روئے عالم رویا اور ہم اور اور طرح سے بیان کرتے ہیں کہ جس کو اپنا ایمان کھونا ہے کھو دے جس رکھنا ہے رکھے لیکن خداوند تعالےٰ کی طرف سے بہ برکت دینِ مبین حضرت سید المرسلین خاتم النبیینؐ نصاریٰ پر وہ قہرِ الٰہی نازل ہے کہ بفضلِ مولا یہ نہیں پنپتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فیروزپور

سُنا گیا ہے کہ وہاں سے ایک پلٹن تلنگوں کی جو منڈرد کی پلٹن مشہور ہے، یہاں کی بدعملیوں کی خبریں سُن کر اِدھر کو روانہ ہو گئی دو ایک پلٹنیں وہاں باقی ہیں وہ بھی بگڑی ہوئی ہیں۔ اگرچہ لڑائی ابھی نہیں ہوئی۔ یہ لوگ جب انبالہ میں پہنچے تو گوروں سے مُٹ بھیڑ ہوئی۔ یہ کچھ میگزین پاس نہ رکھتے تھے انجام یہ کہ کچھ ہلاک ہوئے باقی بے ہتیار قریب پان سو آدمیوں کے آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو ہتیار اور رسد ملے تو میرٹھ جانے کو حاضر اور موجود ہیں۔

انبالہ و پٹیالہ

وہاں کا حال ایسا سُنا جاتا ہے کہ گورے اور تلنگے تھکے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ایک گروہ کو دوسرے پر حملہ کی جرأت نہیں ہوئی ہے۔ اور پٹیالہ والے کی پلٹن دونوں کا حال دیکھتی ہے۔ ابھی تک اخبار مختلف سنے جاتے ہیں۔

کوئی خبر پر ہم قطعی اعتبار نہیں کر سکتے۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے۔ دو سوار اُدھر گئے تھے وہ کرنال میں گرفتار ہوئے۔ وہاں صاحب سشن جج دہلی کو وہاں دیکھا جس کی یہاں شہرت تھی کہ مارا گیا۔ اُنکی تلاشی لی۔ آخر قدرتِ الٰہی سے صحیح سلامت چھوٹ آئے۔

کرنال میں انگریز اور گورے موجود بتلاتے ہیں۔ لیکن ظاہرا چونکہ حضرت ذی الجلال نے اقبال انگریزوں کا لے لیا ہے کہیں سے قدم آگے کو نہیں بڑھا سکتے۔ وہ کہتے ہیں اُمید ہے قادرِ ذی الجلال سے کہ جدھر کو قدم اُٹھاویں ہلاک اور پسپا ہوں گے۔ ہر جگہ ایک ایک زمیندار اور سپاہی خونخوار معلوم ہوتا ہے۔

شملہ

سُنا گیا کہ بعض آدمی وہاں سے آکے بیان کرتے ہیں کہ شملہ میں گورکھوں کی پلٹن بھی بگڑ گئی انگریزوں کو مار ڈالا کوتوال کو بھی مارنا چاہا تھا بسبب نیک بختی اور مسلمان ہونے کے جاں بخشی ہوئی۔

پشاور

اگرچہ وہاں کا خاص آیا ہوا آدمی کوئی ہم سے نہیں ملا لیکن بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ اُدس کے اُس طرف کے لوگ آئے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ وہاں بھی فساد ہو گیا اور قرینہ سے اسی بات کی صحت کو البتہ یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ قبل ماہ رمضان المبارک کے ایک سوار رضا یافتہ وہاں کا ہمیں ملا تھا وہ کہتا تھا کہ جس دن ایک جگہ فساد سُنو گے جان لینا کہ سب جگہ فوج میں فساد ہو گیا۔

اختلاف خبرہائے بوقلموں

بعضے کہتے ہیں مٹکاف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی میں مارا گیا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ زندہ نکل گیا۔ جھجر کو گیا وہاں سے انبالہ کو یا پہاڑ کی طرف۔ بعض ایسے گرم کہ اپنی آنکھ سے لاش مری پڑی دیکھنی دھیرج کی پہاڑی پاس ظاہر کرتے ہیں۔ اب اعتبار کیا جاوے تو کس بات پر۔ بعض کہتے ہیں کہ منٹ۔ د کو مقتول پڑا ہوا دیکھا۔ بعض کہتے ہیں کہ بلب گڈھ میں پہنچا وہاں سے آگرہ کو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ مدرسے کے ٹیلر صاحب پرنسپل کی لاش سر بازار مزبلہ پر دیکھی۔ بعض کہتے ہیں کہ میگزین میں جن انگریزوں نے پناہ لی تھی بعد اُڑانے مُرنگ اور لال پتار ھکے جو جو اُڑ گئے، اُدس میں وہ بھی اُڑ گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ چند انگریز جو وہاں سے بچ کر دریا کی طرف گئے وہ بھی اُن میں گئے اور آگرہ پہنچے بعض کہتے ہیں میرٹھ پہنچے۔

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ہلاک لارنس صاحب

مشہور ہے کہ لارنس صاحب فقیر کا بھیس بدل کر اس طرف چلا آتا تھا۔ سپاہ کے لوگوں نے پہچانا انجام یہ کہ مار تلواریں ٹھکانے لگایا۔ اب رائے عُقلا کی یہ ہے کہ میرٹھ اور کرنال اور انبالہ اور آگرہ کی خبر گیری میں تاخیر ہر گز نہیں چاہیئے۔ اس قدر مُہلت اُن کو دینی اور ڈھیل ڈالنی قرینِ مصلحت نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ درحقیقت غیبی مار ہے انگریزوں پر اور یہ نتیجہ ہے اُن کی عداوت اور بیبردی کا درباب انہدام دین اسلام کے کہ یہ اب متعرض مذہب کے ہوگئے تھے۔ سو ہر چند اہلِ ایقان کو تو یقین ہے کہ اگر ہزار بلکہ لاکھ طرح کے یہ روپ بھریں اب کسی طرح نہیں بچیں گے، کیونکہ خدا کے مارے کو کوئی نہیں سنوار سکتا۔

ایک مولوی صاحب وعظ کرتے تھے کہ ہم نصیحت کرتے ہیں اپنے مُلک کے تمام رئیسوں اور راجاؤں اور جاگیرداروں کو کہ وہ کسی طرح اب اُن کے عجز و انکسار اور طمع فریب میں نہ آویں اور مُفت اپنی خرابی اور بربادی اپنے ہاتھ سے نہ چاہیں۔ نہیں دیکھتے کہ اُدھروں نے ایک چپہ بھر زمین اور ذرہ بھر حکومت اُن کے پاس رکھنی نہ چاہی تھی۔ اور کس قدر حکومت لے لی تھی اور دین و مذہب کیسا مٹانا چاہا تھا۔ سرکار دولتمدار سلطانی اور حکومت اودھ وغیرہ سے کیا سلوک کیا اور کیا خاک وفائے عہد کیا تھا کہ اب جس سے عہد کریں اُس سے وفا کریں گے۔ خبردار ہوشیار اس وقت اگر دھوکے میں آگئے تو ہمارے مُلک والے ہندو مسلمان سب ایک دن پچتاویں گے اور سر پر ہاتھ دھر کے رو دیں گے۔ اور پھر کچھ پچتانا کام نہ آوے گا۔ یہ تائیدِ غیبی اور نصرتِ الٰہی اور رحمت و عنایت حضرت ایزدِ ذی الجلال اپنے حال پر جانیں اور اتمام حجت خدا کبھیں جب کہ یہ نعمتِ عظمٰی حق جل و علیٰ نے عنایت فرمائی یعنی خود اُون کی فوج خود بخود اُون پر چڑھ آئی اور سب طرف سے اُون کو حق تعالیٰ نے مصداق ضُربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کردیا۔ تو اب اُون کی اعانت اور مدد اور خیرخواہی صاف مقابلہ اور شقاق با خداوند حقیقی ہے۔ اور حقیقت میں ان مولوی صاحب کے بیان میں اس طرح کی ایک کیفیت اور لذت اور تاثیر معلوم ہوتی تھی کہ سب حضار لطف اوٹھاتے تھے اور بجز آمنا و صدقنا کسی کے موہنہ سے کچھ نہ نکلتا تھا۔

ایک شخص حضارِ معرکۂ قتال لارنس صاحب
میں سے بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سپاہیوں
نے اُوسے مارا تو وہ عذرِ فقیری کا بہترا بیان
کرتا تھا لیکن سپاہیوں نے دو گولی کا نشان اُوس
کی پشت پر، جو کہ کابل کی لڑائی میں اُوس نے گولیاں
کھائیں تھیں، دیکھیں اور وقائل معقول کیا اور خوب
پہچانا تو کچھ اُوس سے جواب بجز سکوت کے نہ بن
آیا۔ لیکن اختلافِ ناقلین سے اس قدر سخت
حیرانی ہے کہ بات لکھتے ہوئے پریشانیِ طبع
ہوتی ہے کہ کل کو پھر کوئی ناقل اس فرنگی کا نام
اور نہ بیان کردے۔ جیسے کوئی کہتا تھا کہ منڈر
کو مرا پڑا راستہ میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ آگرہ میں
پہنچے کوئی کہتا ہے کہ میرٹھ میں ہیں۔ بہر کیف،
العہدۃ علی الراوی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شاہ ایران کی طرف کو
پشاور سے لوگ خبر رسانی کو یہاں کے فساد کی
گئے ہیں، جن کی (شاہ ایران کی) فوج قریب
قندہار یا قندہار میں سُنی جاتی ہے۔ لیکن ہماری
عقل اس میں حیران ہے کہ نہ ڈاکہ ہے
نہ تار پھر پشاور سے یہاں یہ خبر کس نے
پہنچائی۔

خلاصہ اخبار معلّیٰ شید اللہ ارکانہ

حالِ عطائے خلاعِ فاخرہ بہ مرشد زادگانِ آفاق
بہ افسری پلاٹن و رسالہ وغیرہ درج اخبار کیا گیا تھا۔
توثیق اُوس کی مطالعہ قرطاس اخبار موصوف
(سراج الاخبار) سے ثابت ہوئی۔ اور اہلِ پلاٹن
کو واسطے اطاعت شاہزادگانِ موصوفین کے حکم
محکم صادر ہوا۔

راجہ اجیت سنگھ بہادر عموی والی پٹیالہ نے بھی
حاضر ہو کر نذر گذرانی۔ یہ خیر خواہانِ قدیمی پایۂ تخت
سے ہیں۔ اور شقہ ہائے والا اور حکم نامہ ہائے
معلّی بنام رؤساء شہر و تھانہ داران پولیس درباب
انتظام و بندوبست دارالانشاء سے جاری
ہوئے۔ اور جملہ تھانہ داران و محرّرانِ تھانجات
کو تاکید لکھی گئی کہ حسبِ ضابطہ حاضر باش مقام
تھانہ وچوکی متعینہ رہیں۔

شقہ والا بنام نواب امین الدین احمد خاں
بہادر رئیس صاحب تدبیر لوہارو وغیرہ واسطے
بھرتی پیادہ و سواران سپاہ کے صادر ہوا۔

مرشد زادۂ عالی تبار مرزا ابو بکر بہادر واسطے
روانگی مہم میرٹھ کے بہت مستعد اور طیار ہیں بلکہ
حضور میں عرض کیا تھا کہ فوج بجمعیت مناسب
معہ بعض رؤساء و اراکین باتدبیر اگر حضور سے

ہمراہ کی جائے تو فی الفور یہ خرخشہ بھی رفع ہو جاوے۔

راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڈھ نے ڈیڑھ سو سوار
و پیادہ واسطے انتظام و بندوبست شہر وغیرہ
کے حضور میں بھیج دیے۔ چنانچہ مقام تکیہ شاہ بڑے
پر حسب الحکم فرو کش ہیں۔ اور مولوی احمد علی ملازم
راجہ موصوف نے یہ عرض کیا کہ قلعہ کہنہ تک انتظام
و بندوبست راجہ موصوف نے کر لیا ہے۔ چنانچہ
حضور اقدس سے بھی حکم ہوا کہ لازم ہے کہ وہ عقیدت
کیش بندوبست اس کا ایسا کرے کہ واردات و
بے بندوبستی و دزدی اور رہزنی نہ ہونے پائے۔

محمد صدیق خاں تھانہ دار گذر فیض بازار علاقہ
گذر لاہوری دروازہ میں تبدیل ہو گئے۔

حضور اقدس میں عرض کیا گیا کہ ایک تلنگہ نے
کسی اسپ سوار سے کہ قوم کھتری تھا اور تلوار
باندھے تھا۔ بمقام لال ڈگی زبردستی تلوار چھیننی
چاہی اور جب اُس نے دینے
میں انکار کیا تو تلنگہ مذکور نے حسب عادت
گولی مار دی۔ اور علاوہ ازیں ایک ترکاری
والے کو بھی کسی تلنگہ نے گذر چاندنی چوک میں
بہ زخم شمشیر زخمی کیا۔

ایک شخص نے عرضی گذرانی کہ پچاس ہزار
روپیہ تحصیل پول میں امانت ہے۔ اگر حضور سے
چند کمپنی تلنگہ جائیں تو بے تردد داخل خزانہ
سرکار ہو جائے ورنہ عنقریب زمینداران دیہات
لوٹ لے جائیں گے۔ چنانچہ حکم قضا توام صادر
ہوا کہ مرزا مغل بہادر سے اس باب میں عرض
کرد۔ فقط

انتظام شہر

کوتوال شہر کے گشت گرداوری کے اور
حسن سعی و انتظام میں سب لوگ ثنا خواں ہیں۔ لیکن
بے بندوبست سپاہ تلنگاں سے لاچاری اور
شکایت خورد و کلاں سنی جاتی ہے۔ اس میں
شک نہیں کہ سپاہ مرقوم کا قیام چھاؤنی
میں ضرور ہے ورنہ رعایا تباہ ہو جائے گی۔
رعایا بہت تکلیف میں اُن کے سبب ہے۔
اور تھانہ دار بھی بعض بعض نہایت ساعی انتظام
ممدوح خاص و عام پائے جاتے ہیں۔

بسبب ختم ماہ کے لوگ نہایت سراسیمہ
و محتاج دکھلائی دیتے ہیں۔ اُمید ہے کہ تنخواہ
کل کی تاریخ تقسیم ہو جاوے تو جان تازہ
سب کے تن میں آ جاوے۔ بہتیرے غربا کے ہاں
نوبت بہ فاقہ سنی جاتی ہے کیونکہ بنئے بقال
بھی دست کش ہیں اور اہل حرفہ بہ خوف تلنگوں
کے بے غل و غش اپنا کام نہیں جاری کر سکتے۔
دو چیز کا اہتمام بہت ضروریات سے ہے۔

ایک تو تقسیم تنخواہ دوسرے انتظام تلنگوں کا۔

میرٹھ

وہاں کی نسبت عجب عجب مختلف باتیں سنی جاتی ہیں۔ روز روانگی فوج کے خبر تھی اور پھر وہی روزِ اول دکھائی دیتا تھا۔ اب سنا گیا کہ فوج روانہ ہو گئی۔ بعضے لوگ کہتے تھے کہ گورے ہینڈن کا پل توڑ گئے۔ بعضے لوگ کہتے تھے غازی آباد میں آ گئے۔ اور پھر چلے گئے۔ اور میرٹھ میں اولیائے دین منتظرِ اعانت و امداد فوج ہیں۔ اگر نام کو بھی فوج پہنچ جائے تو گوروں کو گور کنارے پہنچا دیں۔

باہتمام بندہ سید عبداللہ مہتمم مطبع دہلی اردو اخبار میں چھپا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور پیشگی دینے والوں سے شش ماہی دس روپیہ سالانہ

نمبر ۲۴ بتاریخ ۱۴ ماہ جون ۱۸۵۷ء مطابق ۲۱ ماہ شوال المکرم ۱۲۷۳ ہجری جلد ۱۹

آگرہ

آگرہ کا مختلف حال جو جو سابق سُنا گیا تھا لکھا گیا تھا۔ اس ہفتہ میں ایک دوست ہمارے واقف کاروں میں سے جو کہ مردمان فوج آمدہ آگرہ کے ہمراہ آیا ہے بیان کرتا ہے اُس کے سامنے آگرہ میں بدعملی ہو گئی انگریز سب قلعہ میں محصور ہو گئے تھے۔ سب کچہریاں مسدود اور باہر آگرہ کے لوٹ مار ہونے لگی تھی۔ جس دن وہ ادھر کو چلا تھا، آج کی تاریخ کی رُو سے اٹھارواں دن ہے۔ شہر آگرہ میں ہندوستانی لوگوں کو امن و امان تھا۔ اور وہاں لوگ اُمید رکھتے تھے کہ کچھ مدد حضور اقدس سلطانی کی طرف سے آوے تو دم بھر میں تمام انگریزوں اور گوروں کو چٹیاں لیں گے۔ لیکن کچھ تعجب نہیں کہ بعد چلے آنے اس ناقل کے فوج بیجا باقی آ گئی ہو۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے اُن کی فوج کو توفیقِ ہدایت کی ہو تو عمل آگرہ میں کر لیا ہو۔ اس ناقل کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں فوج کے لوگ رعایا پر کچھ زیادتی نہیں کرتے برخلاف اس کے جو یہاں پیش آیا اور فوج سب یک دل مقابلہ میں ہے اور نہایت مستعد معلوم ہوتی ہے۔

نقل نصیحت

عجب تماشا ہے کہ صبح سے شام ایک جگہ کی خبر خاص شہر اور قلعہ معلی کے جتنے آدمی بیان کرتے ہیں مختلف طور سے سنو گے، تو بیرونجات اور دور و دراز کا کیا کہنا ہے۔ اسی لئے ہم سب افسوس کرتے ہیں کہ ڈاک کا کچھ بندوبست آج تک نہیں اور اس سبب بہت ہرج اور محلِ خوف ہے۔ اب بعض لوگ اُودھ کے آنے والوں کے نام سے بیان کرتے ہیں کہ کچھ انگریز اُدھر کو مجتمع ہو گئے تھے، لیکن

عنایت الٰہی سے گوروں کا وجود نہیں۔

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ہماری دانست و یقین میں چونکہ اِس قوم پر نظر بر تحریراتِ سابقہ خداوند تعالیٰ کا غضب ہے تو ہمارے ملک والے رئیس و راجہ اور رعایا وغیرہم کچھ اندیشہ نہ کریں اور خداوند تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے یقین جانیں اور مستقیم و مستحکم رہیں کہ اب تاب مقاومت و مقابلہ انگریزوں کو ہمارے ملک والوں سے نہیں رہا ہے کیونکہ خداوند قدیر نے حکومت اُن سے لے لی ہے۔ اب ہمارے ملک والے یک جان و یک تن بے غل و غش ہو کر ان کے مقابلہ میں بجان و دل کمربستہ رہیں اور عیاشی اور آرام کو اب طاق نسیاں پر رکھیں اور بادشاہ جم جاہ کی رضا جوئی اور بجا آوری حکم کو فرض و واجب جانیں۔ اور فوج کو لازم ہے کہ بجا آوری احکام سلطانی اور مقابلہ اعدائے دینِ مبین میں ایک سرمو تغافل روا نہ رکھیں ایسے ایسے وقت میں نعمت ہائے خداوند تعالیٰ منتقمِ حقیقی کو غنیمت جانیں۔

ہندو دھرم [کے پیرو] اپنے دھرم کے بچانے کو اپنی طرح پر اس حالت کو کر پا نرنکار جوتی سروپ کے تصور کریں کہ ہندو مسلمان کے دھرم ایمان کی بات ہے۔

بہر کیف اس دور اور اِس زمانہ میں اس ملک کے مختلف مذہب والوں کو اپنی مخالفت دینی کا بھی خرخشہ نہیں چاہیے اور ایسا ذکر آپس میں اس وقت لانا نہیں چاہیے کیونکہ ان کے آپس میں ایک دوسرے کے دھرم و ایمان کا کوئی معترض نہیں ہے۔ سب پر ظاہر ہے کہ ہمارے حضرت سلطان ذی شان کی سلطنت میں ہندو مسلمان اور کسی مختلف المذہب کی اذیت رسانی اور مجبور کرنا کسی کا کسی نے نہ سنا ہوگا بلکہ از عہد حضرت تیمور جنت مکان الی الآن سب خورد و کلاں امن و امان سے بے تعرض کسی ایسے قسم کے جبر کے بسر کرتے رہے اور قریب سو برس کے حکومت اِس گروہ [انگریزوں] نے کی کہ یہ کوتک اختیار کئے کہ ہندو مسلمان کے دھرم ایمان کھونے لگے اور مجبور کرنے لگے۔ علاوہ اس کے جہاں سلطنت کا زوال پاؤ گے [اس کا سبب] تنازعات مذہبی رعایا کو پاؤ گے جس کا نتیجہ خاص ایسے مدبریں با فرہنگ کو بھی حاصل ہوا، علی الخصوص جب کہ خاص فوج بھی مختلف المذاہب ہو۔ یاد رہے کہ جو ایسے وقت میں چوکا اور تغافل کیا اور دھوکہ میں آیا اور نصاریٰ کی ترغیب اور لجاجت اور وعدہ وعید یا رعب سابق پر فریفتہ ہوگیا تو انجام کو دین و دنیا میں پشیمانی حاصل کرے گا اور پھر پچتانا کچھ کام نہ آوے گا۔ سب آخر کو سر پر ہاتھ رکھ کے رو دیں گے۔

یہ مختصر تقریر میں نے اُن قائل کی [قابل کی ہے] لکھی ہے کہ ایک جگہ پر بہت فصاحت و بلاغت اور بہت بسط و طوالت سے بیان کرتے تھے۔ لیکن نمونہ

قدرت الٰہی کا یہ محل عبرت ہے کہ اکثر سنا جاتا ہے کہ
بہتیرے ایسے ہندو مسلمان اسی عہد و زماں میں نمک
خواران ووابستگانِ نصاریٰ مخالف دھرم و ایمان
سے سُنے جاتے ہیں کہ خواہاں ہیں اون کی بہبودی کے
اور فتح یابی کے اور پوشیدہ اون کے خیر خواہ ہیں۔
اور خبر رساں اور دل سے جان فشاں ہیں۔ سب
ہندو مسلمانوں کو لازم ہے کہ اُون کی باتوں کی تحقیقات
اور سعی و کوشش میں اور ایسے امور کے تجسس میں رہیں۔
اور ایسے لوگوں کی قرار واقعی خبر گیری کریں تاکہ عبرت
ہو لوگوں کو۔ اور ضرور ہے کہ کچھ توپیں اور سوار
و پیادہ طرف راہ سونی پت اور پانی پت کے
روانہ ہوں کہ رسد وغیرہ گوروں کی روکیں۔ کرم الٰہی
سے جو ہمت اُن کے دفع میں کی جاوے گی کارگر ہو گی۔
کچھ اندیشہ کسی طرح اہلِ دھرم و ایمان کو نہیں
خداوند تعالیٰ کو اپنا حامی اور مددگار جانیں اور غور
کریں کہ اس نوبت کو کس نے اُنھیں پونہچایا کیونکہ
جس نے اِس نوبت کو پونہچایا وہ موجود ہے اور قادر
و توانا ہے —— یہ صاحب بطور عظ و نصیحت جو
بیان کرتے تھے، ایسی ایسی کلام تاثیر سے اون کی
زبان گویا تھی کہ ہر ایک سامع بیساختہ گوش بر آواز
تھا۔ اور ہر شخص کو جراءت ایمان اور جوشش
دھرم چہرہ سے نمایاں تھی۔ الحق ان من
البیان لسحراً۔

انّ اللہ علیٰ کلّ شئ قدیر
وکلّ شئ ھالک الّا وجہہٗ

خدا میں سب قدرت ہے اور ہر چیز سوا ذاتِ
خدا کے ہلاک ہونے والی اے اہلِ وطن انگریزوں
کی عقل و تدبیر اور بندوبست و انتظام اور وسعت
وسلطنت اور کثرت زر خزانہ و آمدنی خرچ دیکھ
کر شاید تمہاری ہمت پست ہوتی ہے کہ ایسی سلطنت
کیوں کر دفعتاً تباہ ہو سکتی ہے۔ لیکن جو لوگ مسلمان
برادر ایمانی ہیں اُنھیں چاہیئے کہ اگر بمقتضائے
بشریت کچھ بھی اضطراب و فکر دامنگیر خاطر ہو تو اپنی
کتب دینی قرآن و تفسیر و حدیث کی طرف رجوع
کریں اور جو لوگ ہندو دھرم ہیں وہ اپنے گیان
اور دھرم کے پرکاش سے دل روشن کر کے اوّل
یقین کریں کہ سوائے آدپرش یعنی ذاتِ قدیم جناب
الٰہی کسی کو قدرت کاملہ اور ہمیشہ بقا نہیں ہے۔
اپنے دھرم کتھا کی کتابیں دیکھیں کہ اِسی ہندوستان
کی سلطنت میں کیسی کیسی زبردست عالی شان سلطنتیں
ہوئیں اور کیوں کر فنا ہو گئیں۔ راون سنگل دیپ
کا راجہ کہ راکشش یعنی دیوزادوں کی فوج اپنے
ساتھ رکھتا تھا، یہاں تک کہ راجہ رام چندر کو
کہ چشم و چراغ خاندان سورج بنس کے تھے شکست
دی اور غالب آیا، لیکن غور کرو کہ قدرت الٰہی

سب پر غالب ہے ۔ وشیوں کی فوج سے راجہ رام چندر نے اوس کا اور اس کی فوج کا نام صفحہ عالم سے مٹا دیا ۔ کنس متھرا پور کا راجہ کیسا زبردست ہوا کہ تمام دنیا کو فتح کر کے اندر لوک تک چڑھ جانے کا ارادہ کیا ۔ یدو کل اور سورسین کے خاندان میں ایک سری کشن مہاراج ایسے پیدا ہوئے کہ سوائے نام کے نشان بھی نہ چھوڑا ۔ علاوہ ازیں چھتریوں کا خاندان کیسا شجاع اور صاحب ہمت تھا کہ برہمنوں کے ساتھ برابری کا دعویٰ رکھتا تھا ، خدا کی قدرت پر نظر کرو کہ پرسرام نام راجہ نے اونھیں کیسا غارت کیا اور انجام کو بعد راجہ جنم جی کے ایسے نیست و نابود ہوئے کہ نام و نشان اون کا بھی کہیں نہ رہا ۔ پس جب کہ تم دیکھتے ہو کہ ہمیشہ کیسی کیسی سلطنتیں اور حکومتیں بعد چند مدت کے دوسری قوم کے ہاتھ سے خدا تباہ کر دیتا ہے ، تو تم کیوں نہیں خیال کرتے کہ خدا نے اپنی قدرتِ کاملہ سے یہاں سامانِ غیبی بھیجا ہے تاکہ اوس قوم کو جو سو برس کے استقلال سلطنت سے خلق کو حقیر اور تمام تمھارے بھائی بندوں کو کالا آدمی کالا آدمی کہہ کر ذلیل و خوار کرتے تھے ، نشانِ الٰہی کا نمونہ دکھلائے ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اسی فکر و تردد اور رنج و الم سے تمھارے کھانے پینے اور سونے بیٹھنے میں فرق آگیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اس یادد ہی سے خدا تم کو صبر و استقلال عنایت کرے [گا] اور پراگندگی خاطر رفع ہو جائے گی ۔ بلکہ لازم ہے کہ بالکل خوف و خطر کو اپنے دل سے اٹھا دو کہ اب ڈرنا ، یہاں تک کہ بیم و یاس سے شہر چھوڑ کر بھاگنا گویا قدرتِ کاملہ اور حفاظتِ حافظ حقیقی کا انکار کرنا ہے ۔

اے برادرانِ عزیز! اس معرکہ میں جتنا تم گھبراتے ہو اور بے صبری کرتے ہو اور مارے ڈر کے دبتے ہو ، زیادہ تر قابلِ الزام ہو ۔ کہ گویا صاف ضعفِ ایمان اپنا ظاہر کرتے ہو ۔ کیا نہیں دیکھتے کتابوں میں کہ ایک غریب بڑھیا کے روٹی پکانے کے تنور میں سے ایسا طوفانِ آب نکلا کہ تمام عالم کو غرق کر دیا ۔ فرعون کو باوجود شان و شوکت و جاہ و حشمت و ملک و مال کے کہ انتہائی درجہ ہے ، یعنی دعویٰ خدائی بھی کرتا تھا ، اوس کی تمام جمعیت و جماعت کو ایک دم میں غرق دریائے نیل کر دیا ۔ قوم عاد کو کہ ساٹھ ساٹھ اور اسی اسی گز کے قد رکھتے تھے اور وہ عظیم الشان محل اور قلعہ اون کے کہ آسمان سے باتیں کرتے تھے ، ایک آندھی کے جھونکے میں جڑ بنیاد سے اوکھاڑ کر اوڑا دئے ۔ کفار ثمود یعنی امتِ حضرت صالحؑ کو ایک زلزلہ ہولناک اور آوازِ خوفناک سے ہلاک کر دیا ۔ علیٰ ہذا القیاس نمرود کو معہ اوس کے لشکرِ کثیر اور جمِ غفیر کے مچھر میں

سے مروا ڈالا۔ اصحاب الفیل کو مع فیلان کوہ پیکر ابابیل جیسے طائرانِ ضعیف الجثہ سے، ایسے سنگریزوں سے کہ چنے کے دانوں سے بڑے نہ تھے، طرفتہ العین میں خاک میں ملا دیا اور باوجود اس کے قدرت نمائی یہ ہے کہ ان تمام گروہانِ مذکورہ بالا میں جملہ اہلِ کفر و عناد مبتلائے عذاب الٰہی ہوئے اور سب اہلِ ایمان صحیح و سلامت محفوظ رہے۔ وہ خلفائے عباسیہ کہ جن کی نشتر نشتر گز کی آستینیں ہوتی تھیں، مصافحہ و قدم بوسی اون کی میسر نہ آتی تھی۔ دور سے جو شخص آستین کے سرے کو عوض مصافحہ کے مس کر لیتا تھا گویا بہشت کی جاگیر حاصل کر لیتا تھا، بعد چند مدت تاتاریوں کو ہمت مردانہ دے کر ہلاکو سے چنگیز خاں سا ایسا پیدا کیا کہ جملہ سلطنتِ عباسیہ تباہ ہو گئی اور عالم کا خون بہا دیا۔ ایک زمانہ میں سبکتگین و خاندانِ غزنویہ کو کمال ترقی دی۔ بعد چند مدت خاندانِ غوری پیدا کر دیا کہ تمام سلطنتِ غزنویہ کو زیر و زبر کر کے اون کے اقبال اور رعایا کو تہ تیغ کر دیا۔ غوریوں کو غلجیوں نے ہندستان سے نکالا۔ علیٰ ہذا القیاس فارس میں صفویہ کو قاچار نے نیست و نابود کر دیا۔ جب کہ بموجب تقریر مصرحۂ بالا تم دیکھتے ہو کہ چنے برابر کنکر سے ابابیل جیسا جانور فیل و اصحاب فیل کو ہلاک کرے اور ہوا کو کہ نہایت سرد ہلکا جسم سیال ہے، قادرِ حقیقی ایسی قوت بخشے کہ قوم عاد کو بایں عظم و شان خاک میں ملا دے۔ نمرود و لشکرِ نمرود کو مچھر جیسا ایک پشہ بے مقدار جانور فنا کر دے۔ علیٰ ہذا القیاس قوم ثمود کے لئے خود بخود زمین میں حرکت پیدا ہو یعنی زلزلے سے ہلاک ہو۔ پس کیا جائے تردد ہے تم کو کہ بہمتِ خدا دادا ایک آدمی دوسرے آدمی کو ہلاک کرے اور آدمی بھی وہ آدمی کہ گویا درحقیقت اون کے ہاتھ پانو بلکہ دراصل اون کی چلتی تلوار، کہ اُنہیں کے ذریعہ سے صدہا ملک فتح کئے اور بہتیرے ولایتوں کو زیر و زبر کیا۔ انھیں کی ہمراہی و اعانت و پشت پناہی سے سلاطین اولی العزم روم و روس و عراق و فارس و چین و ماچین بلکہ تمام ممالک فرنگ و یورپ اپنے ہی دل میں کچھ سمجھتے تھے اور چپکے ہو رہتے تھے۔ جہاں تک ممکن تھا مقابلہ و جنگ و جدل سے پہلو تہی کرتے تھے اور باوجود اس کے عالم ظاہر میں دیکھتے ہو کہ جمعیت ان کی بھی بہ نسبت گوروں کے دو چند ہے بلکہ اگر اپنے تئیں بھی مرد مجھو اور ہوش حواس اور مردمی کو ہاتھ سے نہ دو اور واقعات مذکورہ بالا کو مد نظر رکھ کر ہمتِ مردانہ پر کمر باندہ لو تو وہی دو ہاتھ تمھارے ہیں، وہی دو ہاتھ اون کے تھیں جیسے ہیں۔ ایک ایک تم میں سے مرد میدان ہے کہ بتائید الٰہی مخالفوں کے لئے شیر ببر اور

خونخوار ہیں، اور تعداد میں اون سے صد چند بلکہ ہزار چند۔ لیکن افسوس ہے کہ جن لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے اون میں سے شاید سو پچاس میں ایک دو آدمی تلوار بہ نظر حربہ پاس رکھتے ہیں، ورنہ جو ہے وہ بجائے سپاہیوں کو در باب عدم تن دہی الزام دیتا ہے اور سوائے بدحواسی اور بسورتی صورت کے اور کچھ بات نہیں کرتے۔ طرفہ تر یہ ہے کہ باوجود اِن خوفوں اور ہولوں کے بھی خدا سے نہیں ڈرتے۔ متوحش اور جھوٹی اور بے اصل خبریں بناتے ہیں۔ کاش اوس کے عوض کچھ مسلمان خدا اور رسول کا نام لیں اور ہندو پرمیشر اور نارائن کو یاد کریں۔ اپنے اپنے دھرم ایمان کے موافق اپنے اپنے بزرگانِ دین کی طرف رجوع کریں اور بہ عجز و زاری دعا کریں کہ خدا اس آفت کو جلد رفع کرے اور انجام اِس کا بخیر کرے لیکن اے سپاہ دلیر! اے تلنگانِ نرہ شیر! تواریخوں میں جس طرح سے کہ سلطنت ہائے سابقہ میں کارنامہائے شجاعانِ زمانِ گذشتہ یادگار ہیں کہ تواریخ ہند میں خاندان یدو بنسی میں بھیم و ارجن وغیرہ بہادری میں یادگار ہیں اور علیٰ ہذا القیاس تواریخ فارسی میں شجاعت رستم و سام اور سلطنت اہل اسلام میں فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان اور دلیران فوج چنگیز خانی و بہادران ہلاکو خانی و نواح نادریہ تواریخوں میں لکھی چلی آتی ہیں اور آخر زمانے کے لوگوں کی ہمت کو بڑھاتے ہیں اور جرأت کو ترقی دیتے ہیں، اسی طرح سے یہ معرکہ تمہارا بھی تواریخوں میں یادگار رہے گا کہ کس بہادری اور جواں مردی سے تم نے ایسی اولوالعزم اور متکبر سلطنت کے کبر و غرور کو توڑا ہے اور اون کی نخوت فرعونی اور غرور شدادی کو یک سر خاک میں ملا دیا ہے اور ہندستان کی سلطنت کو، کہ جس پر بڑے بڑے بادشاہوں کا دانت تھا، اور اون سے [انگریزوں سے] نہ لے سکتے تھے، تم نے اون کے قبضہ اقتدار سے نکال لیا اور رعایائے ہندستان کو کہ بلائے ناگہانی میں آ گئی تھی، اس مصیبت سے نجات دی۔ خدا کو اپنا مددگار سمجھو اور اوس سے ہر وقت ڈرتے رہو اور خائف ہو کر مدد چاہتے رہو کہ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہے۔

فروخت اجناس بازارہائے شہر میں

شہر میں بہ انتظام و کارگذاری گشت و گرداوری کوتوال صاحب و تھانہ داران وغیرہ کے چوری نقب زنی وغیرہ کا بہت بندوبست ہے کہیں شکایت اس کی نہیں سُنی جاتی، مگر بعضے ظریف کہتے ہیں کہ جب سرزوری جاتی رہے جب بھی نقب اور چوری کا یہی حسن انتظام ہے تو زیادہ محل تعریف ہو۔ دوکانداران شہر نے بڑی ظلم زیادتی کر رکھی ہے کہ اجناس ضروری و

اشیائے کار آمدنی تصرفی روزمرہ میں لوگوں کو بہت تکلیف ہے کہ اکثر اشیاء بالکل ملتی ہی نہیں اور جو ملتی ہیں تو بہت گراں اور مہنگی۔ ہر ایک بازار میں گنتی کی دوکانیں کھُلی دکھائی دیتی ہیں اور جو دوکان کھُلی ہوتی ہے اُس پر خریدارانِ ضرورت مند کی یہ حالت ہے کہ گویا یک انار و صد بیمار اسی نسبت سے جنس بہت خراب اور مال ناقص ہے۔ مگر پیٹ ظالم ہے اور ضرورت خراب کرتی ہے لاچار لوگ لئے جاتے ہیں اور جو کچھ ہاتھ لگتا ہے اُسے غنیمت جانتے ہیں۔ سچ ہے ؎

گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است

کڑوا اور چکٹا ہوا گھی فی روپیہ قریب دو آثار بکتا ہے گیہوں اگرچہ ۲۵، آثار ۲۶، آثار ہیں لیکن آٹا نہایت کم یاب بلکہ اب نایاب ہو گیا ہے۔ ردے اور میدہ کا تو کیا ذکر ہے۔ اور گیہوں جو ملتے بھی ہیں تو روپیہ آٹھ آنہ کے بڑے بڑے بازاروں میں سے ملتے ہیں زیادہ اکٹھے نہیں دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن سفید گیہوں بحکم عنقا و ید بیضا ہیں۔ اور اس میں بھی ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ پسنہاری کو دو تو بہ ہزار خرابی پیسنے کو راضی ہوتی ہے اور لے جاتی ہے۔ دوسرے دن آکر کہہ دیتی ہے کہ رستہ میں سے کوئی چھین کر لے گیا۔ اور اس پر قیاس کرنا چاہیئے۔ نمک و مصالح وغیرہ کا۔ اور اگر نرخ میں زیادہ خوبی دیدہ درستی جنس میں تکرار کرو تو دوکان دار فوراً اوپر سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے کہ دس خریدار اور موجود ہیں۔ ترکاری ساگ وغیرہ میں بھی یہی حال ہے۔ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ اکثر بازاروں میں بینگن اور کدو تک نہیں ملتا۔ آلو اور اروی بھی پہلے کا بقیہ، گلی سڑی کہیں کہیں کے دور اندیش کنجڑوں نے لگا رکھی ہیں۔ باغاتِ شہر سے جو کچھ چیز ہاتھ لگتی ہے وہ البتہ بعض بعض جگہ پہنچتی ہے۔ غربا بلکہ متوسط الحال لوگ بھی ہونٹ چاٹتے رہتے ہیں۔

رنگین مزاجانِ شہر خصوص مستورات کہ جو پان زردے کی عادی ہیں نہایت تکلیف میں ہیں کہ پان پیپل کے پتے برابر زیر جامع مسجد مقام منڈی سے دو روپے کو ہاتھ آتا ہے۔ یا تو یہاں یہ حال تھا کہ اہلِ شہر شوقین زردہ کھانے والوں سے زیادہ مُنہ لال رکھتے تھے کس دنا کس گلوری مونہہ میں لئے پھرتا تھا یا یہ حال ہے کہ زردے والے بھی خاک پھانکتے ہیں کہ لوازماتِ پان کی بھی بہت گراں قیمت ہو گئی ہے۔ یہ وہی باتیں پیش آتی ہیں کہ کم ظرفانِ شہر پہلے جنس کی چیزوں میں سو سو طرح کے رخنہ نکالتے تھے جو بے سود اور دخانی گیہوں ڈھونڈتا ہے۔ کبھی آٹے کو بودار بتلاتے تھے کبھی کہتے تھے کہ آٹا کرکرا ہے کبھی کہتے تھے گیہوں جرائے ہیں، گلے میں نوالا اٹکتا ہے اور مقدار میں اس قدر

اسراف کرتے تھے کہ ہمیشہ صرف روزمرہ سے بہت
زیادہ بچ رہتا تھا۔ اگر فقیروں کو دیتے تھے تو فقیر
باسی دیکھ کر گلی کی موریوں میں ڈال جاتے تھے۔ خدا
کی قدرت ہے۔ خیر آئندہ اللہ خیر رکھے۔ دیکھیے ہم
لوگوں کے اعمال کیا کیا کچھ دکھاویں گے۔ علاوہ ازیں
ایک امر ضروری قابلِ توجہ منتظمانِ بندوبست و
منصرمانِ انتظام ہے۔ کہ جس سے رعایا کو بہت تکلیف
ہے یعنی سقوں نے پانی بھرنا چھوڑ دیا ہے۔ جو
صاحب مقدور ہیں اُن کے نوکر موجود ہیں۔ شرفاء
بے چارے ٹلیاں کندھوں پر لئے بھرتے پھرتے ہیں
جب کاروبار مزدور اور کام کھانے پکانے کے جاری
ہوتے ہیں۔ حلال خور بقول مصراع مشہور ع
برعکس نہند نام زنگی کافور
یکسر حرام خور ہو گئے۔ بہت محلے کئی کئی دن تک نہیں
کمائے گئے۔ اگر یہی حال رہا تو تعفن کشتہ و اموات
کی بھی اعانت ہو کر ہوا بگڑ جائے گی اور تمام شہر
بلکہ اطراف و نواح میں بھی وبا پھیل جائے گی اور
اس میں شک نہیں کہ جو لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر
بھاگ گئے یا بیدل ہو کر ارادہ بھاگنے کا رکھتے
ہیں اس قسم کی تکلیفات سے بھی اُنھیں عذر معقول
واسطے ترکِ شہر کے ہاتھ آجائے گا۔ شعر

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

خلاصہ اخبار فلک اقتدار سلطانی

تاریخ ششم شوال یوم شنبہ میں مرقوم ہے کہ
حضورِ اقدس نے تمام فرزندانِ نامدار کو طلب فرما
کے ارشاد کیا کہ یہ نیاز مندِ بارگاہِ کبریا بسبب
انحراف و اعراض سپاہ کے چاہتا ہے کہ پایۂ تخت
حکومت سلطنت کو خیر باد کہے اور ترکِ لباس اور
دلق خاکستری کو لباسِ فرمانروائی پر ترجیح دیتا ہے۔
اور ارادہ ہے کہ اول درگاہ حضرت خواجہ صاحب
قدس سرہ میں فائز ہو اور پھر مشرف بہ آستانِ کرامت
نشانِ حرمین شریفین ہو۔ سو سب مرشد زادوں نے
متفق اللفظ امتثالِ فرمان کا اقرار کیا اور پوشاک
خاکستری اختیار کی۔ انجام یہ کہ مرزا ابوبکر بہادر اور
مرزا خضر سلطان بہادر معہ افسر پلاٹن واسطے لڑائی
میرٹھ کے منصوب ہوئے۔ ساتویں کو شقجات واسطے
انتظام اور حکم تاریخ گذشتہ جاری ہوئے۔ آٹھویں
تاریخ شقجات بہ نام مرشد زادگان والا تبار
واسطے انتظام شہر وغیرہ کے جاری ہوئے۔ افسرانِ
پلاٹن کی عرضی پر حکم ہوا کہ اپنے کام پر مختار ہیں۔
بروقت درستی سامان روانہ ہوں۔ اور راجہ
دیبی سنگھ کو واسطے بھیجنے اپنے معتمد کے اور محسن الدولہ
احمد مرزا خاں کے نام شقجات واسطے جلانے ریواڑی
کے ہمراہ لانے کورادل لچھمن سنگھ کے جاری ہوئے۔

نویں تاریخ تحصیلدار کوٹ قاسم حاضر ہوا۔ نذر گذرانی۔ حسب معمول احکام جاری ہوئے۔ دسویں تاریخ خزانہ آمد ہانسی جو داخل ہوا تو شمار اُس کا ایک لاکھ اونیس ہزار روپیہ ہوا۔ گیارہویں کو واسطے تقسیم تنخواہ کارخانجات کے حکم ہوا اور تاکید انتظام عمل میں آئی۔ اور خزانہ متھرا ایک لاکھ ستاون ہزار شمار ہوا۔

بارہویں تاریخ عرض ہوئی کہ خزانہ اور فوج آگرہ سے آتے ہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ خبر محض غلط تھی۔ عرض ہوئی کہ گورہائے مقیمان پل ہنڈن علی پور کی طرف چلے گئے۔ سپاہ کو حکم ہوا کہ اگر دعویٰ اظہار حق کا ہے تو قصد جنگ کا کریں اور اگر یہ حیلہ واسطے قتل و غارت اموال بندگان خدا کے ہے تو اس کا کچھ علاج نہیں۔

جنگ گورہائے آمد انبالہ وغیرہ براہ علی پور وغیرہ مراتب

سُنا گیا کہ وہ جو سنا جاتا تھا کہ انبالہ کرنال سے جمعیت گورہ آتی ہے ظاہرا علی پور کی طرف وہ آپہنچی اور میرٹھ والے جو ہینڈن کے پل پر تھے۔ وہ بھی اُن سے جا ملے انجام یہ کہ قریب سبزی منڈی کے یہاں کی فوج بادمنے کہ مورچوں کو گئی لیکن اخیر کار وہ گاہ پیر غیب دکوٹھی ہندو راؤ اور بادہ قریب چھاؤنی گرد شہر گوروں نے مورچہائے متعدد روکے پندرھویں تاریخ صبح سے گولہ زنی گوروں نے شروع کی اوپر سے بالائے کشمیری دروازہ و موری دروازہ و کابلی دروازہ سے توپ زنی ہوئی اور دن رات آج تک ہوتی ہے۔ ہنوز روز اول ہے۔ ہر روز حملہ فوج منصور کا گوروں پر ہوتا ہے۔ طرفین میں کشتہ و خستہ ہوتے ہیں آخر کار شام کو فوج منصور شہر میں آ داخل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ گورہ معہ گھسیارہ، سوار اور پیادہ سب قریب دو یا ڈھائی ہزار کے تھے۔ اب گھسیاروں سمیت کوئی چار پانچ سو ہوں گے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ تحقیق شمار تک بھی اب تک معلوم نہیں۔ اس تعداد کا اصلا یقین نہیں۔ فوج نصیر آباد آنے کو ہے۔ میرٹھ سے انبالے بریلی سے اور لکھنؤ سے فوج عنایت الہی سے آ گئی ہے اب اُن کا حملہ مشہور ہے کہ ہوگا۔ شہر میں ظاہرا لوگ بد خواہان انگریزوں مزدور اور ستہ وغیرہ سے کثرت فوج گورہ سنتے ہیں اور ہراساں ہوتے ہیں بالخصوص دن رات کی گولہ زنی سے لوگوں کو بہت اذیت اور کھلبلی ہوتی ہے اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ مرتا بھی گورہ کھو رہے ہیں لیکن نظر بر مصرحات نصیحت مرقومہ صفحہ اولی بہ عنایت الہی کچھ اندیشہ نہیں چاہیئے مگر نظر بر عالم اسباب احتیاط و انتظام ضرور ہے۔ اُن کے لئے مسدودی اور چار طرف سے گھیرا پڑنا ضرور ہے۔ اور جو لوگ رسد وغیرہ میں اعانت کرتے ہیں اُن کی

سزا نہایت جلد لازم ہے۔ اور فوج کا صرف شہر میں بیٹھا رہنا ہرگز نہیں چاہیئے۔ مُہلت اصلا دینی نہیں چاہیئے وہ ہرگز رسد طلبی مبنی [کلکتہ بمبئی] و مدراس وغیرہ سے غافل نہ ہوں گے اور اُون کی چٹھیاں ہر طرح جاری ہوں گی۔ الغرض جتنی تعجیل اُون کے استیصال میں ممکن ہو واجب ہے۔ یہ کام بہت خوب کیا فوج نے کہ ایک رسد پونہچانے والے کو مار ڈالا اور کوتوالی میں لٹکا دیا گیا۔ اس طرح جو اس قسم کے لوگوں کو سزا ہو جاوے گی تو کوئی ایسا کام نہ کرے گا بلکہ ہر دیہات میں اِسی طرح لٹکانا چاہیئے۔ اگر دو تین پلٹن اور کچھ رسالہائے سواران علی پور کی طرف سونی پت پانی پت کے رستے میں تعینات ہوں۔ اور ایک ایک رسد رسان و مددگار گرفتار و سزایاب ہو [تو] سب کو عبرت ہو جائے۔ تحصیلدار لوگ علاقوں پر متعین ہوں [جو] رسد فوج منصورہ کو دیویں۔ زمینداروں کو دباغت ہو۔ سب زمیندار کانپ اُوٹھیں گے اور سب کام دُرست ہو جاویں گے۔ ابکی حملہ میں انشاء اللہ تمام گوروں کو صبح و شام میں گور کنارہ پونہچا دیا جاتا ہے۔ سب خرد و کلاں کو دعا و التجا بہ جناب کبریا ضرور ہے۔ کہ ہمارے حضرت ظلِ سبحانی کا بول بالا اور اقبال و ملک زیادتی پکڑے۔ یہ بادشاہ ہمارے اولیائے مقبولین بارگاہ الٰہی سے ہیں۔ سالہا سال گویا قیدِ فرنگ میں رہے دم نہیں مارا۔ آپ خود کسی کو ترغیب نہیں کی۔ فوج کے یا خزانہ کے خواہاں اپنی طرف سے نہیں ہوتے۔ از خود نعمتِ خداداد آئی ہے۔ اب بھی آمادۂ لباسِ فقیری بارادہ زیارت حرمین شریفین مستعد ہیں۔ یہ جو کچھ کیا اور کرتے ہیں فوج خداداد آپ کرتی ہے۔ درحقیقت بادشاہ سلامت جب بھی اُون سے [انگریزوں سے] مجبور اور گوشۂ قناعت میں شکر گذار تھے۔ اب اِن کے [باغیوں کے] ہاتھوں گرفتار ہیں۔ خدائے تعالےٰ ہر حال میں ہمارے بادشاہ کا مددگار رہے۔ رعایا کو فوج کو لازم ہے کہ بادشاہ کی رضا جوئی اور مددگاری کو رضائے خدا و رسول و مددگاری خدا و رسول تصور کریں اور انگریزوں کے رعب و فریب میں ہرگز نہ آویں۔ انھوں نے جو ملک لیا ہے فریب سے سازش سے لیا ہے۔ اور انجام کو بدعہدی کی ہے۔ ایک شخص آئندہ لکھنؤ یہ فریب اُن کا بیان کرتا ہے کہ رستہ میں ہر ویران تھانہ پر از راہِ فریب کے اشتہار مضامینِ کاذبہ لگا دیئے ہیں جس میں فریب دیتے ہیں لوگوں کو [کہ] دہلی میں اور سب جگہ ہماری عملداری ہے۔

چند مفسدوں نے فساد کیا تھا اُون کو سزا دی جاوے گی۔ اور تمام رعایا اور افواج ہمارے تابع ہے۔ غرض انواعِ و اقسام کے اِسی طرح کے فریبوں سے اب بھی کوتاہی نہیں۔

باہتمام بندہ سید عبداللہ مہتمم مطبع دہلی اردو اخبار میں چھپا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دیں تو بعد شش ماہی اور سہ روپیہ سالانہ

نمبر ۲۴ بتاریخ ۲۱ ماہ جون ۱۸۵۷ء مطابق ۲۸ شوال المکرم ۱۲۷۳ ہجری جلد ۱۹

خط

اے مہتمم صاحب چند نصیحت اور چند چیزیں جو کہ میں نے سُنی ہیں اور سُنتا ہوں واسطے اپنے مُلک والوں اور آپ کے ناظرین اخبار کے لکھتا ہوں اگرچہ خبروں پر علی الخصوص اس وقت میں اعتبارِ تام اور اطمینانِ ایقان کجا لیکن نظر بر تواتر بعض بعض باتوں کے البتہ گذارش ہوتی ہیں۔ آیندہ راست و دروغ بر راوی۔ اوّل نصیحت راقمِ حقیر کی اپنے ملک والوں ہندو مسلماں سب کو یہ ہے کہ یہ اسباب جو باقی رہیں اور ان کے دین و ملت دھرم ایمان کے خود بخود قدرتِ الٰہی سے ظہور میں آئے ہیں اسے صرف مشیتِ الٰہی اور قدرتِ خاص قادر علی الاطلاق سے تصور کریں اور حمد و شکرِ پروردگارِ عالم سے غافل ہونا نہیں چاہیے۔ جس قدر حمد و شکرِ منعمِ حقیقی اور خیرات مبرات اور پُن اَرتھ ہو سکے دن رات اموراتِ حسنات میں صرف اوقات چاہیے۔ اور اصلاً اندیشہ اور فکر دل میں جان و مال کی طرف سے نہیں رکھنا چاہیے۔ یعنے ان فکروں میں اور خلجان و وسواس میں اپنا وقتِ عزیز ضایع کرنا نہیں چاہیے اعتصام و تمسکِ حافظِ حقیقی قادر علی الاطلاق پر ہر آن اور ہر لمحہ ضرور لازم ہے یقین رکھنا چاہیے کہ جس معبود و قادر بے عدیل ملیک مقتدر نے خود بخود دشمنانِ دینِ ہنود و مسلمین کا رعب اُنھیں کے ملازمین و تابعین کے دل سے یکقلم اُٹھا لیا اور اصلاً و مطلقاً نوکری اور حکومت اور رعب حکامِ عالم حکومت میں حاکموں کا اُنکے دل میں نہ رہا اور اس تمام سپاہ اور خزانہ کو بے سعی و کوشش و طلب و خواہش خود بخود خدائے قدیر حاکمِ بے نظیر نے پایۂ تختِ سلطانی و جہانبانی میں حاضر کر دیا تو اب تم کو کیا بھروسا اپنے خدائے قدیر کی قدرت و حکومت و اختیار و حفاظت پر نہیں کہ تم سراسیمہ ہو اور اندیشہ دل میں لاؤ۔ تم اپنے دل میں اطمینان رکھو کہ نصاریٰ مغضوبِ الٰہی

ہوگئے ہیں اُن کو کبر و غرور بدرجہ وفور دماغ میں سما گیا
تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کو کبر و غرور نہایت ناپسند ہے۔ اس
کے برابر کسی چیز کو اللہ نہیں ناپسند رکھتا۔ اور علاوہ اس
کے یہ لوگ لوگوں کے مذہب و ملت کے لاگو ہوگئے
تھے اور کھانے پینے اور پرورشِ عالم میں خلل انداز
ہوکر اور دباؤ ڈال کر اپنے مذہب میں لانا چاہتے تھے
اور اللہ تعالےٰ کی صفت رب العالمین ہونے سے
درحقیقت انکار کرنے لگے اور قدرت و انعامِ الہیٰ
کے منکر ہوگئے تھے، تو کیوں کر نہ مغضوب ہوتے۔ تم
گوروں کے روزمرّہ کی توپ بازی اور شور و غوغا اور
دھواں دھاں سے کچھ اندیشہ نہ کرو۔ یہ چند روز چند
ساعت کی تکلیف کانوں کی ہے جس کی اجل ہوتی ہے
وہی مرتا ہے بے آئے کوئی نہیں جاتا۔ غور کرو کہ اگر
آئی ہوتی ہے تو بغیر توپ گولہ یا بندوق کے کوئی
نہیں مر سکتا؟ یاد کرو ارشاد صداقت بنیاد حضرت
رب العباد کہ فرماتا ہے یدرککم الموت و ان کنتم فی
بروج مشیدۃ۔ سپاہ منصورہ کو لازم ہے کہ وہ بدستور
دل قوی، عدو کش، شجاعت پیشہ رہیں کہ دین و دنیا
میں سب جگہ سرخروئی اللہ تعالےٰ نے ان کو نصیب
کی ہے۔ میدان میں پائے ثبات ہمیشہ قائم رکھیں۔ سپاہ
کو یاد رہے اور یہ خیال رکھیں کہ ہم تائیدِ الہیٰ ہمراہ رکھتے
ہیں۔ جس وقت میدان میں مخالفان دین سے مقابلہ
ہوا اور کچھ ان کا قدم اچانک بڑھتا بھی دیکھیں تو ہرگز
خوف دل میں نہ لاویں۔ یہ جانیں کہ گورے اپنے پانو
گور کنارے آتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے فتح و فیروزی
اون سے لے لی ہے۔ ایک نہیں دو توپیں اگر ہماری
بالفرض وہ پیش قدمی کر کے لے بھی لیں تو یاد رہے کہ
اللہ تعالیٰ جل جلالہ کہ قادر تمہارا ہے بطفیل رسول مقبول صلعم
کے زیادہ بڑھنے کی جرأت کبھی گورں کو ہرگز نہیں دے گا۔
تم یاد کرو بدر کی لڑائی کو کس طرح فرشتوں کی مدد لشکر
اسلام کے لئے بھیجی اور کیسا رعب کفار کے دل میں
ڈال دیا۔ مضمون سنلقی فی قلوب الذین کفرو والرعب
ساتھ وردِ کلمہ طیبہ یا مالک یوم الدین بحق ایاک نعبد
و ایاک نستعین کے دل میں رکھو کہ روزِ جناب بدر بار بار
یہی کلمہ رسولِ مختار کے وردِ زبان تھا اور دل بھرا
ہوا اطمینان سے۔ تم غور کرو کہ ہزار در ہزار گولہ
انھوں نے لگایا اور لگاتے ہیں لیکن حفاظتِ حافظ
حقیقی تمھاری شامل ہے، تو بجز معدودِ قلیل چند ذکور
و اناث خورد و کلاں کے کسی کی جان کو ضرر نہیں پونچا۔
اور تم اطمینان رکھو کہ اگر لاکھ گولہ وہ لگاویں سب
بیکار، اور انجام کو خود اُنھیں کی جان کے وبال و جنجال
ہونگے۔ تم ثبات دل کو ہاتھ سے نہ دو اور معرکہ میں
ثابت قدم رہو اور بھروسا خداوند تعالےٰ قادر
علی الاطلاق کی قدرت و نصرت پر دل سے رکھو تو
تمھارے لئے فتح نصیب ہے۔ مگر اذیت رسانی لوگوں
غریب غربا کی نہ اختیار کرنا۔ بلکہ آرام دہی اور حفاظت

رعایا کا اپنی دل سے عہد موثق اختیار اور مختار رکھو۔

اکثر بزرگ ابرار نیکوکار کے بیان سے از روئے عالم رویا معلوم ہوتا ہے کہ گورے بھلگے اور بھاگیں اور ہلاک ہوں صرف یہ خلجان خاطر اور تکالیف و پریشانی روز مرہ نتیجہ اور ثمرہ ہے بعض افعال عباد اور کبر و غرور کا ہمارے کہ بوساوس شیطانی ہوتا ہے' اسو لا حول و استغفار و بتفلائے وسیلہ انکیلئے علاج کافی ہے' اور عالم اسباب کی رعایت اور صاحبان اسباب قائلین تدابیر و اضائع و اطوار معرکہ ہائی جنگ کی طرح بھی چونکہ ایسے امور میں کاربندی ضرور ہے تو تم کو لازم ہے کہ انکی رسد بند کرو سُنا جاتا ہے کہ زیادہ تر رسدِ خورد و نوش اور میگزین انکو میرٹھ سے باگپت کے طرف سے آتی ہے۔ اس صورت میں ضرور ہے کہ ادھر کو سوار وغیرہ تعین ہوں...... بلکہ سوار رسد رسان وہاں کے صرف مجبوری سے اس کام پر سُنے جاتے ہیں۔ اور میرٹھ میں کل تین سو گورہ سُنا جاتا ہے۔ اگر فوج منصور وہاں پر جائے تو وہاں کے لوگ دین دوست منتظر مدد سُنے جاتے ہیں۔ وہ یہاں کے رعایا کی طرح بے عزم گوشہ گیر نہیں۔ وہ اس مقصد و عزم کے سُنے جاتے ہیں کہ ساتھ فوج کے مثل سپاہ مستعد و موجود ہوں اور وہاں دو سو سوار ہندوستانی رسالہ کے مجبور پھنسے ہوئے ہیں یہاں کی فوج جانے پر وہ بھی اپنے ہمراہ مددگار رجانو۔ ایک آدمی وہاں کے سواروں کی زبانی کہتا سُنا کہ میرٹھ کے رستہ میں ہینڈن کے پل سے غازی آباد کی طرف جاؤ تو رستہ میں کتنی سرنگیں میرٹھ کے پاس کھدی ہوئی ہیں تو اس صورت میں سردھنہ کی طرف سے اون پر حملہ کرنا مناسب بلکہ ضروری ہے۔ والعہدۃ علی الراوی۔ اور ڈاک اون کی میرٹھ اور کرنال اور آگرہ وغیرہ میں وہ لوگ جاری بتلاتے ہیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ یہاں اصلاً ڈاک اور خبر کا آج تک ٹھکانا نہیں جو کہ اصل مدار ہے تمام کاروں کا۔

بعض آیندہ گان میرٹھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے بعض دین دار اور دین دوست بجان و دل مستعد و مہیا ہیں۔ صرف منتظر یہاں کی مدد کے ہیں۔ اور ہر روز انگریز ایک دو کو رعایا میں سے قابو پا کر سزا سخت دیتے ہیں۔ مگر اکا دکا گورہ بھی گور کنارہ پہنچتا رہتا ہے۔ مگر وہ دو سو سوار سخت دشواری میں ہیں۔ اون کے ہتھیار حفاظت میں گوروں کے رہتے ہیں اور بستر اون کے گراب بھری ہوئی توپوں کے سامنے زد میں لگے ہوئے ہیں اور گورے پہرہ پر اور بتی توپ کی ہر وقت طیار۔ ان دو سو سواروں میں سے پچاس سوار کو ہتھیار دیکر رسد ان کے ساتھ یہاں کو روانہ ہوتی ہے اور باقی ڈیڑھ سو گویا اولی میں رہتے ہیں۔ جب یہ رسد پونہچا کے واپس جاتے تو اُن کے ہتھیار بدستور رکھ لئے جاتے ہیں اور پچاس دوسرے اسی طرح بھیجے جاتے ہیں غرض ان کی جان ناک میں

ہے اور مدد کے یہ خواہاں ہیں۔

یہ بھی سنا کہ یہاں کے زخمی گورہ مجہول الصحت کرانچیوں میں ڈال کر میرٹھ کو روانہ ہوتے ہیں۔ اُمید ہے کہ فضلِ معبود سے کہ اگر چار توپ بلکہ کم اس سے بھی مع سوار و سپاہ مناسب روانہ میرٹھ ہوں سردھنہ یا باگ پت کی طرف سے تو رسد کی بھی مسدودی ہو جاوے اور وہاں جاتے ہی گوروں کو گور کنار پہونچایا جاوے اور تحصیل وغیرہ امور بخوبی جاری ہو جاویں تو مظفر نگر اور بلند شہر وغیرہ اضلاع سب کی عملداری بسہولت و آسانی جاری جانو۔ لوگ بہت فریبوں سے شہر میں سے بھی بعض بعض چیزیں گوروں کو پہنچاتے تھے بلکہ سُنا گیا ہے کہ چار پائیوں پر مُردوں کے بہانے سے نان پاؤ وغیرہ لے جاتے تھے۔ سو تلنگوں نے بہت خوب۔ ہوشیاری سے گرفتار کیا اب اگرچہ کچھ مسدودی ایسے امور کے سُنی جاتی ہے مگر اور زیادہ تر کوشش اس باب میں چاہیے کہ یہاں کی خبریں انگریزوں کو نہ پہونچیں۔ اون کے نمک کی تاثیر اور حرام خوریاں اون کے وقت کی جن کو ابھی یاد ہیں اُور امید ہے اون کے عمل کی تو اُن کا ضعفِ ایمان ابھی اون کو جرأت کسی نہ کسی طرح کی مدد دے سکتا ہے۔ اس بات کی تلاش و تجسس نہایت ضروریات سے ہے اور اس کی مسدودی واجبات سے۔ مگر ان سب باتوں پر توکل و اعتصام حضرتِ قادرِ علی الاطلاق پر فرض ہے۔

کہ اگر لاکھ کوئی اُنکی اعانت و مددگاری کرے۔ خداوند تعالیٰ اہلِ دین کا مددگار ہے تو لاکھ طرح کی فریبکاری معاندین دین کے کام نہیں آنے کی حسبنا اللہ و نعم الوکیل ہر وقت پڑھنا چاہیے۔

ایک شخص میرٹھ سے بعد تحریر اس صفحہ کے آیا۔ اون سے معلوم ہوا کہ گورے اور انگریز سب مل کر صرف اب کوئی تین سو میرٹھ میں ہیں اور جو اون کا قابو بنتا ہے تو اپنی اذیت رسانوں کو چھائی میں پھانسی دیدیتے ہیں اور شہر میں بعض بعض کو پھانسی دے دی تھی۔ لیکن کوتوال وغیرہ نے کہا کہ اب شہر میں بلوہ ہو جانے کو ہے۔ سو وہاں یہ بات موقوف رہی۔ عملداری۔ شہر میں بظاہر صرف نام کو بھی ہے لیکن حکم نہیں جاری ہوتا جو مستغیث کوئی عرضی بھی دیتا ہے تو عرضی داخل دفتر کا حکم ہوتا ہے۔ اور یہی مظفر نگر اور سہارنپور کا کہتے ہیں۔ انگریز اور میم سہارنپور میں بہت ہیں ایک بنئے نے کسی گاؤں کے بسوات کہیں نیلام میں خریدے تھے۔ سو اب مالکوں نے قبضہ کر لیا۔ بنئے نے نالش کی۔ کلکٹر نے کہا کہ تمھارے اوس کے دونوں کے دو دو ہاتھ پاؤں ہیں تم قبضہ نہ دو۔ اس نے کہا کہ ہم کمزور وہ زبردست ہم سے کیا ہو۔ تو کلکٹر جیو کہنے لگے کہ بابا ہم بھی کمزور ہیں تو کیا کریں۔ وہ شخص یہی کہتے ہیں کہ سب لوگ وہاں خواہاں اور منتظر فرمان امدادِ حضورِ اقدس

ہیں ایسے میں مدد جاوے تو بخوبی عملداری سلطانی ہو جاوے۔

خلاصہ اخبار ملک اقتدار مطیع سلطانی

روز شنبہ ۱۳ ر شوال

کو مرشدزادہ ہائے آفاق جناب مرزا ظہیر الدین بہادر و مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا ابو بکر بہادر بروقت رونق افروزی دربار سب حاضر حضور اقدس ہوئے۔ ادائے آداب و کورنش بجا لائے۔ حکم قضا توام افسران پلاٹن کو ہوا کہ بمقام علی پور میں پہونچ کر ایسا انتظام اور ہنگامہ کارزار گرم کریں کہ پھر بے انتظامی و بدنسقی نہ ہووے اور واسطے سامان رسد کے حکم ہوا سو عرض ہوئی۔ کہ کل کی رات فوج روانہ علی پور ہوئی اور سامان رسد بھی خوب پہنچتا ہے، اور بھی عرض ہوئی کہ افواج پلاٹن بمقابلہ فوج انگریزی مقام شمع پور میں گئی مگر فوج انگریزی نے اپنے مورچے بطرف عقب فوج باندھے ہیں۔ اخیر روز بحضوری مرشدزادہ ہائے نامدار و اراکین والا مقدار ممدوحین متوجہ سیر و تفرج ہو کر داخل محل معلی بشرف بخشی خاص ڈیوڑھی ہوئے۔

روز یکشنبہ ۱۴ ر شوال

بحضوری حضار نامدار والا مقدار ممدوحین اور واسطے رسد رسانی افواج منصورہ کے تاکید ہوئی۔ وقت عصر عرض ہوئی کہ محافظان پارچن چالیس اونٹ مخالفوں کے گرفتار کر کے لائے۔ اور ہرکارہ و سوار خبر لائے کہ افواج منصورہ سرکارنے پیش قدمی کر کے اپنے مورچہ قائم کئے اور مخالفین پس پا ہوئے۔ حسب دستور سیر و تفرج اور مغرب کے وقت بعد سماعت معروضات افسران پلاٹن داخل عشرت سرا ہوئے۔ جناب مرزا ظہیر الدین بہادر کو حکم قضا توام ارشاد ہوا کہ شہر میں گشت کر کے ایسا انتظام کریں کہ اقویا ضعفا پر کسی طرح زبردستی نہ کر سکیں۔ اور کوتوال شہر کے نام حکم ہوا کہ شہر میں منادی کر دوے کہ جس کے گھر میں اسباب میگزین ہووے وہ حضور سرکار بندگان سلطانی میں حاضر کر دوے ورنہ مجرم سرکار ہوگا اور سزائے واجبی پاوے گا۔

روز دوشنبہ

۱۵ ر تاریخ عرض ہوئی کہ فوج انگلستان زار آمدہ مقام علی پور نے اول مثل مور و ملخ بہ فریب و دغا حملہ کیا۔ مگر آخر فوج منصورہ نے اُنھیں پس پا کیا اور داد مردانگی و جسارت ادا کی۔ سامان رسد کے لئے تاکید ارشاد ہوئی اور واسطے بھیجنے کمک کے حکم محکم صادر ہوا۔

سواران لکھنؤ نے ایسی داد شجاعت و مردانگی دی کہ بیان امکان میں نہیں آتی، اور بہت خستہ وکشتہ ہوئے بعد اس کے جناب مرزا خضر سلطان بہادر نے خود حاضر ہو کے حالات بشکر عرض کیے اور معتبر الدولہ بمعہ سامان روانہ ہوئے اور بہت آوازہ مردانگی وجسارت بلند کیا اور ترغیب کوشش حرب وضرب کو کام کیا۔

روز سہ شنبہ ۱۶ شوال

جناب مرزا ظہیر الدین بہادر و مرزا خضر سلطان بہادر بھی بمعہ سامان رسد وغیرہ رونق بخش لشکر ظفر اثر حسب الحکم اقدس ہوئے۔ وقت عصر ہرکارے اخبار مختلف البیان حالات جنگ لائے، اور اخیر روز سامان جنگ مثل میگزین و کمک سواران لشکر کو مکرر روانہ ہوئے۔

چہار شنبہ ۱۷

کوتوال کو احکام تاکید انتظام شہر ہوا۔ وقت عصر عرض ہوئی کہ دشمنان دین اطراف جواب میں فرار ہو گئے لیکن جا بجا سے گولہ توپ کے شہر کی طرف لگاتے ہیں سو اس طرف سے بھی گولہ اندازی اون کی طرف ہوتی ہے

روز پنجشنبہ ۱۸

عرض ہوئی کہ خزانہ و فوج سرسہ بہ عنایت خداداد حاضر ہوتی ہے۔ چنانچہ حسب الحکم عبدالمجید خاں جمعدار نے اونھیں حاضر کیا۔ سو میر محمد عظیم خاں خلف شاہزادہ جہاں اختر مرحوم بمعہ کمپنی ہا[۲] سواران وخزانہ سرسہ حاضر ہوئے۔ اور تینتیس ہزار روپیہ چار آنہ داخل خزانہ ہوئے۔ اور دفور عنایت خسروی سے ایک رومال خاص اور سولہ خیمہ واسطے ہمراہیوں کے مرحمت ہوئے اور بعد قبول نذر داخل محل معلی ہوئے۔

حکم حکم ہوا کہ تنخواہ کوتوال اور تمام تھا مواران اور محرروں اور برقندازوں کے تقسیم ہو جاوے۔ افسران پلٹن سرسہ کو ایک ہزار روپیہ انعام کا مرحمت ہوا اور دریا گنج میں اوتارے گئے۔ ایک ہاتی لشکر مخالفوں سے معہ فیلبان آیا سو میر وزیر علی خاں کے سپرد ہوا اور واسطے انتظام تاکید ہوئی۔

روز جمعہ ۱۹ تاریخ

عرض ہوئی کہ تین پلٹن اور دو رسالے بمعہ دیگر مردمان لکھنؤ سے حاضر ہوئے ہیں۔ حکم قضا توام صادر ہوا کہ سپاہیان باشندگان لکھنؤ

اُون کی شناخت کو جاویں اور پہچان کر بعد اطمینان بیرون دہلی دروازہ اُوتاریں۔ چنانچہ حسب الحکم زیر جھروکہ حاضر کیے گئے اور ایک ہزار روپیہ انعام کا حکم بحکم واسطے خوراک کے صادر ہوا اور مُعتبر الدولہ کو سامان رسد کے لیے تاکید ہوئی اور وہ سوار و پیادے واسطے جنگ مخالفوں کے چڑھ دوڑے۔ بعد عصر تاکید رسد رسانی صادر ہوئی اور واسطے کُشادگی دو کانوں کے اور رونق بازار کے بہ تاکید حکم بحکم صادر ہوا۔ اللہ تعالےٰ درگاہ سلامت باکرامت رکھے ہمارے حضور اقدس کو ذات اقدس اُن کی کو نعمائے الہٰی سے شمار کرنا چاہیے۔ ہر وقت ہر آن پرورش و آرام رعایا کی سوا کچھ کام اور خیال اپنی راحت و آرام کا نہیں۔ کیوں نہ ہو ظلِ الٰہی اُنھیں معنون کرہیں۔ اسم بامسمیٰ ہیں خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وطال عمرہ زاد شوکتہ واقبالہٗ وجندہ۔ آمین۔ یارب العالمین بحرمتہ محمدؐ و آلہ الطاہرین واصحابہ المنتجبین الہادین المہدیین اجمعین۔

فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہیے

اگر ہے دیدہ بینا نظر کر بچشم عبرت سے کہ ظنا وقت فرصت کا زمانہ میں ہے قسمت سے

اے اہلِ وطن عملداری تبدیل ہوئی رنگِ زمانہ تبدیل ہوا، انتظام ملک و سلطنت تبدیل ہوا۔ تم کو بھی چاہیے کہ اب اپنے عادات و حالات راحت پسندی و آرام دوستی کو، کہ لڑکپن سے ان کے عادی ہو گئے ہو، تبدیل کرو اور اپنی اصلاحِ حال کی فکر کرو عادت بے پروائی و کم ہمتی کو چھوڑ کر کمر ہمت کو چست باندھو۔ مآل کار کو اپنے دل میں سوچو کہ اب یہ زمانہ بہت نازک آیا ہے اور یہ وقت بہت کام کا ہے یعنی اگر سرمایۂ خوبیِ قسمت اور مادۂ لیاقت رکھتے ہو تو اب ترقی وحصول رتبہ عالی کچھ بات نہیں ہے۔ غیر دین اور غیر قوم اور غیر زبان ہونا حکام گذشتہ کا تمھارے ہمارے حق میں بہت ہی خللِ اندازِ روزگار تھا اور اختلافِ عادات و اخلاق و برخلافی رنگ و لباس باعثِ ناموافقت تھا۔ ہزار ہزار شکر ہے اور تم بھی خدا کی درگاہ میں شکر کرو کہ تمھاری قسمت پھری۔

انگریزوں کے زمانہ میں تمام عہدہائے جلیل القدر کہ جن میں زیادہ کی انتہا نہ تھی کم سے کم صدہا روپیہ مہینا ہوتا تھا، سب آپس میں اپنے ہم رنگوں کو دیتے تھے بموجب مثل مشہور کہ اندھا بانٹے ریوڑیاں اور پھر پھر کر اپنوں کو دے۔ خرچ اُون کا بھی ظاہر ہے کہ بہت بند و بست و تنگ چشمی و خشک مزاجی سے صرف کرتے تھے۔

باقی ہزارہا و لکھوکا روپیہ بچاتے تھے اور اپنی ولایت
کو لے جاتے تھے غرض اُن کا روپیہ کسی طرح ہمارے
ہندوستان میں نہیں پھیلتا تھا۔ اور اُون کے زر و مال
سے ہم لوگوں کو کچھ فیض نہ تھا۔ اور اہل ہند جو نوکر
ہوئے تھے تو سینکڑوں آدمیوں میں چند آدمیوں
کی نوبت سینکڑوں پر پہنچی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ
عنقریب انتظام و بندوبست اصلاح کا ہوتا ہے۔
دیکھنا کہ اس قدر علاقہ ہوں گے کہ اہل علم و اہلِ
کمال ڈھونڈھے نہیں ملیں گے۔ البتہ فی الحال کہ
نئی نئی عملداری تبدیل ہوئی ہے اس لئے یہ اور چند
روز کی تکلیف تمھارے واسطے ہے۔ لیکن ایک
بڑے افسوس کی بات ہے اور فی الحال قابل توجہ
اصلاح کہ ہندوستان میں چند روز سے رسم و رواج
میں بہت تغیر و تبدل ہوا ہے اور عادتیں ہم لوگوں
ایسی خراب ہو گئی ہیں کہ جس کے باب میں سوائے افسوس
کے کچھ بن نہیں آتا۔ یعنی بسبب نام بزرگوں کے جو
بعض جاگیردار یا پنشن دار تھے اور بسبب آبا و اجداد
کے اکثر آدمی اُن کو نسلاً بعد نسل وظیفہ پاتے تھے۔
اولاد اُون کی بعد اُون کے بہ باعث فارغ البالی
مال متاع موجودہ اور وظائف روزینہ کے ازراہِ
ناعاقبت بینی تعلیم و درس و تدریس کی طرف متوجہ
نہ ہوئی۔ اور نہ کوئی کمال حاصل کیا اُون کے فیض
صحبت سے اور شرفا کو بھی کاہلی اور سستی نے ایسا
گھیرا کہ اُوس کا نام انہوں نے قناعت اور توکل
رکھا اگر کسو نے اُون میں سے بڑی ہمت کی تو کوئی
بہت خفیف کسب اور آسان پیشہ بقدر روٹی
کمانے کے حاصل کیا کہ جس میں نہ اپنی حیثیت حال
کا خیال نہ رذالت و شرافتِ کسب کا خیال کیا۔
جو اتفاقاً کسی سبب خدا سازی سے کچھ پڑھ گئے
کہ یہ سب میں گویا صاحب مرتبہ و صاحب لیاقت
ہوئے وہ صرف بنے ہو گئے کہ سوائے قلم اوٹھانے
کے اور کچھ اُون سے نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں
کیسے ہی مفلس ہو جائیں مگر تمام اہلِ ہند کو سفرِ وطن
سے کرنا گویا دنیا سے سفر کرنا ہے۔ خلاصہ یہ کہ
جو شخص جس حال میں ہے درصورت کساد بازار
اور بند ہو جانے اور اس کام کے بالکل بیکار
ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہی امر آج زیادہ تر موجب
مصیبت اور باعث تکلیف ہمارا تمھارا ہو رہا
ہے کہ تمام شہر مفلس ہے۔ ایک ایک کا منھ تکتا ہے
اور کچھ کسی سے نہیں ہو سکتا۔ اس شہر میں فی الحال
اکثر لوگوں کی تنگ دستی اور مفلسی کا یہ حال ہے
کہ مٹھی بھر چنے بال بچوں کو کھلا کر گذارہ کر رہے
ہیں۔ برخلاف اس کے ولایت فارس و ترکستان
وغیرہ ولایات میں تمام ساکنین رعایا میں کوئی
شخص اُن میں ایسا نہیں کہ جسے دو تین صنعتوں
میں مہارت نہ ہو۔ اوّل یہی ہے کہ کوئی شخص

ان میں ایسا نہیں کہ جسے دو چار ہاتھ تلوار کے رواں نہ ہوں۔ فی الحال جو سر دست یہ معاملہ درپیش ہے ہم جب اپنے حال کی طرف غور کرتے ہیں تو جسے دیکھو تلوار کا نام تو رواں ہے لیکن تلوار کی گرفت اور اوس کے اصول و فروع تو ایک طرف کمر سے باندھنی بھی نہیں آتی۔ یہی سبب ہے کہ ہم سب رعایا آج بے دست و پا و حیران و متحیر دم بخود بیٹھے ہیں کہ اب دیکھیے خدا کیا کرتا ہے اور آپ ذرا ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتے۔ برخلاف اہلِ فارس وغیرہ کے کہ اون کی رعایا بھی بسبب مہارت فن سپاہ گری کے ہمیشہ بروقت اجتماع کے کارِ سپاہ دیتی ہے اور وقت ضرورت وہاں کے حکام کو تردد اور اشکال سپاہ کے بہم پہونچانے میں نہیں پڑتا ہے اور نہ ایسے وقت پر رعایا کو اس قدر ہراس و وہم دامن گیرِ دل ہوتا ہے۔ بلکہ اس قسم کے موقعہ کو وہ لوگ نہایت غنیمت اور نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہیں۔ یہاں خواص و شرفا و اہل قلم کا تو کچھ ذکر ہی نہیں جو لوگ کہ عوام الناس ہیں ہمیشہ لڑتے بھڑتے رہتے ہیں۔ اون کا بھی یہی حال ہے کہ بانڈے اور لکڑی سے لڑنے میں اونھیں کچھ جھجک نہیں ہوتی، لیکن زخم رساں ہتھیار مثل پیش قبض و تلوار وغیرہ کبھی نہیں نکالتے۔ اور اس میں بھی یہ حال ہے کہ جہاں ایک دو آدمیوں کا سر پھوٹ گیا خود بخود فوراً بھاگ جاتے ہیں۔ سبب اس کا ظاہر ہے اول

تو معلوم ہوتا ہے کہ جب سپاہی پیشہ لوگ نہیں تو بسبب کم ہمتی، آرام طلبی اور سستی اور بھی بباعث تسلط و انتظامِ شدید حکام کے کہ سالہا سال سے ہو رہا ہے، معرکہ ہائے کشت و خون انھوں نے دیکھے نہیں۔ اس واسطے زخمی و رخستہ اور لاشہ ہائے نیم جان و بیدم کو دیکھ بھی نہیں سکتے کہ اون کی آنکھیں اور دل اوس کا عادی نہیں ہے۔ دوسرے تجربہ سے فی الحال یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان لوگوں کے ہاتھ سے بہ نسبت تلوار کے لکڑی کا ہاتھ کارگر ہوتا ہے۔ اہل ترکستان و فارس کو علاوہ سپاہ گری کے ہر ایک چیز میں کچھ کچھ دخل ہوتا ہے کہ جس چیز کا اور جس فن کا رواج دیکھتے ہیں۔ وہی پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ فی الحال یہاں اہلِ شہر پر بڑی آفت ہے کہ جو جس کا پیشہ تھا اگر اوس کا کچھ کام جاری ہے تو خیر، نہیں تو وہی نوبت تنگ دستی۔ اور خدانخواستہ اگر چند روز گورہائے گورمنزل کی اور زندگی ہے تو نوبت فاقہ کشی کی پہنچے گی۔ ایک اور خرابی ہے کہ یہاں کے اکثر لوگ نہیں معلوم کیا سبب ہے کہ کسب و حرفہ و جنس فروشی کو ناپسند بلکہ معیوب جانتے ہیں، لیکن اگر بہ نظر غور دیکھو تو جو پیشہ ممنوع اور معیوب ہیں اونھیں سے احتراز لازم ہے۔ ورنہ پیشہ وری اور کسب حرفہ کچھ عیب نہیں گنا چاہیے۔ البتہ بسبب آرام طلبی

اور بے ہمتی کے ہر قسم کی محنت و مشقت کو اُن کا
دل ناپسند کرتا ہے یہ امر علیحدہ ہے ورنہ فی الحال
دیکھو کہ ہندو ہیں اور اہلِ اسلام ہیں جو جو گروہ
دولت مند اور صاحبِ مال و ثروت ہیں سبب
اس کا یہی ہے کہ اُنھیں بیکار اور خالی نہیں دیکھا
جاتا۔ ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ پیشہ کرتا ہے اور جسے
کچھ نہیں آتا وہ کم و بیش کسی نہ کسی چیز کا بیوپار
کرنے لگتا ہے اور خدا کی قدرت ہے کہ وہ
کچھ ایسی برکت دیتا ہے کہ اوسی میں ان کا گذارہ
ہوتا ہے۔ اور اس میں سینکڑوں آدمی ہزاری اور
لکھپتی بھی ہو گئے۔ اور اگر کچھ نہ ہو تو اس میں شک
نہیں کہ اپنی ضروریات میں کسی کا محتاج اور دست نگر
نہیں ہوتا۔ اور یہی بڑی بات ہے۔ حقیقت میں
جو غور کیا جاتا ہے تو پیشوں میں ہر ایک پیشہ اور
نوکریوں میں ہر ایک قسم کی نوکری جب تک حقیر ہے
جب تک وہ پیشہ حقیر ہے۔ اور جب کمال کو پہونچا
تو کچھ عیب اس میں نہیں رہتا ہے۔ مثلاً گوہاری پیشہ
کہ جب تک دست پناہ اور گھوڑوں کی نعل اور حقہ
کے گز بنائے جب تک لوہار اور نعل بند ہے اور جب
اس میں ترقی پیدا کرے اور ہوتے ہوتے انجام اس
کا یہ ہے کہ رفل اور بندوق ولایتی اور طمنچہ ہائے رومی
بنانے لگے تو پھر وہی شخص صاحبِ صنعت، دستکار
اور صناع کہلاتا ہے کہ جس کے ہاتھ کی چیز ہزاروں
روپیہ کو بکتی ہیں۔ ولایت فارس کی تلوار کا اسد اللہ
اصفہانی ولایتوں میں شہرہ آفاق ہے علی ہذا القیاس
گھڑیاں اور مزامیر یعنی انگریزی باجے وغیرہ یہ سب
اصل آہن گری پر مبنی ہیں۔ دوشالہ و شال کہ ہزاروں
روپیہ کے قیمتی ہوتے ہیں اصل اس کی بھی نوربافی کہ
جن کو نہایت چشمِ حقارت سے تم سب لوگ دیکھتے
ہو۔ خرید و فروخت میں جب تک کم مایہ ہوتا ہے
ایک شخص دلال کہلاتا ہے لیکن جب نصیبہ یاوری
کرے تو وہی شخص ملک التجار بن جاتا ہے۔ ایک سپاہی
ٹکہ کا چوکیدار...... درجہ بدرجہ ترقی پا کر عہدہ جلیلہ
و مرتبہ عالی پا سکتا ہے۔ اور طرفہ تو یہ ہے کہ باوجودیکہ
یہ سب لوگ بڑھئی اور لوہار کہلاتے ہیں اور ہمارے
تمھارے دانست میں بہت حقیر [ہیں]، لیکن ولایت
مذکورہ میں جہاں کہ سلطنت ترقی پہ ہے سب پڑھے
لکھے ہوتے ہیں اور اپنے کارخانہ کا حساب کتاب کو
اور شہروں میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا لین دین
رکھتے ہیں، خود بہت ہوشیاری سے انجام دیتے ہیں۔
نہ امرازادہ، رؤسازادہ ہندوستان کہ تمام سرکار کا
جمع خرچ دیوان جی کے ایمان پر منحصر ہے نواب صاحب
تو صرف کہنے ہیں بڑا کمال رکھتے ہیں۔ اب جائے
غور ہے کہ بالفرض والتقدیر کارخانہ ہائے مذکورہ بالا
میں سے اتفاقاً اگر کسی شے کی کساد بازاری ہو جائے
یا کسی کا دوالا نکل جائے تو یہاں کار فرما تھا اور

کسی جگہ کاریگر ہو جائے گا یا اس پیشہ کو چھوڑ کر اہلِ قلم میں جا ملے گا۔ کوئی اور کام کرنے لگے گا یا اہلِ سیف کے فرقہ سپاہ میں داخل ہو جائے گا۔ ترکِ وطن یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں چلے جانا' اون کے آگے کچھ بات نہیں ہے۔ غرض ایسے ولایتوں کا آدمی بیکار مطلق و محتاج نہیں رہے گا اور خویش و بیگانہ میں کسی اور شخص کا دست نگر نہیں ہوگا۔ وہ لوگ سوائے پیشہ ہائے ممنوعہ کے کسی پیشہ کو عیب نہیں سمجھتے اور باوجود کرنے کے ایک پیشہ کے دوسرے کام کے سیکھنے کا ذوق رکھتے ہیں۔ اون کا عمل اس پر ہے کہ علمِ شے بہ از جہلِ شے۔ اور یہی بات اون کے کام آتی ہے کہ تمام ملک کبھی مفلس و محتاج نہیں ہوتا ہے۔ وہاں کے اعلیٰ و ادنیٰ' زن و مرد کبھی خالی نہیں بیٹھے' اوقاتِ عزیز پان کی گلوریاں چبانے میں اور پھولوں کے کنٹھے پرونے میں ضائع نہیں کرتے ہیں۔ سب دستکاری اور صناعی میں دستِ قدرت رکھتے ہیں یا اپنے گھر کے کار میں صرف کرتے ہیں یا اُجرت و تجارت کے طور پر فروخت کر کے اوس سے روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ اور قابلِ تعریف یہ بات ہے کہ اوس میں سے زکات و ہدیہ نکالتے ہیں اور الگ سے اہلِ استحقاق کو دیتے بلکہ ایسے ولایتوں کے لوگ نوکری کی نسبت کریہ پیشہ اور صناعی کو بہت معزز جانتے ہیں۔ ماہر کتب تفاسیر و تواریخ پر ظاہر ہے کہ کان داؤد النبیؑ یاکل من کسب یدہ یعنی حضرت داؤد اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ اون کی دانست میں نوکری کہ متابعت غیر کی ہے گویا ایک قسم کی غلامی ہے۔ سچ ہے ؎

بدست آہک تفتہ کردن خمیر
بہ از دست بر سینہ پیش امیر

لیکن خدا کسی کا محتاج نہ کرے کہ ایسے سخت عیب جانتے ہیں۔ وہاں کے امرا صاحبِ عمل باوجود دولت و ثروت و حکومت کے خالی نہیں رہتے اور اپنے ملازمین ماتحت کے کام میں خود اعانت کرنے کو تیار ہوتے ہیں بلکہ خود اون کا کام کرتے رہتے ہیں۔ اِن انگریزوں نے کہ چالاکی اور حرفتوں میں بلائے روزگار تھے اونھیں کی سب باتیں اپنے عمل درآمد میں رکھیں تھیں۔ چنانچہ اب تم بھی سمجھتے ہوگے کہ فی الحال اس لڑائی میں فقط گورے نہیں ہیں بلکہ اون کے حاکم و افسر کیا صاحب سیف کیا اہل قلم' سب ساتھ ہوئے اور گوروں کے ہمراہ برابر سب کام کیے اور بے دھڑک آگے ہزاروں تیغ و تفنگ کے سینہ پر ہیں۔ سبب اس کا ظاہر ہے کہ وہ لوگ اس کارِ جنگ و جدل میں بھی بالکل عاری نہ تھے۔ برخلاف یہاں کے کہ ذرا ذرا سی بات میں شیشۂ امارت میں بال آجاتا ہے۔ چنانچہ ثمرہ اوس کا بھی ظاہر ہے مجو کچھ کہ ہم تم آج اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور بجز غم و غصہ کے کچھ بن نہیں

آتا ہے۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ جیسا ہم سے اس معرکہ میں کچھ بن نہیں آتا کسی اور کو بھی اپنے بھائی بندوں میں نہیں پاتے کہ قابلیت و استعداد اپنی ظاہر کرکے نمونۂ ہمت دکھا دے۔ جیسے سواروں کے بھروسے پر امیدوارِ رحمتِ پروردگار بیٹھا ہے۔ اراکینِ سلطنت زبان حضرت عرش آشیانی اور کارگزارانِ عہد جنت مکانی بلکہ اولاد ابوالفضل خان خاناں تک موجود ہے اور وظایف تنخواہ و جاگیرات واملاک اپنے آباو اجداد کی، کہ جنھوں نے اسی درِ دولت پر کار ہائے نمایاں اور خدمت ہائے بے پایاں کر کر کے حاصل کی تھی، اب تک پائے جاتے تھے اور انگریزوں نے بھی ان نہیں کم وبیش جاری رکھا تھا۔ آج خدائے تعالیٰ نے وہ دن اپنی عنایت و قدرت کاملہ سے دکھائے کہ چاہیئے وہ سب لوگ اپنے اپنے باپ، دادا کے عہدوں پر برائے جان نثاری وادائے حقِ نمک حاضر ہوتے اور اس موقع کو فقط افضالِ الٰہی اور اپنی خوبیِ قسمت تصور کرتے اور خواہاں اپنے مناسب مدارجِ آبائی کے ہوتے۔ لیکن عزیزانِ وطن سب سے زیادہ مجھے افسوس اس بات کا ہے، اور حقیقت میں رونے کا مقام ہے، کہ اگر آج دربار حضرت شہنشاہ ہفت اقلیم میں محکِ امتحان پیش ہو کہ جو جو شخص ان میں سے جوہرِ قابلیت اپنا دکھا کر علم و فضل ولیاقت و استعداد میں کامل عیار نکلے موافق اوس کے عہدہ اور منصب پا دے اور پھر نظر کی جائے لیاقت وقابلیت و مہارت و علم و آداب پر اون کے آبا و اجداد کی تو آج وہ لوگ بجز اس کے کہ واجب الرحم ہیں اور کس عہدہ کے لائق ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت و کرم سے بڑی وسعت دی ہے۔ تا وقتے کہ تمام ملک کا بندوبست ہو۔ جلد تر گوہر قابلیت حاصل کر سکتے ہیں اور ذاتِ بندگان حضرت گیہان خدیو خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ بندہ نواز اور خانہ زاد پرور ہے۔ وہ لوگ صرف یہ سمجھیں کہ ؎

ہر چہ ہست از قامتِ ناساز و بد اندامِ ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

الراقم خیر خواہ

الحمد للہ علیٰ نعمائہ الکاملہ والائہ الشاملہ

کہ افواج منصورہ سمت نصیر آباد معہ توپ خانہ آپہنچی۔ سنا گیا کہ جے پور والے نے نصرتِ نصاریٰ میں کوتاہی نہیں کی۔ مگر چونکہ نصرتِ خدا داد ہمراہ خاذلانِ نصاریٰ ہے، آخر خود ناصرانِ نصاریٰ نے مخذول ہو کر رسد دی اور فوجِ منصورہ بفتح و نصرت یہاں داخل ہوئی۔ نہایت دیندار و مجاہد فی اللہ معلوم ہوتی ہے۔ آتے ہی جنگ و مقابلہ

مخالفین میں بہ ثبات قدم سرگرم اور خوب دادِ مردانگی دی۔ بہت گورے گور میں پہنچے اور بہت میگزین اون کا لوٹا اور اوڑا دیا۔ قدرتِ الٰہی کو دیکھیں ہمارے شہر کے ڈرنے والے نصاریٰ سے اور اُمیدگار اون کے آنے کے اور اپنے اس خیالِ باطل کو دل سے نکال دیں، اور قدرت و اختیارِ الٰہی کا دل سے قائل ہوں غور کریں کہ لوئیں صاحب کپتان جو بڑا متعصب انگریز، جس کے برابر کوئی نصاریٰ گر اس ملک میں نہیں ہے۔ فیروزپور سے معہ میگزین اور جمعیت گوروں کے آیا۔ ابھی داخل نہ ہونے پایا تھا کہ فوجِ ممدوح نے رستے میں جا لیا اور سنا کہ چھ سو اونٹ اور میگزین اوڑا دیا۔ نہیں معلوم کہ لوئیں صاحب مرا یا جیتا ہے۔ بعض مردماں آمدِ فوج منصورہ سے جو جو حال سُنے گئے، بہت افسوس ہے کہ گنجائش اوس کی تحریر کی اس وقت باقی نہیں رہی۔ انشاء اللہ منحصر بر آیندہ۔ مگر خاطر جمع رکھیں ہمارے اہلِ شہر کہ فتح نصیبِ اہلِ دین جانیں۔ فوج منصورہ نے خوب بہ نصرتِ ایزدی نصاریٰ کو پسپا کر رکھا ہے۔

باہتمام بندہ سید عبداللہ مہتمم، مطبع دہلی اردو اخبار میں چھپا

دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دیں تو لے ششماہی بیس روپیہ سالانہ

نمبر ۲۷ بتاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری جلد ۱۹

ردِ اشتہارِ نصارا یا ہوا خواہانِ نصاریا

سابق ازیں سے جو اشتہار واسطے دھمکانے

اور بہکانے اہلِ شہر اور اہلِ لشکر کے جامع مسجد میں

لگا ہوا تھا، مضمون اوس کا سن کر مجملاً رد اوس کا

لکھا گیا تھا اور بہ پاس دین رسولِ مقبول خلقِ خدا و

جملہ اہلِ وطن بذریعہ اخبار مشتہر کیا گیا تھا۔ آج ایک

دوست کے ذریعے سے جنھوں نے خود داروغہ مسجد

جامع سے نقل اوس کی حاصل کی اس حقیر راقم خیرخواہ

خلق اللہ نے بھی [وہ نقل] پائی۔ دیکھنے والے جو

خود عاقل و عالم صاحبِ استعداد کامل ہیں وہ تو

خود جان سکتے ہیں کہ مضامین اوس کے بے اصل، محض

فریب اور صرف دھوکہ بازی کے ہیں۔ بے چارے

ناواقف عوام کے بہکانے اور پھسلانے کے لیے

[انگریز] یہ جعل سازیاں کر رہے ہیں۔ لیکن واسطے

بے علم و ناواقف لوگوں کے ہر صاحبِ علم و استعداد

کو چاہیے کہ تحریر و تقریر سے حال اس دروغ و مکر

اور جعل و فریب ان دشمنانِ دھرم و ایمان کا واضح

و آشکار کرے۔ ہر ہندو و مسلمان کو چاہیے کہ اس کے

جاری کرنے میں دل و جان سے ساعی ہو کہ یہ

نتیجہ اور نشان ہے دین و ایمان کا۔

پہلے حقیر نقلِ اشتہار بعینہا لکھتا ہے اور بعد

اس کے قول قول کا اشارہ کر کے صرف خالصۃً للہ

محض بہ پاس ناموسِ دین رد اوس کا لکھتا اور

اُمید رکھتا ہے خداوند تعالیٰ سے کہ بہ تصدق اپنے

رسولِ مقبول کے اس سعی و کوشش کو مقبول و مشکور

فرمائے اور اس تحریر کو اثر بخشے کہ ضعیف الایمان

لوگوں کو ایمانِ ایقانِ کامل حاصل ہو اور اہلِ

ایمان کو قوتِ عرفان و مزید ایقان نصیب ہو،

بحقِ محمد و آلہ الطاہرین و اصحابہ المنتجبین المہدیین

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مگر اول میں نصیحت کرتا ہوں

اور مختصر اس تمہید کو ضرور جانتا ہوں کہ سب ہندو

مسلمان خورد و کلاں کان دھر کے سنیں۔ یہ تمام

مضامینِ اشتہار باندھ باندھ ہوئے ان کی

صرف دھوکہ بازیاں اور جعل سازیاں ہیں چنانچہ ہم نے سابق میں لکھا ہے یہ ادنیٰ شعبدہ بازیاں اور طوفان بندیاں اس گروہ کی دیکھو کہ بیرون جات کے تھانہ جات اور چوکیوں پر دیہات اور زمینداری قصبات کی فریب دہی کے لئے اشتہار لگا دیئے ہیں کہ جن میں عملداری اپنی شہر دہلی میں اور ملاپ اور دوستی حضور والا سے اور تابع ہو جانا فوج کا پٹیال شتہ و مد لکھتے ہیں۔ اور سنو گے آیندگانِ آگرہ سے کہ وہاں روز یہ منادی دروغ کرتے ہیں کہ خدانخواستہ دہلی کو فتح کر لیا اور معاذ اللہ حضورِ والا کو محلِ خواجہ صاحب میں جا بٹھایا۔ جہاں کی فوج کو اس معرکہ کی خبر نہیں ہے اون کو کہہ دیتے ہیں کہ دو پلٹنیں مجنون دیوانی ہو گئیں تھیں سو اون کا انتظام کر لیا گیا۔ غرض خدا اُن کے طوفان و بہتان اور مکرِ شیطان سے بچائے۔ دور والوں کے لئے وہ [باتیں ہیں] ہیں۔ اور خاص دہلی کے لئے یہ طوفان باندھا اور یاد رہے کہ عہد و قسم پر ان کے ہرگز ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیئے کہ اوس کی تفصیل و تشریح بھی محل مناسب میں آگے بعض نو لوں کے رد میں لکھی جاتی ہے پہلے دیکھو نقل اشتہار مرقومہ بعینہا یہ ہے۔

آگاہ ہو

کہ رعایا خاص ودیعت خدائی ہے اور حاکم لوگ ان پر بہ منزلہ شبان کے ہیں۔ جس دن سے دہلی میں ہمارے نوکرانِ سرکش نے ازراہِ تمرّدی و نمکحرامی کے گستاخیاں کر کر حکام کو معہ اونکے زن اور فرزندوں کے ازراہِ ستم بے دریغ تہ تیغ کیا اور قلعہ اور شہر کو ملجا اپنا بنایا اور رعیّت پر ظلم روا رکھا اور اُن کا مال بہ معیت اوباشان شہر کے دست بُرد کیا۔ بادشاہ کو بھی قید کیا پس بہ بادشاہ کی بنا بر ان ستم شعاروں کے ظلم سے شکایت سُنی گئی اب ہم کو اون کی تنبیہ دہی فرض ہوئی جو یہاں پر خیام ذی احتشام ہمارے قائم ہوئے دریافت ہوا کہ بعضے جاہل ناعاقبت اندیش کہ ہمراہ اس فوج سرکش کے غارت گری میں شریک الحال تھے بہ نام جہاد کے آمادۂ فساد ہوئے اور چند بار بہ معیت اون کی آکر جدال و قتال میں شریک ہو کر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا بس ہم کو اون لوگوں کو بلکہ جملہ گروہ مسلمین کو اطلاع اس امر کی پر ضروری ہوئی

اوّل تو مسلمان با ایمان کو بہ موجب اون کی شرع کے واجب تھا کہ تحقیق امر مابہ النزاع کے شواہد عادل طلب کرتے۔ اگر ہماری نسبت میں کچھ زیادتی ثابت ہوتی اوس وقت پر حکم ہمارے قتل کا اور قتال بہ نام جہاد کے کرتے۔ اب ہم علمائے دین سے مسئلہ ارکانِ جہاد و شرائط

اوس کی دریافت کرتے ہیں اور بہ حلفِ انجیل شریف کے کہتے ہیں کہ یہاں سے کلکتہ تک کسی حاکم کی رائے یہ نہیں ہوئی کہ سپاہِ مسلمین کو کارتوس ساختہ چربی خوک اور آرد شمولہ استخوان ہائے خوک واسطے بگاڑنے اون کے دین کے دیئے جائیں اور ارتکاب اس امر سے ہم کو مفاد کیا تھا۔ اور جو کوئی جاہل ازراہِ جہل مرکب کے یہ کہے کہ بگاڑنا دین کا منظور تھا۔ اس حالت میں یہ سوال ہے کہ آیا لحم خوک کھانے سے (مسلمان) مبتلائے گناہِ کبیرہ ہوتا ہے یا یہ مجرد خورش کے خارج از اسلام ہو جاتا ہے اور جو کوئی حاکم جبار حکم ارتکاب مناہی کرے اوس وقت پر اگر تاب مقابلہ کی رکھتا ہو تب تو ارتکاب اس امر سے انکار کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ اون کے قتل معہ زن و بچہ کرے اور جو طاقت تقابل کی نہ رکھے، اوس وقت پر ہجرت کرے اور یہ بھی بہ گوشِ دل، سُنا چاہیئے کہ سپاہ مسلمین کو سپاہِ ہنود نے کہ ناقص العقل ہیں اغوا کیا۔ نفس الامر میں کارتوس شمولہ چربی گاؤ وغیرہ جانوران حلالی بہ خیال اس کے کہ سرکار کو مہم روس و ایران پیش تھی اور اس ضلع میں برف باری ہوتی تھی اور جب ارادہ اوس کی تقسیم کا کیا تب قوم ہنود نے یہ ڈھکوسلا باندھا کہ ہم کو کارتوس چربی گاؤ دیا چاہتے ہیں، اور مسلمانوں کو چربی خوک کی۔ فرقۂ سپاہ جو ناعاقبت اندیش ہوتی ہے سرکشی پیش کری اور بلوہ کیا اور رعیت کو بھی بہکایا۔ پس اہل شہر تم آگاہ ہو کہ اوّل تو مقصود سزا دہی سپاہِ ہنود کی ہے اور جو اون کی معیت اور حمایت کریں گے، اون کے تئیں بھی سزا دی جاوے گی۔ تم کو چاہیئے کہ بہ موجب حکم شرعی کے ہمارے شریک الحال ہو کر اہلِ ہنود کو قتل کرو نہ یہ کہ ہم پر بلا تحقیق اور بلا امام کے آمادہ بہ جہاد ہو۔ فقط۔ یہاں تمام ہوا مضمون اشتہار۔

بسم اللہ

جو انھوں نے لکھا ہے کہ رعایا خاص ودیعت یعنی امانتِ خدا ہے اور حاکم اون پر بہ منزلہ شبان یعنی مثل چرواہے کے محافظ و امانت دار۔ اب سُنیں جواب اس کا۔

اوّل تو جب رعیت امانت اور حاکم محافظ و امین ہے تو حاکم کو حفاظت اور امانت داری ضرور ہے۔ یعنی جیسے چیز لیوے ویسے بہ جنس ویسی ہی بلا تصرف و تغیّر و تبدیل امانت دہندہ کو واپس دیوے۔ ذرا اپنے دل میں شرماویں اور غور کریں کہ رعایائے سلطنتِ ہند کے جو وہ حاکم بنے، خواہ حضرت ظل سبحانی حاکم تخت نشین ظاہری کی طرف سے، خواہ

خداوند عالم بادشاہِ ظاہری و باطنی احکم الحاکمین
کی طرف سے سمجھیں تو رعایا اس ملک کے کرسٹان
اور منضبطۃ الاملاک اون کی تفویض میں آئی تھی۔
یا ہندو مسلمان جاگیر و املاک گذاشت چین و آرام
سے پیٹ بھر کے روٹی کھاتے ہوئے اپنے اپنے
دین کے واجبات و فرائض کے ادا میں، خواہ
باعلان خواہ اپنے گھروں میں، غیر مجبور تھے۔
اب جو اُن امین صاحب سے وہ امانت واپس
ہوئی تو کتنے آدمی رعیت میں سے اپنے دین سے
بے دین یعنی کرسٹان ہیں۔ اگر وہ اپنے تئیں
ہادی و معلم و واعظ و داعی دین عیسوی ظاہر کرتے
تو اس طرح سے جواب ہوتا لیکن چونکہ دعوئے
حاکمی و امانت داری کا ہے سو دیکھیں اہلِ عقل
و انصاف کہ امین و شبان کی یہی شان ہے کہ
امانت میں خیانت کرے یعنی تغیر و تبدیل و تصرف
کو راہ دیوے اور کھانے پانی سے اپنے مفوض
ریوڑ کو محتاج کرے۔ تفصیل اس کی یہ کہ ہزارہا
عوام کالانعام کو پادری اور معلموں سے اور اُن
کے علوم دینی کی کساد بازاری کر کے زیادتی
تنخواہ انگریزی خوانی اور انجیل خوانی کی طمع
دے کر بہ مجبوری باطنی ترغیب کروا کے ہزارہا
لوگوں کو دین سے بے دین کیا اور اُن کے
خانہ دھرم و ایمان کو ویران کر ڈالا، اور
دن رات اس باب میں سعی و کوشش تھی گو کہ
ظاہر میں جبر بروئے کار نہ لاتے تھے لیکن باطن
میں صاف مجبوری عمومی جاری تھی اور ہزارہا
رعایا کی جاگیریں دوامی اور ملک حیلہ اور بے حیلہ
یا دفعتہً یا حین حیات کر کے آخر کو بعد ممات
ناحق منضبط کر لئے کہ ہزارہا آدمی ہندوستان
کے نانِ شبینہ کو محتاج ہو گئے۔ وقس علیٰ ہذا بہتیری
باطنی اذیتیں اور دخل و تصرف دینی اور مذہبی
باتوں میں رعایا کے کام میں لانے لگے۔ یہاں
تک کہ بہتیرے فرائض دینی مستحبات اور رسومات
واجبی ہندو مسلمان کے بہ جبر موقوف کر دیئے۔
مثلاً کیا مقدور کہ ہندو (عورت) ستی ہوتی۔
خصوص دلی میں کیا مقدور کہ رسوم ضروری عید الضحیٰ
وغیرہ ہر شخص عمل میں لا سکتا۔ وقس علیٰ ہذا بہتیری ایسی
باتیں ہیں کہ تفصیل اوس کی باعثِ طوالت ہے۔
المختصر کہ رعایا اون کے ہاتھ سے نفس الامر میں
نقصانِ دینی و دنیاوی ظاہری و باطنی زیادہ
سے زیادہ پانے لگی۔ اور بہتیری آب و دانہ کو
محتاج ہو گئی کہ انجام کو بقول حضرت سعدی
شیرازی یہ شبان صاحب مصداق ہو گئے اس
کے کہ ؎

چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے

دوسری طرح سے اور سنیں کہ جب حاکم کو

خود وہ شبان لکھتے ہیں تو کیا حضور بادشاہ سلامت کو وہ حاکم نہیں جانتے۔ یا مردمان سپاہ کو رعیت نہیں سمجھتے کہ حضور اقدس پر حفاظت اون کی واجب نہ ہوتی جو امان دہی حضور پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور تماشا یہ ہے کہ خود حضور کو شاکی و مقید سپاہ لکھتے ہیں اور مجبور بھی جانتے ہیں۔ اور پھر گولے دن رات برساتے ہیں اور ان کو بھی اذیت پہنچاتے ہیں حالانکہ خود حضور اقدس کو شاہان صاحبوں نے اتنا مجبور و بے دست و پا کر دیا تھا کہ نفس الامر میں آج مجبوری حضور اقدس کی اور رعایا کی سپاہ سے ظاہر ہو رہا ہے جس سبب سے کہ رعایا انواع و اقسام کی اذیتوں میں اب بھی مبتلا ہوئی کہ یہ وبال اس اذیت و نقصان ودیعت خدا کا بھی اونھیں شبان صاحب کے ذمہ داری کا اور اونھیں کے نامہ اعمال میں ثبت ہے۔ حضور اقدس کو سوائے قطب صاحب وغیرہ بیرونجات شہر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ بے توسط رزیڈنٹ کے خط و کتابت گورنر اور ملکہ سے نہ ہوتی تھی۔ کوئی راجہ رئیس حضور اقدس سے شرف ملازمت نہ حاصل کر سکتا تھا۔ آج ان کو پناہ دہی کا الزام دینے میں شرم نہیں آئی۔

جو لکھتے ہیں کہ اول مسلمان باایمان کو بموجب شرع شریف واجب تھا کہ امر نزاعی کے شاہد عادل طلب کرتے یا بادشاہ اپنے سامنے کیفیت دریافت کرتے اگر ہماری نسبت کچھ زیادتی ثابت ہوتی تو حکم ہمارے قتل کا یہ نام جہاد کرتے۔ سبحان اللہ اب رعایا کو ایسا ذی اختیار اور بادشاہ کو اب ایسا حاکم با اقتدار لکھتے ہوئے ان بافرہنگوں کو شرم نہیں آتی۔ اور اپنے تئیں حکام اور نوکروں کو سرکش اور نمک حرام لکھتے ہیں۔ اور باوصف کہ خود گوروں کی فوج جنگی اور میگزین بھی بہتیرا رکھتے ہوئے اپنے نوکروں کا بال بانکا نہ کر سکے۔ اور اس پر بادشاہ اور رعایا بے سپاہ و بے خزانہ دیے میگزین کو الزام لگاتے ہیں۔ سچ ہے جب اقبال جاتا رہتا ہے تو عقل بھی جاتی رہتی ہے۔ تم نے ہمارے واجبات شرعی کے کسی تعمیل کی طاقت ہم میں کب چھوڑی تھی کہ آج شرع شریف کا نام زبان پر لاتے ہوئے شرم نہ آئی۔ مرافعات امور شرعی عید الضحیٰ کی دفن اموات تک سے بزرگان دین و اقربا کے پاس کسی کو دہلی میں قدرت نہ تھی۔ اوس کے مرافعات تمام تر شبان صاحب تک ہوتے تھے اور کچھ شنوائی نہ ہوتی تھی۔ سب سے زیادہ یہ ظلم ہے کہ مکان لال بنگلہ جس میں سلاطین عظام و اہل خاندان شاہی مدفون تھے۔ مردوں کی

قبر تک اکھاڑ ڈالیں اور کچھ پاس آداب اسلام و شفقت حضور والا کا بھی نہ کیا تعجب ہے کہ اب لکھتے ہیں کہ ثابت کرتے اور ثابت ہوتا تو ہمیں قتل کرتے۔ طرفہ ماجرا ہے کہ آج بادشاہ کو لکھتے ہیں کہ کیفیت اس امر کے دریافت کرتے اور ہمیں لکھتے۔ حضورِ اقدس کی خط و کتابت بے وسیلہ رزیڈنٹ کے نہ ہو سکتی تھی۔ وہ رزیڈنٹ اونھیں کے سپاہ کے ہاتھوں مارے گئے اور اپنی سزائے اعمال کو پہنچے۔ حضور اقدس خط و کتابت کرتے تو کیوں کر کرتے۔ اور اگر کرتے تو کیوں کر وہاں سنی جاتی۔ جب بادشاہ کو حاکم جانتے ہیں تو پھر اون کو کیا منصب ہے۔ بادشاہ کے شہر اور رعایا سے لڑتے اور اذیت رسانی کا۔ اون کو لازم تھا کہ تھانہ میں شاہدرہ یا غازی آباد کے، کہ محکومِ بندگانِ سلطانی ہو رہا تھا فریاد کرتے۔ حضور میں عرضی ہوتی۔ جب البتہ کیفیت نہ سنی جاتی، تحقیق عمل میں نہ آتی، تو بندگان سلطانی جن کے وہ صدورِ حکم کے امیدوار تھے۔ البتہ موردِ اعتراض والزام ہوتے۔ نہ کہ ہنڈن کے پل پر گورے اور توپیں لے کر اپنے حاکم زمانی سے مقابلہ کو چڑھ آئے۔ اور اب ۲۸ دن سے خاص قلعہ تک گولہ برسا رہے ہو۔ اور کچھ کہتے ہوئے شرم ہی نہ کرتے ہو۔

الحق ایسوں ہی کے حق میں فرمایا حق تعالیٰ نے یقولون بافواہھم مالیس فی قلوبھم اور لم تقولون ما لا تفعلون۔ ابتدا سے زیادتیاں خاص حضور والا اور رؤسا پر اون کا دل خوب جانتا ہے کہ کس درجہ کس رتبہ کو پہنچا دیا تھا اور تمام خورد و کلاں پر بھی روشن ہے کہ بے اجازت کے بات اور خط و کتابت کی بھی تو تاب و طاقت نہ چھوڑی تھی۔ یاد کریں کہ مرزا جہانگیر بہادر کے سانحہ میں کیا شرط اتباع و شروط شایانی سے ہوا تھا۔ انجام یہ کہ خاص تخت سلطنت ......

صبر صاحبِ تخت کا۔ الحق ان اللہ مع الصابرین

یہ جو لکھا ہے کہ ہم بہ حلف انجیل شریف کے کہتے ہیں کہ یہاں سے کلکتہ تک کسی حاکم کے یہ رائے نہیں ہوئی کہ سپاہِ مسلمین کو کارتوس ساختہ چربی خوک اور آردِ شمول استخوان ہائے خوک واسطے بگاڑنے اون کے دین کے دیویں۔ الجواب۔ جواب اس کا اول تو مضمونِ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعملون ہے۔ دوسرے اپنی قسم و عہد کا حال فریب ہائے شکستِ عہد وغیرہ مراتبِ مرقومۃ الذیل میں قریب دیکھیں گے۔ اس جگہ اتنا بس ہے کہ جیسا جھوٹ بولتے ہو ویسا ہی اپنے کیے کی سزا پائی اور پا رہے ہو، اور انشاء اللہ پاؤ گے۔

یہ جو لکھا ہے کہ ارتکاب اس امر سے ہم

کو کیا مفاد تھا۔ جواب۔ یہاں ایسے بھولے بن گئے
کہ ان کو اس کا فائدہ بھی معلوم نہیں۔ فائدہ اس
کا ہم سے سنیں یہ ہے کہ آخر انجام کو مسلمانوں کا ایمان
جاتا ہے۔ اور ہندوؤں کا دھرم بہشٹ ہو۔ اور
یہ سب لوگ دین دنیا سے جاتے رہیں۔ دھرم ایمان
ہر ایک کا گندا ہو۔ کیونکہ جب ایسا کریں تو برادری
سے خارج ہوں۔ اہلِ وطن اور ہم جنسوں میں کھانے
پینے اور نشست و برخاست اور شادی مہمانی سے
جائیں۔ جورو بچے خویش و بیگانے سب چھوٹ جائیں۔
کوئی اپنا ہم وطن و ہم قوم ان کا اپنا نہ رہے۔ اور
سوائے انگریزوں کے کوئی شخص انھیں ہندوستان
میں اپنا نہ دکھائی دیوے اور چار و ناچار سوا
اس کے کہ دین نصارا اصاف ظاہر اختیار کریں
اور کچھ چارا نہ رہے کہ انجام کو مثل گوروں کے
بقائے جان و مال و راحت آرام اپنا صرف
بنائے عملداری انگریز پر جانیں۔ چنانچہ دیکھو
آگرہ میں سنا جاتا ہے کہ تمام کرشتان ہمراہ اُن
کے ہو گئے اور روز قواعد سیکھتے ہیں اور جان و
مال سے حاضر ہیں۔ علاوہ اس کے اور مفسد ہائے
گوناگوں جس سے تمام ان کے کس و کو بلکہ تمام
ملک کے لوگوں کو انجام کار ایسی تنگی اور مجبوری
لاحق ہو کہ سب مجبور ہو کر نصاریٰ ہو جاویں۔
زیادہ تفصیل تو تمام ایسے اون کے امور
مفسدہ کی باعثِ تطویل ہے کہ مگر ایک مختصر تقریر
و دلچسپ روداد اور مناسب حال لکھ دی جاتی
ہے کہ خود وہ شیاطین صاحب تو رو دیں اور
تمام دیکھنے والے مزا اُٹھا دیں۔ اوس کا ایک
فائدہ یہ دیکھیں کہ یہ وہ جمعیت اس رائے
اور دل والی ہے کہ اپنے تم جیسے حکّام کو جن
سے مفادِ رزق وغیرہ فوائد ظاہری اور اتنی
مدت کے مانوس تربیت یافتہ انس دار اور تم
حکامِ ذی اقتدار بھی تھے، سو تم سے اتنی مخالفت
پر یہ کچھ کیا جس کے کہ تم شاکی اور نالاں ہو تو
اپنے اور مانوسوں سے جن سے کچھ فوائد
ظاہری مطلقاً نہیں تھا اور محض بے اختیار
بے اقتدار تو بھلا یہ جمعیتِ موصوفہ اون کا حال
اوتنی مخالفتوں پر کیا کچھ نہ کرتے۔ سو انجام کو
یا وہ سب بھی مثل تمھارے زن و فرزند کے
تہ تیغِ بیدریغ ہوتے یا مثل ان کے انجام کو
تمھارے دین میں مل جاتے۔

یہ جو لکھا ہے کہ جو کوئی جاہل ازراہِ
جہلِ مرکب کے یہاں تک کہ خارج از اسلام
ہو جاتا ہے۔ جواب۔ اوّل ہم پوچھتے ہیں کہ
اگر انگریز سچے ہیں کہ کارتوس میں کوئی چیز ممنوع
نہیں تھی تو اس عبارتِ طویل کے کیا ضرورت
ہے کہ لکھتے ہیں لحم خوک کھانا گناہِ کبیرہ ہے۔

اس سے خارج از اسلام نہیں ہوتا۔ پس اس سے
صاف جھلکتا ہے کہ ان کارتوسوں میں چربی خوک
وغیرہ لگی تھی۔ چنانچہ خود انجام کو ظاہر ہو گیا نسبت
ہنود کے۔ اور اگر فی الحقیقت یہ لوگ سچے ہوتے
اور ان کی نیت صاف ہوتی تو یہ اعتراض و جواب
کیوں دیتے۔ یہی کہنا کافی تھا کہ ان کارتوسوں
میں کچھ میل ملاؤ نہیں۔ پادری فینڈرز جیسے
ہوں گے تو اس جواب کا مزا چکھیں گے کہ اپنے
اس قسم کی نوشت کا پھل اور جواب بھی
پایا۔

اور یہ جو کہتے ہیں کہ طعم خوک کھانا گناہ
کبیرہ ہے اس سے انسان خارج از اسلام
نہیں ہوتا۔ یہ عجب لطیفہ ہے۔ معلوم نہیں کہ
گناہ کبیرہ کے معنی یہ لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ
ان کے آگے کچھ چیز ہی نہیں۔ کل کو کہہ دیں گے
کہ مشرک بھی اور انکارِ رسالت خاتم الرسالت
بھی گناہ کبیرہ ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ کونسا گناہ
کبیرہ فوراً کفر کو پہونچاتا ہے۔ ۔۔۔

ایسی نوکری جس میں مرتے دم تک معرکہ جنگ
میں سور کی چربی حرام منصوصی موٗنھ میں رہے اور

پھر خوف بلکہ یقین یہ کہ بغیر توبہ و انابت کے مسلمان
دنیائے فانی سے دربار الٰہی میں جائے اور وہ
حرام شے موٗنھ میں لگی ہو یا ہندو کو کہ پرمیشر کے
حضور جائے اور اون کی گؤ دیوتا کی چربی
موٗنھ میں ہو۔ غور کرو جو حاکم ایسے امر پر جبر کرے
اور تاب مقابلہ و مقاتلہ ہو تو اس کا مارنا
واجب تھا یا نہیں۔ اس واسطے تمام فوج
ہندو مسلمان نے جب یہ دیکھا کہ یہ ہمارے
بہتیرے بھائیوں کو قید کر کے ہم باغیوں
کو بھی دھمکاتے ہیں کہ یہی حال تمہارا بھی ہوگا۔
یعنی واسطے کاٹنے کارتوسوں کے جبر کرتے ہیں
تو لاچار سب کو بموجب اون کے قول کے بھی
مقابلہ لازم و واجب ہوا۔

یہ جو لکھا ہے کہ جو کوئی حاکم جبّار حکم
ارتکاب مناہی کا کرے تا آخر۔ جواب۔ عوام
کے بہکانے کے لئے جو چاہیں سو لکھ دیں۔
عقلمند یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کیا کرتے ہیں اگر
کوئی دیکھے گا اور سنے گا تو کیا کہے گا۔ سنیں
کہ وہ خود لکھتے ہیں کہ گر تاب مقابلہ کی رکھتا ہو
تو ارتکاب مناہی سے انکار کرے۔ بھلے مانس
ابھی تاب مقابلہ میں اونمیں شک ہے بقول
مشہور یہ بھی بنیئے کا تیر ہوا۔ خود تو .....
قتل زن و فرزند تک کے کریں اور سب پر

ظاہر ہے کہ تمام ان کی حکومت بے چراغ ہوگئی
اسی سپاہ سے یہاں تک کہ مظہر و مصداق ضربت
علیہم الذلۃ والمسکنۃ ہوگئی کہ کونہ کھدروں میں
روڑے پتھروں میں، پہاڑوں کے گڑھوں میں
چھپتے پھرتے ہو اور پھر ابھی سپاہ با تاب انکار
کنندۂ ارتکاب مناہی کو تاب دار مقابلہ نہیں
جانتے کہ ایسی باتیں بناتے ہو۔

خلاصہ کلام یہ کہ جب تک ان شیاطین
صاحبوں کو طاقت تھی بہتیرے افسروں کو قید
کر لیا۔ بہتیری سپاہ کو موقوف کر دیا کہ جب تک
سب سپاہ ایک دل نہ تھی قابل مقابلہ نہ تھی۔
چنانچہ تمام رعایا دہلی وغیرہ بہتیرے شہروں میں
سر بازار کوچہ بکوچہ اور مدرسوں میں اہانت
دین محمدی اور نصایح ولدیت حضرت عیسیٰ
معاذ اللہ صاف جو سنتے تھے، مجبور بے بس
تھے۔ کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ جب سپاہ ایک دل
ہوگئی سب قابل مقابلہ و مقاتلہ ہوگئے اب
فرضیت جہاد میں کیا کلام رہا۔ اور جب تا بمقابلہ
بعنایت خداداد اس درجہ ساتھ امداد کے ہو تو پھر
ہجرت اہل ایمان کی کیا جہت۔ سچ ہے دروغ گو
کو حافظہ نہیں ہوتا تو خود اوپر لکھا ہے کہ ہمیں دین
بگاڑنے سے کیا مفاد تھا۔ پھر خود لکھتے ہیں کہ چربی
گائے کی تھی کرنی پوچھے کہ کیا اس سے دین ہندو کا
نہیں بگڑتا۔ اب ان کی کس بات کا اعتبار کیا جاوے
کیوں کر اب اس کا اعتبار ہو کہ خوک کی چربی نہیں۔
اور قطع نظر اس سے بھی، ہو یا نہ ہو، بہر کیف
سپاہ اسلام نے عین عاقبت اندیشی کی، سمجھ گئے
کہ آج یہ ظلم ہندو پر ہے کل ہم پر [ہوگا] اور یوں
ہی ہوتا۔

یہ جو لکھا ہے کہ اول کو سزا دہی ہنود کی ہو
تا آخر جواب اون کے اس قول کا بھی کیا
اعتبار بلکہ یہاں تو صرف گفتگو غائبانہ کاغذ
بے دستخط سے ہے اور وقت پر بہانہ غلطی مترجم
بھی مثل ترجمہ مضامین انجیل مثبتہ حقیقت دین
محمدی و تحریف محتمل بلکہ متیقن۔ جہاں اہل ملک
سے عہد نامہ جات روبرو ہوئے اور گورنروں
اور اہل کونسل کی دستخطیں اور مہریں [ہوئیں]
اور اس پر عہد سے پھر گئے تو اس کا کیا اعتبار
غور کرو عہود پنجاب و اودھ پر کیا ہوا، ریاست
جھانسی و ناگپور وغیرہ کا۔ راج اور سلطنتیں
زور پا کر کس طرح لے لیں۔ قرضہ اودھ کا کیا حال
ہوا۔ خود عہود تخت ہند سے کیا عہد پورے
کئے۔ علاوہ اس کے ریاست ہائے موروثی متقرقہ
مثل بہادر گڈھ وغیرہ بلکہ تمام راجہ و والی سے
کیا پیغام بہ بہانہائے بے انتظامی ہو رہے تھے
جس کے فضایح خود ان کے ہم کیش گورے

رنگت کے مدتوں سے نکلتے ہیں۔ آیا یہی عہد تھا وقت لینے کے یہاں کی حکومت کے اور اسی کو امانت داری اور شبّانی اور راست عہدی کہتے ہیں۔ وہ ملک داروں سے بنام بے بند دبستی و بہ رعایت رعایائے تحتانی اون کی حکومت لیتے تھے۔ آج اسی دلیل سے اون پر حجت ہے کہ تم سے انتظام فوج و ملک نہیں ہو سکا اس لئے ہمارے حضرت ظلِ سبحانی کو خارج کرنا حکومت و مملکت سے کہ کچھ موروثی تمہاری نہیں تھی، واجب ہوا۔

یہ جو لکھا ہے کہ ہمارے شریک ہو کے ہنود کو قتل کرونہ کہ ہم پہ بلا تحقیق و بلا امام کے آمادۂ جنگ ہو۔ جواب یہ کہ سبحان اللہ کیا خوب بات کہی اور کیا شریعت کا دھوکہ دیا۔ نہیں دیکھتے کہ اس وقت ہنود خود دینِ اسلام کے مددگار ہامی و تابع بادشاہِ دیندار تو ہنود خود اہلِ اسلام کے مددگار خود شریک حال شمار کئے جا سکتے ہیں یا اہلِ اسلام اون کے مددگار مقابلہ میں اہلِ کتاب کے۔ ہم کو احکامِ شریعت خوب تحقیق ہیں۔ جب جہاد کے مصائب و ترکِ آرام کو باعثِ رضائے خدا اور رسول و منبعِ راحت و آرام دوام جانا اور اختیار کیا۔ اے بھائیو مسلمانو! ان کے بہتانی دھوکوں میں کبھی نہ آنا۔ یہ محض بہتان اور دھوکہ بازی ان کی ہے کہ جواز و انحصار جہاد کا صرف امام کے ساتھ کا دھوکہ دیتے ہیں۔ سن لیں سب خاص و عام اور دیکھ لیں خود وہ دھوکہ باز ۔۔ صاحبانِ اتہام کہ بموجب کتب شرعیۂ فریقینِ اہلِ اسلام فرضیت جہاد ان پر ظاہر و آشکارہ اور تارک گنہ گار ہے۔

یہ فقیر حقیر، خادم علمائے فریقین، دونوں جگہ کی کتب سے مختصر اً لکھدیتا ہے جو شخص دونوں آنکھیں یعنی بصیرت و بصارت عربی و فارسی دونوں طرح کی عبارتوں کو دیکھ سکتا ہے اور جو کوئی صرف ایک آنکھ یعنی صرف ایک عربی یا فارسی کی طاقت رکھتا ہے تو اس سے اور جو دونوں سے عاری و بے نصیب ہیں وہ خود یا کسی اور سے اردو تو سمجھ سکتا ہے ۔۔۔۔

راجا دالی

ایک شخص فیروزپور کی طرف سے آیا بیان کرتا ہے کہ میواتیوں نے بڑا زور اٹھار کھا ہے۔ نوح کو پھونک دیا۔ نگینہ تاوڑو فیروزپور اور ادھر کے دیہات و قصبات سب لوٹ لئے۔ رستہ بند ہیں۔ کوئی آدمی بہ جز محتاج و فقیر کے جس کے پاس کچھ ثابت کپڑا چادر تک لنگ تک بھی نہ ہو

یا بغیر ساتھ لئے جمعیت کثیر ہتھیار بند کے نہیں رہ سکتا۔ جو کوئی محتاج رستہ میں مانگتا کھاتا چلا وہ آدمی تو البتہ مانگتا کھاتا چل سکتا ہے۔

فیروز پور میں الور کے راجہ نے عملداری کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ساتھ اشارہ انگریزوں کے یہ عمل کر لیا۔ والی الور نے چار پانچ سو اور ایک پلٹن آٹھ نو سو آدمی کی چیما جیو کے ساتھ کر کے انگریزوں کی مدد کو طرف آگرہ کے بھیجی ہے اور جے پور اور جودھ پور اور اودے پور وغیرہا تمام رجواڑوں کے وکیل کوہِ آبو میں رزیڈنٹ کے پاس سب حاضر ہیں۔ وہاں ڈیسہ کی چھاؤنی سے کوئی دو سو گورہ آیا ہے۔ اور سب راجہ البتہ مددگاری میں ہیں ورنہ بالکل ہر جگہ ہر انگریز مارا جاتا ہے۔

جے پور کا ایجنٹ ناگوں کی پلٹن جے پور والے کی طرف سے معہ دو توپوں کے لئے ہوئے پھرتا ہے۔ اور ... صاحب گوڑگانوہ کا اور کچھ ... کے انگریز اور کرانی مجتمع ہیں۔ گانو پھونک دیتے ہیں۔ مگر عملداری کچھ نہیں۔ موات [میوات] میں حقیقت میں میواتیوں کی بالفعل عملداری ہو رہی ہے۔

الور وغیرہ سب راجاؤں کی عملداری بدستور ہے لیکن تحصیل کا روپیہ جیسا پہلے جلد وصول ہوتا تھا البتہ اب دیر سے وصول ہوتا ہے۔ اور جہاں انگریز کی عملداری تھی وہاں سب جگہ بد عملی ہے۔

والی الور نے ممن چابک سوار اور گنیش چیلے اور ایک ہندو مصور کو بہ علت اصلی یا اتہام جادو کرنے کے مار ڈالا۔ اور ایک مولوی پنجاب کے مسجد درگاہ مخدوم صاحب میں چلہ کش تھے اون کو بھی بہ اتہام عمل کرنے کے راجہ صاحب کی ہلاکت کے لئے قید کیا ہے۔ اور ایک دن ایک ران سور کی بوٹی باہڈی اون کے موتھ سے لگائی گئی۔ سو وہاں کے مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ کس کے مذہب میں ہو تو سنو گے کہ راجہ صاحب کے مذہب میں۔ مگر بعض بعض غیر شہروں کے لوگوں نے بلوہ کرنا چاہا تھا لیکن بہ سبب کثرت راجپوتوں کے مجبور دب کر بیٹھ رہے۔ راجہ نے توپیں قلعہ پر چڑھا رکھی ہیں۔ سب کا مدار دہلی پر ہو رہا ہے۔ ظاہرا جس وقت دہلی سے انگریز کی شکست فاش ہوئی اور اوس وقت پھر راجہ بالیقین بھی برگشتہ ہو جاویں گے۔ یہ ناقل البتہ نسبت اور لوگوں کے سمجھدار اور ہوشیار اور ظاہر ارادت گو معلوم ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔

وہ بیان کرتا ہے کہ صرف راجاؤں کے درگذر [کرنے] اور طرح دینے سے بلکہ کچھ فی الجملہ

مددگاری سے انگریز ادھر دکھلائی دیتے ہیں.
یا آگرہ کو چلے جاتے ہیں، ورنہ. بیچ بھی انگریز کا
نہ دکھلائی دیوے۔ اور جہاں کہیں عملداری خود
انگریزوں کی تھی۔ اور خصوصاً جہاں فوج ہندوستانی
اون کی اپنی کچھ بھی ہے یا آجاتی ہے وہاں پھر
انگریز کی زندگی کا پتہ نہیں رہتا۔ یہ ایک عامی
سا آدمی ہے لیکن بے ساختہ بہت کیفیت سے
کہنے لگا کہ ان پر خدا کا غضب معلوم ہوتا ہے.
کسی کے دل پر ان کا رعب نہیں رہا۔ اور ایک ایک
ادنیٰ آدمی سے اب دبتے ہیں اور گڑ گڑانے
لگے ہیں.

بلب گدھوں کی مدد سے بھی کتنے انگریز
آگرہ کو پہونچائے گئے۔ غرض جتنے چھوٹے
موٹے راجہ ہیں ابھی حکومت نصارا اُن کے
دلوں سے نہیں گئی۔ اور اون کی دوستی کا دم
بھرتے ہیں لیکن یہ محض غلط فہمی اون کی ہے
درحقیقت اپنی دشمنی آپ کرتے ہیں۔ اون کی
حکومت ہیں جتنی ان کی بربادی اور بیخ کنی
اور زوال حکومت دوین ہے اس کو یہ بالکل
بھولے ہوئے ہیں۔ افسوس ہے ان کی عقل
پر کمال افسوس ہے ان کی عقل پر۔

خلاصہ اخبار دربار مطیع جہاں مدار حضرت ظلِ سبحانی خلد اللہ ملکہ

۲۷ شوال روز شنبہ

دربار در بار حسب معمول ہوا۔ افسران
فوج کے معروضات بہ گوشِ دل سُنے۔ ازبس کہ
نہایت شکوہ نہ پہونچنے رسد کھانے اور میگزین
کا سنا گیا۔ سو حکم قضا جریان بنام مہتمانِ کار مذکور
بہ شد و مد صادر ہوا۔

عرض ہوئی کہ تین منزل چھکڑے رسد
مخالفوں کے علاقہ علی پور سے سوارانِ جرار گرفتار
کرلائے سو داخل گودام ہوئے۔ صبح سے دوپہر
تک ہنگامہ جنگ حرب گاہ میں گرم رہا۔ آخر
دوپہر کو بہ سبب نہ پہونچنے رسد کے سپاہِ
منصورہ واپس آئی۔

۲۸ روز یکشنبہ

بحضوری فرزندانِ والا قدر و ارکانِ
دولت دربار در بار تسبیح خانہ میں ہوا۔
تمام افسرانِ پلاٹن کو حکم ہوا کہ جناب صمصام
الدولہ بہادر نواب احمد علی خاں صاحب کو
مثل مختارانِ سابق سلامی ادا ہووے۔
افسران فوج نصیر آباد نے عرض کی کہ فدوی
بہ سبب نہ پہونچنے رسد کے لڑائی پر سے لاچار

چلے آئے۔ نہیں تو مثل حرف غلط کے نام رستم و اسفندیار کا صفحۂ ہستی اوراق ہستی سے ساتھ شمشیر عدو کش کے بہ اقبال حضور اقدس اڑا دیا جاتا۔ سو پھر اہل کاروں کو تاکید شدید ہوئی۔ ایک جنٹ جالندھر کی آئی۔ افسروں نے آداب مجرا کیا۔ بیرون شہر ڈیرہ کا حکم ہوا۔ اور بقال وغیرہ سے سامان رسد کی کوتوال کو تاکید ہوئی۔

۲۹ر روز دوشنبہ

حسب دستور دربار ہوا۔ افسران پلاٹن کو حکم ہوا کہ فہرست افسروں کی لکھ کر گذرانو ....

کارخانہ گودام درسد رسانی بنام جناب مرزا ظہیر الدین بہادر بہ اجرائے شقہ والا معوض ہوا۔

دو سو آدمی بقیہ سپاہ فیروز پور کے حضوری کی عرض ہوئی۔ حکم ہوا کہ دریا گنج میں اتریں۔ غرض فوج خداداد ہر روز دیار و امصار سے چلی آتی ہے۔

۳۰ر روز سہ شنبہ

جناب صاحب عالم و عالمیان مرزا ظہیر الدین بہادر نے حسب الحکم اقدس فوج اور میگزین کو واسطے مقابلہ مخالفوں کے روانہ کیا۔ چنانچہ جاکر خوب معرکہ جنگ گرم رہا۔ اور لحظہ لحظہ سوار خبر لاتے رہے۔ قریب دوپہر کے خود صاحب عالم بہادر بنفس نفیس معہ فوج روانہ ہوئے۔

دو سو سوار رسالہ سکندر کے ہانسی سے آئے۔ نواب احمد خاں کی عرضی مقام بھٹیانہ سے متضمن وہاں کی بے انتظامی کی بہ درخواست امداد و کمک ملاحظہ انور میں گذری۔ شقہ اس پر جاری ہوا کہ بالفعل اپنے ہمراہیوں اور وہاں کے ساکنین زمینداران قرب و جوار کی معیت سے انتظام کرے۔ بعد فتح حمالک کی بہ خوبی امداد ہوگی۔ تھانہ دار شاہدرہ نے چند گوجروں کو بہ علتِ غارت گری بھیجا سو کوتوالی میں بند کیے گئے۔

غرۂ ذیقعدہ روز چہار شنبہ

جمیع فرزندان کامگار و بادقار و سرداران ذوی الاقتدار آداب و کورنش بجا لائے اور حضور اقدس مسند آرائے صاحب قرانی ہوئے مجرا و تسلیم پذیرہ باریابان دربار دربار ہوئے۔ میر فتح علی بہادر نے نقشہ جنگ دہورچال گزرانا۔

بعد ملاحظہ متوجہ بسیر و تفریح ہو کے خاص ڈیوڑھی سے درگاہ محل والا میں تشریف لے گئے۔ بعد فاتحہ داخل محل معلی ہوئے۔

روز پنجشنبہ دویم

بدستور دربار و دربار و مجرا و تسلیم فرزندان کامگار و ارکان باوقار۔ بعد اس کے سیر و تفریح مہتاب باغ۔ بعد ملاحظہ مہتاب باغ[٦] کے ارشاد ہوا کہ یہ روضہ دلکشا بہ سبب فرودگی لوگوں کے خراب و برباد ہو گیا۔ اور نہایت تعفن یہاں ہو گیا کہ اب لائق کھڑے رہنے کے نہیں رہا۔ سو اور جگہ رہنے کو لوگوں کے حکم ہوا۔

بسنت علی خاں[٢] خواجہ سرا جو بہت رکن خواجہ سراوں کے اور خواجہ بخش دربان بازخواں قلعہ معلی سے نکالے گئے۔ نواب ناظر الدولہ بہادر کو حکم واسطے تعمیل ارشاد کے ہوا۔ چنانچہ بہادر موصوف نے تعمیل حکم کیا یعنی قلعہ معلی سے مسدود کیا۔

جناب مرزا ظہیر الدین بہادر کو حکم محکم ارشاد ہوا کہ فوج واسطے مقابلہ کے روانہ کریں۔

بعد عصر عرض ہوئی کہ تمام عملہ و تزک وغیرہ حاضر ہے۔ پھر عرض ہوئی کہ فوج پلاٹن و سواران خاراشکن جو مقابلہ مخالفین کے لئے گئے تھے بہ سبب نہ پہونچنے کمک اور مدد کے لڑائی سے واپس آئے۔ ارشاد ہوا کل انشاء اللہ صبح کو تمام سوار سپاہیان جنگی معہ سامان دمکیاں لڑنے کو جاویں۔

۳ روز جمعہ

حسب دستور سب حضار حاضر بارگاہ سلطانی ہوئے۔ آداب کورنش بجا لائے۔ بموجب حکم دو پلٹن جنگی معہ دو ضرب توپ کے باغپت کو روانہ ہوئیں۔ اور اور سپاہ واسطے مقابلہ مخالفین کے روانہ ہوئیں اور تاکید ہوئی کہ مخالفوں سے جلد مقابلہ کریں اور بہت ہوشیاری کام میں لاویں۔ کہ کسی طرح اون کے فریب میں نہ آویں۔

باہتمام بندہ سید عبد اللہ مہتمم مطبع دہلی۔ اردو اخبار میں چھپا۔
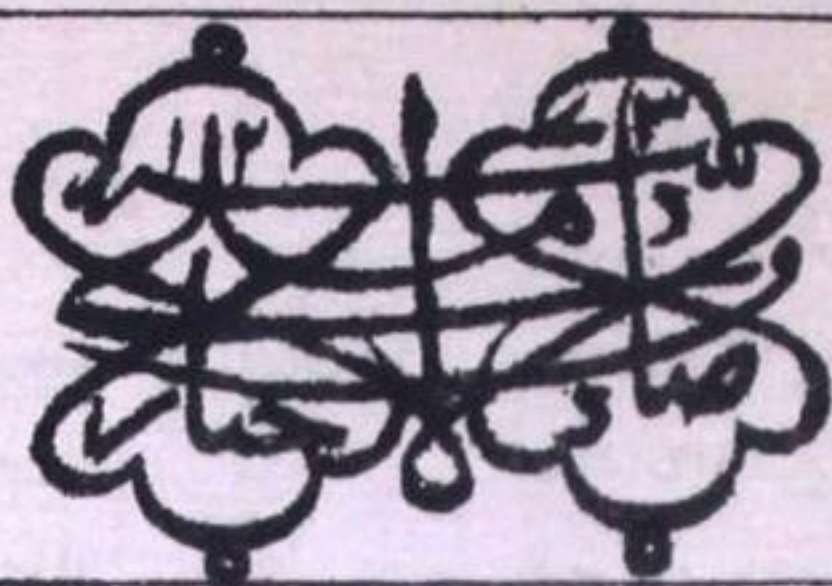
نمبر ۱ مطبوعہ ۱۴ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری موافق — جلد ۲

اشتہار

واضح ہو کہ یہ اخبار ہفتہ وار دو شنبہ کو طبع ہو بہ خدمت شایقین والا تبار و روسا عالی وقار روانہ ہوتا ہے۔ قیمت اس کی بہ نظر رفاہ عام ایک روپیہ عسہ ماہوار اور پیشگی ششماہی پانچ روپیہ صہ۔ ینہ لعہ روپیہ سالانہ بعد سال تمام پندرہ روپیہ۔ جس صاحب کو خریداری اس کی منظور ہو درخواست اپنی بنام سید جمیل الدین خاں مالک و مہتمم صادق الاخبار دہلی محلہ جمیل پورہ عرف چوڑی والا میں بھیج کر طلب فرمائیں اور اگر مضمون رفاہ عام یا خبر وغیرہ چھپوائیں تب قیمت بھی چھپ سکتی ہے۔ اور رفاہ خاص کے لئے فی سطر دو آنہ مقرر ہیں۔ راقموں کو چاہیے کہ اپنی مہر و دستخط بہ صفائی تمام رقیموں پر کر کر مقام بود و باش سے براہ نوازش و کرم اطلاع دیں اور قیمت اس کی ماہ بہ ماہ ادا کرتے رہیں اور جس صاحب کی طرف کچھ روپیہ برآمد ہوتا ہو وہ بھی عطا کریں۔

خواب

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک بزرگ متبرک صورت میرے پاس آئے اور گویا ہوئے کہ تم لوگ کس لئے اتنا ڈرتے ہو۔ قادر الاطلاق نے تو بادشاہت ہند کی ابو ظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ غازی کے نام عطا کر دی۔ میں نے یہ سن کر شکر خداوند تعالیٰ بجا یا اور استفسار کیا کہ حضرت یہ تو فرمایئے کہ آپ کے ہاتھ سیاہ کیوں ہو گئے؟ بجواب اس کے وہ خضر صورت ملایک سیرت بولے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خدمت دی ہے کہ تمہارے دشمن جب تم پر گولہ برساتے ہیں تو ہاتھوں پر روکتا ہوں اور یہی باعث ہے کہ رعایاے دہلی میں سے کم لوگ ضائع ہوتے ہیں۔ معبر نہ کیا تھکانہ تھا۔

سکۂ نو

طبع زاد جناب حافظ صاحب دیوان شاگرد
شید اوستاد ذوق مرحوم۔

بزر زد سکہ کشور ستانی
سراج الدین بہادر شاہ ثانی

اعلامِ شاہِ ایران

زبانی ایک آیندہ پنجاب کے مدرک ہوا
کہ شاہ نصیر الدین والی ایران نے ایک اعلام
جاری کیا ہے مضمون اس کا یہ ہے کہ تمام سپاہِ
فارس جمع ہو سرحدات ملک ایران میں برائے
مقابلہ و مقاتلۂ دشمنانِ مذہب یعنی انگریزان۔
اور اقوام عرب کو چاہیے کہ فرماں برداری کریں
کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

کلامِ پیغمبر

فرمایا آنحضرت نے کہ قتل کر رنج دینے
والے کو جس طرح کہ وہ تیرے رنج دینے کا ارادہ
رکھتا ہے۔ اب چاہیے کہ تمام پیر و جوان خورد و کلاں
عقلمند اور جاہل، کسان اور سپاہی بغیر از تامل
تائید کریں اپنے ہم مذہبوں کی اور ہتھیاروں سے
جسم کو آراستہ رکھیں اور ایک جھنڈا محمدی گاڑ دین
اور تمام ہم قوم کو جہاد کی اطلاع دیں خدا کے
نام پر کہ وہ برکت دے گا غازیوں کو اور ہم
اون سے نہایت خوش ہوں گے اور طرف
فارس کے ہم نے امیر الامراء مرزا محمد جان کو۔۔
اور شجاع الملک میر علی خاں و دیگر جنرل و حاکم
افسر معہ پچیس ہزار سپاہ اور جانب ابو شہر کہ
جہاں سے انگریز مفرور ہو کر بمبئی آ پہنچے۔ شاہزادہ
نواب صمصام الدولہ کو بہ افسری تیس ہزار سپاہ
اور کرماں کی جانب غلام حسن خاں دفعدار اور
جعفر قلی خاں میر پنجا کو معہ رجمنٹ ہائے سواران
کراچی، ڈھکیا اور مقام ارنیبیا اور گرمیا میں بیس ہزار
سپاہ جرار و کرار اور بہ سمت کچھ اور مکیرم علاقہ
جات سندھ نواب احسام السلطنت کو معہ تیس ہزار
لشکر و چالیس ضرب اتواپ معہ دیگر سامان جنگ
تعین کیا۔ تا اضلاع افغانستان وغیرہ کو فتح کرتے
ہوئے آگے بڑھیں۔ اور زیر حکم سردار سلطان
احمد خاں اور سردار شاہ دولہ خاں اور سردار
سلطان علی خاں اور سردار محمد عالم خاں ہندوستان
کو جائیں۔ خدا نے چاہا تو فتح مند ہوں گے اور
انگریزوں کا ٹھکانا لندن سے ورے نہ رکھیں۔
بس اب یہ وقت ہے کہ باشندے اوس ملک
اور افغان و اہلِ ہند جو کہ قرآن شریف پر
ایمان رکھتے ہیں اور فرمودۂ پیغمبر خدا پر چلتے ہیں۔
الم نشرح جہاد کریں اور دین کا ساتھ دیں اور

اپنے بھائی مسلمانوں کے دستگیر نہیں کہ اس میں منفعت
دین و دنیا مقصود ہے۔ لازم ہے کہ تمیع اہل اسلام
اس میں کوشش کریں اور تمام اقوام افغانستان
اور سند کو روشن ہو کہ شاہ ایران کا یہ ارادہ نہیں
کہ ملک افغانستان کو فتح کر کے شامل ممالک محروسہ
کرے بلکہ اصل منشاء یہ ہے کہ قندھار سردار رحمدل خاں
اور کہندل خاں کے کنبہ میں رہے۔ اور کابل امیر
دوست محمد خاں کے تخت حکومت اور ہند زیر حکم
خاندان تیموریہ امیر کو چاہیے کہ بہ مصلحت رشتہ داران
خود تائید اہل اسلام کریں اور لاکھ روپیہ ماہوار
کا لالچ دل سے دور کریں۔

حدیث

فرمایا حضرت پیغمبر نے کہ جو کوئی اہل مذہب
کی مدد کرے گا۔ ثمرہ اوس کا نیک پاوے گا۔ اور
قبل از اجرائے اس اشتہار کے امیر دوست محمد خاں
کہا کرتا تھا کہ اگر سپاہ ایران انگریزوں پر چڑھائی
کرے گی۔ تو میں بھی زور و زر سے اوس کا شریک
ہوں گا۔ اب وہ وقت آن پہنچا ہے ہر امیر دشمنان
اہل اسلام کو ہلاک کرے۔ جہاں تک ہو سکے کہ اس
سے بہتر کوئی نعمت عظمیٰ نہیں کس لئے کہ اگر مر جائے
تو رتبہ شہادت پائے اور اگر زندہ بچے تو غازی
کہلائے۔ بہرحال جہاد اچھی چیز ہے۔ اور اگر
خدانخواستہ امیر نے اس کے خلاف کیا تو بیشک وہ
کرستان کہلائے گا اور عنقریب اوس پر خدا کا
غضب آئے گا۔ اور شاہ ایران نے ایک نامہ بھی
امیر دوست محمد خاں کے نام اس مضمون کا بھیجا۔

نامہ

اے امیر تو انگریزوں سے شریک ہو کر بے ایمان
ہو گیا۔ مگر ہم از راہ مسلمانی تجھ کو فہمایش کرتے ہیں کہ
اس قوم سے علیحدہ ہو اور ہم سے مل کر تدبیر غارت
کرنے انگریزوں کی کر اور کل اہل اسلام بھی کہتے ہیں۔
کہ امیر نے انگریزوں سے مل کر مسلمان کا نام ڈبویا۔
اگر تجھ کو طمع زر ہے تو ہم سے دو چندے اور کیا تو
نے نہیں سنا کہ اس قوم نے ہندستانی شاہزادوں
اور امیروں سے کیا کیا بدعہدیاں ظاہر کیں۔
امیر نے اس نامہ کی بڑی تعظیم کی اور آپ بہ اشتمال
آخون سوات ادھر کے آنے کا قصد کیا اور شاہ
ایران ہرات میں داخل ہو گیا اور سپاہ قندھار
نے فوج انگریزی کو جو آگے بڑھی تھی ہلاک کیا۔

خبر پشاور

ایک دوست زبانی ایک قاصد آنے
والے خاص پشاور کے، راوی ہیں کہ کئی ہزار سپاہ
نے بہت سے انگریزوں کو قتل کیا۔ اور یہاں

سید محمد اکبر والی سوات کو کہ بڑے دین دار ہیں۔ تختِ شاہی پر بٹھایا۔ اور اون کا انتظام بہ خوبی کرا کر لاہور کو آن گھیرا۔ اب اہل لاہور محصور ہیں۔ یقین کہ سپاہ منصورہ از راہِ شجاعت ذاتی فتح حاصل کرے اور جو تھوڑے بہت گورے لب گور ہیں درگور ہوں۔ کہتے ہیں کہ سپاہ اہل اسلام جابجا تھانہ بادشاہی تا بہ لاہور بٹھاتی چلی آئی ہے اور ارادہ رکھتی ہے کہ بعد فتح لاہور مقام پٹیالہ اور دیگر مقامات دشمنان شاہی کو زیر زبر کر قدم بوسی حضور انور حاصل کرے سُنا گیا کہ اب گورے اور انگریز تمام پنجاب میں باقی نہیں رہے۔ اگر قدرے قلیل ہیں تو کرنال و علی پور میں سو اب ان کا محاصرہ بھی ہوا جاتا ہے۔ ہمارے اہل شہر خاطر جمع رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر مہربان ہے اور جو وہ کرے گا کوئی فعل خالی حکمت سے نہ ہوگا۔

وصیت نامہ مدینہ منورہ

وبہ نستعین فی الدنیا والاخرۃ وصلی اللہ علیٰ محمد و آلہ و صحبہ وسلم تعلیما یہ وصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ کہا شیخ احمد خادم روضہ منورہ نے کہ سترھویں ذیقعد مکرم کو نزدیک محراب روضہ شریفہ کے میں تلاوت کرتا تھا قرآن بزرگ کی کہ دیکھا میں نے جمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ فرماتے ہیں یا شیخ احمد تحقیق میرے اس سال میں سات ہزار آدمی نہیں تھے اوپر ایمان کے مگر اون میں سے سات آدمی۔ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے، اس بات سے کہ انھوں نے خلاف کیا اللہ اور رسول کے۔ اور بہت ہوا اون سے ظلم اور فسق و فجور عورتوں شوہر والیوں سے اور کھانا اموالِ یتیم اور کھانا اوقاف کا۔ اور گواہی دینی جھوٹی اور بہتان کرنا، اور خندہ کرنا رو برو بعض کے بعض کو۔ اور نہیں خوف کرتے وہ اللہ جل شانہ سے اور نہیں تعظیم کرتے قرآن شریف کی۔ اور نہیں دوست رکھتے علماء کو۔ اور حکام اون کے لیتے ہیں رشوت جان بوجھ کر۔ اور بڑے اون کے نہیں رحم کرتے چھوٹوں پر۔ اور خورد اون کے نہیں توقیر کرتے بزرگوں کی۔ ہر اُدن میں سے اوپر خواہش نفس اپنے کے ہے۔ اور مشغول ہیں ساتھ محبت دنیا اور اولاد کی۔ اور دوست رکھتے ہیں اموال کو اور بھول جاتے ہیں آخرۃ کو۔ نہ واسطے اون کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے عمل ہے۔ اور نہ سوال ہے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ نزدیک ملائکہ کے۔ پس یاد دلا تو اون کو اے شیخ احمد ہر آئینہ میں رہا شرمندہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے بہ باعث اون لوگوں کے کہ مشغول ہیں قبایح اور کبایر سے۔ اور ارادہ کیا اللہ نے کہ تبدیل کرے صورت

اون کی لیکن کہا میں نے اے رب العزت والقدرت
طفیل اپنی عزت اور بزرگی وجہ کریم کے عفو کر
اون سے اس مرتبہ یہاں تک کہ لکھوں میں
اون کو ایک وصیت اور خبر کردوں میں اون کو
کہ عبرت پکڑیں ساتھ اوس کے ۔ اور ہر آئینہ یہ
آخر وصیت ہے ۔ میں مہلت چاہتا ہوں اللہ عزوجل
سے یہ کہ پہونچے یہ وصیت واسطے امت میرے
کے قریب ہے کہ ہوئیں ڈرنے والے اور اطاعت
کرنے والے ظاہر کریں شریعت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہوں اجتناب کرنے والے
ساتھ اوس چیز کے کہ ہے اون کو اللہ بزرگ اور
نہ طلب کریں وہ زیادہ اور نہ باقی رکھنے والے
اور نہ جمع کرنے والے امر کریں ساتھ حکم شرع
کے اور منع کریں منکرات سے اور نہ جھٹلادیں
دین فریضہ کو اور نہ کہیں کہ ہم نے سنا پہلے
اس کے زیادہ اس سے اور نہ اجتناب کریں
اس وصیت سے ۔ اور جس نے شک کیا اس
میں وہ مستحق ہوا عذاب جہنم کا ۔ اور کہہ تو اون کو
اے شیخ احمدؒ کہ روزہ رکھیں تین دن منگل، بدھ،
جمعرات کو اور افطار کریں بروز جمعہ اور بہت
پڑھیں استغفار اور درود اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ۔ ہر آئینہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوگا اون کو
مانند کے اموان اور کہہ تو اون کو اے شیخ احمد کہ
قریب ہوئی قیامت اور خبر دی مجھ کو جبرئیل علیہ السلام
نے ۔ ہر آئینہ وہ نازل ہوگا دس بار اوّل ۔
اٹھائے جائے گا محبت بھائیوں میں سے ۔
دوسرے ۔ اٹھائے گا برکت زمین سے ۔
تیسرے :۔ اٹھائے گا برکت دلوں لوگوں سے ۔
چوتھے ۔ اٹھائے گا حیا عورتوں سے ۔
پانچویں ۔ اٹھائے گا برکت شہروں سے ۔
چھٹے ۔ اٹھائے گا صبر قلوب فقرا سے ۔
ساتویں ۔ اٹھائے گا سخاوت اغنیا سے
آٹھویں ۔ اٹھائے گا ایمان ۔
نویں ۔ اٹھائے گا علم ۔
دسویں ۔ اٹھائے گا قرآن مجید ۔ اور
اب تحقیق نازل ہوا ہے آٹھ بار اور باقی ہے
دو بار ۔ اور کہہ تو اون کو اے شیخ احمد کہ تسبیح
کریں اللہ تعالیٰ کی اور استغفار کریں پہلے اس
سے کہ نازل ہو اوپر اون کے عذاب اور غضب ۔
اور نہ عمل کریں شرکا اور نماز پڑھیں ساتھ جماعت
کے ۔ اور ترک کرنے والا نماز کا کافر ہیں نماز نہ
پڑھیں اوپر اس کے اور نہ دفن کریں اس کو بیچ
قبروں مسلمانوں کے ۔ کہا شیخ احمد نے واللہ نہیں
آگاہ ہوا میں اس وصیت پر مگر اوپر قبر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ پس جس نے لکھا اور نقل
کیا اوس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو اور

ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کو۔ ہوں گا
میں واسطے اوس کے شفاعت کرنے والا روز
قیامت کے۔ اور ہوگا وہ ساتھ میرے بیچ جنت
کے۔ اور جس نے سنا اوس کو اور نہ بھیجا اوس
کو دوسری جگہ سیاہ کرے اللہ منہ اوس کا دن
قیامت کے۔ اور ہووے محروم دنیا اور آخرۃ
سے۔ اور کہا شیخ احمد نے واللہ واللہ واللہ نہیں
زیادہ کہا میں نے کوئی مضمون اور اگر زیادہ کہا
ہو میں نے اس وصیت میں ہوں محروم دنیا اور
آخرۃ سے روبرو اللہ تعالیٰ کے وصلی اللہ علے سیدنا
محمد علی آلہ وصحبہ وسلم۔ یہ ترجمہ اوس وصیت کا ہے
کہ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۹ھ ہجری مدینہ منورہ کے
بیچ بندر عدن کے پہنچا تھا اور ترجمہ خط حضرت شیخ
احمد خادم مدینہ منورہ کا بیچ شہر بندر عدن کے
حاجی مولوی محمد فخر الدین حسین نے لکھا ماہ شوال
۱۲۶۹ھ ہجری مقدسہ میں وارد شاہ جہان آباد
ہوئے۔ اور بروقت ملاقات مؤسس الدولہ اساس
الملک نواب مرزا محمد فاضل بیگ خان بہادر کو
دکھلایا اور جناب نواب موصوف نے مطبع عزیزی
میں چھپوا کر تقسیم کرایا۔ خدا تعالیٰ اون کو اجر عظیم
دے اور خاکسار کو بھی ثواب۔

اخبار مقامات مختلفہ

زبانی معتبر آنے والوں پورب کے منکشف
ہوا کہ بنارس میں وہاں کے راجہ کا انتظام وددر
دہ رتبہ خوبی ہو گیا۔ اور کان پور میں نواب
محمد علی خاں بہادر عرف ننھے نواب نے ود پلٹنوں
تلنگان سے اپنا بندوبست کر لیا اور سپاہ سے
وعدہ کیا کہ ہم بعد نظم دہلی کو برائے شرف ملازمت
حضور اقدس چلیں گے۔ اور الہ آباد میں جب سے
انگریز مارے گئے کوئی حاکم مقرر نہیں ہوا کہتے
ہیں کہ مقامات مذکورہ بالا میں کیا بلکہ تمام پورب
میں دین دار لوگوں نے فرنگیوں اور اون کے
زن و بچہ کو چن چن کر قتل کیا اور ایک انگریز
نام کو باقی نہیں رکھا۔ لکھنؤ میں درمیان مچھی بھون
کے انگریزوں نے یہ بہانہ سنانے مژدہ لندن جمیع
مدعیان سلطنت اور اعیان ریاست کو بلا کر
مقید کر لیا اور آپ بھی اوسی میں قید ہیں۔ باہر
گوروں کا پہرہ ہے۔ کوئی شہر کا کالا آدمی اندر
جانے نہیں پاتا لیکن باشندے وہاں کے اس
تدبیر میں ہیں کہ جس طرح بنے ان لوگوں کو منگوا لیجیے
اور مصطفیٰ شاہ برادر شاہ اودھ کو بادشاہ
یہاں کا بنا دیجیے۔ میرٹھ میں کل تین سو گورہ
معہ چند افسران انگریزی بہ مقام دمدمہ محصور

ہیں کوئی متنفس شہر میں نہیں نکلتا اور کچہری دربار کا تو کیا ذکر ہے۔ نواب ولی داد خاں والی مالاگڑھ حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کی طرف سے اُدس جوانب میں جا بجا تھانہ اور تحصیل بٹھلتے جاتے ہیں۔ سُنا گیا کہ اس اثنا میں دو سو گورے بہ معاونت قوم جٹ [جاٹ؟] نواب صاحب بہادر سے برسر مقابلہ آئے تھے۔ مگر اقبال شاہی سے محمد اسماعیل خاں بہادر سپہ سالار فوج نے اُن کو شکست دی۔ کہتے ہیں کہ بروقت مفروری گوروں مُنہ زدن ہیں ... کئی گاؤں پھونک دئے کہ اس سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ آگرہ میں گورہ اور فرنگی اور کرسٹان قلعہ کی اندر گھرے ہوئے ہیں۔ فوج میں سے لاٹ گورنر [لفٹیننٹ گورنر] نے کالا آدمی ایک نہیں رکھا تھا۔ سو اس سبب سے گورنر کلکتہ نے اُدس کو عہدہ سے برطرف کیا کہ کالے آدمی کو بے ایذا دیئے کیوں چھوڑ دیا۔ بلوتی اور ہوڈلی اور کوتی میں راجہ جے پور اور راجہ جیندہ اور دیگر راجہ و نوابوں کی سپاہ زیر حکم چند افسران انگلشیہ پڑی ہوئی ہے۔ مگر اون لوگوں کا قول ہے کہ ملک کا ہم بندوبست بہ خوبی کر دیں گے لیکن لڑائی میں دین کا ساتھ دیں گے۔ اور یہی کلام اور ارادہ تمام افواج کا اور تمام امراء و رؤسا کا ہے۔ دیکھئے آئندہ پردۂ غیب سے کیا جلوہ دکھاتا ہے۔

خبر دہلی

آج کل دہلی میں جو سالہائے سال سے اوجڑی دیار کہلاتی تھی سپاہ کی بہت رونق اور کثرت ہے۔ اور بہ باعث بارش گولہ غنیم [جان] کی طرف سے جو خوف ضائع ہونے کا تھا، خدائے تعالیٰ کی عنایت ہے یعنی ہر کوچہ و بازار میں صبح و شام ہزاروں آدمی پھرتا ہے۔ اور دشمنوں کے گولہ سے بال بال بچتا ہے۔ واقعی یہ قول بجا ہے۔ ع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

ہر کیف اوس کی مہربانی درکار ہے اور اس سے سب کا بیڑا پار ہے۔ اور ہمارا کیا منہ جو اوس کا شکر ادا کر سکیں۔ اور ہم لوگوں کا کیا [ذہن] اور قیاس ہے کہ حقیقت اُس کی پا سکیں۔ وہی ہر ابتدا کی انتہا کچھ خوب جانتا ہے ؎

نیا ید ز ما جز نظر کردنی
وگر خفتنی بازیا خوردنی

دیکھو اُدس کی ادنیٰ عنایت کو سولھویں رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ ہجری کو پانچ ترک سواران فرشتہ منش نے انگریزوں کا راج پاٹ ہند سے اٹھا دیا گویا تختۂ حکومت اُولٹ دیا

اور بہار سے حضرت قدر قدرت بہ یاوری طالع از سر نو تخت شاہی پر بیٹھے از آں جا کہ آسائش رعایا ہند منظور خدا ہے اس لئے منتظم دوراں جناب محمد بخت خاں بہادر جنرل کو کہ نصفت اور عدالت اور تدبیر و انتظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہمارا حاکم شفیق بنایا۔ اور جناب موصوف نے حضور سے خلعت فاخرہ سپر و شمشیر پائی ہے۔ پاتے ہی شہر کا انتظام بخوبی کر دیا۔ اب کوئی کسی پر زیادتی نہیں کرتا ہے بلکہ اودنا سرکش غریب کے ہاتھ میں ہتھیار دیکھ کر ڈرتا ہے۔ اور تمام سپاہ کا بھی بندوبست بخوبی ہوگیا جمیع تھانہ دار شہر اور سید مبارک شاہ خاں صاحب کوتوال گشت در دندہ میں مصروف ہیں اور دکان دار دکانیں کھولتے جاتے ہیں۔ باہر سے غلہ بہ افراط چلا آتا ہے۔ اور حال لڑائی کا یہ ہے کہ پرسوں کے روز جناب جرنیل صاحب نے بہ راہ علی پور گوروں کا محاصرہ کیا تھا۔ سو طرفین سے مقابلہ رہا۔ دیر تک سپاہ شاہی داد شجاعت دیتے رہے آخر کار گورے بھاگ نکلے۔ اور لشکر مظفر نے جب کوئی حریف مقابل نہ پایا تو تین سو گھوڑے اور کچھ چھکڑے رسد وغیرہ اپنے قبضہ میں کر کر قصد بازگشت کیا۔ سنا گیا کہ گورہ اس لڑائی میں بہت مارے گئے۔ اور کچھ گورہ کل کے دن مقبرۂ منصور کی جانب اوتر آئے تھے۔ سو ان کے دفعیہ کے لئے فوج تھوڑی سی کہ بہتوں پر بھاری ہے معہ چند اتواپ روانہ ہوئی۔

جمیل المطابع دہلی میں بہ حکم حضور الوزسید جمیل الدین خاں نے طبع کیا

نمبر ۲۸ | بتاریخ ۱۹ ماہ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ | جلد ۱۹

نصیحت عبرت طویت

یہ اخبار ہفتہ میں ایک دفعہ برعم الف
نصارلی روز یکشنبہ کو ہمیشہ جاری ہوتا ہے۔
کیونکہ ان کے ہاں اس دن اجرائے مہام ممنوع
ہے۔ ہر چند بعض پادریان، اور مجسٹریٹ
متعصب اپنے دورِ حکومت میں متعرض بھی
بطوناً ہوئے جو کہ ان کی عادت تھی خفیہ
بیخ کنی رسوماتِ دین کی اور بے آہنگی اجرا
اپنے دینی امورات کا لیکن بہ حمد اللہ کہ یہ اوسی
دن جاری رہا۔ قدرتِ الٰہی ہے کہ وہ پادری
بھی انھیں دنوں میں مر گیا اور وہ مجسٹریٹ
بدلی ہو گیا۔ پھر سنا ایک پادری جو آیا ہے
بڑا متعصب ہے اور اس کی بیٹی کی شادی
بڑے صاحب سے ہونے کو ہے وہ اکثر باتیں
برخلاف دینِ مبین بنوی زور سے اپنے داماد
کے جاری کرا دے گا۔ جیسے کہ مدرسہ میں زور ڈال کر
تعطیل یکشنبہ کی آخر جاری کر دی تھی۔ سوا ایک
ان باتوں سے یہ بات بھی تھی کہ کوئی روز یکشنبہ
کو کاروبار منفعت وغیرہ کے بلکہ سواری وغیرہ
نہ کیا کرے لیکن بحمد اللہ کہ کاروبار سب
بدستور اسی طرح ان کی حکومت میں جاری
رہے، اور انھوں نے جب جبر کرنا اور زور ڈالنا
چاہا تو سب کے سب۔۔۔ نمونہ قدرتِ الٰہی کا
اور معجزہ رسالت پناہی ہے کہ یہاں سے سب سے
پہلے وہ داماد امیدی اس پُرزور کا جس کے
زور پر وہ امید اور بھروسہ رکھتا تھا مارا گیا اور
بعد اس کے تھوڑی دیر کے خود وہ پادری معہ
اپنی بیٹی ذریعۂ امید کے فی النّار والسقر ہوا
اور فتح و ظفر ہمارے حضور ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی
فروغِ خاندان گورگانی چراغِ دودمانِ نجدت
نشان صاحب قرانی نائب رسول یزدانی خلد اللہ
ملکہ و سلطنتہ کے بندگان کے نام ہوئی جن کے
لئے فوج و میگزین و خزانہ خداداد صبح و شام

خود بخود چلا آتا ہے، جن کا نام ازل سے ساتھ
ظفر کے التیام رکھتا ہے یعنی جن کے نام نامی تاریخی
سال ولادت میں ظفر توام ہے سو اسی جہت سے ان
دشمنانِ رسوم دین کو جبکہ انھوں نے یہ اعلان اپنی
رسمیں جاری کرنی چاہیں چنانچہ شکست نصیب
ہوئی۔ اور ہم بندگانِ باظفر کو ظفر کہ ان میں سے
ٹوکنے والا ایک نہ رہا۔ سو حضور قدر قدرت سے
لقب اور خطاب بھی اس اخبار کا از راہِ کمال
رافت و ظفر انت کے اخبار الظفر بہ دستخط خاص
مرحمت ہوا۔ ادام اللہ اقبالہم و سلطنتہم اے بھائیو
مسلمانو یہ بات کچھ نقل کسی ناقل اور خبر رساں سے
نہیں ہے بلکہ خود راقم آثم کی سرگزشت و تجربات
سے ہے۔ مرد عاقل ذی ہوش صاحب گوشِ حق
نیوش کو صرف ایک نکتہ بس ہے واسطے نصیحت
و عبرت طولِ امل اور بے پایگی بھروسے کی۔۔
دولت وغیرہ جمیع ممکناتِ ہالکہ قبول کنندۂ
زوال پر بھروسہ اور اعتماد ہرگز نہیں چاہیئے قیام
صرف ذاتِ پاک ذی الجلال والاکرام کو ہے اور
بھروسا اسی پر لازم اور زیبا ہے۔ اگر خدائے تعالےٰ
انسان کو چشم بینا اور دلِ دانا اور گوشِ شنوا
عنایت کرے تو صرف زوال حکومت نصاریٰ کہ
بہ ایں سرعت اچانک ظہور میں آ گئے واسطے مزید ایمان
و ایقان اور عدم اعتمادِ جاہ و جلال و مال و منالِ
دنیائے دون کے لئے کافی و وافی ہے۔ کیا خوب کہا
ہے کسی بزرگ عارف کامل نے ؎

دل اگر دانا بود اندر کنارت یار ہست
دیدہ گر بینا بود در ہر نظر دیدار ہست
گوش گر شنوا بود جز نام حق کے بشنود
ور زبان گویا بود در ہر سخن اسرار ہست

نفس الامر میں انگریزوں کو قدرت فراموشی
خدائے غیور اور اپنے کبر و غرور اور عداوتِ دین
رسول مقبول نے اس درجہ کو پہنچایا۔ ہر بنی نوع
انسان کو چاہیئے کہ ان کے سانحہ کو ذریعہ عبرت
و نصیحت سمجھے اور یہ جو جو باتیں باعثِ نصیحت
و ہلاکت ہیں ترک کرے سنتے ہیں کہ بہتیرے
ہمارے ملک والوں پر باوصف دیکھنے ان حالات کے
اب بھی انگریزوں کی لائے اور عزم اور قدرت و حکومت
کی عظمت و جلالت چھائی ہوئی ہے کہ وہ زوال حکومت
کا ان کے دل سے یقین نہیں رکھتے اور ان کی حکومت
کے امیدوار ہیں لیکن ہم انھیں نصیحت کرتے ہیں۔
انھیں لازم ہے کہ وہ لاحول اور درود اور توبہ و انابت
سے اس مرض کی دوا کریں نفس الامر میں بہ سبب ضعف ایمان
کے یہ مرض ان کو لاحق ہے استعانت بہ صلوٰۃ ساتھ
حضور قلب کے کام میں لاویں اور قرآن ساتھ تفکر
اور تفقہ اور تدبر یا مور کے تلاوت کریں۔ ہمارے
اخبارات ہفتہ ہائے گذشتہ و پیوستہ کو دیکھیں کہ

ان میں اکثر آئینِ عظمتِ قدرتِ الٰہی اور سوانحِ امم سابقہ بذیل اس عرض کے مجتمع ہیں اور حقیقتِ دینِ نبوی کی صدقِ دل سے منقوشِ خاطر کریں کہ ان کو قدرتِ کاملۂ واجب الوجود اور مغضوبیت . . .

ابھی ایک دوست ہمارے مجھ سے آئے جو سانحہ بیان کرتے ہیں چشم بینا ہو تو یہی ایک بات کافی ہے۔ کہتے ہیں کہ بیس بائیس انگریز کانونڈ کے قلعہ میں جا چھپے ہیں بلکہ بعض زخمی یہاں کی لڑائی کے لیکن ظاہرا فوج کو پہلے خبر نہیں ہوئی۔ نہیں تو وہ ہرگز جیتا نہ چھوڑتی۔ اب فوج بگڑ رہی ہے تعجب نہیں کہ اگر ان کا آقا یہاں آیا تو آیا، نہیں تو وہ خود حضور بندگانِ سلطانی میں معہ توپوں کے حاضر ہوں۔ مگر بعض فوج کی تو یہ رائے ہے کہ چل کھڑے ہوں اور بعض کی یہ رائے ہے کہ چلنا ضرور نہیں جس وقت فوج سلطانی آوے تو اس وقت ہم ان کے ساتھ ہو جاویں۔ المختصر کہ بات لطف اور عبرت کے یہ ہے کہ سنا گیا یہ کہ انگریز جو چھپ چھپ کر گئے ہیں تو ہندؤں کا بھیس بدل کر لہنگے پہن کر گاڑیوں میں بیٹھ کر گئے۔ اور جو کوئی رستہ میں ناواقف ملتا تو جھک جھک کر سلام کرتے عورتوں کے بھیس میں یہ مقام عبرت ہے کہ وہ وہ صاحب بہادر جو سوا گنڈاسی کے مردوں کو نہ بولتے تھے۔ سلام شریفوں کا اگر آنکھ کے اشارے سے بھی لیتے تو بڑے نظر پرورش تھی دیکھو کس کی قدرت نے اس نوبت کو انھیں پہنچایا اور وہ سپاہ ان کی اپنی اور یہ سپاہ جس کا حال سنا اگر سچ ہے تو وہ بھی ظاہر ہو جاوے گا۔ لیکن ان کی سپاہ کا تو ظاہر ہے۔ یہ کس کی قدرت نے کر دیا۔ تو کیا قدرت شناسی قادر علی الاطلاق ہے کہ قدرت نصاریٰ ابھی تک قدرت قادر اعلا طلاق سے . . . . نصاریٰ کے نزدیک قوی دکھلائی دیتی ہے کہ نصاریٰ کی قدرت کا اور حکومت کا دم بھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے خدانخواستہ فوج . . . . . . یہی سبب ہے کہ بہتیرے رؤسا ملک دار اور خصوص راجپوتانہ وغیرہ ہم ان کے قمع و قلع میں تندہی نہیں کرتے اور علاوہ ان کے بہت لوگ ہر قسم کی اطاعت و امداد میں ساعی و سرگرم [ہیں] لیکن قدرتِ الٰہی یہ ہے کہ چنانچہ بیشتر بے سعی و تلاش گرفتار ہوتے ہیں اور سزا پاتے ہیں یاد رہے کہ انگریز مغضوب الٰہی ہو گئے ہیں۔

خلاصہ اخبار دربار مطیع سلطانی

روز شنبہ ۴ ذی قعدہ

بعد فریضہ صبح و تشرف بخشی نبض شناسی بہ احترام الدولہ بہادر مجرا و تسلیم مرشد زادگان یعنی جناب مرزا ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر

مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا ابوبکر بہادر قبول ہوئی۔ بعد اس کے یہ ہم رکابی صمصام الدولہ بہادر و معین الدولہ و سرفراز الدولہ و مظفر الدولہ و حکیم عبدالحق خاں و اسد الدولہ و مولوی یوسف علی خاں وغیرہم اراکین و اہل کاران جاں فشاں متوجہ سیر و شکار ہوئے اور پھر ڈیوڑھی خواص پورہ سے داخل عشرت سرائے خاص۔

حسب العرض افسران پلاٹن و سواران سامان روانہ کیا گیا اور ہرکارے اور پیک واسطے پہنچانے خبر جنگ کے متعین ہوئے۔ عرضی جناب مرزا ظہیر الدین بہادر کی اس مضمون سے ملاحظہ ہوئی کہ اکثر بدمعاشان شہر بہ وضع لباس تلنگوں کے گرفتار کئے گئے اور انتظام عمل میں آیا۔ ارشاد ہوا کہ مناسب کیا۔ اور ایک شقہ کرامت مرقومہ اس مضمون کا جاری ہوا کہ تمام افسران فوج کو ہدایت کر دو کہ بہ سبب نہ ہونے خزانہ کے اور ابھی بہ سبب نہ آنے روپیہ کے آمدنی تحصیل وغیرہ سے سرکار والا میں گنجائش ملازم رکھنے سپاہ کی باعطائے یومیہ کی نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ تاخت و تاراج شہر سے باز نہ آویں گے اور واسطے تحصیل و انتظام وغیرہ کے نہ جاویں گے۔ تب تک ایک حبہ سرکار سے وصول نہ ہوگا۔ سو کوئی درخواست طلب تنخواہ و یومیہ وغیرہ کی نہ کرے۔ ایک دو مہینے حاضر رہو۔ بروقت آنے آمدنی کے اور رفع آشوب فتنہ و فساد کے البتہ پرورش ہوگی۔

عرض ہوئی کہ فوج منصور نے مخالفوں کو جنگ میں خوب پسپا کیا۔ مگر بہ سبب کثرت بارش ...... واپس آئے اور دو مخبروں کو گرفتار کیا اور قریب دو سو راس گوسفند کے لائے۔

روز یکشنبہ ۵ تاریخ

حسب دستور بعد نماز و نبض شناسی حاذق الزماں احترام الدولہ بہادر دربار دربار، باریابان دربار فیض یاب مجرا و تسلیم ہوئے۔ اور بندگان اقدس متوجہ سیر و گلگشت ہو کر خاص ڈیوڑھی سے داخل محل معلی ہوئے۔

عرض ہوئی کہ فوج جو واسطے انتظام اور تنبیہہ مخالفوں کی باغیت کو گئی ہوئی تھی۔ چونکہ مخالف مقہور بہ مجرد دیکھنے سپاہ منصور کے بھاگ گئے اس لئے فوج مسرور پھر آئی۔

بعد نماز عصر پھر سوار ہوئے میر مرتضیٰ خاں کپتان پلاٹن نو ملازم نے نشانہائے نو طیار ملاحظہ کروائے۔ خاطر دریا مقاطر بہت خوشنود ہوئی۔ اور نام اس نئی پلٹن کا بہ خطاب حسینی ارشاد فرمایا اور شیرینی اور پگڑی حسب دستور مرحمت ہوئی۔

قریب مغرب مراجعت فرمائے داخل محل سرائے شاہی ہوئے۔ عرض ہوئی کہ خود گوروں اور گورکھوں میں کہ متفق تھے کچھ تکرار وفساد ہو گیا فرمایا کہ شاید یہ بازاری گپ ہیں سے ہو کہ دل باور نہیں کرتا بہر کیف سچ جھوٹ تحقیق کریں۔

دوشنبہ ۶ ر

حسب دستور بعد نماز و نبض دید احترام الدولہ بہادر دربارِ دُربار، مرزا ظہیر الدین بہادر کو فرمان ہوا کہ سواروں کو ہدایت کر دیں کہ باغ حیات بخش سے اٹھ کر باہر قلعہ کے قیام کریں۔ داروغہ پل کے نام پروانہ اس مضمون کا جاری ہوا کہ کل دن کے دن سوار اور پلٹن آویں گی جلد پل طیار کر رکھے کہ اترنے میں کسی طرح کی دقت نہ ہو۔ اور واسطے طیاری رسد اور سامان اجناس ضروری کے مرزا مغل بہادر کو حکم ہوا۔ بعد نماز عصر مرزا عبداللہ بہادر حسب الحکم حاضر ہوئے در باب انتظام شہر و پلاٹن ارشاد ہوا۔

تیس سوار گوالیار کی فوج کے حاضر ہوئے عرض کی کہ جولائی کے مہینے میں فوج گوالیار مشرف بہ قدم بوسی ہوں گی۔ وقت مغرب شرف بخش محل معلیٰ ہوئے حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

روز سہ شنبہ ۷ ر

حسب معمول بعد فراغ نماز و نبض دید، ممار درِ بار جہاں مدار۔ تمام ارکانِ حضرت و کشور کشایان دولت مشرف اندرون بارگاہ فلک، جاہ مشرف بہ تسلیم و مجرا ہوئے۔ افسران پلٹن معہ اسباب و سامانِ جنگ بہ مقابلہ مخالفان روانہ ہوئے اور ایک آدمی بہ علت نقب زنی اور چار مخبر لشکرِ غنیم سے گرفتار حاضر کئے گئے۔ بعد اس کے حضور اقدس شرف بخش محل معلےٰ ہوئے۔

بعد فراغ قیلولہ و فراغ نماز عصر وکیل فوج بریلی حاضر ہوا۔ عرض کی کہ کل فوج بریلی عبور کر کے ناصیہ سائے بارگاہ خاقانی ہو گی۔ سو حکم موکد واسطے تعجیل درستی پل کے صادر ہوا۔ اور واسطے پیشوائی کے فرمان جاری ہوا۔

عرض ہوئی کہ شہر میں سپاہیان جنگی غارت گری کرتے ہیں حکم ہوا کہ مرزا مغل بہادر اس کا انتظام کریں۔ حسب معمول بعد عصر نہضت فرمائے سیر و تفریح ہو کر شام کو خاص ڈیوڑھی سے شرف محل معلی ہوئے۔

روز چہار شنبہ ۸

حسب معمول بعد فراغ نماز و نبض دید دربار بدستور اور جناب صمصام الدولہ نواب احمد قلی خاں بہادر کو واسطے پیشوائی اعلیٰ افسر فوج بریلی کے حکم قضا توام صادر ہوا۔

عرض ہوئی کہ برج لاہوری دروازہ صدمہ سے گولوں کے قدرے ٹوٹ گیا۔ سو بموجب حکم قضا توام افسران سفر مینا نے فوراً درستی کر دی تو سیر عمل میں آئی۔ اور فوج واسطے انتظام ناکجات کے روانہ کی گئی۔

بعد نماز عصر بہ حضوری اراکین والاتمکین مسند آرائے تسبیح خانہ ہوئے۔ صمصام الدولہ بہادر نے عرض کی کہ پل دریائے جمن کا مرتب ہوا مگر عبور فوج نہیں ہو سکتا۔ علی الصباح فوج حاضر ہوگی۔ کیونکہ بہ سبب رات کے فوج کو تکلیف ہوگی۔ سو حکم ہوا کہ صبح کو جا کر افسروں کو ہمراہ لاؤ۔ وقت ندائے مغرب برخاست دربار [ہوا] اور بندگان حضور اقدس داخل محل معلی اور حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

روز پنجشنبہ ۹

حضور اقدس نے نماز فریضہ ادا کر کے شرف نبض شناسی احترام الدولہ بہادر کو بخش کے دیوان خاص میں دربار عام فرمایا جمیع حضار بلند اقتدار حاضر دربار یاب مجرا ہوئے صمصام الدولہ بہادر پیشوائی جناب جرنیل محمد بخت خاں بہادر کے لئے روانہ ہوئے اور اپنے ساتھ لائے۔ جناب بہادر ممدوح معہ افسروں کے صد ادب و آداب و کورنش بجا لائے اور حالات انتظام سب جگہوں کے عرض کی۔ حضور اقدس خان بہادر و شجاعت نشان کی باتوں سے بہت خوشنود و محظوظ ہوئے اور سپر و شمشیر اور چار ہزار روپے نقد واسطے شیرینی کے عطا فرمائے۔ اور اس تاریخ ذکو یہ خطاب سپہ سالار بہادر افسر کل پلاٹن جنگی مخاطب فرمایا اور بھی سب افسروں کے نام حکم نامہ اس مضمون کا جاری فرمایا کہ متابعت انقیاد خان موصوف میں ہو کر کاربند حکم ان کے رہیں اور کوئی متنفس خلاف مرضی ان کے رستہ نہ چلے۔ بعد اس کے شرف بخش محل معلی ہوئے اور شقہ سپہ سالار بہادر موصوف کے نام اس مضمون کا لکھا گیا کہ اول تدبیر شکست مورچہائے مخالفین اور تدبیر نگوں ساری معاندین دین مبین ہر وقت ہر لحظہ مطمح نظر ہوئے۔ دوسرے سواروں اور سپاہیوں کی جو کہ قلعہ مبارک کے اندر اور شہر میں

بہ جبر و تعدی گھس آئے ہیں ایسی تدبیر کرو کہ یک سر
باہر شہر پناہ کے قیام کریں اور تاخت و تاراج اور
تکلیف دہی رعایا سے ان کو ممانعت اور سرزنش
کرو کہ کوئی مرتکب ایسے امر دور از کار کا نہ
ہووے۔ تیسرے ایسی تدبیر شائستہ کرو کہ جلد
تقسیم تنخواہ ملازمان قدیم و جدید کے ہووے۔
چوتھے انتظام تحصیلات اور تھانہ جات
بیرونجات کا اور انتظام غارت گری کا ساتھ
پہنچنے پلٹنوں کے عمل میں لاؤ۔ پانچویں اکثر
بدمعاشان شہر کہ بہ لباس تلنگان آن کر آمیزش
کر کے بہ سبب بہانہ گھر میں رکھنے مخالف کے
یا رسد رسانی کے یا اخبار نویسی حریف کے متہم
کر کے شرفا و نجبا کے گھروں میں گھس جاتے ہیں
اور مال و اسباب ان کا لوٹ لیتے ہیں۔ اس
باب میں بہ خوبی تحقیقات کر کے سزائے واجبی دو۔
غرض شقۂ والا بہ مضمون مصرحۂ مسجل
بہ مہر خاص حضور اقدس اعلی لشکر سپہ سالار بہادر
موصوف کو روانہ ہوا۔ بعد نماز عصر بہ حضوری
احترام الدولہ بہادر غلام احمد خاں سرچہ کی دیوان
خاص کو حکم ہوا کہ سپہ سالار ممدوح کے پاس لشکر میں
جا کر ساتھ حاضر حضور ہو۔ چنانچہ اس نے حسب الارشاد
عمل کیا۔ اور بعد ساعت معہ صمصام الدولہ بہادر
سپہ سالار بہادر موصوف کو خلوت میں طلب فرمایا۔

عرض معروض دربار انتظام وغیرہ سماعت فرما کے بعد
عشا مرخص فرمایا۔

روز جمعہ ۱۰ ار

بعد ادائے سنت و فریضہ و نفل معمولی مسند
آرائے شہریاری ہوئے۔ فرزندان نامدار و امرائے والا
مقدار ناصیہ سائے بارگاہ سلطانی ہوئے آداب و
کورنش بجا لائے۔ بعد اس کے بندگان حضور رونق
افروز محل معلی ہوئے اور پھر ڈیوڑھی خواص پورہ
سے متوجہ سیر و گلگشت ہو کر ڈیوڑھی خاصہ سے
داخل محل معلی ہوئے اور سات خوان طعام الوان
تبرک مرحمت خاص حضور اقدس سپہ سالار بہادر کے
لئے عنایت ہوئے۔ بعد نماز عصر اخیر روز دو مخبر
شاہدرہ سے اور دو آدمی بہ علت رہزنی بیرون دہلی دروازہ
سے گرفتار ہو کے آئے۔ ارشاد ہوا کہ چاروں سپہ سالار بہادر
پاس واسطے تجویز سزا کے بھیج دئے جاویں۔ عرض ہوئی
کہ سپہ سالار بہادر نے پلٹن واسطے ناکہ بندی رسد
مخالفوں کے روانہ کیں۔ بعد مغرب حسب معمول
بندگان اقدس نے احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔
یہ جو کچھ لکھا گیا اخبار سلطانی سے تا تاریخ
دہم صرف اس سبب کہ مطبع اخبار جہاں مدار
ممدوح میں روز جمعہ تک کا حال چھپتا ہے اور
جاری روز دوشنبہ کو ہوتا ہے تو مثلاً اب جو
جمعہ ۱۷ تک آوے گا تو ہفتہ آئندہ میں انشاء اللہ

لکھا جاوے گا۔ سو اب بعد تشریف آوری جناب
سپہ سالار بہادر حسنِ انتظام اور فتوح صبح و شام رونما
ہے حال مفصل قابل اعتماد تو انشاء اللہ اسکا ہفتہ
آئندہ میں لکھا جاوے گا۔ ہمارے ناظرین منتظر رہیں۔
لیکن جو کچھ خبر کہ بہ تواتر سنی گئی البتہ لکھی جاتی ہے
بہ تواتر سنا گیا کہ آں سپہ سالار بہادر کے آنے کے
سبب انتظام سپاہیوں کا بھی جن سے کہ البتہ بہت
شکایت اہل شہر سے سنی جاتی تھی ہو گیا۔ البتہ
بہت تعریف سپہ سالار بہادر ہر شخص کی زبان پر
جاری ہے۔ اور امید ہے کہ بعد ختم اس لڑائی کے
جو کہ درپیش ہے انتظام بہ خوبی ہو جاوے گا کہ
لوگ بہت آرام پاویں گے اور لڑائی پر بھی اب
فوج جاتی ہے تو بہت ترتیب اور اہتمام سے اور
یہ ذات خود بھیا اور موجود مورچال نہایت صاحب
عزم اور با تدبیر اور پاسدار دین اور خیر خواہ خلق اللہ
معلوم ہوتے ہیں۔ جو صورت اور اٹھان ان کے
کاموں کی ہے افضال الٰہی سے ایسا ظاہر ہوتا ہے
کہ کمال خوش قسمتی ہے فوج اور سپاہ اور رعایائے
شہر کی کہ یہ افسر اعلیٰ صاحب انتظام و کارکن مہام
ہوئے ہیں۔ جو جو افسر جس جس لائق تھے ان
کے لئے ویسے امر اور سبب بہ موجب قواعد معمولی
بہ صلاح و صواب دید افسروں کے قرار دی ہے
افسران لائق شمول کونسل کو کونسل میں داخل کیا
اور کمال حسن اخلاق سے کیا اور سپاہ کیا رعایا
سب سے جیسا جس سے چاہیئے پیش آتے ہیں۔ اس
ہفتہ میں جو ان کے حسن انتظام سے لڑائی ہوئی
بہت گورے مارے گئے اور بہت بھیڑ مخالفوں کی
لوٹی اور ماری گئی۔ بہت اونٹ لوٹ میں آئے۔
ایک روز رسد مخالفوں کی خوب گرفتار ہوئی
غرض امید قوی ہے کہ اگر انھیں کا ساختہ پرداختہ
اسی طرح رہوے اور اسی طرح مدار کار ان پر
رہا تو بہبودی ملک و رعایا جیسا کہ چاہیئے بروئے
کار آوے۔ جہادی بھی ان کے ساتھ بہت
آئے ہیں، سب کی دلداری اور خاطر داری
جو کہ چاہیئے ہر طرح ہوتی ہے۔ اور بہت
مشقت کش اور کار آزمودہ معلوم ہوتے
ہیں۔ ان کے وجود با جود سے یقین ہے کہ کثرت
خزانہ [ہو] . . . .
اور رونق سرکار دولت مدار سلطانی بہت
ترقی پکڑے۔ ایک ادنیٰ نمونہ اس رائے
حقیر راقم آثم کا یہ ہے کہ با وصف اشتغال
اور صرف تمام وقت کے اور صرف توجہ کے
بیچ مہام کی طرف خیال ہے۔ ایک نقل
اشتہار دیکھی گئی جو اشتہار کہ پیش گاہ
سپہ سالار ممدوح سے جاری ہوا ہے۔
حقیر بعینہا نقل اس کی لکھتا ہے اور

اس سے دو فائدہ جانتا ہے۔ ایک تو عند العقلاء کاملین کے تصدیق اپنی رائے ناقص کی اور دوسرے شہرت ایسے مضامین کی کہ ان دنوں میں از جملہ ضروریات بلکہ فرضیات سے ہے۔

نقل اشتہار جرنیلی

یہ بات سب پر ظاہر اور واضح ہوئی کہ اکثر لوگ اس شہر اور بیرون جات ہیں جاگیردار اور پنشن دار اور معافی دار اراضی وغیرہ کے جو رہتے ہیں اگر ان کو بہ سبب جاتے رہنے کفار فرنگ کے کچھ تامل اپنی اوقات گذاری کا ہووے اور اسی خیال سے وے لوگ خیر خواہ انگریز کے ہو کر کسی طرح کی سازش یا خبر رسانی یا رسد رسانی کا پیشہ رکھیں یا کرتے ہوں تو اس کا کچھ تعجب نہیں ہے۔ پس اس واسطے یہ حکم جاری کیا جاتا ہے کہ وے لوگ کل بہر حال مطمئن رہیں کہ بر وقت فتح یابی کے بہ صورت ثبوت اور معائنہ دست آویز سابقہ اور حال کے جو کہ جس کا مقرر ہے بہ دستور جاری ہوگا۔ اور بہ سبب بد عملی کے جتنے روز ون کا بند رہا ہے وہ بھی ان کو دیا جاوے گا پس اندریں صورت بعد اطلاع یابی اس حکم کے جو کوئی شخص کسی طرح کی خبر رسانی یا رسد رسانی وغیرہ انگریزان کو کرے گا تو وہ آدمی حسب التحریر سرکار کے بھاری سزا پاوے گا۔ اس واسطے بنام کوتوال شہر نفاذ حکم ہوتا ہے کہ تم اپنے اپنے علاقہ کے جاگیرداروں اور معافی داروں اور پنشن داروں کو اطلاع دے دو اور ان سے پشت اطلاع نامہ پر العبد اطلاع یابی کا لکھوا کر جلد حضور میں روانہ کرو۔

اشتہار رد اشتہار نصاریٰ فریب کار

رد اشتہار جو پرچۂ اخبار سابقہ میں لکھا گیا ہے بعض بعض اہل ایمان و ایقان و عقلا نے یہ چاہا کہ یہ بہت چھپیں اور بہ خوبی جاری کئے جاویں کہ ہر ہنود و مسلمان اس کو دیکھے سوچونکہ نہایت جلدی میں جناب مولف مجیب نے سرسری لکھا تھا اب انھوں نے اسے پھر پڑھ کر بعد تہذیب کے معہ خطبہ درست فرمایا بعض بعض نے بقدر استطاعت چاہا ہے کہ لے کر تقسیم کریں فیصدی پچیس روپیہ یعنی فی رسالہ چار آنہ

قیمت قرار پائی ہے اس میں شک نہیں کہ اس وقت
اور اس حال میں ہر ہندو مسلمان کو اس باب ہو معمول
اور سعی و کوشش عین ادائے مراتب جہاد دینی
ہے اور تمام سپاہ اور رعایا شہر میں بلکہ دربار
وامصار میں اگر روانہ کیے جاویں تو نہایت
فائدہ مند ہو کہ کوئی شخص کسی طرح نصاریٰ
کے دھوکہ میں نہ آوے اور ان پر جہاد فرض
جانے۔ یقین ہے کہ سپہ سالار بہادر
بھی اس رسالہ کو تمام دیکھیں تو اس رائے
کو پسند فرماویں۔

شکر صد شکر

وقتِ تحریر یہ مژدہ سنا گیا کہ آگرہ
میں سپاہ ہندوستانی نے جو پرے سے آتی
تھی اور فوج بیجا بائی صاحبہ نے خوب صفائی
کرلی۔ ظاہرا انگریزوں کا نام و نشان نہیں
رہا۔ خدا کرے یہ خبر سچ ہو تو نہایت خنکی چشم
وآرام قلب اہلِ ایمان اور بہت رفع ظلمان
طول فتنہ و فساد کے نمایاں ہے۔

یہ بھی متواتر سنا جاتا ہے کہ بھوڑوالے[2]
نے کانپور کی صفائی بعد جنگ وجدال کے
خوب کرلی اور لکھنؤ میں بھی سوا مچھی بھون[3]
کے اور کہیں انگریزوں کا نام نہیں۔ البتہ
صرف مچھی بھون میں کچھ گورے اور افسر اہل قلم
وغیرہ ہیں انھوں نے یہ فطرت کی کہ کچھ
شاہزادہ و نوابوں کو اپنے پاس وہاں
قید کر رکھا ہے کہ کوئی سرنگ نہ اڑا سکے
لیکن منتقم حقیقی قریب پردہ غیب سے
بحول قوت وہ ظاہر کرے کہ عقل و ہوشِ
انسان ضعیف البنیان حیران ہو جاویں
اور اہل ایمان صحیح سلامت نکل آویں۔
اور کفار دار البوار کو پہونچیں۔ کچھ تعجب
نہیں کہ ہمارے حضور ظلِ سبحانی کا سایۂ
دست مبارک وہاں کے رئیس و رعایا پر
پہونچے تو پھر وہ ریاست بھی تابع فرمانِ
ظلِ الٰہی ہو اس وقت میں چاہیے وہاں کے مسمی
بہ شاہی کو تاج شاہی قدموں پر ہمارے حضور
اقدس شہنشاہی میں لاکے رکھیں اور یہ وہ ذات
بابرکات خدائے کریم و رحیم ہیں کہ بیشک لقب
مذموم کو بمصداق ویدرون بالحسنۃ السئیۃ
ساتھ لقب نیک کے فوراً بدل دیں۔ اور تمام
سیئاتِ گذشتہ پر قلم عفو کھینچا جاوے۔

میرٹھ

میرٹھ کے آنے والوں سے سنا جاتا ہے کہ
وہاں کوئی قریب تین سو گورہ وغیرہ سب
انگریز ہیں اور یہاں کے زخمی علاوہ اگر یہاں

سے کچھ بھی فوج اور توپیں جاویں تو جلد فیصلہ
ہو جاوے۔ دمدمہ پر آٹھ توپیں لگا رکھی ہیں
اور سرنگیں اس طرف کو بے شک کھود رکھیں
ہیں۔ باغیت کی طرف سے جاویں تو البتہ سرنگ
نہیں۔ لیکن حقیر راقم اخبار کے نزدیک اب
اس طرف احتیاط و تجسس و تفتیش ضرور ہے
کہ یہ بات مدت سے بھی مشہور ہے کیا عجب
کہ اب ادہر کو بھی [سرنگیں] کھودی ہوں
بہر کیف انشاء اللہ اب قریب صفائی ہوتی
دکھائی دیتی ہے۔ ان لوگوں سے یہ بھی ظاہر
ہوا کہ اس علاقہ میں بہت لوگ دل چلے اور
ذی عزم بھی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن توپوں سے
گوروں کی لاچار ہیں اگر تھوڑی توپیں اور
تھوڑی سپاہ بھی حضور والا کی طرف سے جاوے
تو تھوڑے عرصہ میں بہ خوبی صفائی ہو جاتی ہے
اور عنایت افضال الٰہی سے دین کا ڈنکا حضور
بندگان حضرت ظل سبحانی کے نام نامی سے
بجایا جاتا ہے اور بہ خوبی اجرای تحصیل وغیرہ
عملداری جاری ہوتی ہے۔ وہ لوگ خیر خواہان
و نصیر بان نصاری جن کے دلوں میں محبت
نمک یا امیدیں مفادِ حکومت باشی میں نصاری
کی اور نقصان زر کثیر نوٹ اور بلون وغیرہ کے
زوالِ حکومت میں ان کے منقش خاطر ہو رہے ہیں

اپنے بمنع سینہ سے اب خیالاتِ آمدِ افواج
گورہ وغیرہ کو بمبئی و مدراس سے نکال ڈالیں
اور طول امل کو لندن تک پہونچا کر عوام اہل
ایمان کو نہ دھوکے دیں کہ وہ بے چارہ بھی ان
کی بدولت قدرت کاملہ یزدانی سے روگردانی
سے روگردان و غافل اور جہد و کوشش
امورات فرضیہ جہاد سے حیران و پریشان محروم
و عاطل نہ رہیں نہیں جانتے کہ مشہور ہے
"تا سالِ دگر مے کہ خورد زندہ کہ ماند
و شب حاملہ است فردا چہ زاید
اول تو بمبئی مدراس کے بھی ہندوستانی اور
صاحبان ریاست کی صولت و جلالت کب
اجازت اور مہلت دے سکتی کہ وہاں کے
گورے ان ہوا خواہوں کی مددِ خواہش و
خواستگاری کے لئے آسکیں اور بالفرض
اگر وہاں سے بلکہ لندن سے بھی آویں تو کیا
فوج شاہِ ایران جو بوشہر سے منبئی تک نہیں
آسکتی اور فوج ایران ... کابل سندھ و
پنجاب کی طرف سے نہیں آسکتی۔ یا ان کی
امیدیں معاذ اللہ واجب الوقوع ہیں یہ خالق
قدرت واجب الوجود سے اور آمدِ افواج اہل اسلام
ممکنات اور ممتنعات سے اللہ پناہ میں رکھے صدق
رسول اللہ حب الشی یعمی و یصم معلوم ہوتا ہے

کہ ایسے اہل رائے و ہوا کو محبت دنیا نے اندھا
اور بہرا اور گونگا کر دیا ہے کہ حق بینی کی بصارت
و بصیرت بالکل جاتی رہی اور کلمہ گوئی حقانی سے
گونگے ہو گئے۔ اور حق نیوشی اور نقل و خبر مفید
موید اہل دین کی سماعت سے بہرے ہو گئے۔
حفظ اللہ جمیع المومنین والمومنات افسوس
ہے کہ ان کو مضامین نہ معارض آیات یا ایہا
الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم
جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم ترو
ھا و کان اللہ بما تعملون بصیرا اذ جاء
کم من فوقکم و من اسفل منکم و اذ زاغت
الابصار و بلغت القلوب الحناجر و تظنون
باللہ الظنونا ھنالک ابتلی المومنون الایہ
وغیرہ کی طرف توجہ اور ایقان نہیں کہ
دیکھیں یا سنیں معانی اور شان نزول
آیہ مرقومہ اور اس قسم کے آیات اور
سانحات۔ حاصل معنی آیہ مرقومہ ہے
(کہ) اے مومنو یاد کرو نعمت خدا کی
اوپر اپنے جس وقت تمہارے پاس آیا
لشکر یعنی روز جنگ خندق جسے جنگ
احزاب کہتے ہیں کہ اس دن بہ تصریح بیضاوی
شریف بارہ ہزار آدمی چند فرقہ کفار و اہل
کتاب سے اسی طرح مدینہ منورہ پر چڑھ
آئے تھے اور صاحبان ہتھیار و جرار تھے اور
اہل اسلام نے بیچ میں خندق کھودی تھی اور
کل ہم یہ تین ہزار جن میں بوڑھے بچے کم عمر
بہتیرے بے ہتھیار کہ صرف تیر اور پتھروں
سے سب کفار بھاگ گئے۔ اول کے خیمہ و
خرگاہ سب اوڑ گئے۔ چنانچہ فرماتے
ہیں اللہ جل جلالہ کہ بھیجا ہم نے کفار
پر ہوا اور لشکر فرشتوں کا کہ تم نے نہیں
دیکھا اور اللہ دیکھنے والا ہے تمہارے
کاموں کو۔ جس وقت کہ لشکر تمہارے
پاس آیا بلندی سے اور پستی سے اور
اس وقت آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور ڈر سے
دل گلوں میں پہونچ گئے۔ اور طرح طرح
گمان کرتے تھے۔ تم ساتھ خدا کے اس
جگہ آزمائے گئے اہل ایمان۔ اے بھائیو!
مسلمانوں اسی طرح دیکھ لو کہ یہاں
بھی آزمائش ہے۔ اور اہل ایمان
کی باقی انشاء اللہ بہ ہفتہ آئندہ۔

(باہتمام بندہ سید عبد اللہ مہتمم مطبع دہلی اردو اخبار چھپا)

صادق الاخبار

نمبر ۲۹ | بتاریخ ۲۶ ماہ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق ۱۹ ماہ جولائی ۱۸۵۷ء | جلد ۱۹

نصیحت

الناس من جہۃ التمثال اکفاء
ابوہم آدم والام حوّا

اسی جگہ سے ہے کہ شیخ شیرازیؒ بھی فرماتے ہیں۔ ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

اے برادرانِ وطن! اگرچہ مصداقِ مضمون مرقوم کل بنی آدم باعتبار اتحاد ابوّت وامیت حوّا آدم سب آپس میں بھائی ہیں ہم کفو اعضائے ہم دیگر شمار کئے جاتے ہیں۔ تو قوم نصاریٰ بھی کہہ سکتے ہیں کہ تم ہم کو کیوں قتل کرتے ہیں اپنے اعضا کو کون کاٹتا ہے تو اول تو کہنا چاہیئے کہ تم تو اپنے تئیں خدا کا بیٹا بعد اپنے پیغمبر کا بیٹا جانتے ہو گے کہ تمہاری انجیل شریف باتحریف میں موجود ہے تو تمہارے عندیہ میں ہم کفو تمہارے کب ہوئے یہ تمہارے عندیہ کا نتیجہ ہے۔ دوسرے یہ کہ بالفرض اگر اپنی غرض کو ہم کفو بنتے ہو۔ اور انجیلی باپ سے دست بردار ہوتے ہو تو خود تمہارے طوروں کی دلیل ہے۔ دلائل عقلیہ سے کہ جو گوشت بدن میں کسی عضو کا گندا یا کوئی عضو بیکار ہو جاوے یا سڑ جاوے کہ پھر اس سے خوف باقی اعضا کے فساد کا اور انجام کو کاٹ ڈالنا ضروریات سے ہے کہ تمام ڈاکٹر .... تم ایسے ہوئے کہ تمہارے لئے یہ تجویز ضرور اور واجب ہوئی۔ تیسرے یہ کہ اگر تم بھی اس کفویت اور اعضائے ہم دیگر کو کیوں اذیت پہنچاتے۔ پہل تو خود تم نے کی یاد کرو کہ ۱۹ پلٹن کے گرد توپیں رکھا دیں اگر وہ ہتھیار نہ دیتے تو ظاہر ہے کہ وہ اعضا صاف اڑا دیئے جاتے بھلا اگر اسے صرف دھمکی کہو تو میرٹھ کا حال یاد کرو

کہ اسّی چور اسی اعضائے ہم دیگر کو بھی توپ کے
سامنے رکھ کر انجام کو بیڑیاں ڈال دبی اور
اذیت قید میں پھانس دیا۔ اور باقی اعضائے
ہم دیگر کے لئے کیا تجویز قطع و برید تھی کہ تمہارے
دل خوب جانتے ہیں۔ غرض جب تم نے قطع رحم
پر کمر باندھی تو یعنی مثل گندے گوشت کے ہو گئے
تب تمہارے قطع اور قلع و قمع ضرور ہوا۔ اور
علاوہ اس کے تم جو لندن سے تمام ہندوستان میں
حاوی ہو گئے۔ اس عرصہ میں کتنے اعضائے ہم دیگر
کو کاٹا کتنے بھائیوں کا خون کیا اور اب
بوشہر وغیرہ پر جو ہزاروں بھائی مارے اور
کاٹے کیا جواب دے سکتے ہو جو تمہارا جواب
ہوگا۔ وہی ہمارا۔ المختصر کہ اب بھائیو اہل
وطن علی الخصوص ای اہل سپاہ تمہیں لازم ہے
کہ سب ہندو مسلمان متفق یک دل ہو کر ایک
دوسرے کو اعضائے یک دیگر سمجھ کر قلع قمع میں
اس گروہ کے جس کو تم نے دیکھ لیا کہ ہم کو اعضائے
ہم دیگر نہیں کہتے بہ جان و دل ساعی ہو اور
جب تک کہ تشفی اور جمعیت خاطر اور تمام
ان کے خوف اذیت رسانی اور تکلیف دہی
سے نہ حاصل کر لو آرام و چین کو اپنے اوپر
حرام جانو۔ شکر کرو خداوند تعالیٰ کا کہ بادشاہ
کا ہاتھ تمہارے سر پر ہے جو کہ ظل الٰہی سے معدود
ہیں اور منتظم بھی خدائے تعالیٰ نے تمہارے لئے
وہ دیا جو کہ خدا ترس اور ان ناخدا ترسوں
سے اصلاً و مطلقاً جن کو خوف و ہراس نہیں
اور کار جنگ اور نظم و نسق جو باتیں کہ ضروریات
سے ہیں سب ان کو خداداد ہیں اس سے صاف
ظاہر ہے کہ یہ مصداق اذا اراد اللہ شیئاً
فتھیئاً اسبابہ سب طرح ہمارے ملک کا انجام
بخیر ہے اور تم لوگ مخالفوں پر فتح یاب ہوئے۔
اول تو دیکھ چکے قدرت الٰہی کہ دم بھر میں سو برس
کی حکومت والوں صاحب اقتداروں کا
کیا حال ہو گیا کس نے تم کو یہ قدرت اور
جرأت بخشی اور وہ پانچ سوار جو بہ تواتر ہر ایک
کی زبان پر جاری ہے کہ کتنے آدمیوں نے سپاہ
کے آگے آگے روز قتال انگریزان دہلی دیکھے
کون اور کس کی طرف سے تھے جو پھر نہ دکھلائی
دے دوسرے اب دیکھو حال آگرہ کا جہاں کیا قلعہ
مستحکم اور کتنی توپیں اور کس قدر سامان جنگ
اور غلہ وغیرہ اور اجتماع خاص و عام نصاریٰ
کا جن میں محکمہ لفٹنٹ گورنری اور صاحبان
کونسل، جہاں کا گمان نامعتقدان قدرت
کاملہ قادر علی الاطلاق کو یہ تھا کہ ان پر فوج ہندوستان
کسی عنوان فتح یاب نہیں ہو سکے گی۔ اور بہتیرے
ہوا خواہان نصاریٰ کو کہ نمک ان کا جز گیا ہے اسی

امید پر ہزار ہا طرح کے خیالی پلاؤ پکاتے تھے۔ اگرچہ بالتصریح زبان پر نہ لاتے تھے لیکن ان کے فلتاتِ لسان اور طرزِ بیان وعنوان ظاہر جاتا تھا۔ سو برغم قادر الاطلاق نے پہلے یہاں کے ظہورِ فتح سے آگرہ کی فتح یہاں بیٹھے تمہیں سنا دی جو کہ کسی کے وہم وقیاس میں بھی ہرگز اس سرعت سے نہ تھی۔ والعہدۃ علی الراوی الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع الحق علی مکانہ ہزار دو ہزار شکر ہے خداوند منعم حقیقی کا کہ خود بہ خود بہ تائیدِ ازلی تخت گاہ اکبر آباد یہاں گھر بیٹھے وارثِ تخت یعنی ہمارے ظلِ سبحانی کے تحتِ اختیار میں ہو گیا اور چاروں طرف روز بہ روز صفائی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں کی جس دن بیرونِ کشمیری دروازہ سے بھی صفائی گوروں کی ہو گئی پھر خود بہ خود تمام راجہ اور رئیس ملک کے ادنےٰ گرد و ارمتر خرد حاضر ہوں گے سنا بھی جاتا ہے اور دل بھی یقین کرتا ہے کہ ان سب کو ابھی تک یقین نصاریٰ کی حکومت کے جانے کا نہیں ہے۔ اور سب اسی جگہ کی راہ دیکھتے ہیں۔

بعض بعض امور جو رائے ناقص میں اس کمترین بندگانِ خدا کے درباب انتظام و بندوبست مفید حال سپاہ و تنخواہ وغیرہ آئے ہیں درج ہوتے ہیں۔ حقیر کی رائے میں مورچہائے نصاریٰ پر حملہ کرنے میں نقصان جان ہائے سپاہ کا بہت معلوم ہوتا ہے اور حصولِ مقصود ٹھیک نہیں چنانچہ تجربۂ روزمرہ شاہد حال ہے اس صورت میں چار طرف سے عرصۂ میدان افواج اعدائے دین پر تنگ کرنا چاہیئے۔ جس سے رسد اور سامانِ جنگ بھی ان کے پاس نہ پہونچ سکے گا۔ اور اس ضمن میں فائدہ تحصیل زر بھی کچھ نہ کچھ حاصل ہوگا۔ دیہات پرگنات ضلع پانی پت کہ اس طرف کے دیہات سے متصل اور بیشتر نہری ہیں اول خود سیر حاصل اور سوا اس کے لوٹ مار سے بہت متمول ہو گئے ہیں کہ بیشتر یہ باتیں گوش زد اور مشہور رائے سلیم میں بہ خوبی جمع کر سکتے ہیں۔ اگر ایک فوج معقول ساتھ توپ اور سواروں کے محل مناسب پر بہ صوابدید سپہ سالار بہادر مورچہ کی جاوے تو باغپت اور کرنال وغیرہ کی طرف سے آمدِ رسد بھی مسدود ہو اور ساتھ رعب اس کے اور گشت گرداوری سواروں کے اجرائے تحصیل زرِ جمع مشخصہ بہ خوبی ہو جائے، سنا گیا کہ سرولی وغیرہ بعض دیہات میں بہت جگہ کی لوٹ مجتمع ہے اور بعض جگہ کے مہاجن سے زر کثیر بہ طریق قرض بعد تشفی و دلاسا غالب کہ حاصل ہووے۔ پرگنات نجف گڈھ وغیرہ میں کوئی لڑنے والا نہیں، صرف ہوشیاری

اور بند و بست و کاردانی ضرور ہے۔ زیرہ دیہات
غیر عرفی بہت خوبی اور آسانی سے وصول ہو گا
تو در صورتِ رسالہ بندی و مسدودی میگزین
و سامانِ جنگ مخالفوں کے وہ خود تباہ ہو جاویں
گے۔ اور جو کچھ زر تحصیل وغیرہ آوے تو کچھ
سہولت تقسیم تنخواہ بھی انشاء اللہ ہو جاوے گی
جتنے راجہ بابو ہیں سب منتظر تیقن زوالِ عملداری
نصاریٰ کے امیدوار معلوم ہوتے ہیں۔ ظاہرا
پھر بہت عتبۂ عالیہ سلطانی پر جبہ سا ہو جاویں
گے۔ ان کو اس بات کا تیقن ڈالنا چاہیئے
اور ان کے پاس شقہ معہ اہل کار معقول و معتمد
بھیجنا چاہیئے۔ خصوص بیجا بائی پاس کہ وہ جمعیت
بھی معقول رکھتی ہیں اور سب سپاہ تختِ سلطنت
حضرت ظلِ سبحانی کا دم بھرتی ہے۔ صرف ترغیب
و تحریص درکار ہے۔ صرف اسی کے یہاں آنے پر
بہت جگہ خود عملداری اور دھاک انشاء اللہ
ہو سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ تحصیلدار علی پور نے
بہت روپیہ حکمتوں سے پرگنہ شمال بلکہ بابت
کے بعض دیہات سے وصول کر کے انگریزوں
کو دیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہاں اس طرح
کی کوشش اور چالاکی کی جاوے تو اس سے زیادہ
روپیہ وصول ہو جاوے۔ حقیقت میں بہت
رائے صائب اور منجب سے وہ اشتہار جو سپہ سالار
بہادر نے درباب پنشن داروں وغیرہ کے جاری
کیا تھا اور جس کی نقل پر چہ ہائے سابق
میں درج اخبار حقیر اتم بھی ہوئی تھی۔
اوس سے البتہ لوگوں کو تشفی اس طرف سے
اور خوف اس طرف کی سازش سے دیکھا
اور سنا جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی تدبیر واسطے
تشفی و انسداد ایسے امورات کے ان لوگوں
کے لئے بھی ضرور ہے جن کے ہزارہا بلکہ بعض
کے لاکھوں کے نوٹ خزانہ انگریزوں پر
ہیں۔ اور اور قسم کے مفاد کہ وہ منحصر وجود
حکومت انگریزوں کے ہیں۔ سو اس میں شک
نہیں کہ بسبیل ایصال زر کی تدبیر و وعدہ
تو محض ناممکن و غیر ضروری ہے۔ لیکن نگرانیِ
حال و تخویف و ترغیب در صورت سازش
و اعانت اور امید افادہ بطور ہائے دیگر در
صورت خیر اندیشی و اعانت اہل اسلام البتہ
ان کے لئے بھی پر ضرور ہے۔ ان کو یہ کہنا
چاہیئے کہ اے بھائیو ہندو مسلمان ہم تم کو گزارش
گذار کر دیتے ہیں اور مکرر یاد دلاتے ہیں کہ
کیسا ہی نقصان تمہارا دنیاوی، کہ دنیا محض
ناپائدار ہے، زوالِ حکومت دشمنانِ دین
میں ہووے، تم اس کو عین مفاد جانو۔ رضائے خالق
و معبود کو رضائے مخلوق پر ہندو مسلمان سب کو مقدم

سمجھنا فرضیات سے ہے تمہارا دین جس کا رکھنا
اور عمل کرنا اپنے عقائد مسلّمہ ماموزہ کے طور پر عین
رضائے خالق معبود ہے تو اعانت و ہواخواہی دین
مٹنے والوں کو عین نارضامندی اور باعث مخالف
خالق معبود ہے سو بااین ہمہ فہمائش اگر تم مرتکب
ہوئے تو اول تو وقت ظہور یہاں سزا پاؤ گے
اور قطع نظر اس کے بھی بالغرض اگر ظاہر نہ ہوا
تو باور ہے کہ ان سے بھی کسی طرح فلاح نہ پاؤ گے
اس میں شک نہیں کہ جو آدمی بہ ہوائے نفس رضائے
مخلوق کو رضائے خالق معبود پر مقدم رکھتا ہے
تو خالق معبود قادر علی الاطلاق اوسی مخلوق کو
جس کے واسطے اس نے اپنا منھ کالا کیا اس
کا قلب پھیر کر الٹا اسی پر مسلط کرتا ہے اور اسی
کے ہاتھوں اس کی جان و مال پر وبال لاتا ہے۔ یہ
مضمون احادیث نبوی سے اہل اسلام کے اور
اشلوکوں سے ہنود کے ثابت اور متحقق ہے جس
کا جی چاہے طمع دنیا و ہوس و ہوا سے اس
وقت اوا سے ناواجب کرے انجام کو ہر طرح
مورد ملام خاص و عام و مغضوب حضرت خدائے
علام ہوگا۔

میرٹھ

وہاں کی رعایا بہت تنگ اور حیران
بر لب نصاری کے ہاتھوں سے سنی جاتی ہے۔
صرف یہاں کی مددگاری کی طلب گار ہے۔

مظفر نگر

وہاں کے لوگوں سے وہاں کے دیہات
پرگنات کا یہ حال سنا جاتا ہے کہ لوگ منتظر
فرمان ظل الہی ہیں اور جو کچھ یہاں سے اور سبیل
بندوبست نہیں ہوگا تو بےشک طوائف الملوکی
کی حالت اور ہر ایک زبردست اپنے زیردستی
پر حاکم ہو جاوے گا وہاں کے لئے تھوڑے
سوار پیادہ کی جمعیت اور کچھ رعب کے لئے کوئی
توپ کافی ہے۔ وصول زر بہ آسانی ممکن مگر
تدبیر انتظام شکست و بست ضرور چاہیے۔

فیروزپور جھرکہ

سنا گیا ہے کہ مفتی امو جان وہاں تعلقداری
کو راجہ الور کی طرف سے مامور ہوئے تھے میواتیوں
میں وہاں جھگڑے ہوئے ہیں۔

الور

الور کے راجہ کے مرنے کی خبر بہت
مشہور ہے اگر سچ ہے تو نہایت جنگی جشم ان مظلوم
کی جن کے منہ میں استخوان ممنوعہ دی گئی اور

جو غلط ہے تو قریب ظاہر ہو جائے گا۔

گوڑگانوں

ایک سوار کی زبانی ایک آدمی بایں بیان ظاہر کرتا ہے کہ مجھے اس سوار نے خود کہا کہ ہم اسی سوار گوڑگانوں کی طرف گئے تھے کہ عنایت ایزدی سے ایک توپ اور چار اونٹ ڈیروں اور خیموں کے دستہ میں گوروں سے چھین لائے۔ قریب بیس پچیس گوروں کو گویا اور پانچ سات گورے کنارے پہونچے باقی بھاگ گئے۔ ظاہرا وہ ادھر سے اپنے یہاں کے مورچوں میں اسباب وغیرہ لاتے ہوں گے اور یہ سوار پیش گاہ سپہ سالار بہادر سے بہ استماع خبر بھیجے گئے ہوں گے۔

جھانسی

وہاں سے قریب پانسو سپاہ پیادہ اور چھ سو سوار اور بعد صفائی وہاں کی یہاں آگئے وہاں بھی نام و نشان انگریزوں کا نہیں رہا اور فوج پیچھے اور بھی ہے وہ بھی انشاء اللہ قریب آنے والی ہے۔

پنجاب

وہاں سے جو عرضی گلاب سنگھ کی آئی تھی

اس کا ذکر خلاصہ اخبار دربار معلیٰ سلطانی صفحہ اخیر میں درج ہے دیکھیں ناظرین اس وقت سنا کہ کچھ فوج انبالہ سے اس ہفتے میں اور آئے لیکن ہم تعجب کرتے ہیں کہ یہ لوگ انگریزاں بقیۃ السیف کو جو کچھ کے کرنال یا پانی پت میں سنے جاتے ہیں کیوں نہیں صاف کرآئے۔ سنا ہے کہ لباس صاحب اس طرف ہے اور تدابیر رسد اور اغوائے راجہ پٹیالہ وغیرہ وہی کر رہا ہے۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ پٹیالہ والے کا رسد رسانی سے اب خود بھی دم بند ہے اور کہلا بھی بھیجا ہے کہ تم نے دو دن میں خدا تا کردہ دہلی لے لینے کا وعدہ کیا تھا جسے دو ماہ ہو گئے۔ لیکن یہ بھی سنا جاتا ہے کہ بیشک رسد پٹیالہ والا بھیجتا ہے اور یہ بھی وقت تحریر سنا گیا کہ کچھ فوج منصورہ و جانی دین ادھر سے آتی تھی اور اس فوج کو دیکھ کر خود پٹیالہ والہ کی فوج بھی اس سے برگشتہ ہو گئی سو راجہ کو قید کر لیا اور تعجب نہیں کہ یہاں لاتے ہیں۔

بلب گڑھ

اخبار مختلفہ جو نسبت بلب گڑھ کے سنے جاتے ہیں نتیجہ ان تمام خبروں کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ راجہ دل سے نصرت نصاریٰ میں مگر بستہ ہے

ابھی تک وہ ان کی اعانت سے دست بردار نہیں بلکہ
اکثر مستعملوں کی یہ رائے ہے کہ اس قسم کے فریب قریب
کے چھوٹے دو ... یوں کو بعد ثبوت ایسی باتیں
کے جلد تر ہو جائے گے اس میں توقف نہ ہو رہے
کیوں کہ یہ خبریں منتشر ہو جائیں گی تو اور دل کو جرأت
بھی ہوگی۔ اور دل بھی اپنے شرم سے بیٹھنا پاتا ہے
یہ خیال عود حکومت متصوبان اہل کے خواستہ
و نا خواستہ بھی مدد کرتے نہیں۔ اور بہت کچھ تو بھی
نہیں کر سکتے۔ اس قسم کے نا ہر تنبیہوں پلان کر دیا۔
بہتر اور ذریعہ بھی بہوتی کہ ہو جاوے گا بہر
کیف اس بات میں بہت سی حمیت اور اقدام ضرور ہے
دیکھنا چاہیے کہ اس باعث زوال حکومت اور
ظہور نصیرا کے اب تک ان کا یہ حال ہے کہ جہاں
کچھ بھی قابو رکھتے ہیں ہندوستانیوں کو بے دم
پھانسی دیے دیتے ہیں چنانچہ ان دنوں اس سوچا
بیرون شہر اور میرٹھ کا جو حال سنا جاتا ہے عجب
عجب تدبیرات انتظام اب بھی جاری کر رہے ہیں اور اب
بھی زیادتی اہل اسلام پر کرتے ہیں۔ اور اب
حکومت پھیلانا اور شہرت لیس پائی نصاریٰ اور
مددگاران نصاریٰ بھی زیادہ کوشش چاہیے
کہ جب حکومت سلطانی سب پر آشکار ہووے
ہم ابھی درکھتے ہیں نہ او نہ تھا رے
و لیکن دو دن تک ہر گز تمام انگریزی نزاد یقیناً ایت

خود مورچال پر سے بہ جنگ ہو دیں اور راستہ میں
انجام کو ملعم تنبیہ و شمشیر باٹ گوجروں کے ہوں
بیٹھے لوگ کہتے ہیں کہ ایک چٹھی بھرت پور کی جو کہ
کسی بیگمات و وزیراں و بیقہ اسیف آگرہ کی طرف سے
مورچال بیرون شہر کو آتی تھی گرفتار ہوئی۔
اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ ان کو بھرت پور کو بلاتے
ہیں تو کچھ عجب نہیں کہ یہ ان فراریوں پاس فرار کر
جاویں۔ لہٰذا ایک اشتہار والی بھرت پور کو بھی ضرور
ہے تاکہ وہ ان کی صفائی کر ڈالے اور ہم کو امید ہے
کہ فوج وہاں کی بھی دم عقیدت تخت سلطنت
اسلامیہ کا بھرتی ہے۔ وہ بہ مجرد جانے یہاں کی
اعانت و امداد و زبانی و تحریری کے بہت مستعد
اور مستقیم الطاب ہو جاوے گی۔

تحقیق

سنا جاتا ہے کہ بعض مہاجن وغیرہ
ہوا خواہان نصاریٰ کے آدمی انواع و اقسام سے
مورچال میں پہونچتے ہیں۔ تو اس میں شک نہیں کہ
یہاں کا حال جو کہ ان کا ضروری العلم ہوا لوگوں کو
پہونچاتے ہیں۔ اور ان کے پیغام یہاں ان
کے ہوا خواہوں کو لاتے ہیں اس کا انتظام
بخوبی و خوش اسلوبی اس طرح سے کرنا چاہیے کہ
حفظی بجرم ... قریب ... مورچال سے ...

تاکہ انجام کو حقیقت حال بھی ہویدا ہو اور ایک دو کی سزا ہیں سب کو عبرت ہو جاوے۔ کہتے ہیں کہ بہتیرے اہل کار نصاری نے واسطے اس قسم کے کاروں کے باہر قصبات قرب و جوار میں رہنا اختیار کیا ہے۔

خلاصہ اخبار جہاں مدار مطبع حضرت ظلِ سبحانی

روز شنبہ ۱۱ ذی قعدہ

بعد نبض دید احترام الدولہ بہادر دربار دربار آراستہ ہوا۔ فرزندان والا گہر و ارکین عالی قدر ناصیہ سائے بارگاہ فلک جاہ خاقانی ہوئے اور آداب و کورنش بجا لائے بعد سیر و گلگشت سلیم گڑھ وغیرہ سواری بندگان حضور اقدس بہ شرف بخشی ملاحظہ مردمان پلٹن نو ملازم محل خاص کو شرف بخش ہوئے سوار اور سپاہی خبر جنگ لائے اور عرض کیا کہ چھکڑے رسد مخالفان جو علی پور آئے تھے فوج منصور نے لے لئے اور مخالفان مقہور کو پسپا کیا بعد قیلولہ اور استراحت و ادائے نماز ظہر و عصر فرمان والا دربان ڈیوڑھی معلے کو واسطے خبر پرسی خیریت سپہ سالار بہادر کے صادر ہوا۔ آخریں نہار بہ حضوری ارکین دربار متوجہ سیر و گلگشت ہو کر بہ ادائے نماز مغرب مراجعت فرمائے ڈیوڑھی خواص پورہ سے داخل محل معلے ہوئے

بعد مقبولیت مجرا و تسلیم متوجہ سیر و گلگشت اور بعد ساعت مراجعت فرمائے داخل کاشانہ اقبال عرض ہوئی کہ مرزا ابوبکر نے بحالت نشہ متصل تراہہ بیرم خاں قریب مکان مفتی اکرام اللہ بنائے فساد برپا کی وہاں کی رعایا کو تکلیف پہونچائی اور اکثر لوگوں کا اسباب بھی تلف ہوا اور نائب کوتوال اور خلف مفتی اکرام الدین سے بھی جنگ و جدال ہوئی۔ اور اس کا مال بھی لٹ گیا۔ سو حکم قضا تو ام صادر ہوا کہ شقہ خاص کرامت اختصاص بنام کوتوال شہر اس مضمون کا جاوے کہ جو کوئی فرزندوں یا سلاطینوں میں سے شہر میں رعایا کو تکلیف پہونچاوے فوراً گرفتار کر کے حضور میں بھیج دیا جاوے اور مال و اسباب مفتی اکرام الدین واپس دیا جاوے اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ سوا مرزا محمد ظہیر الدین بہادر اور مرزا جوان بخت بہادر کے دیوان خاص میں کوئی فرزندوں میں سے نہ آوے اور کوئی شخص کوئی حکم ان کا محل میں نہ لاوے کہ حضور سے کوئی امر متعلق بہ فرزندان نامدار نہیں رہا۔

روز یکشنبہ ۱۲ تاریخ

حسب معمول بہ حضوری حضار دربار دربار

اور تمام امور تجرراتے زریں سپہ سالار بہادر کے متعلق ہوئے ہیں۔

آخر میں بہار چار خوان نیاز مرسلہ زوجہ حضرت نصیر الملۃ والدین مغفور پہونچے حسب الحکم تقسیم ہوئے۔ سپہ سالار بہادر کو حکم حضوری صادر ہوا۔ بہادر ممدوح نے بعد تسلیم معروض کیا کہ وقت فرصت کے غلام جبہ سائے عتبہ عالیہ ہوگا۔

یوم دوشنبہ ۱۳ ار

حسب دستور سب اراکین حاضر ہوئے کورنش تسلیم عرض کی۔ تسبیح خانہ میں قبولیت تسلیم و بجا ہوئی اور شقہ خاص بنام نامی محمد بخت خان بہ القاب سپہ سالار بہادر ملاحظہ ہوئے ایک بہ مضمون تفویض علاقہ تقسیم یومیہ بہ پلاٹن جنگی کہ بموجب اپنی رائے صائب کے عمل میں لاویں دوسرا متضمن متعلق نہ رہنے کسی کام پلٹنوں جنگی کے ساتھ کسی ایک کے فرزندان ذی شان سے اور تعلق ہونا تمام امور بندوبست پلاٹن کا ساتھ سپہ سالار بہادر کے اور بعد ملاحظہ مسجل بہ مہر خاص ہو کر حکم اجرائے شقہ جات نافذ ہوا۔

عرضی سپہ سالار بہادر بہ درخواست طلب بجائے پیکان تیز گام ملاحظہ انور میں گزری فرمان ہوا کہ حسب العرض بہادر ممدوح فوراً عمل میں آوے۔ دربان خاص ڈیوڑھی معلے کو ارشاد ہوا کہ سپہ سالار بہادر پاس جا کے کہے کہ صمصام الدولہ بہادر آویں گے جو کچھ خان ممدوح بیان کریں بہ گوش رغبت سننا چاہیے

سہ شنبہ ۱۴ ار

حسب دستور حضار صغار و کبار اعیان دربار حاضر ہوئے تسلیم عرض کی۔ دو سو سوار لکھنؤ کی طرف سے آئے بعد سماعت عرض حکم ہوا کہ سپہ سالار بہادر پاس بھیجے جاویں۔

ہرکارہ آمد نیچ نے عرضی گزرانی اور عرض کیا کہ کیمو جو وہاں سے آتا ہے دو توپیں اور پلٹن مرحمت ہوں کہ انتظام راہ کا اور مخالفوں کا کیا جائے۔

عرضی محمد ولی داد خاں کی مشعر نوش زمینداران و استدعائے افواج و سپاہ ملاحظہ اقدس میں گزری حکم تقاوام واسطے شقہ کے بنام سپہ سالار بہادر محتوی کمک و امداد خان ممدوح صادر ہوا۔

مرزا محمد ظہیر الدین بہادر اور مرزا عبد اللہ بہادر نے کچھ اسباب معہ مجرموں کے جو فواج بدر پور وغیرہ سے آیا تھا بھیجا۔ بعد

ملاحظہ حکم ہوا کہ بال داخل ایوان و مجرم داخل زنداں ہوں۔

روز چہار شنبہ ۱۵ ار

عرضی سپہ سالار بہادر معہ عرضی راجہ گلاب سنگھ بہادر والی جموں متضمن قابض اور متصرف ہونے صوبہ لاہور کے اور قتل و قمع کنار کے مخوی استدعائے حضوری دربار جہاں مدار اور بھی بہ اظہار عقیدت و ارادت امیر دوست محمد خان ملاحظہ اقدس میں گذری ارشاد ہوا کہ شقہ والا بنام گلاب سنگھ مخوی خوشنودی خاطر دریا مقاطر اور ہمراہ لانے دوست محمد خاں کے بشرط ارادت و عقیدت معرفت سپہ سالار بہادر جاری ہو۔

روز پنجشنبہ

حسب معمول بعد نماز صبح تمام اعیان و ارکان دولت واسطے تسلیم و مجرائے حاضر ہوئے بعد قبول فرمائی مجرا و تسلیم متوجہ سیر و تفریح ہوئے اور خاص ڈیوڑھی سے شرف بخش محل مطلے عرض ہوئی کہ سپہ سالار بہادر نے افسران پلٹن سے مشورہ کر کے افواج جنگی و دیگر سامان حرب و پیکار واسطے تنبیہ مخالفوں کے بھیجی چنانچہ ہرکارہ و سوار واسطے خبر رسانی جنگ کی متعین کیے۔۔۔۔۔ پانچ انگریزوں کے سر لائے گئے اور ستر قطار اونٹ لشکر دشمن سے چھین لائے عرض ہوئی کہ تلنگوں نے کمر دی کی پوٹلیاں بیچنے والے کو کچھ تکرار خرید و فروخت پر گولی بندوق سے مار ڈالا ارشاد ہوا کہ سپہ سالار بہادر پاس بھیجا جاوے۔

روز جمعہ ۱۷ ار

بعد ادائے فرض صبح و تعقیبات معمولی اور شمرده بخشی نبض شناسی بہ احترام الدولہ بہادر نواب احمد علی خان بہادر و نواب معین الدولہ بہادر و نواب ممتاز الدولہ عبد الرحمٰن خان بہادر والی جھجر کے نام شقہ بہ ارشاد ارسال پانچ لاکھ روپیہ بطور قرض حسنہ کے واسطے تقسیم تنخواہ ملازمان قدیم دربار کے صادر ہوا بعد اس کے متوجہ سیر و تفریح کشت زار سبزہ ہو کر ڈیوڑھی خاص پورے شرف بخش و رونق افزائے محل مطلے ہوئے۔ بعد نماز عصر آفریں نیاز بہ ہم رکابی اراکین جاں نثار نامدار سیر گلشن رونق بخش باغ حیات بخش ہوئے وقت ندائے مغرب مراجعت فرمائی حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

باہتمام بندہ سید عبد اللہ مہتمم دہلی اردو اخبار چھاپا ہوا
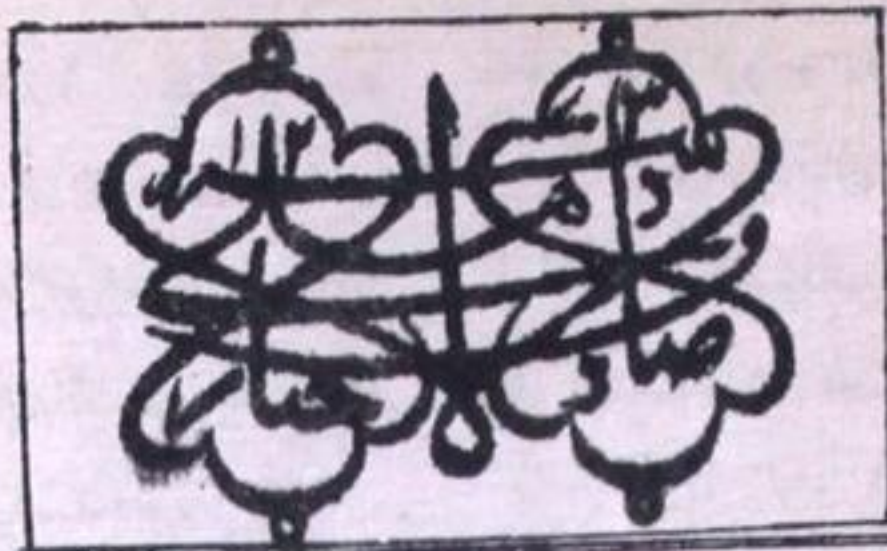
نمبر۳ مطبوعہ ۲۷ ماہ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ ہجری جلد۴

چہلم

چون رفت بروان ز دار دنیا محبوب
در صدق و صفا وحید یکتا محبوب

تاریخ وفات آن سراپا اخلاص
فرمودہ ابوظفر دریغا محبوب

افسوس صد افسوس کہ چالیس روز کا عرصہ گزرا جبکہ معتبر الدولہ نواب محبوب علی خان عمدۃ الملک نائب مختار ہوکر فوت ہوئے اور نقد حیات اپنی اوس اعلیٰ کو دے گئے مخصوص حضرت قضا قدرت کو اس حادثہ سے بڑا رنج ہوا۔ اور ایک قطعہ برائے تاریخ گنبد کی تعویذ مزار جو ارشاد فرمایا، لکھا گیا۔ اور جناب ملکہ زمانی نواب ممتاز محل بیگم صاحبہ دام اقبالہا نے اس ہفتہ میں براہ عالی حوصلگی چہلم ان کا بڑے تکلف سے کیا تمام شہر کے رؤسا کو حصہ پورا بانٹا اور خاکسار یعنی مہتمم اخبار کو بھی یاد رکھا فقیر بجز اسکے کہ

از دست گدائے بےنوا ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعا می کنند

اور کیا آوے ناچار اس فقرے پہ ختم کلام کہ غفور الرحیم نواب مغفور کو دریائے مغفرت میں غرق کرے اور جناب بیگم صاحبہ دام اجلالہا و حضرت خدیو کشور ہندستان کو معہ ارکین سلطنت تا ابدالآباد آباد و دل شاد رکھے۔

جمعیت انگریزی بادشاہ

ایک شخص خاص انگریزی لشکر بادشاہ سے داؤ بچاکر آیا اور یہ خبر لایا کہ علی پور کے پہاڑی تک کل دو ہزار کالا گورا آدمی دشمنوں کا پڑا ہوا ہے لیکن سب کا یہ حال ہے کہ کارتوس بھر کے توشہ دان دل سے خالی ہو گئے۔ کرمین پاس کی رات دن ان پر چلتی ہیں۔ جرنیل عقل سے بے قواعد پیادی کی طرح صف کارزار میں نہاں بازی کرتا ہے۔

کرنل اقبال پستول غیرت سے خود بخود اپنے
تیئں مقامِ ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ ڈاکٹر غمخوارِ
غم اسپتال الم میں علیل پڑا ہے۔ کپتان فراست
کو کوئی نہیں پوچھتا۔ لفٹینٹ خرد بیکار ہے۔ بریگیڈیر
ہمت رو بہ فرار لانے کو ہر دم مستعد و تیار
ہے۔ وردی میجر خواب وردی زردی پہن
کر ہوا ہوا۔ گولہ اندازِ قسمت جان کاہی کی پیالی
اور بے آرامی کی رنجکیں اڑتا ہے۔ پلٹن بے
دھرمی نے رنگل ننگ و ناموس دوش شرم و
حیا سے گرا دیا۔ لالچ کی رجمنٹ [رجمنٹوں] نے
شیر بچہ مذہب کا چھوڑ دیا۔ صوبہ دار رنج
گھنٹہ حرص کا گلے میں ڈالے پھرتا ہے۔ جمعدار
ہوش کو تن گارد سستی میں ایک دم قرار نہیں
ملتا ہے۔ رسالدار نادانی جان کا کوڑا ہاتھ میں
لے کر اسپ فنا پر سوار ہے۔ کپتنی قدرت کی سالم
نہیں رہی کونسل قوت کی ٹوٹ گئی چھاؤنی جسم
خراب اور جاڑ ہو گئی۔ صلح نامے صفائی و یک
رنگی منسوخ ہوئے۔ تدبر انگریز کمان ابرو اور
تیر مژگانِ معشوق بد اقبال سے ہلاک ہوئے۔
شہر پناہ زندگی آگرہ شکستہ ہو گیا ہے۔
غالب کہ عنقریب گورے مورچہ رضامندی
بادشاہ سے بھاگیں اور شہنشاہ دین پناہ ہند بزور
تیغ قضا و قدر فتح ملک آبادی کریں۔ انگریزوں کی
عقل کی ٹوپی اور غرور کا پتلون موزہ گھبراہٹ
پہ باٹراکس کو اسپ ہوش کا ہوش ہے غم کا
گراس کٹ ہمدوش دوش ہے۔ رسد رسانی
بجز پنجاب نادانی کسی ملک دانائی سے نہیں ہوتی
میگزین شرافت کا ٹوٹ گیا۔ کمسریٹ نجابت
کا بٹرہ گیا۔ فیل فکر اور شتر تدبیر و سمند قیاس
زیادتی گرسنگی سے ایک قدم آگے نہیں چل سکتے
گماشتہ امید فرد وصول ہاتھ میں لئے بہمراہی
بارک ماسٹر نامہر وصول انجنیئر حسرت رد بیہ
بدنامی بطور چندہ لیتا ہوا موضع بموضع پھرتا
ہے جو دینے سے انکار کرتا ہے وہ توپ ظلم
سے مرتا ہے۔ اور پھانسی سیاست پر چڑھتا
ہے سڑکیں خام خیالی کی ٹوٹ گئیں۔ ڈاکیں صحت
کی پھٹ گئیں۔ لین ڈوری ملک الموت کی آگئی۔ فوجِ
فنا کے ڈیرے جا لگے۔ پنجاب خیال اور بنگالی وہم
میں یہ فرنگ با فرہنگ گروی ہوئے کہ جابجا جام
حیات شکستہ ہو گیا۔ رعیت شب تاریک ہجراں میں
چھاپہ اور شبخون ڈالنے لگی۔ ملک آرام روز بروز
برباد ہوتا جاتا ہے۔ گورہ رنگِ عیش و حکومت
کو یاد کر کے زنبور اور غبار سے آہ و نالہ کے
چھوڑتے ہیں۔ کمیدان حوصلہ کیا کرے کہ مژگان کی کمپنیاں
میں طغیان اشک نے شور و غل شکست مچا رکھا ہے
کس لئے کہ آج کل میں ان کے زینت کا گورٹ

ہونے والا ہے رجمنٹ (۱) جمنٹ (۲) دغا اور پلٹن
خریب کی بھرتی وہاں مدِّ نظر ہے سے بلوہ ڈان کا انبالہ
وبال ہے بہر ملکم کی منظوری نزع دمیں سے آتی ہے
اور اس محکمۂ اعلیٰ کا یہ نقشہ ہے کہ کمشنر بے رحمی
مجرمانِ بے جرمی کو حوالاتِ یقین او ر جیل خانہ
غم و الم میں رکھ کر اسیر شفقت یاد یہ گردی اور
مسلسل زنجیرِ نا جوان مردی کرتا ہے۔ ہر چند چیف
کمشنر بیوقوفی کی خدمت میں اپیل حیرت ہوتا ہے
مگر ناظرِ فرقت اور سر رشتہ دار غفلت بشغولی
نجرتامل میں رکھ کر خارج کرانے مقدمہ میں کوشش
کرتا ہے۔ روبکار نویس احوال کا مزاج عرش بریں
پہ ہے۔ محافظ دفتر ادراک کا کچھ بس نہیں چلتا۔
اظہار نویس اظہار ہجران نہیں بیٹھ چپ رہتا
اور بر قندازان تحائجات اصلاع پنجاب خواہ
مخواہ رسنِ تہمت بازوئے عزت میں ڈال کر
بازارِ بدنامی میں شہرت دیتے ہیں۔ تحصیلدار بے
حیائی بذریعہ رپورٹ کوتوال چالان کرتا ہے۔
وہاں سے بعد شنوائی گواہان صدق و تحقیقات تاتحقیق
مقدمہ دمس ہوتا ہے اگرچہ عجب سرمایہ چاہتا تھا کہ اس
عرصۂ امتحان میں عنانِ طبیعت خامہ اٹھا دے اور شہسواران
سخنوری و یکہ تازانِ دانشوری کو کرتبِ نیزہ بازی دکھائے
مگر گرانیِ طبع ناظرین مانع آئی اور دوسرے وقت پر منحصر
رکھا۔ باقی صحبت باقی۔

خبر آگرہ

زبانی ایک قاصد معتبر آگرہ کے مدرک
ہوا کہ کمبو نیچہ کا کوچ کرتا ہوا مقام پہہ سے میں
گوروں سے مقابل ہوا۔ دیر تک لڑائی ہوتی رہی
انجام کار بعد مقابلہ بسیار انگریز شکست کھا کر
آگرہ میں جا چھپے اور کمبو نے ان کا تعاقب کیا۔
یہاں تک کے قتل کرتا ہوا شہر میں داخل ہوا۔
چھاؤنی اور تمام کوٹھیاں انگریزی پھونک دیں
ہزاروں روپیہ کا مال و اسباب لوٹا دیا۔ اور
سامنے سے جو انگریز نظر پڑا مار ڈالا۔ اور مجلس
خانہ میں سے قیدی آزاد کر دیئے یہ حال دیکھ
کر انگریز اور کچھ گورے و کرسٹان قلعہ میں پہنچ
بند کر محصور ہو گئے۔ اور جو باہر رہا اس کو رعایا
نے سنگوا لیا۔ اس وقت کمبو مذکور نے کوتوالی
اور تھانہ شاہی بٹھا دیا۔ اور دوکاندار دوں میں
سے کسی کو لٹنے نہ دیا۔ اور چونکہ اس کمبو کے پاس
خزانہ و رسد و اتواپ قلعہ شکن نہ تھیں اس لئے
متھرا میں آ کر قیام کیا۔ اور لکھی چند سیٹھ سے
پانچ لاکھ روپیہ کا پیغام ڈالا کہتے ہیں کہ سیٹھ
نے بعد معذرت بسیار سوا لاکھ روپیہ خرچ سے
حوالہ کر دیا۔ اب کمبو مذکور وہاں پڑا ہوا راہ
جواب عرضی دیکھ رہا ہے۔ غالب کہ چند روز

میں وہ لشکر داخل دہلی ہو گیا کہ پیشی گاہ حضرت ظل سبحانی سے شقہ در باب طلب ان کی جاری ہوا ہے۔

آگرہ میں اب انگریزوں نے بہ مخبری رعایا اکثر لوگوں کو پھانسی دینی اور گولی مارنی شروع کر دی ہے گویا میرٹھ کا سارا حال ہو رہا ہے۔ اور مسجد جامع آگرہ کو غضب میں آ کر شہید کر ڈالا اور چاہا تھا کہ روضۂ تاج بی بی کو بھی توڑ پھوڑ ڈالیں لیکن رعایا کو اس کے خون مستعد جنگ پا کر خاموش ہو رہے۔ اور تجاران دہلی سے انہوں نے کہہ دیا کہ یہاں سے نکل جاؤ چنانچہ کئی سوداگر یہاں چلے آئے ہیں۔

خبر متھرا

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص منقطع صورت عامہ سر پہ جبہ گلے میں دس پانچ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ سے شور و غل کرتا ہوا فیل پہ سوار کمپو نیمچ کی جانب آیا۔ اور ظاہر کیا کہ میں شاہزادگان دہلی میں سے ہوں۔ فوج والوں نے یہ سن کر اس کی بڑی تعظیم کی اور بالاتفاق اسے اپنی فوج کا افسر بنا لیا۔ اور سب نے مل کر اس روز اس کی دعوت کی جب وقت خورش آیا اور ایک سپاہی پانی تو دھو لانے لگا بوقت دھونے ہاتھوں کے سفید داغ اس کے پشت دست پہ پڑتے چلے۔ جوان نے جانا کہ یہ کوئی فریب ہے فوراً ٹھٹک کر کچھ طرح جسم کو جو پانی سے دھویا تو بعد ترشے روغن کے گورا بن گیا۔ اور سب سپاہ نے علامتیں دیکھیں۔ لارنس صاحب اسسٹنٹ راجپوتانہ ثابت ہوا۔ اسی وقت توپ سے اڑا دیا گیا۔ اور اس کے ہمراہیوں کو قید کر لیا

خبر الور

ایک معتبر صاحب لکھتے ہیں کہ ان دنوں بہادر راجہ الور نے نیمچ کی کمپو سے مقابلہ کیا دیر تک لڑائی ہوتی رہی کئی افسر الور کے کام آئے اور ہی ماتی کا بھی پتا نہ پایا۔ جس وقت افواج جرار نیمچ نے حملہ کیا سارے سپاہ راج بھاگ نکلے چار ضرب توپ بھی فوج جنگی کے ہاتھ آئیں۔ مہاراجہ بنی سنگھ والی الور بقضائے الٰہی فوت ہوئے۔ اور بجائے ان کے راجہ کنوار [آراج کورجی] بیٹی ان کی مسند ریاست پر بیٹھی۔ منشی امو جان صاحب مقام نوگانوہ سے شبا شب داخل الور ہوئے۔

خبر الہ آباد

زبانی آخند پورب کے ایک اودھ کے ہم وطن کو دریافت ہوا کہ الہ آباد میں کچھ گورے

پرے سے اتر آئے اور انھوں نے میدان خالی دیکھ کر الہ آباد اور اس کے قرب و جوار کو بارہ بارہ کوس تک پھونک دیا۔ اور رعایا کو تنگ و ناموس پر بڑی دست درازی کی اب سکھ اور پوربیے ان کے ہاتھ سے تنگ ہوکر راہ آتے بادشاہی فوج کے دیکھ رہے ہیں کہ ان کے ہمراہ ہوکر گوروں سے بدلہ اتاریں۔ اور راجہ بنارس مثل راجہ پٹیالہ ان کی مدد زور زور سے کرتا ہے۔

خبر گوالیار

ذریت کمبخت گوالیار نے انگریزوں کو تو مار ڈالا۔ مگر ابھی اپنی جگہ سے متحرک نہیں ہوئے۔ سنا گیا وہاں کے راجہ نے ان کی تنخواہ ڈبل کر دی ہے۔ اور اقرار کیا ہے کہ ہم بھی عنقریب قدم بوسی حضور انور یعنی شہنشاہ دہلی حاصل کریں گے۔

خبر کوٹہ

خواجہ صاحب کے ایک خادم مقام کوٹہ سے آئے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ وہاں کا رزیڈنٹ کچھ سپاہ راجہ کوٹہ سے لیکر ٹونک اور نصیر آباد اور اجمیر شریف کا دورہ کرتا پھرتا ہے مگر رعایا کہنا نہیں مانتی۔

خبر جھجر

ایک معتبر صاحب راوی ہاں کہ نواب محمد عبدالرحمن خاں والی جھجر کا پیش خیمہ بہادر گڑھ میں داخل ہوگیا تھا۔ لیکن نادر بخش خاں رسالدار انگریزی کی عرضی علی پور سے گئی کہ آپ دہلی نہ جائے ہم آج کل میں اس کو فتح کر لیتے ہیں اور بصورت جانے کے انگریز اول جھجر ہی کو توڑ دیں گے مفت میں آپ کی آبرو جاتی رہے گی۔ اس دھمکی کے سننے سے نواب ہراساں ہوکر چلنے سے باز رہا۔

خبر پشاور

ناحیہ پشاور سے ایک شخص وارد دہلی ہوا اس کی تقریر ہے کہ پشاور میں امیر دوست محمد خان کے بیٹے کا انتظام بخوبی ہوگیا۔ اور انگریزوں نے دو لاکھ روپیہ واسطے خرچ بھرتی فوج کے دیدیا۔ اب پسر امیر اور انگریز پنجاب میں ولایتیوں اور سکھوں کو جمع کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ پنجاب سے ایک بڑا گروہ مسلمان کا دہلی کو آتا ہے

اخبار قلعہ معلےٰ

[اس شمارے میں قلعہ کی وہی خبریں ہیں جو سابقہ اخبار میں نقل کی جا چکی ہیں۔]

خبر دہلی

پکھ اہل روم لے گیا نہ شاہ روس نے
جو کچھ کیا ہمارے سرکار طوس نے

اہل بصارت و خبرت خوب جانتے ہیں کہ یہ سانحہ جو فرنگیوں کو پیش آیا کچھ کسی غنیم کی طرف سے نہیں تھا۔ نہ کسی بادشاہ نے ان سے لڑائی کی نہ کسی راجہ نے ان پر چڑھائی کی یہ گردش منجانب اللہ ہوئی۔ یعنی سبھوں کے دلوں کو پھیر دیا اور کام بنو کا صرف بہانہ جیسے کہ اصحاب فیل کو ابابیلوں کے سنگریزوں اور فرعون کو آب رود نیل اور نمرود مردود کو ادنیٰ پشہ اور واقعے پیش آئے اس واقعہ کو بھی اسی قبیل سے گننا چاہیئے۔ چنانچہ جو لوگ اکثر کتب سیر و تاریخ پر نظر رکھتے ہیں وہ ہمارے قول کو خوب سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ گردش زمانہ اس طرح ہوتی رہی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر ایک ہی قوم پر مدار سلطنت ہوتا تو آج تک کیوں اقسام متعدد حکومتیں کرتیں مگر جو رعب انگریزی برسوں سے ہمارے اہل وطن کے دلوں پر بیٹھا ہے تو اس لئے ان کو ظن فاسد معرفت الہٰی کی طرف راہ نہیں دیتا۔ اور اولی الالباب کے نزدیک اللہ باقی من کل فانی۔ اور نیز قول مشہور ہے۔ ہر کمالے را زوالے۔ پس اس صورت میں جملہ اہل ہند کو لازم ہے کہ دعائے عمر و سلطنت محمد ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ غازی کی کریں۔ اور ترقی اسلام چاہیں۔ کہ عاقبت میں جنت اور دنیا میں جو بڑے علاقے اس قوم کے ہوتے تھے آج خدا کے فضل سے ہم لوگوں کو میسر ہوں گے بہرکیف اسباب ظاہری سے اپنے دل کو اٹھائیں۔ اور مسبب الاسباب کی جانب جان و دل سے رجوع لائیں۔ اور جو کچھ پیش آئے خدا کے فضل پر اعتماد رکھیں کہ کار بار اس کے حسب مرضی سرانجام پائیں گے۔ خصوصاً ہماری حضرت ظل سبحانی کو ضرورت ہے کہ ہر حال میں شرط توکل ہاتھ سے نہ دیں۔ کہ اسی محل پر ہمیں ایک حکایت یاد آئی ہے۔

حکایت

ایک زمانے میں کسی بادشاہ متوکل پر دوسرے شہنشاہ نے بہ ہمراہی سپاہ زیادہ از حد و بیخ چڑھائی کی اول تو شاہ متوکل خواہاں صلح ہوا جب غنیم نے نہ مانا تو ناچار صبح پر لڑائی ٹھہری اگرچہ سامانا جنگ ادھر تیار نہ تھا مگر بادشاہ اسباب الٰہی پر بھروسہ رکھتا تھا۔ رات کو عبادت جناب باری میں مصروف ہوا ہر چند مقربان سلطانی نے واسطے درستی اسباب لڑائی کے عرض کی مگر بادشاہ نے نہ سنی اور فجر ہوتے ہی لشکر کو جا مقابل کیا۔ کیونکہ شاہ متوکل کی طرف لشکر غیبی الٰہی ہو گیا۔ اس نے دشمن کی نظر میں ان کی قدر سپاہ بہت معلوم ہوئی۔ اور بے

لڑے سب کا بیڑا اٹھ گیا۔ شاہ متوکل نے منفت میں فتح حاصل کر لی۔ حاصل کلام جو شخص اپنے خدا سے سچا ہے، اس کا کام سب اچھا ہے۔

اس ہفتے یہاں کئی لڑائیاں ہوئیں۔ سواران و تلنگان شاہی نے ان معرکوں میں وہ داد شجاعت دی کہ زیر زمین اور جگر رستم کانپ اٹھا یعنی گراپ [گراب] ہلکی کھا کر توپ کے منہ پر جا جا پڑے اور تیغ دلاوری سے ایک کو دو اور دو کو چار کیا۔ آخر کار گورے منہ پھیر پھیر گئے۔ مگر جب کہ کل امر منحصر وقت پر ہے تو ان شاء اللہ صبح و شام میں اس بادشاہ کو فتح کر لیں گے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ کہتے ہیں کہ منجملہ اس سپاہ مرد میدان کے سواران جالندھر سے شیخ امیر علی صاحب دفعدار اور شیخ برہان علی و کرامت علی و قطب علی صاحبان وغیرہ اور تپ سرسہ میں سے سید فدا علی دفعدار اور سید غلام سرور اور مرزا افضل بیگ صاحب نے ایسی ایسی داد شجاعت دی کہ فلک گفت احسن ملک گفت زہ۔ نفس الامر میں مردانگی انھیں کے لئے ہے کیوں کہ اس زمرہ سواروں میں اکثر شریف ہوتے ہیں۔ خدا نے چاہا تو ان لوگوں کو بڑے بڑے عہدے اور منصب پیش گاہ شاہی سے ملیں گے۔

تحقیق سے سنا گیا کہ رجمنٹ جھانسی بھی ایسی لڑی کہ جو لڑنے کا حق تھا اور پیدلوں نے بھی اپنی بساط سے زیادہ کام دیا اور جرنیل بخت یار خاں ہمہ تن اسی میں مصروف تھا۔

ایک عورت جہادیوں کے ساتھ لڑائی میں خوب مردانہ کام کرتی ہے۔ جناب حضور نے اس کو ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا ہے۔

ایک تلنگہ ہندو رسیلدار فدائی کی مسجد کے پاس اذان پہ اتر پڑا تھا۔ سو کئی ہنود لوگوں اور مسلمان مجاہدوں نے اس کے کان کھڑے کر دیئے۔

گبھروں کو جھنڈیاں مل گئی ہیں۔ اگر سال خوردوں کو بھی کلاہ پر مل جائے تو خوب ہو۔

تمت

حسب فرمان سلطانی در مطبع جمیل المطابع قدوی جمیل الدین خاں طبع نمود

نمبر ۴ مطبوعہ پنجم ماہ ذالحجہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری موافق چھٹی بہادون سدی پڑوا سمت ۱۹۱۴ جلد ۴

رسالہ قواعد رسالہ

شہوران فخرہ قواعددانی اور یکہ تازان صفحہ پریڈ [پریڈ خوانی] کو ان ایام بشارت التیام میں کہ جمعیت قواعدداں سپاہ خصوص سوار ہر طرف سے جوق جوق اور پرے پرے چلی آتی ہے اور ہمارے حضور کے گیہاں خدیو ... کی سرکار فلک اقتدار میں روز مرہ ملازم ہوتی جاتی ہے۔ خاکسار راقم الاخبار نے ایک رسالہ قواعد سواروں میں کہ ترجمہ اس کا منشی گیان سنگھ نے زبان انگریزی سے ناگری اور اردو میں کرا کر اندور میں چھپوایا تھا، سو بہ مشکل تمام بہم پہنچا کر خاص دہلی کی اردو زبان میں برائے افادہ خاص و عام طبع کیا ہے۔ اور قیمت اسکی پیشگی دینے والے کو آٹھ آنہ اور خریدار مابعد کو ایک روپیہ قرار دیا ہے جن احباب کو ایسی متاع بکار آمد اور نفع بخش انواع انواع کا شوق خریداری ہو۔ تو نام مبارک اپنا بذریعہ درخواست خواہ بعوض پیشگی یا مابعد لکھوا دیں کہ بعد اختتام کتاب مذکور ان کی خدمت میں پہنچے گی۔

زمرہ رسالہ بابت اخبار منجملہ تابعین الاخبار

مرزا کیوں بخت بہادر بن مرزا خجستہ بخت بہادر

کوہ نینی تال

زبانی ایک معتبر مہاجن کے دریافت ہوا کہ وہاں کالی سپاہ نے بابت طرفداری [illegible] نو سو فرنگیوں کو مع گوروں سپاہ جنتوں اور ان کے بال بچوں کے قتل کیا اور تمام بنگلوں کو آشیانہ قفس کی طرح جلا کر خاکستر کر دیا۔ اب وہ فوج **مظفر موج** مال و اسباب خداداد انگریزی قبضہ میں کر کر جابجا تھانے اور تحصیلیں بٹھا کے برائے سعادت قدم بوسی حضور شہنشاہ دہلی چلی آتی ہے غالب ہے کہ عرصہ قلیل میں حاضر ہوگی۔

مثنوی تاریخی

اس ہفتہ میں ایک مثنوی تاریخی فی النار ہونے کفار نابکار میں طبع زاد خود مولانا و بالفضل اولانا مولوی محمد ظہور علی صاحب تھانہ دار بخش گڑھ نے بہ امید طبع عنایت کی سو برائے حظ شایقین درج اخبار ہوتی ہے۔

آن قوم سیاہ دل نصاریٰ ظالم بہ نہان و آشکارا
بدکیش و جہنمی و ناری مردود جناب پاک باری
فرمان دہ ہند گشتہ بودند از حد ادب گزشتہ بودند
القصہ شدند از سر کیں آمادہ پئے خرابی دیں
بر دین خبیث آں بدانجام کردند بہ خلق دعوت عام
ناگاہ عذاب حق رسیدہ از اوج بہ خاک در کشیدہ
یعنی ہمہ فوج و لشکر او گردید عدوے پیکر او
در ماہ صیام گشت ناگاہ قتل و قمعش بہ حکم اللہ
اکثر شدہ ازاں گروہ فی النار مفرور شدند نیز بسیار
تاراج شدہ خزانۂ شاں یکبار بسوخت خانۂ شاں
در بنگلہ و کمرہ آتش افتاد شد مال و منال جملہ برباد
آں لشکر نمازیان جرار آمد بہ حضوری شاہ دیں دار
یعنی کہ ابو ظفر شہ دیں مقبول خدا شریعت آئین
شد منتظر ملک تابع او باز آمدہ آب رفتہ در جو
حاضر شدہ بخت خاں بہادر در حشمت و جاہ شد تکاثر

گرد ید چو حاضر آں یگانہ — شد تقویتِ شیرِ زمانہ
فرمود تفضلات بسیار — دادش لقب سپاہ سالار
حالا چندے ازاں ملاعین — یعنی ز فرنگیان بے دین
ہستند میان دامن کوہ — با نکبت بخت و ریخ واندوہ
یا رب تو بہ حق شاہ لولاک — وہ فتح بران گروہ ناپاک
فی النار شوند آں بد انجام — باشد ظفر سپاہ اسلام
منصور شود سپاہ سالار — انگریز شوند جملہ فی النار
تاریخ تباہیٔ نصارا — خواہم کہ نمایم آشکارا

فرمود خرد کہ اے سخن گو
انگریز تباہ شد بہر سو

۱۲۷۴

اور کسی صاحب نے تاریخ اس معرکہ کی رستخیز بے جا چار عدد کے تخرجہ سے فرمائی ہے اور کسی نے مادہ کہا ہے الملک لمن غلب ۱۲۷۴ اور اسی طرح بہت سی تاریخیں ہوئی ہیں کہ سردست گنجائش تحریر نہیں رکھتیں۔

خبر فتح لکھنؤ

الہ آباد سے ایک دوست کے پاس آدمی آیا وہ خبر لایا کہ لکھنؤ کے جمیع انگریزوں کو وہاں کی فوج نے تہ تیغ بے دریغ کیا اور مچھی بھون وغیرہ مکانات اودھ میں قبضہ اپنا کر لیا اور سپاہ کا ارادہ ہے کہ نانا صاحب والی بٹھور و کانپور کی رائے پر بالفعل انتظام اوس ملک کا چھوڑئیے اور زیارت شہنشاہ دہلی کیجئے اور معاون اس کلام کا اخبار شاہی گہر بار ہے کہ چوبیسویں ذی قعدہ کو عرضی میر برکات اور وزیر علی وغیرہ افسران پلاٹن کی مقام لکھنؤ سے بہ غرض قتل کرنے کفار نا ہنجار اور ارادہ آنے اپنے کا درگاہ والا میں اور مفوض ہونے مچھی بھون

وغیرہ مکانات پر آئی حضور نے بعد خوشی ہونے
کے جواب باصواب ان بہادروں کا بھیجا
خیال کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے دنوں میں وہ سپاہ
ظفر پناہ حاضر ہو۔

فوج بمبئی اور مدراس

ایک محب صادق راوی ہیں۔ کہ مدراس اور
بمبئی احاطے انگریزوں نے قریب چالیس ہزار کی
سپاہ کا لام باندھا اور کہا کہ چند پلٹنیں ہندوستانی
سرکار کمپنی سے بگڑ کر دلی کو چلی گئی ہیں تم ان
سے چل کر مقابلہ کرو اور ایک شقہ جھوٹا سچا
جعلی حضور کی طرف سے بنا کر اس مضمون کا دکھا
دیا کہ ہمارے شہر کو تمہاری سپاہ نے گھیر کر
دق کر رکھا ہے تم جلدی آن کر انتظام کرلو۔ یہ لشکر
وہ لشکر خونخوار انگریزوں کے ساتھ ساتھ ہولیا
رستہ میں جس مقام پر آتے گئے چھاونی وہاں
کی اجاڑ پاتے گئے جب خاص جے پور میں آئے تو
اور ہی خبریں سنیں۔

یہاں سے راوی صاحب اختلاف
بیان کرتے ہیں کہ اکثر کا قول ہے کہ اس فوج
نے وہیں بگڑ کر انگریزوں کو چن چن کر مار ڈالا
اور بعض کہتے ہیں کہ سپاہ نے دل میں خیال کیا کہ
انگریز بڑے فریبی ہوتے ہیں۔ مبادہ اس
میں کچھ دغا ہو۔ اول اپنے آدمی وہاں بھیج کر سدا
حال دہلی دریافت کرلینا چاہیے بعدہٗ جس طرح
سب کی رائے ہو، وہ کریں۔ چنانچہ اس لشکر
نے پانچ سوار صبا رفتار یہاں بھیجے انھوں نے
جناب سپہ سالار کی خدمت میں عرض کی اور
برائے آگاہی اس فوج کے تمام و کمال حال
دریافت کیا جنرل بہادر نے از راہ دانائی ایک
شقہ مہری پیش گاہ شاہی سے اس سپاہ
کے نام جاری کر دیا۔ کہ یہ لوگ دین پر لڑنے کیلئے
آئے ہیں کچھ کسی کے بلائے نہیں آئے اگر تمہیں بھی دین
کا ساتھ دینا ہے تو کفار کو واصل جہنم کر کے دین
داروں کے شریک ہو کیونکہ ملک و مال تمہارے
ہی لئے ہے اور بہ حالت مقابلہ ہم تم کو بھی ہلاک
کریں گے کہتے ہیں کہ وہ سوار کہہ گئے ہیں کہ ان شاء اللہ
تعالے ہم انگریزوں کو صاف کر کے عنقریب حاضر
ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خبر انبالہ

ایک نہایت معتمد صاحب روایت
کرتے ہیں کہ میرے پاس نجف گڑھ سے ایک
آدمی آیا وہ بیان کرتا ہے کہ کچھ سوار پردیسی
گئے تھے بروقت استفسار انھوں نے کہا کہ چند
چھکڑے اور کچھ ڈولیاں زخمی گوروں کی برائے

دسپتال انبالہ جاتی تھیں کہ اثنائے راہ میں ہم نے ان کفار نابکار زخمیوں کو قتل کر ڈالا اور ہم بہ جانب حضور والا برائے جنگ انگریزان جاتے ہیں۔ خدا نے چاہا تو شامل افواج شاہی ہو کر سب فرنگیوں کو قتل کریں گے۔

خبر امرتسر

عام اس مقام کو عنبرسر مشہور کرتے ہیں یہ شہر قدیمی ہے اور لاہور سے پچیس کوس کا فاصلہ رکھتا ہے۔ اب بہ تحقیق سنا گیا کہ افواج جرار و کرار پنجاب یعنی پلٹن ملتان و سیالکوٹ و پشاور وغیرہ ہندوستانی دین کے شریک ہو کر بہ باعث طغیانی بیاس وہیں پڑے ہیں۔ اور انگریزوں نے ازراہ حزم زدگی پہلے آنے سپاہ سے پل اس کا توڑ دیا ہے غالب کہ بعد اترنے طغیانی دریا کی وہ فوج منصورہ پل باندھ کر اتر آئے۔

خبر جبل گڑھ

ہمارے تمام شہر میں افواہ ہے کہ جبل گڑھ میں ہاتھ پھر گیا۔ یعنی وہ مقام لٹ گیا مگر ایک سوار نیمچ کی فوج کا یہ کہتا جاتا تھا کہ تمام شہر میں تو امن رہا لیکن قیدی جبل گڑھ

کے ہم نے چھوڑا دیئے۔

خبر مین پوری

ایک دوست اس طرف کے آنے والوں کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ وہاں ایک راجہ صاحب ٹوٹی پھوٹی وضع سے رہتے تھے تین روپیہ سوار اور ڈیڑھ روپیہ پیادہ پہلے ان کے ہاں سررشتہ تھا۔ اب کہتے ہیں کہ انھوں نے سواروں کی تنخواہ چالیس چالیس روپیہ اور پیادوں کی بیس بیس روپیہ کر کے انتظام اس اطراف کا بہ خوبی کر دیا اور رعایا کو کسی طرح کی تکلیف نہیں

اخبار قلعہ معلی

اخبار گہربار سراج الاخبار شاہی سے تحقیق ہوا کہ اٹھارویں تاریخ ذیقعدہ کو حسب دستور حضور انور نے دربار کیا اراکین سلطنت نے درجہ بدرجہ بار پایا۔ حالات حرب مخالفان کبت شعار اور انتظام جنگ و شجاعت بہادران شاہی عرض ہوتے رہے پھر بنام غلام نبی خاں حکم قدر رشیم ہوا کہ واسطے زخمیوں کے کوٹھی رئیس جھجر واقع دریا گنج خالی کرا دو بعدہ مجاہدین کو برائے خوراک کچھ مرحمت فرمایا

انیسویں تاریخ واجب العرض سید علی
اور باقر علی رئیسان بنارس کے بہ ایں مضمون
آئے کہ ہم نے کفار نگوں سار کو خوب قتل
کیا اب آرزو حاضر ہونے دربار کی رکھتے ہیں
اوسی وقت جواب باصواب لکھا گیا۔ اسی
تاریخ میگزین کا اسباب ایک گاڑی بان
کے گھر سے برآمد ہوا تھا سو ضبط ہوا۔
بیسویں تاریخ حسب العرض جرنیل بہادر
ظاہر ہوا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آگرہ فتح
ہو گیا۔ چنانچہ بابت اس خوشی کے حضور انور
نے اکیس توپیں سر کرائیں۔ باجے بجانے والوں
نے انگریزی ساز اور تاشے اور ڈھول
بہ طور شادیانہ بجائے۔ اسی روز دو مخبر معہ
خطوط انگریزی گرفتار آئے سو حکم ہوا کہ برائے
تحقیقات پاس مرزا محمد ظہیر الدین بخت بہادر
کے بھیجے جائیں۔ من بعد عرضی افسران رجمنٹ
جھانسی کی بہ مضمون قتل کفار بدکردار آئی
جواب اوس کا تحریر ہوا۔
غلام نبی خاں کو تاکید ہوئی کہ پہلے
اس سے برائے طلب پانچ لکھ روپیہ رقعہ
بنام رئیس جھجر روانہ ہوا تھا اب تک جواب
اس کا نہیں آیا۔
اکیسویں تاریخ مفتی محمد صدرالدین خاں کے
بھتیجے ہمراہ فضیلت پناہ اور نواب فیض الحسن خاں برادر
نواب علی محمد خاں و کرم علی خاں منصف دربار میں
گئے۔ اور نذریں ملازمت کی گذرانیں منصف موصوف
کو اشارہ ہوا کہ وہ فدوی فیصلہ مقدمات دیوانی
اور فوجداری کے سرانجام دے۔ خان ممدوح نے
عرض کی کہ کل اس کا جواب دوں گا۔
عرض ہوئی کہ سپہ سالار بہادر نے افواج
ظفر امواج کو برائے جنگ حریفان غدار روانہ
کیا۔ بائیسویں تاریخ شقہ اسمی حسین بخش خاں
بدیں حکم آیا کہ صبح کو سیاہ جھانسی آئے گی
چاہیے کہ بیٹھوائی اوس کی کر کر اجمیری دروازہ
کے باہر فروکشی کراؤ۔
تئیسویں ذی قعدہ مبارک کو افسران
جھانسی نے حاضر ہو کر شمشیر اور طمنچہ وغیرہ
نذر گذرانیں۔ وفور تفضلات خسروی سے
دو ہزار روپیہ بہ طور انعام اور خوراک مرحمت ہوئے۔
عرضی رئیس سہارن پور ملاحظہ کی۔ وکیل
تلارام نے عرضی معہ نذر گذرانی زمینداران موقع
بستی ایک توپ اور چار اونٹ محمولہ اسباب
مخالفان حاضر لائے۔
چوبیسویں تاریخ عرضی ہوئی کہ دو پلٹنیں انبالہ
کی آئی ہیں۔ حکم ہوا کہ مرزا محمد ظہیر الدین بہادر
جمیع سپاہیان کو مدار انبالہ کو پلٹنوں سابق کی بارکوں؟

میں فروکش کرائیں بعدہٗ چند مخبر انگریزی قبرستان سے گرفتار آئے۔

خبر دہلی

آج کل بازار زد و ضرب و زخم کا گرم ہے اور ہر طرف سے سحاب گولہ و گولی برستا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل و کرم عطا کرے اور پہاڑی کو جلد فتح کرا دے۔ درگاہ حضرت شمس العارفین کے متصل ایک مکان میں کسی لڑکے کے گولی لگی سو وہ مجروح شدید ہوا۔ اسی طرح شہر میں بندوق چھوٹنے سے اکثر لوگ زخمی ہوتے رہتے ہیں۔ اگر پیش گاہ شاہی سے اس کی ممانعت ہو جائے تو رعایا کے حق میں حکم اکسیر ہے (اکسیر ہے؟)

پرسوں کے روز محلہ بلی ماران میں منشی آگہی پرشاد اور دیگر صاحبان ہمسایہ بہ علت پوشیدہ رکھنے کسی انگریز کے ہاتھ پڑ گیا۔ خوب مال لٹا بعض شخص ناکردہ گناہ پکڑے گئے۔ بہ قولے کہ ناحق چوٹ جلاہا کھائے۔ اور جن کے ہاتھ مال لگا وہ لے کر چل دئے۔ ہمارے نزدیک اگر جرنیل صاحب بہادر کہ دانائی میں یکتائے زمانہ ہیں گارد سواران تھانہ بہ تھانہ بٹھا دیں تو بے شک کسی طرح رعایا کو تکلیف نہ ہو اور بند و بست شہر بخوبی رہے۔ جامع مسجد پر ایک سپاہی کے پستول لگ گیا وہ فوراً جاں بحق ہوا کل کے دن بکمو نیمچہ کا جس نے آگرہ میں کفار ناہنجار کو تہ تیغ کیا تھا نہایت تزک و احتشام کے ساتھ پندرہ ہزار آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ سے داخل دہلی ہوا۔

سنا گیا کہ علاقہ اور املاک شاہ اودھ ضبط ہو کر پیش گاہ شاہی سے بنام جناب صمصام الدولہ نواب محمد احمد قلی خاں بہادر مقرر ہوا۔ اور نیز چند علاقہ نواب صاحب بہادر کو سپرد ہوئے یقین کہ جناب محتشم الیہ ان علاقوں کو خوب ترقی دیں گے کیوں کہ دیانت اور درایت اور انتظام و جفاکشی ذات بابرکات پر ختم ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ملکہ زمانی نواب زینت محل بیگم صاحبہ دام اقبالہا نے کچھ روپیہ واسطے تقسیم تنخواہ ملازمین شاہی کے حضور میں داخل کرنا چاہا ہے۔ نفس الامر میں عالی ہمتی اسی کے معنی ہیں۔

۳ ذی الحجہ کو سواری حضور شہنشاہ ہند کی بڑے کر و فر سے ہوئی ایک خلقت برائے زیارت جمع آئی تھی۔ اس ہفتے میں کئی لڑائیاں سپاہ اسلام کفار نابکار سے یہاں تک لڑے کہ ان کو پسپا کر دیا اب تھوڑے باقی رہے ہیں خدا نے چاہا تو مجاہدین اور افواج ظفر امواج ان کو فی النار کریں گے۔ مولوی محمد سرفراز علی صاحب امام المجاہدین اور جناب سپہ سالار بہادر کی

شجاعتیں اور ہمتیں بیشتر گوش زد ہوئی ہیں، بر وقت فرصت تحریر میں آویں گی۔

سکہ ہائے شاہی

از آن طبع عالی، عرفی زماں، خاقانی دوراں، فیضی وقت مولوی ظہور علی صاحب تھانہ دار رئیس دادری

سکہ زد در جہاں بہ عنون الاہ حامی دین حق بہادر شاہ

ایضاً

بہ شرق و غرب زدہ سکہ ہمچو مہر و ماہ ابوظفر شہ عالی نسب بہادر شاہ

ایضاً

بر دہر سکہ شاہی زدہ بہادر شاہ بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ

ایضاً

بر دہر سکہ شاہی زدہ بہ فضل اللہ ابوظفر شہ گیتی ستاں بہادر شاہ

نقل استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ اب جو انگریز دلی پر چڑھ آئے اور اہل اسلام کی جان و مال کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں اب اس شہر والوں پر جہاد فرض ہے۔ یا نہیں اور اگر وہ فرض ہے تو فرض عین ہے۔ یا نہیں۔ اور اور لوگ جو اور شہروں اور بستیوں کے رہنے والے ہیں ان کو بھی جہاد چاہیے۔ یا نہیں؛ بیان کرو اللہ تم کو جزا دے۔

جواب۔ درصورت مرقومہ فرض عین ہے اوپر تمام اس شہر کے لوگوں کے اور استطاعت ضرور ہے اسکی فرضیت کے واسطے چنانچہ اب اس شہر والوں کو طاقت مقابلہ اور لڑائی کی ہے۔ بہ سبب کثرت اجتماع افواج کے اور مہیا اور موجودہ ہونے والے آلات حرب کے تو فرض عین ہونے میں کیا شک رہا اور اطراف و حوالی کے لوگوں پر جو دور ہیں باوجود خبر کے فرض کفایہ ہے ہاں اگر اس شہر کے لوگ باہر

ہوجائیں مقابلہ سے یا سستی کریں اور مقابلہ نہ کریں تو اس صورت میں ان پر بھی فرض عین ہوجائے گا۔ اور اسی طرح اور اسی ترتیب سے سارے اہل زمین پر شرقاً اور غرباً فرض عین ہوگا۔ اور جو عدو اور بستیوں پر ہجوم اور قتل اور غارت کا ارادہ کریں تو اس بستی والوں پر بھی فرض ہوجائے گا۔ بشرط ان کی طاقت کے۔

دستخط اور مواہیر[6]

المجیب المصیب احقر العباد نور جمال عفی عنہ۔ العبد محمد عبدالکریم ۔ العبد فقیر سکندر علی

نمبر ۳۱ | بتاریخ ۱۱ شہر ذی الحجۃ الحرام ۱۲۷۳ھ ہجری نبوی روز یکشنبہ | جلد ۱۹

اشتہار

وہ رسالہ رد مضامین مفتریات اشتہار نصاریٰ غوایت آیات ہیں جس کا ذکر پرچہ سابق میں بر روئے کار آیا تھا، اب قریب ختم طبع ہے۔ اس ہفتہ میں انشاء اللہ قابل تقسیم ہو جاوے قیمت اس کی صرف چار آنہ ہے۔ جن کو خالصتہً بہ وجہ اللہ بلا رد و ریا داخل حسنات ہونا ہے لے کر یہاں اور بیرون جات میں تقسیم کر دیں غنیمت جانیں تین جزو میں تمام ہوا ہے لیکن نہایت افسوس ہے کہ رؤسا اہل اسلام خصوصاً دیکھنے والے ہمارے اخبار کے جنہوں نے کہ اشتہار کو قطعی دیکھا، اصلاً متوجہ اور مائل طرف ایسے کار خیر کے آج تک نہیں ہوئے کہ کسی ایک صاحب کی طرف سے سو پچاس کی استدعا بھی نہیں ہوئی۔ ظاہراً توجہ حضرات کو ابھی تلک طرف واجبات دینی اور اشاعت امورات دینی کے نہیں ہوئی اور خوف عود حکومت نصاریٰ دل سے زائل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے

الخنسون عن النصاریٰ و تخشونہم فوق حب اللہ الا تعلمون ان اللہ احق بالخشیۃ والذین آمنوا اشد حبا للہ ان اللہ یہدی من یشاء و ذکر کہ یہدی للتی....

حال عبرت اشتمال روز اول جنگ مورچہ علی پور

ایک شخص از روئے قسم کے زبانی ایک گولہ انداز آمدہ مورچال کے یہ حال بیان کرتا ہے۔

جو گولہ انداز مجبور کفار میں گرفتار تھا، جب قابو پایا چلا آیا۔ الحاصل کہ وہ کہتا ہے کہ لباس صاحب اور کانٹری پسر طامس مٹکف نے وقت روانگی لشکر بہ طرف دہلی بہ حکم دعوت توام اور کلام کبر التیام منہ سے نکالا تھا کہ ڈیڑھ یا دو گھنٹہ میں خدا نا کردہ حاضری دہلی میں کھاویں گے، چنانچہ وہ آدھی کھاتے کہ جس وقت مورچہ علی پور آنے ہی سے

لیا۔ تو اس رعونت کا قیام زیادہ ان کے دل کو
ہوا ہوگا۔ مگر ہم لوگوں کو بھی اس سے آثار نمایاں
پائے گئے، جب کہ تریولہ کا مورچہ اسی طرح لے
لیا۔ اور بھی اس بات کا یقین ہوا۔ اور جب کہ
یاورٹہ کا مورچہ لے لیا تب تو سب کو ان متکبروں
کے دعوے کے ظہور کا وثوقِ کامل مل گیا۔
لیکن نمونۂ قدرت کاملہ قادر علی الاطلاق مقام
عبرت یہ ہے کہ جس وقت ارادہ طرف شہر کے گیا
تو فصیل ہائے شہر اور دروازوں پر ہزارہا سوار
سیاہ پوش وردی اور تلواریں برہنہ کئے اس
دبدبہ اور جلال سے مستعد حملہ معلوم ہوئے کہ
خود بخود تمام انگریز اور گورے کالے مارے
رعب کے پسپا ہونے لگے۔ اور ایک کا قدم
آگے نہ بڑھا۔ بلکہ یہ نوبت ہوئی کہ بے تحاشہ کوٹھی ہندرراؤ
وغیرہ مکانات و پہاڑیوں میں چھپے تھے۔
الحاصل کہ ہمارے سب بھائی اہل وطن
علی الخصوص وہ لوگ جنھیں قدرت کاملہ قادر
علی الاطلاق کے ایقانِ کامل کا مذاق نہیں
غور کریں اور دیکھیں کہ وہ سپاہ سیاہ وردی
کے جو اس قدر شمشیر برہنہ دروازۂ شہر پاس
انھیں دکھلائی دئیے، وہ کس نے دکھلائے۔
اور ان مورچوں کے چھن جاتے وقت یہ سپاہ
کہاں تھی اور جو وہ سپاہ شمشیر برہنہ بارعب
اس طرح یہاں نہ دکھلائی دیتی تو جب کہ ہم تین
مورچوں سے علی الاتصال بحالِ مرقوم الصدر
چلے آئے تھے، یہاں ہم سے کیا کچھ ہوتا، جب کہ
حمایت و اعانت معینِ حقیقی اس طرح تمہارے
حال پر مبذول ہے تو تمہیں کیا اندیشہ ہے۔
اس ظاہر حال کے پہاڑی جنجال سے کچھ اندیشہ
اور کسی طرح کا خیال اپنے دل میں نہ لاؤ۔ اس
میں ہزارہا مصالح الٰہی ہیں کہ ایک ایک قابلِ عبرت
نصیحت و آزمائش ہے۔ لازم ہے کہ توبہ
و استغفار و ترک معاصی میں کوشش کرو اور
یادِ الٰہی سے اور خوف سے غافل نہ رہو۔ شاید کہ
لوگوں کے خیال میں کثرت و کیفیت و غلبہ افواج
سے فی الفور ہونا نصاریٰ کا دل میں گزرا ہوگا
جس کا یہ نتیجہ ہے یعنی تعویق قتل بقیۃ السیف
کے نہیں دیکھتے کہ تین مورچوں پر اور سوا اس
کے اب تک اس غلبہ کو کس نے مغلوب کر رکھا۔
لازم ہے کہ رجوع بہ جناب باری کریں اور ایسے
خیالات اگر گزرے ہوں تو ان سے توبہ و استغفار
عمل میں لاویں۔ پھر ان شاء اللہ دیکھیں کہ فوج فتح
و ظفر نصیب فوج ظفر موج غازیان دین ظاہر
اور باہر ہے۔ یہ فوج اب ایسے سلطان ذی شان
کی ہے جن کا لقب ابو ظفر خلد اللہ ملکہ ہے مگر ذرا
توکل معین حقیقی خالق فتح و ظفر پر ضرور ہے کہ

وہ خود فرماتا ہے۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ وھو علی کل شیئ محیط وعلی کل شیئ قدیر۔

عبرت و نصیحت پکڑو کہ یہ کس کی قدرت ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے ہمارے بادشاہ سلامت کے اور کسی بغیر متقاضی سزا دل [ہراول] یا چوبدار کے شہر بہ شہر دہائی عملداری حضرت ظل سبحانی کے کس کی مدد سے پھرتی ہے اور جابجا سے کون عرضی بھیجتا ہے۔ خبردار ہوشیار اس پہاڑ سے کچھ اپنے دل میں نہ گھبرانا پروردگار جلد کشود کار اپنی عنایت سے تم پر ظاہر کر دیتا ہے ھو علی لھم لین ادا دو کفرا دھو اشد العقاب

مبنیٔ

ایک شخص زبانی ایک حاجی صاحب آئندہ مبنی کے باظہار کمال صداقت کے اتر نا فوج ایران کا جہاز ولی سے اس طرف یا کھماچ اور صورت مبنی کے نواح میں بیان کرتا ہے لیکن ہم تعجب تصور کرتے ہیں کہ یہ خبر دہندہ صادق تو وہاں تصدیق کرکے یہاں تک پہونچ گئے اور فوج اسپاہان تیز رفتار وہیں چھاونی کرکے رہ گئی بارخدایا مگر یہ کہا جاوے کہ بہ درستی عمل داری خاطر جمع سے کرتے ہوئے ارادہ اس نوع کا کریں۔

لیکن تعجب ہے کہ حاجی صاحب تو یہاں پہونچ گئے اور قاصد شاہی نامہ و پیام بھی سلطان ملائک آستان ہندوستان کے عتبۂ فلک فشان تک تا این آن نہیں لا سکتا۔ ہاں قندھار تک لشکر ایران کا پہنچنا البتہ ادھر کے آنے والے ماہ گزشتہ کے کہتے تھے اور یہ بھی سنا ہے کہ ایک بیٹا دوست محمد خاں کا لاہور تک آیا۔

مثنوی تاریخی فتح و ظفر حضور حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ

[یہ حافظ ظہور علی صاحب کی مثنوی ہے جس کا مطلع ہے۔ ؎

آن قوم سیاہ دل نصارا
ظالم بہ نہان و آشکارا

یہ مثنوی پہلے صادق الاخبار میں شائع ہوئی تھی۔ اور اس کتاب کے سابقہ صفحات میں نقل کی جا چکی ہے۔ [مرتب]

خلاصۂ اخبار دربار جہاں مدار حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فرزند خاندان عالیشان گورگانی خاتم غزوۂ سلطنت تیموریہ صاحب قرانی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

روز شنبہ ۲۵ ر

شہنشاہ دین پناہ بعد انفراغ خزانہ دسنن بامداد دیار فرمائی احترام الدولہ بہادر واسطہ شرف عشتی نبض شناسی کے امرا کے نامدار

دخوانین والا اقتدار مثل صمصام الدولہ بہادر، ومعین الدولہ بہادر، شمس الدولہ بہادر، بخشی نجف خاں و سرفراز الدولہ بہادر کپتان لدار علی خاں و نجم الدولہ محمد اسد اللہ خاں سبحان دوراں ونواب حسن علی خان بہادر و نواب امین الدین خان بہادر و راجہ بہادر سنگھ میر عدل بہادر وغیرہ ہم اراکین و اہلکاران با تمکین ناصیہ سائے زمین عبودیت ہوئے، آداب و کورنش حسب مراتب بجا لائے۔

حضور اقدس بہمرکابی ارکان دولت متوجہ سیر و گلگشت باغ سلیم گڑھ ہوئے۔ بعد کوئی ساعت کے مراجعت فرما و شرف بخش محل معلے ہوئے۔ عرض ہوئی کہ سپاہیان جنگی و سواران تیز آہنگی واسطے دفع مخالفان بے ایمان کے معہ سامان جنگ دوڑ گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ [ہرکارے] واسطے خبر رسانی کے متعین ہوں چنانچہ حسب الحکم عمل میں آیا۔ قریب عرصہ میں [ہرکاروں نے] بہ تائید غیبی خوش خبری و شجاعت و مردانگی افواج ظفر امواج کی سماع ہمایوں میں پہنچائی۔

وقت دوپہر نعمتہ بیرائے مادہ طعام ہوکے آرام گاہ کو آراستۂ شرف بخشی فرمایا اور بعد ادائے فریضۂ ظہر و سنن و تعقیبات و امورات معمولی بعد عصر عرضی سید حاجی ساکن ٹونک مشرف بملاحظہ ہوئی عرض کی تھی کہ فدوی بہ ہمراہی تین ہزار آدمی و دو برادر و وازہ بعد بے باقی تنخواہ عنقریب شرف عتبہ بوسی حاصل کرتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ جواب عرضی اوس عقیدت سرشت کا لکھا جاوے۔ اور آخر میں نہار بہ جلوۂ اراکین دربار توجہ فرمائی روضۂ دلکش سلیم گڑھ ہوئے بعد مراجعت کے دیوان عام میں ایک شخص نے مجاہدین میں سے سر ایک انگریز کا ملاحظہ والا میں گزرانا۔ قریب شام دیوان خاص میں گلگشت فرما کے داخل بارگاہ اقبال ہوئے حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

یکشنبہ ۲۶ ر

حسب دستور بعد ادائے سنت و فرض صبح وغیرہ مراتب ضروری بہ حضوری و قبولیت تسلیم و مجرائے حضار دربار و الا بندگان اقدس اعلیٰ با کوکبہ اقبال نزہت افزائی باغ سلیم گڑھ ہوئے بعد ساعت مراجعت فرمائی اور براستماع خبر جنگ اہل فرنگ و دلاوری و دادمردانگی پیش قدمان شجاعت آہنگ فوج سلطانی .... بملاحظہ عرضی علی محمد خاں معہ دو اشرفی بذریعہ وکیل و حضوری بہمراہی چار سو سوار و پیادہ کے ارشاد ہوا کہ شقہ والاجواب میں لکھا جاوے بعد اوس کے داخل محل معلے۔ دوپہر کو بعد نعمت بیرائے طعام و آرام

قیلولہ و نماز ظہر اور بعد اشغال دلنشیں و عصر تعقیبات کے اخیر نہار کو بہ حضوری ارکین دربار، دربار رونق افروز دیوان خاص اور کورنش و آداب افسران پلاٹن آمد جھانسی قبول فرماکے چند کاغذ جو ایک شخص کے پاس سے برآمد ہوئے تھے ملاحظہ اقدس میں گذرے۔ بعد اس کے سیر فرمائے باغ سلیم گڈھ ہوکر قریب مغرب شرف بخش بارگاہ معلے ہوئے اور حسب الحکم سپہ سالار بہادر باریاب محل معلے ہوئے اور عرض معروض کرکے رخصت اور حز بدعنایت خسروی سے ایک پرتلہ بہادر ممدوح کو مرحمت ہوا۔

دوشنبہ ۲۷

حسب دستور بعد نماز و اشغال معمولی اعیان حضرت و ارکان سلطنت جبہ سائی آستانہ فیض نشانہ خسروی ہوئے آداب و کورنش عرض کی بندگان حضور اقدس برآمد ہوئے اور تفرج فرماکر ڈیوڑھی خواص پورے سے شرف بخش محل معلے ہوئے۔ عرض ہوئی کہ فوج ظفر موج بدستور واسطے تنبیہہ اعدائے دین کے روانہ کوہسار ہوئی اور بھی باغ پت کی طرف تھوڑی فوج گئی ہے جھمبو خاں برادر غلام قادر خاں نجیب آباد سے آئی کہ سب کفار نگو نسار کو قتل کرڈالا اور انتظام اوس نواح کا باقبال بندگان اقدس کرلیا۔ ارشاد ہوا کہ جواب لکھا جاوے۔ اخیر روز بعد اشغال معمولی متوجہ سیر و گلگشت باغ حیات بخش بہ حضوری حاضرین بلند تمکین قریب شام شرف بخش محل والا مقام بعد مغرب حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

سشنبہ ۲۸

بعد دستورات معمولی بحضوری صفار ذوی الاقتدار باکوکبۂ اقبال نزہت فرمائی سیر و تفریح باغ سلیم گڈھ اور وہاں سے مراجعت فرماکے دیوان خاص کی طرف رونق بخش ہوئے۔ بعد ملاحظہ اسپان صبا رفتار کے رونق بخش محل معلے۔

شقہ بنام سپہ سالار بہادر بہ حکم روانگی چاروں افواج چار طرف سے واسطے پین مالی اعدائے دین اور شکست دینے مخالفین کے ساتھ شمشیر و تفنگ و توپ رعد آواز کے مسجل بہ مہر خاص روانہ کیا گیا۔

غلام نبی خاں نے عرضی اسد الدولہ عبدالرحمن خاں بہادر والی جھجر جواب میں درباب پانچ لاکھ روپیہ کے پیش کی۔ ارشاد ہوا کہ دفتر میں سونپی جاوے۔

وقت سہ پہر حسب دستور سواری بہ سیر و گلگشت و قریب مغرب مراجعت بعد حسب دستور حضوری احتشام الدولہ بہادر اور سپہ سالار بہادر حسب الامر معلی باریاب محل والا بعد عرض معروض رخصت۔

روز چہار شنبہ ۲۹ ر

بعد دستورات معینہ مستمرہ متوجہ سیر و گلگشت، بعد مراجعت۔۔۔ بخش محل معلی۔۔۔۔۔

سپہ سالار بہادر معہ ہمراہیوں کے باریاب مجرا ہوئے عرض معروض کے بعد بہ خاست دربار دربار شرف بخش محل اشرف۔

مسمی رام پرشاد فوط دار کہ اسباب چوری میگزین کا اس کے گھر سے نکلا بہ گرفتاری سپاہیان ماخوذ ہوا حکم قضا توام صادر ہوا کہ اسباب مال خانہ میں داخل کیا جاوے اور مجرم بعد تحقیقات سزا پاوے۔

عرضی سپہ سالار بہادر معہ ایک ہاتی کے کہ فوج مخالف سے گرفتار آیا ملاحظہ اقدس میں گزری ارشاد ہوا کہ فیل، فیل خانہ میں رہے۔ ایک سو پچاس سوار لشکر مخالفین میں سے فوج ظفر موج میں چلے آئے حکم ہوا کہ جنرل بہادر پاس قیام کریں اخیر روز علم سواری رخصت کر دیا گیا شام گاہ احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

روز پنجشنبہ غرہ ذالحجہ

بعد فریضہ و سنت و اوراد معمولی و اشغال مستمرہ بحضور توزک رکاب و امرائے عقیدت مآب متوجہ سیر و گلگشت سلیم گڑھ بعدہ داخل محل معلی۔

عرضی سید علی و سید باقر علی بعرض قلع و قمع کفار انفتاح قلعہ الہ آباد و فتح بنارس و درخواست سپہ داری و شکوہ بدانتظامی و ناکردہ کاری متعینئے باجی راؤ بحضور والا نظر اشرف سے گذری ارشاد ہوا کہ جواب عرضی لکھا جاوے

عرضی محمد وزیر خان خلف نواب خان بہادر خان رئیس فتح آباد بہ عرض عطائے ملک بھجیانہ بہ موجب ملک آبا و اجداد نظر اقدس سے گزری۔

عرض ہوئی کہ رسالہ سواران بنارس حاضر آیا ہے ارشاد ہوا کہ باہر دہلی دروازہ کے اوتارے جاویں۔

فوج ظفر موج واسطے تنبیہ و مقابلہ مخالفوں کے روانہ ہوئی۔ تحصیلدار پرگنہ کوٹ قاسم معہ تین ہزار نو سو چونسٹھ روپیہ ساڑھے گیارہ آنے منجملہ آمدنی پرگنہ مرقوم حاضر ہوا۔ روپیہ داخل خزانہ اور شقہ کرامت مرقعہ بہ تاکید تحصیل وصول باقیات

فصل مع اضافہ و وصول باقی جاری ہے

عرضی مجاہدین آمد ٹونک نظر اقدس سے گزری۔ حامل عرضی نے عرض کی کہ کل اور مجاہدین حاضر ہوں گے فوج منصورہ ظفر موج سے سرافراز مخالفان کا نظر اقدس سے گزارا بعد اس کے سب رخصت ہوئے۔

روز جمعہ دوم ذیحجہ

بعد ادائے فریضہ و سنت و اوراد معمولی بہ حضوری حضار و اراکین والا تمکین متوجہ سیر و گلگشت و نزہت فرمائی سبزہ زار سلیم گڑھ ہو کر روانگی آب و درختان سیراب ملاحظہ فرمائے دو گھنٹہ بجے مراجعت فرمائی اور رونق افروز دیوان خاص ہوئے۔ ارکان دولت باصفوف یمین و یسار آراستہ مودب کھڑے ہوئے سپہ سالار بہادر بھی دربار دربار میں حاضر ہوئے مشرف بہ قبولیت مجرا و تسلیم۔

عرضی محمد محمود خاں متوطن نجیب آباد بہ عرض صفائی خس و خاشاک کفرستان انگریزی از مساحت اضلاع بجنور آمدے دریائے گنگ اور انتظام و اقرام نواح مرقوم بہ اقبال عدو مال حضرت شاہنشاہی اور عذر عدم حضوری دربار بہ سبب ہجوم آوری بدمعاشان و قطاع الطریق و دریمی و برہمی مردمان شہر و دیہات و قریات مشرف بہ ملاحظہ ہوئی ارشاد ہوا کہ شقہ کرامت مرقمہ بجواب میں جاری ہو۔ بعد برخاست دربار شرف بخش محل معلے۔ بعد قیلولہ و ادائے فرائض اوقات معینہ و اشغال دل نشین بہ حضوری اراکین والا تمکین اخیر روز بعد قبولیت مجرا و تسلیم رونق بخش سیر و گلگشت ہو کر شام گاہ بعد مراجعت شرف افزائے محل معلے۔ شام گاہ حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

فوج آمد آگرہ

فوج جو شہر آگرہ کو فتح کر کے سبب نہ ہونے توپ قلعہ شکن کے چلی آئی تھی بافتح ظفر حاضر در دولت ہوئی۔ انگریزوں کو شکست فاش انھوں نے دی یہاں تک بقیۃ السیف قلعہ میں بھاگ گئے اور تختہ کھینچ دیا معلوم نہیں وہ بہادری اور طمطراق اور تمام ڈھکوسلہ فتح پنجاب انہ بو شہر والواز کے کہاں گئے کہ اب قلعہ اکبر آباد میں دم چرا کر جا چھپے اور جب تک کہ نشان فوج ظفر موج بہ برکت نام نامی سلطان ظفر نشان مؤید بفضل و ظفر ایزد منان وہاں دکھلائی بھی دیا کئے

تو دروازے تک ایک نے بھی نصاریٰ نگونسار
میں سے قدم نہ رکھا۔ ابھی کوئی دن ہوا کھائی قسمت
میں تھی وہاں کے انگریزوں کی کہ اتواپ
قلعہ شکن ہمراہ فوج نہ تھیں اب انشاء اللہ
تعالیٰ قریب تر تمام گورے یہاں کے اور وہاں
کے سب کا کالا موتھ کر کے گور میں پہنچائے
جاتے ہیں۔ خاطر جمع رکھیں سب گرد و نواح
کے لوگ کہ اب کچھ عرصہ نہیں رہا انشاء اللہ
اب ان سب کا وقت برابر پہنچ گیا ہے۔

میرٹھ

ایک آدمی میرٹھ سے ابھی دو تین دن
میں آیا۔ وہاں کی رعایا کی نہایت تنگی بیان کرتا
ہے سب امیدگار مدد از طرف بادشاہِ فلک
جاہ انجم سپاہ ہیں۔ ہر ایک کے کان صدائے
قدوم سپاہ اور ٹاپ گھوڑوں کے مصداق
مضمون چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر
است ہو رہے ہیں۔ صرف یہاں کی مدد جانے کی دیر ہے

کانپور

سنا گیا ہے کہ کچھ گورے پھر کہیں سے
بچے بچائے نواح کانپور میں آ گئے انجام یہ
کہ آخر کار وہ بھی فی النار کیے گئے۔

لکھنؤ

کہتے ہیں کہ عنایت الٰہی سے وہاں کے
تمام گورے اور افسر اور اہل قلم انگریز اعلیٰ
سے ادنیٰ تک سب فی النار پہنچائے گئے
وہاں کی مسند نشینی بالفعل خورد پسر واجد علی شاہ
کی بھی سنی گئی۔ لیکن مشروط بہ منظوری
بندگانِ اقدس ہمارے حضور ظل سبحانی کے

دمدمہ میرٹھ

سنا جاتا ہے کہ بی بیاں اکثر انگریزوں
کی جن کو قابو وہاں پہنچنے کا مل گیا اوسی جگہ
جا کر رہی ہیں۔ اوس جگہ کو اپنا ملجا و مامن
گردانا ہے۔ لیکن یہ بھی سنا جاتا ہے کہ بعض
ایسی عورتیں بھی تھیں کہ وہ درحقیقت سابق
سے مسلمان تھیں، لیکن اون کی اولاد
بیٹا بیٹیاں مذہب نصاریٰ، سو وہ بھی بسبب
اون کی ہمراہی کے پابستہ ہیں۔ بایں وصف لحاظ
اسلام کے بھی بے مبالاتی (کذا) سے قتل ہو گئیں، یہ
چنانچہ بی بی جمس صاحب کی، جو کہ مسلمان قرآن
خواں نماز خواں سنی جاتی ہے، لیکن چونکہ یہاں
اس قسم کی بھی نہ تیغ ہو گئیں سو وہ بھی دمدمہ میں جا کر چھپی ہے۔
ایک آدمی میرٹھ سے آیا، سو اوس کی زبانی ایک ثقہ آدمی
یہ بات بیان کرتے ہیں یہ بی بی اوس جمس

کہ ہے جو بیٹا ہے کرنیل سکندر کا جو کہ دہلی میں تھا اس کرنیل کی بھی کئی بی بیاں مسلمان تھیں ان کی مسجدیں بنائی ہوئی ہیں۔ اور ان کی اولاد نصاریٰ اور بعض بے اولاد تھیں سبحان اللہ قدرت الہی سے سنا گیا تھا کہ جس پہاڑ پر ایک ہندوستانی اپنے مصاحب سے کہ کرنال یا ہرسہ کے رئیسوں میں سے ہے بعد سماعت حال قتل نصاریٰ دہلی کے کہا تھا کہ دو گھنٹہ میں دہلی اور دور از کار والے بڑے بڑے مکانوں اور مسجدوں کو مسمار کر دیں گے سو نمونہ قدرت پروردگار جل جلالہ یہ آشکار ہے کہ چند جورو جیو اُن کے تو دمدمہ جا کر چھپے ہیں۔ اور خود خبر نہیں کہاں کو نہ اور کہدروں میں یا پہاڑی کے پتھروں میں چھپے پھرتے ہوں گے کانٹرے لپر طامس ظلمت کا یہ حال سنتے ہیں کہ کبھی بلب گڑھ اور کبھی پانی پت اور کبھی باغپت کی طرف اور کبھی یہاں پہاڑ کے مورچہ میں چھپتا اور بھاگتا پھرتا ہے اور جس دن مقابلہ اور لڑائی درپیش ہو اس دن بہ بہانہ رسد وغیرہ کاموں کے مورچوں سے غائب ہو جاتا ہے

بمبئی و مدراس

وہاں کی فوج ہندوستانی کے حال میں مختلف اقوال سنے جاتے ہیں ایک تو یہ کہ فوج منصورہ سب کفار کو فی النار کر کے روانہ اس طرف ہوئی۔ اور قریب جے پور پہونچی اور یہاں ان میں سے پانچ سوار بھی آئے تھے واسطے دریافت حقیقت کار کے۔ اور ایک یہ کہ انگریزوں نے انھیں دھوکا دیا اور ایک شقہ فریب سے از نام نامی حضور اقدس پیش کیا۔ اور فوج مبنی جو قریب چالیس ہزار کے سب تھی ظاہر کیا کہ جو کچھ فوج برگشتہ ہو کر دہلی کو گئی وہاں فساد کیا ان کی تنبیہ کو واسطے تعمیل حکم حضرت بادشاہ چلنا اور لڑنا چاہیے لیکن رستہ کی چھاونیاں ویران و سوزاں دیکھ کر اس فوج کو کذب بیانی نصاریٰ کا گمان بلکہ یقین ہوا تب وہ بھی برسر پرخاش ہو گئی۔ غرض بہر کیف غضب الہی انگریزوں پر ہر طرح سے نمایاں اور ان کی فریب کاریاں خورد و کلاں پہ ظاہر ہوتی ہیں اس پہ ضبعفا[illegible] کا یہ حال ہے کہ تمنائے طرفداری نصاریٰ سے ابھی تک بھی دست بردار نہیں اور مددگاری اور اعانت رسد وغیرہ امور انتا سے دست کش نہیں ابھی تک اپنی ملک و ریاست اسی سبب حاضر دربار حضور اقدس نہیں ہوتے۔

حملہ بر اعدائے دین

پرسوں روز جمعہ سے فوج منصورہ واسطے قلع و قمع دنگوں ساری کفار تہکہ دار کے گئی ہے

مگر کثرت بارش بھی خوب رہی فوج ظفر موج نے
اس پر بھی خوب داد مردانگی دی اور رات کو بھی
بیرون شہر اور طرف علی پور وغیرہ کے واسطے
تنبیہ مخالفین کے قیام گوارا رکھا۔ اس حملہ میں
بہت سے لوگوں کی زبانی مدایح ثابت قدمی و
عرق ریزی فوج ظفر موج خورد و کلاں آئندگان
و روندگان کی زبان سے سنی گئی۔ علی الخصوص سپہ سالار
بہادر کی ہمت و مردانگی و جفاکشی کا بہت لوگوں کو
ثنا خواں پایا۔ مالک الملک قادر علی الاطلاق سے
امید قوی ہے کہ ایک دن خبر نگونساری کفار اس
پہاڑ سے بھی ہم عاجز بندوں کے کان میں پہونچ
جاوے یہ بھی سنا گیا کہ ایک مورچہ مخالفوں کی
تین توپیں فوج ظفر موج نے لیں جو مورچہ کہ
سوائے پہاڑی کے مورچوں کے انھوں نے بنایا
تھا لیکن اس کی بخوبی تحقیق بہ تفصیل بانہیں ابھی
نہیں معلوم ہوئی ان شاء اللہ بعد تحقیق مفصل اصل
حال لکھا جاوے گا۔

کہتے ہیں بارش کے سبب التوا ہوا۔ ورنہ
فوج منصورہ کا یہ حال اور ارادہ نمایاں تھا کہ
پہاڑی پہ بے دھڑک چڑھ جاویں۔ معلوم نہیں
کہ اس تعویق میں کیا مصلحت الٰہی ہے اور کس کے
نام پر افواج منصورہ اسلام میں سے فتح کو فلاح
حقیقی نے منحصر رکھا ہے۔ اکثر سنا جاتا ہے اور
دل بھی اس بات کو یقین کرتا ہے کہ جس وقت عنایت
ایزدی سے پہاڑ خاشاک کفر ستان سے صاف ہو گیا
تو تمام راجہ بابو رئیس چھوٹے بڑے سب دست
بستہ در دولت سلطانی پر فوراً حاضر ہوں کہتے
ہیں کہ سب اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں اور کفار فریب
کار نے یہ جعل سازی کر رکھی ہے کہ شہر دل میں دیہات
میں جہاں قابو پاتے ہیں شہرت دیتے ہیں اپنے
دبدبہ اور عملداری کی اور ہر طرح سے ان باتوں
کی جس سے کہ لوگوں کو ان کی طاقت اور عملداری کا
یقین دل میں مستحکم ہو۔ جس وقت کہ پہاڑی پر
سے یہ دفع ہوئے سو لی بت اور باغپت کے
ورے ورے زمینداری ان شاء اللہ پھر انھیں چھید
ڈالیں گے پھر ان شاء اللہ ایک گورہ میرٹھ اور پانی پت
تک بھی نہیں نبھ سکے گا۔

پانی پت کرنال

سنا گیا کہ لیاس صاحب وہاں حکومت کرتا
ہے کانٹری کی حکومت سے لوگ ناراض ہو گئے
وہ یہاں کے مورچوں میں پیشتر رہتا ہے لیکن جب
لڑائی کا وقت ہوتا ہے تو رسد وغیرہ کے بہانہ
سٹک جاتے ہیں۔ اس طرف کے رئیس وغیرہ کچھ
مجبور کچھ تعلق سے ہر ہی نصاریٰ میں ہیں پٹیالہ
والا بہت دل سے جاں نثاری میں نصاریٰ پر

ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ فوج پنجاب آنے
والی تنبیہ میں پٹیالے والے کے سرگرم ہے اکثر
عقلا کی یہ رائے ہے کہ اب جو فوج باہر سے آنے
والی ہو وہ رستہ کے بڑے شہر پر چھاپہ لی
کرتی جاوے تو بہتر ہو۔ ۔ ۔

باہتمام بندہ سید عبداللہ مہتمم دہلی اردو اخبار میں چھاپا ہوا
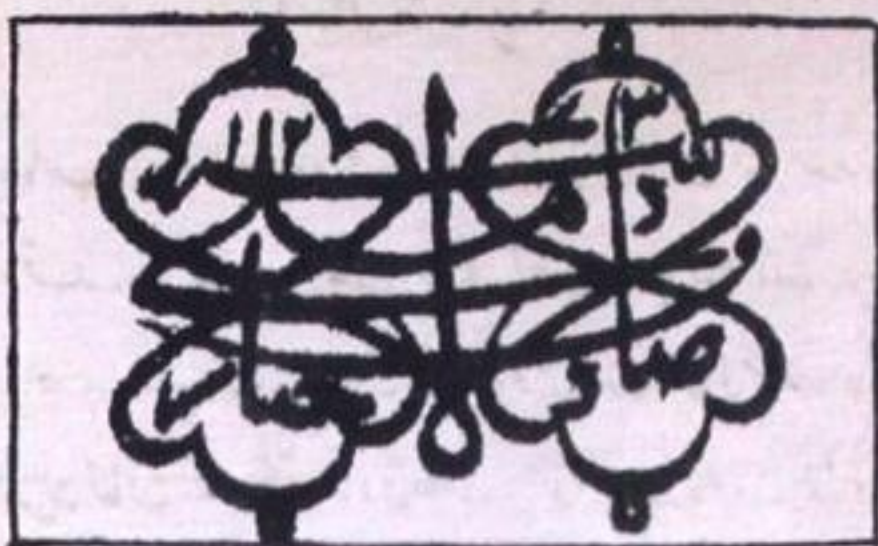
نمبر ۳ مطبوعہ دوازدہم ذی الحجہ [illegible] بروز دوشنبہ [illegible] جلد ۳

[illegible]

قطعہ تہنیت عید سعید فرمودۂ حضرت ابوظفر

محمد سراج الدین بہادر شاہ، بادشاہ غازی

شکرِ اعدا الٰہی آج سارا قتل ہو — گور کھا گورے سے تا گوجر نصارا قتل ہو

آج کا دن عید قرباں کا جب ہی جانیں گے ہم — اے ظفر تہ تیغ جب قاتل تمہارا قتل ہوا

یہ قطعہ ہمارے پاس بعد تحریر کاپی پہنچا۔ تو بھی بتبرکاً درۃ التاج اخبار کیا گیا۔ خدا تعالیٰ جلد فتح ہمارے بادشاہ غازی کو دے۔

قطعہ تہنیت من تصنیف منشی غلام علی صاحب متخلص مشتاق

عید ہر سال تمہیں تہنیت آمیز رہے — غرق خوں جان عدو خنجر خوں ریز رہے

قتل کفار ہوں اور فتح مبارک ہو ظفر — نام کو بھی نہ جہاں میں [illegible] انگریز رہے

ایضاً

نصرت و فتح کا ایک دھوم سے لشکر آیا — دل سے جب نام ظفر سب کی زبان پر آیا

عید پر عید خوشی پر ہو خوشی آج تمہیں — لو مبارک ہو کہ دشمن تہ خنجر آیا

اشتہار

واضح ہو کہ یہ اخبار ہر ہفتہ میں دوشنبہ کے روز دو ورقہ طبع ہو کر بخدمت شائقین والا تبار و روساء عالی وقار روانہ ہوتا ہے۔ قیمت اس کی بہ نظر رفاہ عام ایک روپیہ ماہوار اور پیشگی ششماہی پانچ روپیہ اور نو روپیہ سالانہ۔ جس صاحب کو خریداری اس کی منظور ہو تو درخواست اپنی بنام سید جمیل الدین خاں مالک و مہتمم صادق الاخبار محلہ جمیل پورہ عرف پوڑی والا بھیج کر طلب فرمائیں۔ اور مضمون رفاہ عام مفت چھپ سکتا ہے۔ اور رفاہ خاص فی سطر دو آنہ۔ راقموں کو چاہئے کہ اپنی مہر و دستخط بصفائی تمام اپنے رقیموں پر کر کے مقام بود و باش سے برائے نوازش اطلاع دیں۔

زرِ مرسلہ شائقین والا تبار صادق الاخبار		
مرشد زادۂ آفاق صاحب عالم مرزا محمد ضیاء الدین صاحب بہادر	عہ صہ	
جناب مفتی محمد صدر الدین خاں صاحب	عہ صہ	
جناب قاضی محمد فیض اللہ خان بہادر	عہ صہ	

شکریہ

ہزار شکر اور لاکھ احسان ایزد منان کے کہ روز مبارک عید قربان شہر شہریاران بد آئین اور فساد معاندین دین یعنی فریب فرنگیان بے دین سے بہ خیریت گزرا اور ہنود و اہل اسلام میں بھی بابت گاؤ کشی کسی طرح کا جھگڑا نہ ہوا۔ دونوں گروہ آپس میں ہم چو شیر و شکر ملے رہے۔ یہ سب نتیجہ اقبال مندی ہمارے شہنشاہ دین پناہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ اور حسن رائے سقراط زماں و بقراط دوراں، لقمان عصر، جالینوس دہر احتشام الدولہ بہادر جناب حکیم محمد احسن اللہ خاں وزیر اعظم اس سلطنت کا ہے کہ بلا مبالغہ اللہ تعالے نے ذات بابرکات پر جامع [جامعہ] جامعیت قطع کیا ہے مداح کا کیا مرتبہ جو مداح ایسے ممدوح کی لکھ سکے مگر جب زود دلیا ہو تو البتہ وصف ادا کر سکے۔

اشتہار شکر

ذائقہ چشان قند و نبات پر واضح ہو کہ کئی من

شکر سرخ کہم پہلو شکر۔۔۔۔ ہے بحساب فی روپیہ آٹھ سیر گھٹی لینے والے کو مکان دار وغیرہ عالم خان متصل خانقاہ شاہ۔۔۔ مل سکتی ہے

حیدر آباد دکن

دکن کی ایک چٹھی ہندی میں مقام گوالیار میں آئی اور وہاں سے خبر قاصد نے مہتمم صادق الاخبار تک پہونچائی ہے۔ کہ حیدر آباد سے بارہ ہزار روہیلے جرار کرار وغیرہ فرار بہ نیت جہاد برہان پور میں آگے۔ اور مقام مذکور کے بڑے بڑے ساہوکاروں کو طلب کر کر کئی لاکھ روپیہ زاد راہ لیا۔ اور عزم بالجزم دہلی مصمم کیا ہے غالب کہ ہفتہ عشرہ میں داخل اندور ہوں۔

خبر اندور

واضح ہوتا ہے اندور میں سعادت خان رسالدار خلف بخشی حفیظ نے چالیس تن نصارا کو تیغ جہاد کھینیا۔ اور چھاؤنی بانسری کی لوٹ لی اور پھونک دی۔ اور تمام خزانہ و اسباب قبض تصرف میں کر کر معہ جمعیت بارہ ہزار سپاہ کو ان میں سے دو ہزار سوار اور آٹھ پلٹنیں باقی مجاہدین ہیں بارادہ شریک ہونے دین کے بالاتفاق فوج حیدر آباد راہی دہلی ہوں گے خدا کرے کہ جلد روہیلہ شجاعان اندور سے آئیں تاکہ سب لشکر مل کر یہاں آئے اور ہمارے شاہ کی سپاہ کو کامل تقویت حاصل ہو۔

خبر گوالیار

زبانی خاص آئندہ گوالیار کے مدرک ہوا کہ سات آٹھ ہزار سپاہ کنٹنجنٹ و باقی مجاہدین سب مل کر بارہ ہزار آدمی شاہجہاں آباد کی روانگی پر مستعد ہیں۔ مگر ان کو صرف انتظار یہ ہے کہ کفار تیغ اسلام سے پاک و صاف کرنے [کے بعد] سعادت قدم بوسی حضور انور شہنشاہ دہلی حاصل کریں۔

راجہ گوالیار صاف دم نفرت نصارا بھرتا ہے مگر نتیجہ اس کا یہ ہے کہ خود بدولت اب تک روپوش ہو رہے ہیں۔ اور بیجا بائی صاحب جو مدت تک اجین میں بہ قید فرنگ رہی ہیں، وہ دلی کے آنے پر تیار ہیں مگر ضعف و نقاہت بہ باعث طوالت عمر کہ قریب پچھتر برس کے ہے مانع آمد ہے۔

خبر نجیب آباد

نجیب آباد میں محمد محمود خان رئیس مقام مذکور نے کفار فرنگ کو قتل کیا۔ اور اضلاع بجنور و آن رووئے دریا گنگ کا انتظام و انصرام بہ

اقبال عدو مال شاہی اچھی طرح کرلیا اور ہمارے حضرت ظل سبحانی کو ایک عرضی مشعر اس خیر خواہی کے لکھی۔ سو اس کے جواب میں شقہ کرامت مرقعہ بنام ہوا خواہ مذکور روانہ ہوا۔

خبر کان پور

کئی سوداگر کان پور کا یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھکر آئے کہ دانا پور حیار گڑھ سے پندرہ سو گورے اور ایک ہزار سکھ مقام مذکور پر بارادۂ جنگ چڑھ آئے ادھر سے نانا صاحب والی بھٹور نے بہمراہی بیس بائیس ہزار مردم خوں خوار مقابلہ ان کا کیا دیر تک طرفین سے لڑائی ہوتی رہی بعدہٗ راجہ بھٹور نے پانچ کمپنیاں اور دو سو سوار معہ چہل فیل واسطے لانے میگزین کے بٹھور کو روانہ کئے سبب میگزین آنے میں دیر لگی اور بارود وگولہ حاکم مذکور کے پاس نہ رہا تو ساری جمعیت ہراساں ہو کر پریشان ہو گئی اور راجہ صاحب بھی لکھنؤ کو چل دیئے۔ انگریز کان پور پر بآسانی قابض ہو گئے یہاں تک روایت ان سوداگروں کی ہے کہ جو اس وقت یہاں بھاگ کر آئے اور اس کے اگلے دن ایک قاصد وہیں سے دہلی کے محلہ بارجہ ------ میں آیا۔ اور یہ خوشخبری تازہ لایا کہ پھر راجہ بھٹور نے ساری سپاہ جمع کر کر گوروں کو شکست فاحش دی، اور وہ سیاہ بخت برباد و تباہ ہو گئے۔

خبر لکھنؤ

تحقیق معلوم ہوا کہ ان دنوں لکھنؤ قوم نصاریٰ سے بالکل خالی ہے اور بندوبست وہاں مصطفےٰ علی شاہ برادر حقیقی شاہ اودھ کا ہے[۳] سب رعایا برایا اور قدرے سپاہ نے اتفاق کر کر ساتھ دینے۔ شاہ موصوف پر کمر ہمت خوب چست باندھ رکھی ہے اور راجہ مان سنگھ والی تلسی پور نے بہت سی جمعیت اپنے ساتھ کر کر دور دور علاقہ جات اودھ کا انتظام کر لیا اور النواب کان روک تمام انگریزوں کے لئے جا بجا بطور مورچہ لگا رکھے ہیں۔

فتح اللہ آباد و بنارس

غرہ ماہ مبارک ذالحجہ ۱۲۷۳ھ ہجری کو عرض داشت سید علی صاحب اور سید قربان علی صاحب مشعر ہلاکت کفار اور فتح کرنا قلعۂ الہ آباد اور بنارس کا اور سپہ داری اپنے نام اور شکایت بد انتظامی بباعث ناکردہ کاری منشی باجی راؤ کے پیش گاہ شاہی میں گزری سو بموجب حکم قضا قوام جواب باصواب اس کا تحریر ہوا۔

خبر ملا گڑھ

زبانی آئندگان اس طرف کے دریافت ہوا کہ کچھ گورے میرٹھ کے بہ اغوائے قوم جاٹ ملا گڑھ پر آ گئے تھے۔ اور بر سر فساد بھی ہونے کو تھے مگر جب خبر آئے رجمنٹ جھانسی کی سنی تو فوراً جہاں سے آئے تھے وہیں کو چلے گئے۔

راجہ گلاب سنگھ

پنجاب کے آنے والے بیان کرتے ہیں کہ خبر گرم ہے کہ راجہ گلاب سنگھ والی جموں کشمیر صبح وشام میں دہلی کو روانہ ہوگیوں کہ کچھ عرصہ ہوا جو ایک عرضی راجہ موصوف کی بہ امید آستانہ بوسی دربار شاہی میں آچکی ہے ۔اور نیز یہ شخص بہ دل چاہتا ہے کہ عملداری انگریزی بدل جاتے چنانچہ جو لوگ علم تاریخ و اخبار خوانی سے شوق رکھتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا کہ جس زمانے میں انگریز کابل پر چڑھے اور وہاں کمک کی جلدی ہوئی تو گلاب سنگھ نے بہ گمیر والڈ کو دریائے اٹک پر سے اتارنے میں اٹکا رکھا کہ اس تاخیر سے کابل میں فرنگیوں کا کام تمام ہو۔ گو ظاہر میں راجہ محتشم نے ایک پلٹن مسلمان کی برائے امداد افواج انگریزی تا درۂ خیبر بھیجی اور کہہ دیا کہ اگر کچھ ضرورت ہو تو تم سپاہ انگلشہ کو وہاں دغا دینا جہاں پانی نہ ملے۔ سو اس پلٹن نے ایسا ہی کیا۔ یعنی انگریز سپاہیوں کو درۂ خیبر میں چھوڑ کر اٹک کو واپس آئے بعد چند روز جنرل پالک پشاور میں آیا اسی گلاب سنگھ کو ہزار دو ہزار بار طلب کیا۔ جب بھی راجہ موصوف دیر میں وہاں پہونچا اور سپاہ انگلشیہ کو اس نے درۂ خیبر جانے سے بہت ڈرایا۔ یہاں تک کے بعضوں نے ڈر کر نوکری چھوڑ دی اور اکثر بد دل ہو گئے حاصل کلام راجہ بہادر انگریزوں سے ظاہر داری میں اچھی طرح پیش آیا تھا اور بہ باطن یہ خدا سے چاہتا تھا کہ کمپنی کو شکست ہو اور اس کی فوج ہمیشہ ذلیل اور خوار رہے۔ پس اب وقت آن پہنچا عقلا لوگ خیال کرتے ہیں کہ عجب نہیں جو ان دونوں وہ انگریزوں کو پنجاب بدر کر کر بہ اتفاق دیگر راجگان قدم بوسی حضور شہنشاہ دہلی حاصل کریں۔

ورودِ فوج ایران

ایک دوست ثقہ زبانی ولایتی نو وارد کے راوی ہیں کہ سپاہ ایران جو ایک عرصے سے زیر حکم سردار سلطان جان خاں پسر کہندل خاں کے مابین ہرات و قندھار یعنی مقام ... میں پڑی ہوئی انتظار حکم دیکھ رہی تھی سو ان دنوں بہ اجازت شاہ ایران قندھار پر چڑھائی کی۔ یہ خبر سن کر امیر

دوست محمد خاں کا بیٹا بہ ہمراہی دو تین ہزار مردم جرار مقابل ہوا۔ دو پہر کامل لڑائی رہی طرفین کے لوگ قریب کئی سو کے مقتول اور مجروح ہوئے انجام کار پسر امیر میدانِ کارزار سے فرار ہو کر قلعہ بند ہو گیا۔ اور لشکر ایران نے قندھار کا محاصرہ کر لیا۔ اور بند کرنے آب و دانہ پر نوبت پہنچا دی سو اب پسر امیر نے کابل سے کچھ مدد سپاہ کابل کی طلب کی خبر ہے کہ امیر دوست محمد خاں نے وشام میں کچھ کمک بھیجے اور ایک نامہ عجز آمیز پاس شاہ ایران کے اس مضمون کا روانہ کیے کہ میں مثل اور اطاعت مندوں کے حاضر ہوں مجھے معاونت انگریز دل سے کچھ سروکار نہیں آپ بے شک ہندوستان کی طرف فوج بڑھائیے میں رسد رسانی اور مدد دہی میں کوتاہی نہ کروں گا اور یہ بھی مشہور تھا کہ امیر کچھ نقد اور تحفہ شاہ ایران کو حاضر کرے گا۔ اور شہزادہ محمد یوسف والی ہرات اکثر اخبار ہندوستان و فرنگیان بے ایمان ایران کو لکھتا رہتا ہے اور شاہ کو اس شاہزادہ کا بہت اعتبار ہے۔ اور بعض رائے بھی اس کی پسند ہوتی ہے

اخبار قلعی معلےٰ

چھبیسویں ذیقعدہ مبارک کو دربار ہوا ارکین سلطنت نے بار پایا۔ عرض ہوئی کہ سپاہی پلٹنوں جنگی اور سوار دل بنرا ہنگی کے بدستور حسب معاندین دیں گے۔ حکم ہوا کہ واسطے خبر رسانی کے ہرکارے اور سوار متعین ہوں۔ چنانچہ نام بردے نوید شجاعت و مردانگی افواج دم بدم سمع ہمایوں میں پہونچاتے رہے۔

عرضی سید حاجی ساکن ٹونک۔۔۔

[سابقہ اخبار میں نقل کی جا چکی ہے]

چھبیسویں ذیقعد کو خبریں جنگ اہل فرنگ اور داد مردانگی پیش قدمان شجاعت آہنگ کی استماع کرتے رہے۔ عرضی علی محمد خاں معہ دولتشفی۔۔۔ [سابقہ دہلی اردو اخبار میں یہ عرضی ۲۶ ذی قعدہ کے روزنامچے کے تحت نقل کی جا چکی ہے قلعۂ دہلی کی اور خبریں بھی وہی ہیں جو دہلی اردو اخبار میں درج ہیں اس لئے یہاں حذف کی جا رہی ہیں]

خبر دہلی

بلندی وہ خسرواں ہے وہی
شہی بخش شاہنشاں ہے وہی
گدا کو وہ چاہے تو دے خسروی
ضعیفوں کو دم میں وہ کر دے قوی
کبھی ناتوانوں کو دے دستگاہ
کرے سرکشوں کو کبھی وہ تباہ
نفس الامر میں دنیا سراسر [انقلاب ہے]

ہنسی یہاں کی نمود حباب ہے۔ حشمت دو روزہ پر
نظر کرنا کردِ فریب ہر دہ پرمرنا مصلحت سے
دور ہے بے خودی مستیٔ بادہ سرور ہے۔
جمشید و فریدوں بیک گردش گردوں خاک
میں برابر ہوئی۔ ایسے ایسے سینکڑوں کارخانے
جاہ و حشم کے ابتر ہوئے سکندر کشور کش و
دارائے مملکت خدا چکر فلکی سے تہ و بالا ہو گئے
خسرو و کاؤس شہنشاہ عالی جاہ بحر فنا میں غرق
ہو گئے۔ جب ادبار آیا لشکر نے کام دیا نہ مقابلہ
کا سرانجام ہوا۔ انسان صاف تشنۂ بیخودی
پرست ہے اگر کاروبارِ دنیا پر دیدۂ عبرت کھولے
تو معلوم ہو کہ باد درست ہے۔ بیت۔

ہے دنیا عجب جائے ناپائے دار
نہیں یہاں کسی کو اصلا قرار

دیکھو قدرت انگریزی قوم کی کہ جب
خدائے تعالے نے اقبال ان کو عطا کیا تھا تو یورپ
سے پچھم و اتر وغیرہ ملک دور دور بے لڑے
بھڑے ہاتھ لگ گئے۔ جس طرف علم جنگ اٹھایا
وہاں کے راجہ یا بادشاہ مارے ہیبت کے
خواہاں صلح ہوئے۔ کسی نے مقابلہ نہیں کیا اور
اگر کیا بھی تو انھوں نے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ میں پانچ
چار گولے سیل کے چھوڑ کر اس مقام کو فتح
کر لیا۔ اور یہ بات گمان میں بھی نہ تھی کہ ان سے کوئی

لشکر غالب رہے گا اور عملداری انگریزی مدتوں
کی پل بھر میں جاتی رہے گی بلکہ ابتک جو خیر خواہ
نصارا ہیں بہ نظر ظاہر ان کو گیا گزرا نہیں سمجھے سو
سارا باعث اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کسی
تواریخ پر نظر نہیں ورنہ گردش فلکی [سے] دریافت
کرتے کہ زمانہ کسی کا یکساں نہیں رہتا۔ جو ہست
ہے وہ نیست بھی ہے اور یہ تو خدائے تعالیٰ کی
ہندوستانیوں پر عنایت ہے کہ ان کو انھیں کی
فوج سے غارت کرایا۔ نہیں تو دیکھئے کہ ان کی
بد نیتی اہل ہند کو کیا کیا مزا دکھاتی اور یہ بھی بارہا
ہوا ہے کہ فوج نے جس کو چاہا ہے بادشاہ
بنا دیا۔ چنانچہ ہم نے اکثر کتب تواریخ میں معائنہ
کیا ہے قطع نظر اس کے انصاف پرست لوگ دیکھیں
کہ انگریزوں کو یہاں کس نے بلایا اور کسی خاندان
سے اختیار حکومت ملا۔ گو اس عرصہ میں وہ قوی
ہو گئے تھے اور کسی کو خیال میں نہ لاتے تھے مگر
خدائے تعالیٰ تو قادر توانا اور منصف ہے
جس کو مستحق اور لائق اس منصب عالی کے دیکھا
اس کو پھر بادشاہ بنا دیا۔ لوگوں کے دلوں کو
انگشت قدرت سے ادھر رجوع کر دیا اپنی مدد
سے خزانے اور میگزین سپاہ انگریزی و ہندوستانی
کے ساتھ بھیجدئے اور دشمنانِ دین کو افواج
اور رعایا اور مجاہدین کی تیغ بے دریغ سے معہ

ان کے بال بچوں کے جہاں تہاں ذبح کر دیا اور پھر گورے ہزاروں سب اطراف سے کھینچ کر آئے فرنگیوں نے لاکھ تدبیر تسخیر دہلی کی مگر نہ گوروں کی شجاعت یہاں کام آئی۔ نہ تقدیر کے آگے کچھ تدبیر پیش گئی۔ جہاں تہاں وہ کفارہ گاجر کی طرح کاٹے گئے اور ہر ایک کھیت پر مولی کے مانند چھانٹے گئے باقی جو قدرے قلیل میدان علی پور میں ہیں۔ ان کو بھی عن قریب سن لیں گے کہ جاروب قہر الہٰی سے خس کم جہاں پاک ہوئے اور سپاہ گیتی پناہ کا تسلط تمام ہندوستان میں ہو گیا

سنا گیا ہے کہ نویں تاریخ ماہ سعید عید قربان کی افواج ظفر امواج نے مخالفان دین سے بہ وقت نواخت نو گھنٹہ روز کے باڑہ پر خوب مقابلہ اور مقاتلہ کیا دیر تک کشت و خون مردمان طرفین ہوتا رہا من بعد باران رحمت الہیٰ نے نزول کیا۔ گورے بھاگ نکلے یہ حال دیکھکر سپاہ منصورہ واپس آئی کہتے ہیں کہ گورے اس روز کی لڑائی میں بہت کام آئے گیارہویں کو رجمنٹ نیمچہ کے کمپو نے برائے جنگ دشمنان مذہب علی پور کی طرف کوچ کیا بستی کے پل پر دو سو گوروں کو پکٹ [PICKET] معہ دو ضرب اتواپ پھرتا نظر آیا شجاعان شاہی نے ان پر فیر ہائے دو اتواپ کئے اور ایک بارگی حلہ [حملہ] کر کے گھیر لیا۔ اس وقت خوب تلوار چلی بارش کا پانی جو تمام ندی نالوں میں بھرا ہوا تھا مثل جوئے خون ہو گیا۔ سیکڑوں کالے و گوروں کے سر گیند کی طرح زمین پر لڑھکتے پھرتے تھے غرض کے بہادران نیمچہ نے سب گوروں کو قتل کیا اور دونوں توپیں ان کی چھین لیں اور ساری رات وہیں ڈیرے جمائے رکھے۔ اگلے دن اور سپاہ جنگی دشمنوں سے لڑنے گئے اور یکبارگی دھاوا کر کے پہاڑی پر چڑھ گئے کفار ننگوں سارے میں سے جو سامنے پڑا ہلاک کیا اور مال و اسباب ان کا مثل کرسی اور میز و شراب لوٹ لیا اور کچھ سواران تہور نشان نے سرائے محبوب علی خاں مرحوم پر پہونچ کر میموں اور ان کے بچوں کو معہ انگریزان عالیشان ہلاک کیا۔ واقعی یہ فوج ظفر موج ایسی جری ہے کہ آج تک نہ چشم فلک نے دیکھی اور نہ گوش زمانہ نے سنی۔

غلبہ ایرانیاں بہ طرف بمبئی

دریافت ہوتا ہے کہ بمبئی کی طرف ایک لشکر جنگی ایرانیوں کا اوترآیا اور تماشا یہ ہے کہ وہاں سپاہ انگریزی جو قدرے قلیل تھی وہ ادھر لڑائی کو متوجہ ہوئی ہے یقین ہے کہ ایرانی غالب آئیں۔

حسب فرمان واجب الاذعان شہنشاہ دہلی در جمیل المطابع خاکسار سید جمیل الدین مہتمم طبع نمود

نمبر ۳۲ بتاریخ ۱۸ شہر ذی الحجۃ الحرام ۱۲۷۳ھ ہجری نبوی روز یکشنبہ جلد ۱۹

تنبیہ

اغلب ہے کہ بسبب التوائے ظہور فتح اسلامیان و عدم صفائی خس و خاشاک کوہستانیوں نصارائے دشمن دین و ایمان کے پہاڑ ستان سے ایسے خدشہ اور وساوس و اوہام و خوف موہومہ کسی بنی نوع انسان مدعی عقل وادراک خصوص تابع تدابیر و آثار ظاہری کے دل میں اوٹھیں تو بجا اور زیبا اور ممکنات سے ہیں لیکن ہم ان کی تشفی کئے دیتے ہیں۔ وہ خاطر جمع رکھیں انشاء اللہ اب انگریز و تخم و بیخ و بنیاد انگریز کو سوادِ شاہجہاں آباد سے بہ عنایت حضرت رب العباد دور و برکندہ جانیں بلکہ یوں بھی تو عقل لگا دیں اور قدرت کاملہ پروردگار کا تماشا کریں کہ قطع نظر اوس حکومت نامِ بے نام و نشان مخالفت احدٌ من الافواج کے کہ ایک ایک متنفس شیر دل ہوگیا اور ایک ایک بڑا

صاحب بزدل۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اوس وقت افواج منصورہ سے تین مورچہ بھی لے لئے تھے اول علی پور کا دویم ترپولیہ کا سیوم باورٹہ کا لیکن دروازہائے دہلی کے پاس کس کی قدرت کاملہ نے ہماری نصرت کے لئے بہ مقتضائے سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب نصارائے بدکردار کے دلوں میں رعب ڈال دیا جنھوں نے اپنی فوج سے کہا تھا کہ ڈیڑھ گھنٹہ میں خدانخواستہ دہلی میں حاضری کھا دیں گے جس کا ذکر پرچہ گزشتہ میں بہ زبانی گولہ انداز مفرور لشکر مقہور نصارا لکھا گیا۔ سو یاد رہے کہ یہ تعویق و تساہل و تامل و مہلت نہیں معلوم کس کس کی آزمائش وغیرہ مراتب کے لئے اور کس کس حرکات کے مکافات کیلئے یا بہ مصداق انما نملی لہم یا بہ مصداق و لنبلونکم یا کس کس مصالح کے لئے ہیں لازم ہے کہ ہم توکل بر خداوند قدیر رکھیں اور نصاری کی یاد و محبت کو بھول جاویں، گو کہ بہ ظاہر بعض بعض امور بلکہ

بہت سی باتیں بمصداق از برون چون گور کافر پر حلل" و اندرون قہر خدا عز وجل راحت و آرام کے لوگوں کو نہیں لیکن باطن میں مزاحم ہی موت دین ایمان کی بنیاد تھی۔ بلکہ اب تو ظہور اس کا ہو چلا تھا۔ شکر کرو کہ خدا نے انہیں کھو دیا لیکن اب اعمال نیک اور اکتساب حسنات کے عمل مرعی رکھو۔ جس کو حکومت ہے رعایت رعایا مرعی رکھے جس کی جتنی استطاعت ہے وہ غیر مستطیع کی خبر گیری کرے استعانت بہ نماز و روزہ و خیرات اور مبرات مرعی رکھے اللہ تعالے جلد اس خدشہ کو بھی رفع کر دیتا ہے۔ اپنی قدرت کاملہ اور عنایت عاجلہ سے و ما علینا الا البلاغ۔ ہر چند ہم جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں اہل دنیا خصوص مستغرقین اوہام نفسانی ہمارے ان کلمات حقانی کو کلام مجذوبانہ و تصور نادانی تصور کریں لیکن ہم امید رکھتے ہیں ذات پاک سبحانی سے کہ تھوڑے دنوں میں انشاءاللہ جب ان باتوں کی تصدیق ظاہر ہوگی تب انشاءاللہ ہم انہیں بہت جھک کر سلام کریں گے۔

والسلام

"اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک گھسیارا مخالفین دین سے بھاگ آیا جو کہ آٹھ سواروں میں نوکر ہیں۔ اور وہاں قصبہ میں نصارا کے ہیں یعنی بھاگ نہیں سکتے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ انگریز لوگ بہت پچھتاتے ہیں پانچ باتوں سے اور بہت افسوس کرتے ہیں۔ ظاہرہ افسروں میں یہ باتیں ہوتی ہوں گی اور وہ سپاہ میں ذکر کرتے ہوں گے کہ اس گھسیارے کے کان تک بھی ایسی باتیں پہونچیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ گھسیارے بے چارے سے کوئی صاحب بہادر کاہے کو ایسی صحبت داری کی باتیں کرنے لگے ہوں گے۔

المختصر کہ وہ پانچ چیزیں جن کا اب پچھتاوا ہے یہ ہیں۔ اول یہ کہ حضور والا کو قلعہ میں کیوں رہنے دیا۔ یعنی دور دراز کار نجابہ صاحب میں قیام پذیر کرتے تا کہ آج کو شہر اور قلعہ پر قابض اور مصئون و محفوظ رہتے۔ جو فوج ہندوستانی آتی ہے وہ رہی جاتی ہے۔

دوسرے یہ کہ میگزین کو کیوں شہر میں رکھا کہ آج کو یہ نوبت پیش آئی۔ تیسرے یہ کہ گرد گنج کیوں بنائی برج اور فصیل ہائے شاہجہانی بدستور رہنے دیتے تا کہ اتنی طاقت جو کہ اب ہے اہل شہر کو توپوں سے نہ ہوتی۔ چوتھے چھپر شہر کے کیوں موقوف کئے یعنی مطلب یہ کہ چھپر ہوتے تو خدا نخواستہ بہت سے آتش زنی ہوتی پانچویں

یہ کہ خزانہ اور میگزین پر ہندوستانی فوج کا کیول اختیار رکھا۔

ظاہر ہے کہ یہ خیالات ان نصارائے منکرین تقدیرات خالق کائنات کے وہی توہمات اور وساوس کے ہیں، جن سے کہ اس درجہ کو پہونچے ان سے یہ تو کوئی پوچھے کہ اول تو چھرہ نہ اترتے تو کیا خدا کو یہ قدرت نہیں ہے کہ گولہ چھپر پر نہ گرتا۔ اور گرتا تو آگ نہ لگتا۔ اور آگ لگاتا تو کسی کو ہلاک نہ کرتا۔ آیا نہیں دیکھا کابل میں یا اور بہتری جگہ کہ بیسوں دفعہ [ایسا ہوا ہے کہ] توپ کو مہتاب دکھلائی ہے تو بالکل باروت نے آگ نہیں لی یا تو پیالا رنجک چاٹ گیا آیا نہیں سنا انھوں نے کہ ان لے سمن صاحب بڑے ریذیڈنٹ باتدبیر کو چھٹی میرٹھ سے اسی دن رات کو پہونچی تھی جس دن فوج منصورہ نے ان کے صاحبان باتدبیر کے تقدیر کا لکھا دکھایا تھا۔ کس نے سمن صاحب باتدبیر کو بھلا دیا کہ جس وقت فوج منصورہ اس شہر میں گھس آئی۔ وہ چٹھی ان باتدبیر صاحب کی جیب سے نہ نکل سکی۔ جب کہ کلکٹر مجسٹریٹ روتے ہوئے گئے تب وہ چٹھی ان باتدبیر صاحب نے جیب میں سے نکالی۔ اور اچھا اگر نکلتی تو کیا ہوتا جس قدر کے سوار وں سپاہی اس دن میرٹھ سے آئے تھے اس دن سب انگریز اور کرانی ملکر ان کی تعداد سے کم نہ تھے۔ اور ان کے باغی سپاہیوں کے پاس توپ نہ تھی۔ ان کے [انگریزوں کے] پاس توپیں بھی تھیں۔ اس دن تدبیریں کیا ہوئیں اور اس دم تک یہاں کی فوج ان کا دم بھرتی تھی۔ کس نے دفعتہً ان کو برگشتہ کر دیا۔ ظاہرہ بہ نصار کا خیال لبسبب جاگیری قلعہ کوہ کے عالم بالا پر پہونچتا ہے یاد رہے اس میں کیا جانے کیا کیا مصلحتیں خداوند تعالےٰ کی ہیں۔ اتنے دنوں کی ہوا یہاں کی کھاتی ان کی قسمت میں ہے۔ اور کس کس کا ایمان خدا کو رکھنا ہے۔ اور کس کس کا ضبط کرنا اور کیا کیا خسارا اور کیا کیا منافع مصلحت حضرت کردگار میں ہیں۔ بہر وقت ظہور دیکھیں گے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے تکذیب مخبر صادق ظاہر کرنے اور معاذ اللہ شانا اس امر نامی کا ایسا الخیص کر دہ اب روئے فلاح دیکھ سکیں گے۔ ان اللہ غالب علی امرہ و ہوا لقوی العزیز لہ الملک والہ الحمد یوتی من یشاء و ینزع ممن یشاء۔

خلاصہ اخبار دربار درّبار

روز شنبہ ۳ ذی حجۃ الحرام

حضور بندگان فیض ظہور اقدس اعلی بعد سنن و فریضہ صبح و تعقیبات اجابت آیات

بعد شرف بخشی نبض دید یہ احترام الدولہ بہادر دیوان خاص میں رونق افروز ہوئے۔ اعیان حضرت و ارکان دولت مثل صمصام الدولہ نواب احمد قلی خاں بہادر و نظارت خاں و شمس الدولہ بخشی نجف خاں و سہ فراز الدولہ کپتان دل دار علی خاں و نواب حسن علی خاں بہادر و نواب امین الدین خاں بہادر وغیرہم اراکین ذی شان ناصیہ سائے بارگاہ خاقانی ہوئے۔ سب نے آداب و کورنش ادا کیا۔ اور دست بستہ تسلیم بجا لائے۔ المختصر کہ بعد دربار و سماعت عرض اہل دربار رخصت فرمائی۔ خدامِ دولت شرف بخش محل معلے۔

عرض سید علی اور محمد علی رکیسان لکھنؤ وغیرہ اور عرض داشت اسد الدولہ عبد الرحمن خاں بہادر والی جھجر ملاحظہ ہوئی۔ پہلی عرضی پر یہ حکم قضا توام ہو کہ دفتر میں رہے اور دوسرے پر یہ کہ جواب میں عرائض سابقہ کے لکھا جاوے بعد اس کے متوجہ گلگشت ہوئے۔ اور ڈیوڑھی خاص پورمے سے داخل محل معلے۔

نصف النہار ہنگام بہ شرف بخشی مائدہ طعام و قیلولہ بعد ادائے نماز پیشین و دیگر اشغال دل نشین وقت عصر ادائے فریضہ عصر عمل میں آیا عرض ہوئی کہ سپاہیان جنگی نے با اہتمام پناہ دینے گوروں کے الوپی پرشاد و رودھ مل کا گھر لوٹ لیا۔ آخریں نہار پھر شرف بخشی دربار ہوئے اور معروضات سپہ سالار بہادر معرضِ قبول میں آئے۔ اور توجہ فرمائے۔ سیر و تفرج باغ حیات بخش اور بعد ساعت مراجعت فرما و رونق بخش محل اقدس ہوئے۔

روز پنجشنبہ ۴ر

بعد معمولات مستمرہ رونق بخش دیوان خاص قبول فرمایا کہ مجرا و تسلیم اہل دربار و دربار عقیدت اختصاص۔ عرضی تھانہ دار بدر پور اس غرض سے مشرف بہ ملاحظہ ہوئی۔ کہ فوج آمد نیمچ سوار اور سپاہی مقام بارہ پولہ پر حاضر ہوئے۔ اور کل کو حاضر بارگاہِ معلی ہوں گے۔ حکم قضا توام صادر ہوا کہ شقہ جرنیل فوج کے نام بہ ایماء ارشاد حضوری دربار جاری ہو اور حسین بخش خاں پیشوائی کو جاوے اور سامانِ رسد بھی بھیجا جاوے چنانچہ حسب ارشاد قضا بنیاد عمل میں آیا۔ بعد برخاست دربار توجہ فرمائے۔ سیر و گلگشت اور بعد مراجعت ڈیوڑھی خاص پورمے سے داخل محل معلے حسب معمول روزمرہ بعد شرف بخشی مائدہ طعام در راحت و آرام قیلولہ سنت الیام وقت ظہر و عصر مودی سنن و فرائض اوقات معینہ۔

اخیر روز عرض ہوئی کہ سپہ سالار بہادر وغیرہ حضار دربار کورنش و آداب عرض کرتے ہیں بعد مقبول عرض مرقوم شرف بخش دربار ہوئے جمیع حضار حسب مراتب ادائے کورنش و آداب بجا لائے بعد مقبولی سپہ سالار بہادر کے معروضات خلوت میں سماعت فرمائے۔ اور عہدہ گورنر جنرل مالی و ملکی حسب استدعائے سپہ سالار بہادر از راہِ کمال مرحمت خسروی کے عنایت ہوا۔ اور بھی خطاب گورنر جنرل بہادر جنگی عطا ہوا۔ چنانچہ اسی وقت سپہ سالار بہادر نے نذر ہائے شکریہ عہدہ و خطاب ادا کئے۔ اور کچھ خلوت مکمت تب سے ہوئی اور پھر گورنر بہادر سے خلوت ہوئی۔ قریب شام زیب آرائے محل ذی احترام۔

روز دوشنبہ ۱۵

بعد معمولات مستمرہ سیر آرائے صاحبقرانی اور بعد مقبولی تسلیم و مجرائے باریابان دربار فلک اقتدار عرض ہوئی کہ افواج ظفر امواج جنگی آمد نیچ بیرون شہر فرو کش ہوئے۔ ارشاد ہوا کہ کل دربار میں افسران فوج مرقوم حاضر ہو دیں۔ ان کو حکم پہونچا دیا جاوے اور رسد بھی بھیجی جاوے۔ بعد ازاں متوجہ رونق بخشی گلگشت ہوئے اور بعد مراجعت شرف بخش محل معلیٰ۔

روز سہ شنبہ ۱۶

بعد معمولات مستمرہ اہل دربار حاضر بارگاہ فلک جاہ و عرض پرواز آداب و کورنش ہوئے اور بندگان حضرت ظل سبحانی برہم رکابی کوکبۂ اقبال توجہ فرمائے سیر و گلگشت ہو کے ڈیوڑھی خواص پورہ سے رونق بخش محل مقدس ہوئے اور پھر دیوان خاص میں مسند آرائے سریر جہانبانی۔ جرنیل سدھارا سنگھ وغیرہ افسران پلٹن ہائے جنگی اور سواروں نیچ حاضر دربار ہوئے۔ نذریں گزرانیں اور حالات اور اخبارات قتل و قمع کفار نابکار ہر جگہ سے جہاں جہاں رستہ میں تھے عرض کیا اور چالیس زنجیر فیل پیشکش گزرانیں بندگان اقدس سے ایک ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور حضار رخصت۔

بعد معمولات روزمرہ بعد حصہ شقہ کرامت مرقعہ مرتبہ دارالانشا اسمی جرنیل سدھارا سنگھ اور افسران پلٹن آمد نیچ اس حکم سے صادر ہوا کہ تم لوگ معہ اپنے توابع کے باتفاق رائے اور مشورہ ساتھ صلاح دید گورنر جنرل بہادر کے کام کرو کہ موجب خوشنودی مزاج اقدس کا یہی ہے۔

تین کمپنی آمد کان یعنی مدد نو زنبورکچیل

اور چند سوار حاضر ہوئے اور شقہ ملازمت
حاصل کی حکم قضا تو ام صادر ہوا کہ فیل بالفعل
بہادر ممدوح کے پاس رہیں بعد اس کے دربار
برخاست اور متوجہ سیر دگلگشت اور وہاں سے
مراجعت فرما کے داخل محل معلے۔ اور ارشاد
ہوا کہ کل تنخواہ تمام ملازموں کی ہر ایک علاقہ میں تقسیم
ہو جاوے۔ بعد مغرب احترام الدولہ بہادر کو
یاد فرمایا۔

روز چہار شنبہ ۷

حسب دستور بعد ادائے سنن اور
فرائض و نبض وغیرہ مراتب معمولی بروقت
حضوری گورنر جنرل بہادر اراکین سلطنت آداب
و مجرائے حضار دربار قبول ہوا اور بعد سماعت
عرض و معروض ہر یک کے متوجہ سیر دگلگشت باغ
سلیم گڑھ اور پھر داخل معلی۔
وقت سہ پہر بعد ادائے اعمال معمولی اخیر نہار
بہ حضوری تزک دربار متوجہ تفرج و سیر اور قریب
شام مراجعت فرمائی اور داخل محل معلیٰ۔

روز پنجشنبہ۔

حسب دستور مستمرہ بعد ادائے معمولات
مفروضہ و مسنونہ بہ حضوری اعیان حضرت
و ارکان دولت قبولیت آداب و کورنش توجہ
فرمائے سیر باغ سلیم گڑھ ہوئے بعد ملاحظہ
سبزہ زار مراجعت فرما بہ طرف محل فلک اقتدار
اور بعد نصف النہار پس ادائے فرائض و سنن
موقتہ ظہر، وعصر آخریں نہار بہ سبب نزول باران
رحمت کردگار رخصت حضار اور بعد مغرب،
حسب دستور یاد فرمائی احترام الدولہ بہادر۔

روز جمعہ ۹

بندگان اقدس علی حسب دستور بعد
معمولات و وظائف متبرکہ روز جمعہ جلوہ افروز
ہوادار ہو کر توجہ فرما کے ہوا خوری ہوئے۔
جمیع حضار دربار باریاب مجرا و شرف اندوز
تسلیم و آداب رکاب سعادت میں حاضر۔ بعد
ملاحظہ فرمائی سبزہ زار باغ سلیم گڑھ دیوان خاص
میں نزول اجلال فرمایا اور بعد ترخیص اراکین
بانمکین شرف بخش ایوان جنت آئین شہریار ہوئے۔
عرض ہوئی کہ گورنر جنرل بہادر نے افواج
جنگی و سامان جنگ و پیکار واسطے مقابلہ و مقاتلہ
مخالفان غدار کے روانہ علی پور کیا۔ ارشاد ہوا کہ
سواران خبر آور جنگ تعین ہوں چنانچہ حسب الحکم
فوراً عمل میں آیا اور ساعت بہ ساعت خبر حالات
جنگ معروض ہوتی رہی نصف النہار بعد شرف

بخشی مائدہ طعام اور آرام گاہ اداے فرائض و سنن موقتہ عمل میں آئے اور سواروں کو حکم قضا توام صادر ہوا کہ خبر جنگ جلد جلد لادیں اور معرض عرض میں پہونچا دیں۔ چنانچہ خبر لائے کہ بر سبب شدت بارش کے تمام سپاہ متعینہ وہاں کی واپس چلی آئی۔ آخر بہ نہار حضار دربار رخصت کئے گئے۔ اور تماشائے باران رحمت یزدانی میں مشغول یاد حمد سبحانی۔

بحکم قضا توام صادر ہوا کہ کل نماز عید الضحیٰ چوبی مسجد میں اندرون قلعہ معلے ہو گی اور پھر دیوان خاص میں دربار ہو گا۔ چاہیئے کہ تمام خرفان نامدار اور خوانین والا اقتدار نذریں عید سعید کی وہیں گزرانیں اور آرائش اور سامان درفت دروب مسجد شریف حسب الحکم عمل میں آئے کہ کسی طرح کی تکلیف نمازیوں کو (نہ) ہونے پائے۔

بعد مغرب حسب معمولِ مستمرہ احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

قتل اعدائے دین

بہت شکر ہے خداوند تعالےٰ کا کہ تین سے جو فوج ظفر موج واسطے تنبیہ و قلع و قمع اعدا بدکردار کے بیرون شہر گئی ہے ہر روز بہ فتح و نصرت سے مورچہ بناتی جاتی ہے اور رات کو بھی باہر ہی رہتی ہے کل کی رات کئی دفعہ گردہ گردہ گورہائے معدودے نے حملہ کیا مگر فوج منصورہ دینے نہ پائی بتائید الٰہی سب گوروں کو گور میں پہنچا دیا۔ اب امید ہے کہ جلد صفائی کی جاوے۔

یہ بھی سنا گیا کہ کاپتر ابیٹا طامس صاحب کا کہیں سے کچھ رسد لاتا تھا سو رستہ میں چھین لی گئی اور وہ بھاگ گیا باغپت کی طرف اور موضع بہٹہ کی طرف سے سنا ہے کہ گوجر رسد پہونچاتے ہیں۔

امید ہے کہ اس طرف کی رسد بھی بند ہو گی اور دوسری طرف پانی پت سونی پت کی رسد بند ہو گی تو خود بخود کفار دار البوار جہنم کو پہنچ جائیں گے۔

دہلی

سنا گیا کہ فوج ظفر موج پر سازش احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خاں بہادر کی ساتھ نصاریٰ کفار کے دلوں پر منقش اور ثابت ہو گئی ہے کہتے ہیں کہ باروت خانہ جو روز جمعہ کو اڑ گیا۔ اس میں کئی سو آدمی ہلاک ہوا۔ ان کے نزدیک اس کا خیال بھی ادھر ہی کو ہے اور ادھر کے لوگ کہتے ہیں کہ چکی میں کنکر آگیا تھا۔ غرض بہر کیف فوج ظفر موج نے خان ممدوح کو قید کر لیا

اور مال و متاع خانماں لوٹ لیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

کلکتہ

اس طرف کے حال بھی عجب عجب مختلف الانتقال سنے جاتے ہیں کہ اس دم تک یقین اور اعتماد بہ استقلال طبیعت کو حاصل نہیں کوئی تو کہتا ہے کہ کلکتہ میں تمام کفار نگوں سار کئے گئے کوئی کہتا ہے کہ اول کچھ قتل کئے تھے پھر مثل میرٹھ و پہاڑی سوار بیرون شہر دہلی کے حال ہے کوئی کہتا ہے کہ افواج منصورہ ہندوستان نے سلطان معزول لکھنؤ کو مسند حکومت پر بٹھانا چاہا تھا اس نے جو نہ مانا تو اسے فوج مرقوم نے مار ڈالا اور انگریزوں کو مار کر فوج چلی آئی جو بقیۃ السیف کفار مجتمع ہو گئے۔ مگر بہ حالت قبیح کچھ مل کچھ بدعملی کے ساتھ گزر رہی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ والی لکھنؤ کو کفار بدکردار نے بہ مجرد خبر پائے خاتمہ مہر ٹھ کے کہ بذریعہ تار برقی پہونچ گئی تھی۔ قید کر لیا تھا اور آخر مار ڈالا اور نرخ نوٹوں کا اب بھی کلکتہ میں مختلف رنگ ڈھنگ پر ہے زردار مختلف قیمت پہ خریدتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کلکتہ میں بالکل خس خاشاک کفرستانی نصاریٰ سے صفائی ہو گئی۔ خرید فروخت شہر میں ہوتی ہے۔ روانگی اسباب دوسرے شہروں میں اس طرف سے البتہ نہیں ہے نوٹ وغیرہ حاجت مند البتہ بیچتے ہیں بلکہ اس طرف لوگ بڑی بڑی صعوبت کشی اور تدابیر سے جو بھیجتے ہیں وہاں کے متمول بڑے روپیہ والے نفع اپنا دیکھ اور سمجھ کر بہ حیثیت حاجت بائع خریدتے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ باوجود ہمہ خلاف و تباینِ اقوال جس سے سنو بہ موجب چھٹی مہاجن کے نقل کرے گا۔ غرض باایں ہمہ خرابی ہا و ظہور نمونہ قہر الٰہی بے باکی کذب سے لوگوں کو ابھی احتراز نہیں۔ اللہ رحم کرے لیکن بہر حال سزائے بداعمالی اور نفرین عمل نصاریٰ اب سب ظاہر ہے۔

پٹنہ عظیم آباد

وہاں کے حالات بھی مختلف بطرز مرقومہ سنے جاتے ہیں۔ الغرض کہ ظہور ذلت و مسکنت کفار ناہنجار سب سے ہویدا ہے۔ وہاں نوٹ ایک روپیہ کے دس آنے آٹھ آنے پر بہت لوگوں نے خریدے۔

بنارس

وہاں کے حالات جو لوگ بیان کرتے ہیں خلاصہ سب کا ایسا قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول وہاں بالکل نصاریٰ تہ تیغ ہو گئے

بعد چند روز کچھ بقیۃ السیف وہاں کے کچھ گرد و
نواح کے پھر جمع ہوگئے۔ اور عنایت الٰہی سے انجام
کار پھر سب تہ تیغ آبدار دین یاران حضرت احمد
مختار ہوئے۔ اور لوٹ وہاں کے متموّل مہاجن اب بھی
روپیہ کے آٹھ آنہ پر لیتے ہیں۔ یہ باتیں بھی جن سے
سنو مہاجن کے نام سے سنو کہ ان کے قاصد اور
چٹھیاں آتی جاتی ہیں اور نام پوچھو تو کیا ذکر جو
بتلا دیں چٹھیوں میں بھی داؤد خانی سفید گیہوں اور
یا لال گیہوں وغیرہ الفاظ مصطلحہ و مفروضہ سنو
گے جن سے گورے اور کالے مقصود و قس علی
ہذا والعلم عند اللہ۔

ساگر و نواح ساگر وغیرہ

ادھر طرف کی فوج کفار کو نگوں سار کرکے
گوالیار کی طرف پہونچی۔ بعض احباب کے ہاں آدمی
اس طرف سے آئے۔ ان کے اقربا اس نواح
میں نوکر تھے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ فوج ظفر موج
منصورہ اسلامی کے ذریعہ سے رستہ بند ہوگیا۔
یہاں کے لوگ یعنی اہل قلم اہل اسلام وہاں نوکر
تھے لشکر کے ساتھ چلے آئے اب گوالیار میں یہ
آدمی چھوڑ آیا ہے۔ اکثر عقلا کی یہی رائے ہے کہ اب
وہاں کی فوج یہاں ہرگز بلانی نہیں چاہیے۔ بلکہ
حضور اقدس کے شقجات اگر ان کو اس حکم قضا
تو ام سے جاویں کہ سب آگرہ کو گھیریں اور لچھمی
چند اور والی گوالیار کو بھی حکم قضا تو ام جاوے
اور یہاں سے کوئی معتمد سلطانی مایہ کار ذی قدر
اقتدار جاوے تو صفائی آگرہ بھی ہو جاوے اور
اس نواح کی تحصیل وغیرہ سے خزانہ واسطے اخراجات
کے بھی کافی حاصل ہوتا رہے۔

پٹیالہ

سنتے ہیں کہ راجہ پٹیالہ گدی نشین وہاں
کا ابھی تک نصرت و ہمراہی نصاریٰ سے کفار سے
دست بردار نہیں مگر یہ بھی سنا ہے کہ فوج آمد
پشاور نے راجہ جیو کا دم بند کر رکھا ہے۔ اغلب
کہ بہ سزائے کردار پہونچ جاوے لیکن بہت
مدد رسد کی اس طرف سے کفار بدکردار
کو آتی ہے جو اس طرف سے رسد کی ممانعت
جب تک نہیں ہوتی تب تک یہ تنگ نہیں ہونگے

میرٹھ

وہاں سے بھی رسد کفار کو آتی ہے
باغپت وغیرہ کی طرف اگر فوج جرار تعین کی
جاوے اور زمینداروں کو اور رئیسوں کو اس
طرف کے ایک قسم کی ڈھارس ہو جاوے تو وہ
سب باہم ہو کر راہ رستوں میں گوروں کو گور

میں پہونچا دیں گے۔

پانی پت کرنال

کہتے ہیں کہ اس طرف لباس صاحب جج
دہلی کا بڑے دھو کے لوگوں کو دے رہا ہے
اور کسی کو کہتا ہے کہ یوں مدد کلکتہ سے آتی ہے
اور یوں ولایت سے اور دہلی میں خدا نا کرد
قبضہ ہو گیا غرض انواع واقسام کے بہتان و
اتہام سے لوگوں کو ترہیب و ترغیب سے اپنے
قابو میں رکھتا ہے کبھی کرنال میں کبھی پانی پت
میں اور کچھ تعجب نہیں کہ مورچوں میں بھی آجاتا
ہے اور ہزارہا آدمی اپنے مورچوں میں باہر والوں
کو بتلاتا ہے حالانکہ اب یہاں ہزار بارہ سو کی کل جمعیت
سنی جاتی ہے جن میں گورے سب نہیں۔

شملہ سپاٹو

ایک آدمی وہاں سے آیا بیان کرتا ہے
کہ پٹیالہ والا کا بندوبست وہاں بھی ہو رہا ہے
اور بہت حفاظت و اعانت میں نصاری کے
ساعی ہے۔ وہاں گورے نہیں رہے صرف کچھ
انگریز اور میم لوگ ہیں۔ اور رستہ میں بھی جو
دیکھا تو میم اکثر جاتی ہوئیں بہ حفاظت
سپاہ پٹیالہ ملیں اس میں شک نہیں کہ
پٹیالہ والا کی تنبیہ سب باتوں سے پہلے
چاہیئے۔

باہتمام سید عبداللہ مہتمم دہلی اردو اخبار میں چھپا
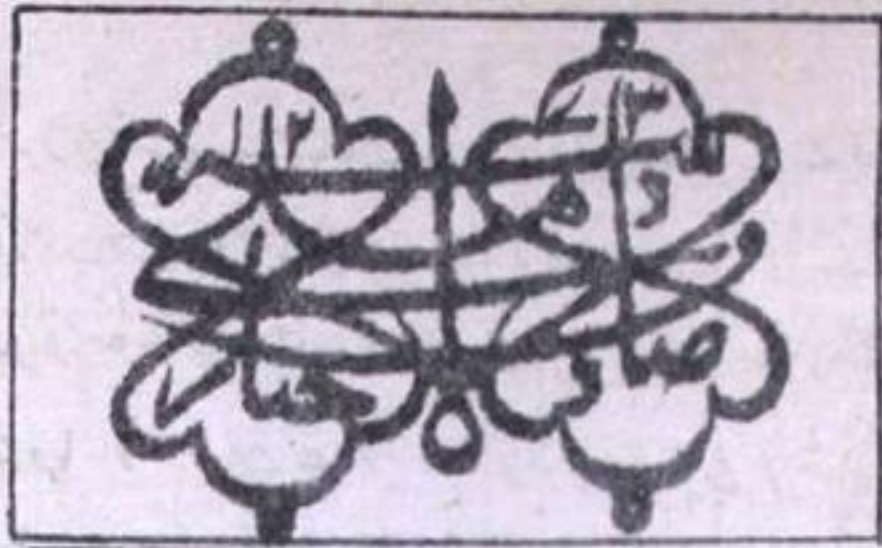
نمبر ۶ مطبوعہ نوازدہم ذی الحجہ ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق ۵ بھادوں سمت ۱۹۱۴ جلد ۴

خوش قسمی رعایا

ہم اپنے تادر توانا کا سپاس اور احسان زبان اور دہان سے نہیں کر سکتے کہ اس نے براہ بندہ پروری حکام اظلم نصارا کو غارت کیا اور عملداری حضرت ظلِ سبحانی نائب رسولِ یزدانی از سرِ نو برقرار کی اور چراغ دودمان جاہ و جلال گلبن ریاضِ دولت و اقبال برآندہ بزم کرامت اور کامرانی فرازندہ علم جلادت و جہاں بانی مرشد زادہ آفاق جناب صاحب عالم و عالمیان مرزا ظہیر الدین بخت بہادر دام اقبالہ کو جرنیل اور حاکم اعلےٰ ہمارا بنایا۔ خدائے تعالےٰ اس رعایا پرور اور معدلت گستر رستم زمان و اسفندیار دوران کو باایں الطاف گستری سلامت باکرامت رکھے کہ ذات بابرکات نہایت مغتنم ہے سنا گیا کہ آج کل غربا دہلی خصوص باشندے اس محلہ کے خدشہ چندہ روپیہ سے بہت پریشان ہو رہے ہیں۔ مگر ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کیوں ڈرتے ہیں اس درگاہ نصفت پناہ سے غربا کو کبھی تکلیف نہ ملے گی۔ مگر ذی دولتوں کو مناسب ہے کہ وہ خود موافق مقدور نذرانہ حضور میں داخل کریں۔ اور بے چارہ لوگوں کو چاہیئے کہ دعا سے مدد کریں۔

فریب شاہ ایران

ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ پچھلے دنوں جو شاہ نصیر الدین والی ایران نے کنارہ فرنگ سے لڑتے لڑتے پیغام صلح بذریعہ فرخ خاں ڈالا وہ خالی از حکمت نہیں، بقول شاعر ؎

سلام محتسب بے مطلبے نیست

اس میں کچھ نہ کچھ ضرور فریب ہوگا۔ سو اب ہم اپنے قیاس پر ناز کرتے ہیں کہ زبانی ایک معتبر قاتل کفار دریافت ہوا کہ اس صلح سے اصل منشاء اہل ایران یہ تھا کہ ایرانی ہرات پر بدستور

قابض رہیں اور انگریز ابوشہر سے نکل جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حسب شرائط صلحنامہ جانبین فرنگیوں نے ابوشہر تو بالکل خالی کر دیا اور ہرات شاہ ایران نے نہ دیا تو اس بات سے انگریز بڑے نادم اور ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایرانیوں سے سمجھیں گے مگر یہ سب ان کی دھمکیاں ہیں خیال کرنا چاہیے کہ جن دنوں وہ تھوڑی بہت قدرت رکھتے تھے کیا کر سکے جو اب کریں گے۔

زبانی انیس راوی صاحب کے یہ بھی روایت ہے کہ ایرانی قریب پچاس ہزار کے ایسے وقت کو غنیمت جان کر قندھار سے ورے اتر آئے۔ اور بظاہر امیر دوست محمد خاں کافروں سے اب تک دوستی نبھائے جاتا ہے اور باطن میں اسی کی تحریک اور ترغیب سے لشکر ایران کے جس کے افسر متعلقین امیر کابل میں سے ہیں ہندوستان کی جانب پیش قدمی کرتا چلا آتا ہے۔ نصاریٰ ان خبروں کو سن سن کر بہت حراساں ہوتے ہیں اور اقرار باللسان کرتے ہیں کہ اب کمپنی کا بیشک ادبار آگیا۔

خبر سیالکوٹ

زبانی ایک معتبر آنے والے پنجاب کے واضح ہوا کہ افواج ہندوستان مقیم چھاونی سیالکوٹ نے کفار کے زن و مرد کو نہایت بے رحمی کے ساتھ ہلاک کیا اور وہاں سے معہ خزانہ و میگزین پاشنہ کوب لاہور میں پہونچ کر شہر کا محاصرہ کر لیا اب انگریز لاہور میں قلعہ بند ہیں یقین کے عنقریب سپاہ منصورہ فتح حاصل کرتی ہوتی داخل دہلی ہو۔

خبر لاہور

انگریز لاہور میں بہت ستّ پٹا رہے ہیں اور افواج منصورہ سے بر صد عجز و نیاز پناہ مانگتے ہیں۔ کہ تم ہم کو یا تو ملتان کرا دیا ولایت لندن کا رستہ دو۔ مگر سپاہ شجاعت شعار نہیں مانتی۔

فرنگیوں نے لاہور میں یہ نیا ڈھکوسلا واسطے تحصیل زر کے نکالا ہے کہ جس قیدی کی مہینہ بھر کی قید ہے وہ پانچ روپیہ دے کر رہائی پا گئے۔ اس حساب سے برسوں کی میعاد والے قیدی چھوٹتے جاتے ہیں۔ سنا گیا کہ اسی اثنا میں منشی ہر سکھ رائے مہتمم کوہ نور جو قید ہو گئے تھے دو سو روپیہ دے کر رہا ہوئے پھر بجویع انگریزوں کی خوب بچھائی۔

خبر کلکتہ

بتحقیق سنا گیا کہ انگریزوں نے ان
دنوں واجد علی شاہ اودھ کو مع چند
اس کے رفقاء کے پھانسی دے دیا۔ اور
وہاں غدر ہو رہا ہے انگریز اس طرف زردے
مانند رکھتے ہیں نہ پائے رفتن۔

خبر کانگڑھ

دریافت ہوتا ہے کہ وہاں کی پلٹن
نے بابت جانبداری دین کفار انگلستان
کو بالکل قتل کر ڈالا۔

خبر بنارس

وہاں کا حال یہ ہے کہ ٹکر صاحب اور
گن دمور صاحبان ذلیل الشان نے کہ لعنت
ہو خدا کی اوپر اون کے کہ راجہ بنارس کو بہکا
کر اس کی سپاہ سے کار نظم و نسق لیا اور
رعایا کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔

خبر جنگ بڑودہ

ایک محب قدیم زبانی قاصد آمد بڑودہ
کے راوی ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا جو سورت کی

سپاہ ہندوستانی زیادہ از مور و ملخ دین
کی شریک ہو کر روانہ دہلی ہوئی رستہ میں
جہاں آتی گئی ہیں اور گورہ رنگوں کو پاتی
گئی بے دریغ نہ تیغ صفائی بناتی گئی اسی طرح
جب یہ جمعیت علی مقام بڑودہ میں آئی۔ تو سنا
یہاں کے حاکم نے انگریزوں کو چھپا رکھا ہے۔
اور وہ عیسائیوں پر جان تک دینے کو موجود
ہے۔ سو انھوں نے پہلے تو اس کو ہدایت
دے دینے مخالفوں کے کی جب وہ نہ مانا اور
بر سر مقابلہ آیا تو سب نے یکبارگی دھاوا کیا
دیر تک لشکر عدو لڑتا رہا آخرکار جب والی بڑودہ
نے سپاہ سورت سے کوئی صورت عہدہ برآ
آئی نہ پائی تو ناچار صورت صلح ٹھہرائی مگر افواج
سورت نے ان کے زور و مکر سے مطمئن نہ
ہو کر حکمران بڑودہ کو بہ صورت مذموم گرفتار
کیا اور بہت سے انگریزوں کو قتل۔ باقی راہ
جائے بادیہ فرار ہوئے۔

کہتے ہیں کہ اس فتح میں خزانہ اور
میگزین و دیگر مال و اسباب سپاہ منصورہ
کے ہاتھ خوب لگا سنا گیا کہ اب فوج ظفر موج
برائے جنگ انگریزان دہلی کو چلی آتی ہے۔
دیکھئے کب تک آئے

خبر ضلع بدایوں

ایک شخص سہسوان ضلع بدایوں سے دہلی آیا اس کی زبانی دریافت ہوا کہ اس علاقہ میں اہیران آہرمن نے بہت دست غارت دراز کیا اور رعایا کو برباد اور تباہ کر ڈالا درین والا نواب محمد فتح علی خاں صاحب نامی رئیس سہسوان نے کمال دل آوری سے بہ جمعیت دو ہزار مردمان دو بارہ چالیس ہزار اور پچاس ہزار غارتگروں کو شکست فاحش دی سنا گیا کہ اس دار گیر میں ساٹھ سو ظالم قتل ہوئے

خبر بازید پور

مقام بازید پور علاقہ سہسوان میں کئی ہزار اقوام مختلف قتل گوجران واہیران چڑھ آگے۔ اور وہاں کے رؤسا و دکنا پر دست تعدی دراز کیا یعنی ہر ایک کو لوٹ لیا اور سیکڑوں کو جان سے بے جان کیا اور عمارات پختہ و خام کو پھاوڑۂ ظلم و کدال ستم سے ڈھا ڈالا جو مظلوم بچا وہ سہسوان میں بہ حمایت نواب فتح علی خاں و حیدر خاں پناہ لے گیا اسی طرح ظالموں نے اس اطراف میں یہ حال کر رکھا ہے کہ دس پانچ گاؤں کی بھیڑ جمع کر کر جس مقام کو چاہتے ہیں لوٹ لیتے ہیں۔ وہاں کی رعایا دق ہو کر انتظار آمد افواج حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی دیکھ رہی ہے۔

خبر آگرہ

چند دن ہوئے کچھ خبر آگرہ کی درج اخبار ہوئی تھی چونکہ ناظرین وشائقین اخبار چشم براہ اور گوش بر آواز ہوں گے اس لیے جو زبانی وہاں کے آنے والوں تازہ کے دریافت ہوئی۔ تحریر میں آئی ہے۔

ابھی تک وہاں انگریزوں کی مدد کہیں سے نہیں آئی۔ وہی تھوڑے سے گورے بجائے انتظام کرنے پھرتے ہیں سنا گیا کہ انگریزوں نے جیوتی پرشاد کے مکان کو جو کہ ان کا خیر خواہ قدیمی تھا توڑ کر دمدمہ توپوں کا وہاں قائم کیا۔ اور کلکٹر آگرہ کا کہ ہندوستانی سے بہ نرمی اور خوش آمدیش آتا تھا، اس کو اسی علت میں محبوس کیا کہ تو ان پر سیاست کیوں نہیں کرتا۔ تیری نرمی ہی کا باعث کہ رعایا بدایا نے سر اٹھا رکھا ہے اور اشتہار بہ تراش مضامین تو در باب جنگ دہلی مشتمل بر غلبۂ انگریزان ہزاروں چھپ کر قرب و جوار آگرہ و دیگر اطراف میں روز تقسیم ہوتے ہیں

اس لئے کہ رعایا وغیرہ کمپنی سے ڈرے اور رجوع لائے مگر اس منقلب انقلاب کی قدرت سے رعیت ان شہر توں کو گپ شپ سمجھ کر حضرت شہنشاہ دہلی خلد ملکہ کا دم بھرتی ہے۔

حاصل کلام یہ کہ سب باتیں جو بہبودی میں ہمارے بھائی ہندوستانیوں کی ظاہر ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو سمجھنا چاہیئے کس لئے کہ جو جو سامان اور کارخانے کبھی سان وگمان میں بھی نہ تھے وہ بے طلب و بغیر زر جہاں تہاں سے کھنچے چلے آتے ہیں قول کسی شاعر کا سچ ہے ؎

خدا خود میر ساماں است ارباب توکل را

پس ہمارے ہم وطنوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ پر مطمئن رہیں اور دشمن کی کچھ حقیقت نہ سمجھیں کیوں کہ ؎

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

خبر میرٹھ

زبانی آئندہ میرٹھ کے مدرک ہوا کہ اس طرف گورے روپیہ تحصیل کرتے پھرتے ہیں اور علی پور کی جانب رسد رسانی روز ہوتی ہے کیا خوب ہو کہ اگر ادھر سے بھی حضور والا دام سلطنتہ یہی نسخہ جاری کریں۔

جھجر

آج کل وہاں فساد سنا گیا لیکن مفصل حال معلوم نہیں ہوا۔ علی ہذا القیاس پاٹودی کی بھی خبر واحد ہے۔

پٹنہ

پٹنہ وساگر میں بھی انگریزوں کو دینداروں نے قتل کر ڈالا۔ شملہ اور سپاٹو وغیرہ میں بندوبست راجہ پٹیالہ والہ کا ہے۔ پانی پت اور کرنال میں انگریز بندوبست اپنا کرتے پھرتے ہیں مگر رعایا ساری سرکش ہو رہی ہے۔

ڈاسنہ

اس مقام میں گوجروں نے سرکشی کر کر آٹھ ساٹھ آدمیوں کو شہید کیا اور چند کو زخمی مگر انجام کار اہل ڈاسنہ کی شجاعت سے ظالم بھاگ گئے۔

محاصل عام ملک ہند

عموماً محاصل سالانہ انگریزوں کا ۱۸۴۷ء اور ۱۸۴۸ء عیسوی میں چھبیس کروڑ روپیہ تھا اور ۱۸۵۴ء اور ۱۸۵۵ء عیسوی میں بیس کروڑ روپیہ نشست ہوا آمدنی ۱۸۵۶ء

عیسوی کی بہ اشتمال ملک منضبط اودھ تیس کروڑ ہوئی اور آمدنی تجارت افیون کی پانچ کروڑ اور تجارت دیگر بالائی رہیں سو یقین کے ہمارے حضرت قضا قدرت کی عمل داری میں اس سے زیادہ نشست روپیہ کی ہو۔

خبر دہلی

افسوس صد افسوس کے وقوع واقعہ مردم سوز اور شیوع حادثہ جاں گداز اڑنے میگزین سے قلم آٹھ آٹھ آنسو روتا ہے اور کاغذ کا سینہ شق ہو جاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ جمعہ کے روز چار بجے شام کے مکان میگزین واقع محلہ چوڑی والہ میں ناگاہ بہ حرارت آسیا آگ لگی اور قریب پچیس من کے بارود اڑ گئی چھ سو نو مزدور کہ جن میں سے پچاس باشندے اس محلہ کے تھے بالکل سوختہ ہو گئے اور قدرے غبار دود میں بارود کے زور سے چیل و کوے کی طرح اڑ گئے اور اس وقت ایک نمونہ قیامت برپا تھا کہ ادھر تو محلہ والوں کو اپنے اپنے مکانات کے اڑنے کا خیال اور ادھر غربا کے جلنے کا ملال اور ان کے ورثا کی گریہ و زاری کا حال الگ کوفت دیتا تھا کہ سب ان کا حال سوزش ملال دیکھ دیکھ کر آب دیدہ ہوتے تھے یہاں تک کہ اکثروں نے اس روز کھانا حرام سمجھا دو روز تک اس مکان میں آگ لگی رہی باوجود کہ اہالیان پولس نے اس کے فرد کرنے میں بہت عرق ریزی کی جو لوگ کے اس وقت جل کر بہ وقت تمام اپنے اپنے گھر پہونچے رات رات میں ان کا کام تمام ہوا۔ فجر ہوتے چار چھکڑے مردوں سوختہ کے باہر گئے اور باقیوں کا میگزین میں گنج شہیداں بنا دیا گیا۔

اس روز مخالفوں سے سمجھ کے کمینے نہایت شجاعت اور دلیری کے ساتھ کئی مورچہ چھین لئے یقین کہ اگر حادثہ اڑنے میگزین کا نہ ہوتا تو بے شک سپاہ منصورہ گوروں سے پہاڑی خالی کرا لیتی۔ کہتے ہیں کہ سپاہ نجیب میں سے محمد نظام الدین خاں رسالہ دار بہادر نے اور سواران جالندھر میں سے شیخ سبحان نے اور محمد یسین کوٹ حوالدار وغیرہ نے خوب داد شجاعت دیں اور خدا کی عنایت سے تقویت کیونکہ رجمنٹ جھانسی فوج ظفر موج کا قدم آگے بڑھا چاہئے۔ خدا نے چاہا تو عنقریب مژدۂ فتح و ظفر سن لیں گے وہ دین دلا ایک رئیس اعظم دامیہ معظم میر علی قاسم صاحب بہادر تعلقہ دار و رئیس کلاں صب موضع اسارہ پرگنہ کراری ضلع الہ آباد بہ امید عنا

جلیلہ از پیشگاہ شاہی اکبرآباد سے بہمراہی چند

صد مردان جرار و مدبر و کارگزار وارد محلہ چوڑی والا

ہوئے ہیں۔ گو اب تک ان سے ملاقات نہیں ہوئی مگر انکی

آمائیف تش فوایدالاحباب دیگر اور زبانی قابلیت

اور شجاعت اور اخلاق و سخاوت سنکر اشتیاق ملاقات بہ درجہ

غائت ہوا ہے انشاءاللہ بعد معانقہ و مصافحہ ان کے

اوصاف گوش گزار ناظرین ہوں گے۔

اخبار قلعۂ معلّٰی

[اخبار الظفر مورخہ ۹ر اگست میں درج

ہیں۔ وہی خبریں صادق الاخبار کے اس شمارے

میں ملتی ہیں۔ مرتب]

حسب فرمان سلطانی در مطبع جمیل المطابع فدوی جمیل الدین خاں طبع نمود

نمبر ۲۳ بتاریخ ۲۵ شہر ذی الحجہ ۱۲۷۳ ہجری روز یک شنبہ جلد ۱۹

اشتہار

اے بھائیو اہل وطن ہمارے اخبار
اور ہمارے اقوال مثل اور قصہ کہانیوں
کے مت جانو ہم مدت سے اس قسم کے
تذکارو یاد دہی میں جان کاہی سے دست
بردار نہیں اور ہمیں مقصود اشاعت سے
صرف تہذیب اخلاق عامہ برائے اعمال حسنہ
کی تاکید ہے اور اس پر عمل نہ کرو گے تو
یاد رہے کہ آخر کو پچھتاؤ گے اور مثال...
کتنی مدت سے در باب سود وغیرہ منہیات
کی تنبیہات بار بار اسی دن کے لیے کرتے تھے
اب ان ہمارے مزخرفات کا مزا آتا ہوگا کہ جن
جن حضرات کا روپیہ بنک میں اور خزانہ میں
بطمع سود اور بہانہ جواز کے تھے اس
سود کے جمع عاجلہ کی سزا خدا سے تو جلیا کچھ
قیامت کے پاویں گے وہاں ظاہر ہوگا مگر
یہاں کی بھی دیکھ لیں کہ اصل و سود دونوں کو
رو بیٹھے یا نہیں حقیقت میں یہ ہے کہ بمضمون
الحق مر حق بات کڑوی معلوم ہوتی ہے
لیکن انجام کو اس کو سوچیں تو کیفیت معلوم
ہوتی ہے سو بھی صاحب بصیرو بصارت کو ومن
لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ یاد رہے
کہ ہم صرفا.... خالصۃً لوجہ اللہ فالسنۃ
مخاطب بہ خطاب فذکر انما انت مذکر یاد
دلاتے ہیں۔ ہمارا کوئی فائدہ دنیاوی ان
باتوں میں نہیں بلکہ دنیاوی بہت ضرر۔
لیکن بہ نظر ظاہر الدال علی الخیر کفاعلہ ہم اپنے
دینی مفید کام سے نہیں چوکتے جس کا معاد
دوام کا روز قیام کو ہے واللہ الموفق والمعین
ہم یہ امید رکھتے ہیں خدا سے کہ اگر کسی ایک
بشر کو ایک کلمۃ الخیر اثر کر گیا اور مقبول بارگاہ
خالق اکبر ہو گیا تو ہم افضل ترین عبادت جانتے
ہیں یہ ایک آدمی بھی ہم جیسے ناچیز کے سبب سے

سے ترکیب و مستحقِ رضائے خدا ہوا اور ہم بھی
اس کے سبب مستحق خوشنودی خدا ہوں تو
اس سے زیادہ ہمیں کوئی مفاد نہیں معلوم
ہوتا۔ اب ہم مکرر نصیحت کرتے ہیں اپنے اہل
وطن کو کہ اب تو وہ خوابِ غفلت سے چونکیں
اور محبتِ مال و زر و خیالِ نفرت نصاریٰ
کو اپنے دل اور سر سے نکال ڈالیں۔ ان
کے وقت میں جو لوگ استراحت و آرام ظاہری
پاتے تھے اسے وبالِ آخروی سمجھیں انجام انکا
روز قیام کو برا تھا خدا کا شکر کریں کہ اسی
نے اپنی عین عنایت سے ہم سب کو بچا لیا کہ
انھیں دفع کیا ورنہ ایک دن بالکل دین کی
بربادی ہونی تھی کہ اب ان کی نیت اور ارادہ
نہایت خراب ہو گیا تھا۔ اور ضعفِ ایمان کو
اپنے دل سے نکال ڈالیں پہاڑی کے عدم
ظہور فتح پر ہراساں نہ ہو دیں یہ نیت کا پھل ہے
ان لوگوں [illegible] بیشتر سنا گیا کہ قصد لوگوں
کا یہ ہے کہ پہاڑی فتح ہو تو شہر کو خوب
لوٹیں مقام سوچ اور غور کا ہے۔ ایسے
مقاصد کے حصول کے لئے نیاز و نذر و خیرات
اور مبرات درگاہِ قاضی الحاجات میں عہد
کئے جاتے ہیں نہ کر فتح بدوات معہود ہو جو
کہ باعثِ اذیت خاص و عام ہو تو پھر فتح
جلد کیوں کر نمایاں ہو ہم نے بعضے فقرا اہل اللہ
کو کہتے سنا کہ یہ دقتیں بہ سبب اذیت خلق اللہ
کے ہیں ہم امید رکھتے ہیں خداوند قاضی
الحاجات سے کہ سب مسلمان مسجد جامع میں
جمع ہوں اور بعد نماز دعا کریں۔ اور اہل
فوج بھی صدق دل سے عہد کریں کہ کسی
بنی نوع انسان کو کسی طرح کی اذیت نہ دیں
گے اور جنگ میں ثابت قدم رہیں گے انشاءاللہ
اسی دن فضل و تائید ایزدی سے فتح نمایاں ہے

فوج آمد بنبئی

لوگوں میں مشہور رہے کہ جے پور کو فوج
مرقومہ نے بہ سبب تکرار وغیرہ مراتب کے
لوٹ لیا اگر یہ سچ ہے تو خوب کیا ہماری دانست
میں جتنی ریاستیں کہ جن کے رئیس با وصف
اس قدر عرصہ کے آستاں بوس بندگانِ اقدس
سلطانی نہیں ہوئے وہ سب قابلِ تنبیہ اور
غارت ہیں۔ لیکن نہ غریب رعایا اور عورات
اور اطفال کہ اس کا خیال بہت ضرور چاہیے
اور بھی ہماری دانست میں فوج بمبئی کا یہاں
بلانا کچھ مفید نہیں بلکہ رستہ کی ریاستوں میں
عمل داری کرتے ہوئے مناسب محل مقام پر
جمعیت اور توپیں [illegible] چھوڑ دی جائیں اور ایک ایک

آگرہ

ایک شخص آگرہ سے اس ہفتہ میں
آئے مرد معتبر و معقول معلوم ہوتے ہیں
حال مفصل وہاں کا یوں بیان کرتے ہیں کہ
جب فوج منصورہ ہندوستانی موید بہ تائید
یزدانی وہاں پہنچی تو حقیقت میں انھوں نے
نہایت مردانگی کی اور داد اسلامی کما حقہٗ
دی اور فتح نمایاں کی کفار بد ہنجار کو جیسا کہ
چاہیئے تھا، تیغ آبدار کیا اور دار البوار جہنم کو
پہونچایا۔ قلعہ میں بھی گھس جانے کو تھے کہ کسی
نے خبر سرنگ کی ان کے کان میں ڈال دی
اس لئے اندر نہ گئے کفار نے خائب و خاسر
دروازہ بند کر لیا۔ افسوس ہے کہ ان کے پاس
میگزین اور توپیں قلعہ شکن نہ تھیں۔ یہ اگر
وہاں مقیم رہتے تو کام تمام کفار بد انجام
کا تمام ہو جاتا۔ یہ وہاں سے روانہ ہوگئے
مگر کفار کو خوف تھا اور معلوم نہ تھا کہ یہ روانہ
ہو گئے بلکہ تین دن تک وہ شبہہ و شک
میں رہے۔ شہر والوں کرسٹان وغیرہ
کو جو شہر میں بقیۃ السیف بلائے گئے،
مارا اور لوٹا گیا۔ جب کفار بد ہنجار مصون القلعہ
کو یقین مردانگی فوج کا ہوا۔ تو قلعہ سے معہ
توپ و تفنگ باسامان جنگ نکلے اور نہایت
ظلم رانی پر کمر باندھی دو محلہ بالکل توپ سے
اڑا دیئے تمام سوختگی رعایا پر نکالی اور انواع
و اقسام کی تکلیفوں سے اکثر لوگوں کو مارا اور
لوٹا لیکن ایک شخص وہاں کا باشندہ جس کا نام
یہ شخص بہ سبب مسافر ہونے کے نہیں جانتے
اس کا حال کہتے ہیں کہ اتفاقاً اس معرکہ میں کہ
جس وقت فوج منصورہ اسلامی کی فتح نمایاں
تھی ایک انگریز ذرا قدر والا معہ جورو بچوں
کے اس شخص باشندہ کے گھر میں جا چھپا تھا
اور وہ قتل سے معہ زن و فرزند بچ گیا
تھا جب کفار قلعہ سے نکلے اور غلبہ ان کا ہوا
تو اس انگریز اور اس کے زن و فرزند نے
اسی شخص کی بہت سفارش کی اپنے ہم کیشوں
سے۔ سو مشہور تھا کہ اس کو ایک سو روپیہ بھی
دیا گیا اور یہ شخص جس نے مسلمان کی سفارش
اور برایت ظاہر کرتا ہے اس کی کہی بات پر
پذیرائی جاتی ہے بہت آدمی مسلمان اس کے
کہنے اور اعتماد پر بچ گئے ہیں۔ علی الخصوص وہ
محلہ جس میں رہتا تھا وہاں کے بہت مسلمان
اس کے سبب محفوظ رہے۔ اور اسی سبب
وہاں بسے ہیں ورنہ بہت لوگ بھاگ
گئے ہیں۔

کول

ایک دوست ہمارے کول سے آئے وہاں کا حال عجب بیان کرتے ہیں کہ اہلِ ایمان کو واسطے ایقانِ قدرت یزدانی کے صرف ایک ایک بات کافی ہے اور تشفی اور خاطر جمع اوپر دفع کنوستانیوں کے بخوبی حاصل کر سکتے ہیں۔ دیکھو اور سنیں گوش دل سے۔

وہاں کلکٹر کچہری میں ۱۶ تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اجلاس میں تھا ایک مخبر نے صرف زبانی عرض کی کہ چار آدمی مسلمان ایک دکان میں بیٹھے کہتے ہیں کیا خوب بات ہو کہ یہ کلکٹر مارا جاوے کلکٹر نے سنتے ہی بغیر تحقیق و استفسار مراتب دیگر فوراً چاروں آدمیوں کو بنشان دہی مخبر گرفتار کر منگایا اور جس شخص کا نام مخبر نے بتایا کہ یہ کہہ رہا تھا اور تینوں باقی ہاں میں ہاں ملاتے تھے۔ اول اول اس کہنے والے کو حکم پھانسی کا دیا اور باوضع کہ پھانسی باہر آبادی شہر کے ہوا کرتی تھی لیکن اس وقت فوراً کچہری کے دروازہ پر خود کھڑا ہو کر پھانسی دلوادی اور باآواز بلند سب کو سنایا کہ جو شخص نسبت حکومت سرکار اہانت و کلمۂ زوال زبان پر لاوے گا اس کا یہ حال ہوگا اور باقی تینوں کے لئے یہ حکم دیا کہ کل ان کو بھی پھانسی دی جاوے گی ہر چند بے چارہ مظلوم فریاد و واویلا اور انکارِ جرم کرتا رہا لیکن ایک بات اس شخص نے نہ سنی یہ امر ابھی یہاں واقع ہوا کہ خون نے اس مظلوم کے یہ جوش کیا اور غیرت الہٰی یہ جوش میں آئی کہ لمحہ گزرا ہوگا کہ دفعتہً فوج درگاہ سپاہ سے آہ افزیند وحق کی آئی۔ اس میں یکایک بنگلہ اور کوٹھیاں نصاریٰ کفار کی جلتی دکھائی دیں اور سپاہ ہندوستانی کے کچھ سپاہی دکھائی دیے۔ اور چاہنچک کلکٹر فرعون طینت بداختر کو آناً فاناً میں وہیں مار ڈالا دم بھر میں ڈنکہ حضرت ظلِ سبحانی بادشاہ اسلامی کا بجنے لگا۔

اے بھائیو ہندو مسلمانوں اہلِ وطن جس معبود نے دم بھر میں ان کی فوج نابالغ سے یہ کچھ کروادیا تو اب دم بھر میں کیا پہاڑ کو خالی نہیں کروا سکتا۔ تم اپنے دل میں کچھ ہراساں نہ ہو اس توقف میں ہزار مصالح رکھے ہیں ایک تو یہ کہ ہم تو اسی خیال دیگر کو اپنے دل سے نکال ڈالیں صفائی حاصل کریں کہ ہمارے ایسے نے ذی اختیار حکام کو تہ و بالا کر دیا تا کہ رجوع کریں خضوع اور

سے اور عبادت کریں طرف معبود ذی
اقتدار و اختیار کے کہ اصلِ غایت خلقت
مخلوق اسی لیے ہے۔
کما قال اللہ تعالے ما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون اور یا ایہا الناس
اعبدو ربکم الذی خلقکم۔ دوسرے
کسی کی فلاح کسی کی صلاح کسی کی سزا کسی کی
جزا کسی کی اجل کسی کو امل ایہا القوم تعالو
الی الحسنات وخیر العمل ولا تقعوا فی
السیئات وطول الامل واعبدو اللہ
واستعینوا بالصبر والصلوۃ ان الصلوۃ
تنہا عن الفحشاء والمنکر واللہ
مع الصابرین۔

واپسی افواج لندن

زبانی راوی صاحب اول کے اظہار
ہے کہ آغازِ قتل کفار انگلستان میں گورنر
کلکتہ نے ولایت لندن کو اپنی رپورٹ بہ طلب
افواج فرنگستانی بھیجی اور وہاں سے کچھ سپاہ
گورے سیاہ بختوں کے جہازوں پر سوار ہو کر
روانہ ہند ہوئے۔ جب وہ جہاز دریائے
سولس [نہر سوئز] پہونچے تو سعید پاشا
والی مصر نے الچیں روکا اور عہدنامہ جو
مابین ملکہ وکٹوریہ دام اللہ ادبارہٗ و سلطان
روم خلد اللہ ملکہ کے ہوا تھا دکھایا تو دربابِ
جہاز رانی یہ شرط پائی گئی ——
شرط: انگریزی جہاز سوداگری اور
ڈاک اس دیار سے آمد و رفت رکھیں اور
بالعوض اس کے دو ہزار روپیہ روز سرکار
سلطان روم میں داخل کرتے ہیں۔ اور اگبوٹ
جنگی یعنی سپاہ لندن کے جہاز اس راہ سے
نہ گزریں۔ یہ شرط منجملہ شرائط اقرار نامہ دیکھکر
انگریز مردود روزگار بہت چکرائے اور منفعل
و نادم ہو کر جہاز اپنے واپس لے گئے۔
سبحان اللہ عجب شانِ کبریائی ہے کہ
جب تقدیر الٹتی ہے تو تدبیر بھی الٹی سوجھتی ہے
ہمارے ہندوستانی بھائی یاد کریں اور
عبرت پکڑیں کہ یہ وہی دانایانِ فرنگ تھے جو
بات ان سے سرزد ہوتی تھی سب اہل ہند
اس کو اعجازِ مسیحا تصور کرتے تھے یا اب وہ
نادان فرنگ بنے کہ جو کام کرتے ہیں اس پر
ہندوستان کے لڑکے ہنستے ہیں۔ سچ ہے جب
ادبار آتا ہے تو سیدھی باتیں الٹی پڑ جاتی ہیں
فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خلاصہ اخبار دربار جہاں مدار حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فروغ خاندان عالیشان گورگانی چراغ دودمان بجہت نشان صاحبقرانی خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ

روز شنبہ ۱۰ ذی الحجہ الحرام کو حضور اقدس بعد ادائے سنت و فریضہ و تعقیبات صبح کے احترام الدولہ بہادر کو سعادت نبض شناسی بخشی گئی بعد اس کے قرۂ باصرہ خلافت غرہ ناصیہ سلطنت مرزا محمد جوان بخت بہادر و مرزا ظہیر الدین بخت بہادر و مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا مینڈھو بہادر و مرزا بختاور شاہ بہادر و مرزا قویاش بہادر اور فرزندان نامدار و سلاطین ذوی الاقتدار و امرائے والاتبار مثل صمصام الدولہ بہادر و نظارت خاں بہادر و شمس الدولہ بخشی نجف خاں بہادر و سرفراز الدولہ کپتان دلدار علی خاں بہادر و نائب کپتان وغیرہم اراکین عقیدت آئین حاضر ہوئے آداب و کورنش بجا لائے۔ شہریار فلک اقتدار اندرون محل میں رونق افروز دربار ہوئے بموجب معروضہ سابقہ نماز عید الضحیٰ بجا لائے اور بہ استماع خطبہ بہ کمال خضوع و خشوع مشغول و جاری ہے اور حکم سلامی توپخانہ کا صادر ہوا۔ خلعت متولی عیدگاہ و پیش امام و مؤذن کو وہاں کے اور امام مسجد سنگی و دیوان خاص کو مرحمت ہوا معہ شمشیر و سپر تلے و رقومات جواہر کے اور داروغہ توپخانہ و کبوتر خانہ کو خلعت معمولی عنایت ہوئی سپاہیان پلٹن کی نذریں اور سلامی قبول ہوئی بعد اس کے رونق افروز محل معلی اور پھر بعد ساعت کے جلوہ افزائے بارگاہ خاقانی و شرف بخش سریر جہانبانی ہوئے۔ فرزندان نامدار و اراکین ذوی الاقتدار نے نذریں گزرانیں اور باغبانوں نے گلزاریاں اور شکاریوں نے مچھلیاں بعد مقبولی اور مشرف فرمائی ہر ایک کے شرف بخش دیوان شہریار کا ہوئے اور حقار عین بارش میں مشرف ... عنایت اختصاص۔

عرض ہوئی کہ محمد بخت خاں بہادر معہ اور افسروں رسالہ و پلٹن کے واسطے مقابلہ اور مقاتلہ مخالفوں کے بطرف علی پور اور پہاڑی کے روانہ ہوگئے ہیں ارشاد ہوا کہ

واسطے خبر لانے کے سوار و پیک جلد جاویں نصف النہار بعد شرف بخشی مائدہ طعام و آرائش قیلولہ گاہ اوقات معینہ و سنن اور فرائض ظہر و عصر و اشتغالِ دل نشیں آخریں نہار دیوانِ خاص میں رونق بخش ہوئے جمیع حضار دربار۔ دربار مودی آداب و تسلیم ہوئی۔

عرض گورنر جنرل بہادر مشعرِ حضوری دربار و گذرانیدن نذر و مع افسرانِ ذیشان نظر اقدس سے گذری۔ مشرف بہ دستخط اور ہوئی کہ بعد فتح یابی کے تمام افسر اور اہل کاران شہر کی نذریں۔ قبول ہوں گی اور گذرانیں تمام فرزندان نامدار اور بیگمات اور حسام الدولہ بہادر و احترام الدولہ بہادر و نظارت خاں وغیرہم امراد اہلکاران کو مرحمت ہوئیں۔ شام گاہ شرف بخش محل معلیٰ ہوئے اور ارشاد ہوا کہ جو جو ملازمین در دولت بہ سبب بارش کے حاضر نہیں ہوئے کل کو نذریں عید کی گزرانیں۔

روز یکشنبہ ۱۱ر

بعد فرائض سنن معمول و نبض شناسی وغیرہ مراتب مستمرہ رونق افروز سریر جہاں بانی ہوئے جمیع اراکین و بلند تمکین باریاب مجراد فیض یاب تسلیم جن جن اہل کاروں نے روزِ عید نذر نہیں گزرانی تھیں مع کوتوال شہر کے وجملہ تھانیدار و کپتان پلاٹن جدید و صوبہ داران مراسم عید حسب مراتب بجالائے اور جو پیک واسطے خبر آوری حالات جنگ مامور ہوئے تھے خبر لائے اور آوازۂ شجاعت و مردانگی گوش حق نیوش میں پہونچایا یعنی فوج ظفر موج منصورہ نے خوب دادِ شجاعت دی۔ کفار نابکار کو خوب خوب ملا اور بھگا بھگا دیا۔

بندگان اقدس بعد قبول نذر اور سماعت حالات شرف بخش محل معلیٰ اور اخیر نہار بعد ادائے معمولی فریضہ و سنونہ مستمرہ روز مرّہ بہ ہم رکابی اراکین با تمکین متوجہ سیر و گلگشت اور بہر خاص ڈیوڑھی سے داخل محل اقدس ہوئے عرضی گورنر جنرل بہادر مشعر عرض حاضر باشی جنگ واسطے انتظام فوج ظفر موج اور اشتغال منصوبہ و تدابیر پس پائی کفار غدار کے مشرف ملاحظہ ہوئی۔ حکم قضا توام صادر ہوا کہ داخل دفتر ہو شام کو حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا۔

روز دوشنبہ ۱۲ ار

بعد فراغ معمولات مستمرہ رونق افروز بارگاہِ سلیمانی حضار ذوی الاقتدار دربار حاشیہ بوسی لباط خسروی ہوئے آداب و کورنش بجالائے دو قطعہ شقہ کرامت مرقعہ مرتبہ دارالاثار نظر اقدس سے گزرے ایک اسمی اسد الدولہ نواب اسد الدولہ بہادر بہ حکم حضوری معہ فوج بہ مقام علی پور واسطے مقابلہ اعدائے غدار کے اور ارسالی مبالغ حسب الحکم و ارشاد سابق کے اور ایک بنام افسران پلاٹن واسطے انتظام شہر و بیرون جات کے سو مسجل بہ مہر خاص ہو کے جاری ہوئے۔

اخیر نہار بعد معمولات مستمرہ توجہ فرمائے۔ سیر و گلگشت شام کو رونق بخش محل اقدس ہوئے اور حسب معمول احترام الدولہ بہادر کو یاد فرمایا

روز سہ شنبہ ۱۳ ار

بعد فراغ مراتب فرضیہ و مسنونہ اور معمولات مستمرہ مسند دربار آراستہ ہوئی اعیان و ارکانِ دولت حاضر دربار ہوئے آداب و کورنش بجالائے جنرل سدھاری سنگھ بہادر نے معہ افسران دیگر حاضر حضور ہو کر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تدابیر نگوں ساری اعدائے نگوں سار کو بہ سارعرض کیں۔ اور ارشادات والا سے فیض اندوزی حاصل کی۔ اخیر نہار بعد فراغ معمولات فرضیہ و مسنونہ وغیرہا مراتب مستمرہ بہ سبب اس کے کہ بعض حرکات مفسدہ آیات بعض سپاہیان مفسدان سے طبیعت والا افروختہ و افسردہ تھی۔ جلوہ افروز سیر و گلگشت نہ ہوئے اور حاضرین دربار کو رخصت فرمادی۔ شام کو احترام الدولہ بہادر کو حسب دستور یاد فرمایا۔

روز چہار شنبہ ۱۴ ار

بعد ادائے فرائض و سنن و فراغ معمولات رونق بخش دربار در بار ہوئے دو قطعہ شقہ کرامت مرقعہ مشرف بہ لاحظ ہوئے ایک بنام ولی داد خاں جواب میں ان کی عرضی کے بہ ارشاد روانگی فوج بعد فتح یابی کو بہادر دہلی کے اور ایک بنام راجہ الور متضمن ارشاد ارسال عرضی دانشت اس کی معہ پیش کش کے سو مسجل بہ مہر خاص ہو کر جاری ہوئے بعد اس کے

دربار برخاست۔ اہلِ دربار رخصت بندگان حضرت ظلِّ سبحانی داخل ایوان جہاں بانی اخیر نہار بعد معمولات مستمرہ ارادہ توجہ فرمائی سیر و گلگشت کا ہوا لیکن بسبب بارش کے حاضرین رخصت کئے گئے رونق بخشی سیر زظہور میں آئی۔ شام گاہ حسب معمول یاد فرمائے احترام الدولہ بہادر اندرون محل معلے ہوگئے

روز پنجشنبہ ۱۵ ار

صباح بعد ادائے فرض و سنت اور تعقیبات و اعمال و اشغال معمولی رونق بخش دیوان خاص ہوئے۔ حضار دربار فیضیاب حضوری و مجرا و تسلیم ہوئے تمام پلاٹن و سواروں نے اجازت میدان جنگ چاہی اور کوہسار اطراف دہلی میں جاکر خوب داد جرات و مردانگی دی اور حق دلاری ادا کیا سوار اور پیادگان خبر آور جنگ آوازۂ شجاعت و مردانگی فوج ظفر موج دم بدم لاتے تھے بعد ساعت اس کے داخل محل معلے۔

اخیر روز بعد معمولات و آدائے فرائض و سنن مستمرہ بہ حضوری اراکین و لاتمکین رونق افروز ہوئے۔ راجہ دیبی سنگھ و سالک رام نے بہمراہی قرہ باصرہ خلافت فرزند عالی شان مرزا خضر سلطان بہادر نذریں ملازمت کی گزرانیں اور عرض حالات قدامت و خانہ زادگی کرتے رہے۔

ایک سوار خبر لایا کہ فوج ظفر موج نے نہایت داد مردانگی دی اور کمال شجاعت اور مردانگی سے کوہچہ پر جا دھمکی اور مخالفان دین و سران کفار بد آئین کو پسپا کیا کہ مخالفین پتھروں میں چھپ گئے اگر تھوڑی فوج اور بھی کمک کو روانہ ہو تو عنقریب فتح نمایاں ہو چنانچہ اسی وقت اور فوج روانہ ہوئی اور میگزین بھی روانہ کیا گیا بعد اس کے بہ جلوہ انگیزی اراکین دولت متوجہ سیر و گلگشت و بعد ساعت داخل محل معلے و شام گاہ حسب معمول عمل درآمد

روز جمعہ ۱۶ ار

صباح بعد ادائے فریضہ مراتب و مسنونہ و معمولات مستمرہ روزمرہ رونق بخش دربار دربار اور امرائے نامدار مثل صمصام الدولہ بہادر و معین الدولہ و شمس الدولہ و سرفراز الدولہ و میر عدل اعتماد الدولہ و محسن الدولہ اور نواب امین الدین خاں و نواب حسن علی خاں بہادران والا شان و دیگر اراکین خورد و کلاں ناصیہ سائے بارگاہ . . . .

مسند آرائے جہاں بانی ہوئے۔ نبیرہ دوندشہ
خاں مشرف بہ ملازمت ہوا۔ کچھ اشرفیاں
نذر گذرانیں۔ نذر قبول ہوئی۔ بعد اس کے خان
مذکور نے عرض کی کہ غلام کے ساتھ قریب
پانچ سو سوار و پیادوں کے حاضر ہیں۔

عرض ہوئی کہ فوج جنگی بدستور مورچوں
پر قائم ہوئی اور لڑائی میں بہت جانفشانی
کرتی ہیں۔ بعد اس کے دربار برخاست اہل
دربار رخصت حضور اقدس داخل محل مقدس
اخیر نہار بعد ادائے فرائض و سنن اوقات
مستمرہ و معہودہ اشتغال معمولی عرض ہوئی
کہ محلہ چوڑی والوں میں کہ مکان وسیع تھا
اور آتش بازوں اور مزدوران مردوزن
کے ہاتھوں بارودت تیار ہوتی تھی۔ اور وہ سب
مشغول ساختن تھے کہ دفعتاً ایک آگ لگ گئی
اور سب خورد و کلاں جل گئے۔ اور مثل کباب
سوختہ کوئلہ ہو گئے بھسم ہو گئے اور اس کے
صدمے سے مکان بھی گر پڑا اور ایسی آگ
روشن ہوئی اور ایسے لوگ وہاں کے جل گئے
کہ شکل نہیں پہچانی جاتی تھی۔ پس ماندہ ان کے
گریاں و نالاں دوڑے جو نیم جاں پہنچایا جاتا
ہے وہ تو۔۔۔۔ ورنہ شناخت تک بھی نہیں
المختصر کہ لوگ اپنے اپنے مردوں کو بہ قدر
شناخت کے لے جاتے ہیں۔ باقی پڑے
ہیں۔ لیکن صدمہ پر صدمہ بالاتر اور یہ ہے کہ
یہ ماجرا جو مفسدوں کے کان تک پہنچا تو بعض
فساد اندیشہ و ظلم دوست نے سپاہ کو
بہکایا۔ المختصر کہ فوج عظیم جان کر اتہام
آتش زنی کا حکمت پناہ پر باندھا گیا۔ اور واقعہ
طلب۔۔۔۔ ہر طرف سے اٹھے اور
لوگوں کو اغوا کیا۔ اور مکان حکمت مآب کو لوٹ دیا۔
یہاں تک کے ہر کہ و مہ کو جو کچھ ہاتھ آیا تمام
لوٹ لے گئے۔ بلکہ ہمسایوں تک تباہی میں آ گئے۔
حضور بندگان اقدس سلطانی اس بات سے
بہت برآشفتہ ہوئے فرمایا غارت گروں نے
سخت دست تعدی دراز کیا ہے اور حکمت
پناہ کو شہریار عالم پناہ اپنے ہمراہ لے گئے
اور اپنے پاس رکھا۔ اور اسباب مغروقہ انجام
کو مسترد کروا دیا اور بہ حکم سلطانی منادی
نے ندا دی کہ اسباب یا کوئی چیز اس میں کی
کسی کے گھر سے اب نکلے گی اور وہ نہیں لاتا
تو اس کا پیٹ چاک کیا جاوے گا۔ بعد اس کے
حضور اقدس عبادت موقتہ میں مشغول ہوئے
اور خدائے منتقم کو یاد کیا اور اسی وقت یہ قطعہ
تصنیف خاص فی البدیہہ زبان مبارک پر
لائے۔

قطعہ

دشمن از ہر طرف ہجوم آورد   یا علی ولی برائے خدا
فوج غیبی پئے مدد بفرست   از تو خواہد ہمیں ظفر بدعا

خورجہ شکارپور

ایک معتمد بیان کرتے ہیں کہ شکار پور میں سادات کی جمعیت بہت ہے اور انہوں نے بالکل عملداری کفار نہیں رکھی مگر خورجہ میں کفار کی عملداری ہے اگر کچھ فوج منصورہ کا نام بھی ہو تو وہاں بھی صفائی ہے۔

التماس دعا

سب ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ واسطے صحت منشی مطبع کے اوقات مخصوصہ میں یاد رکھیں کہ اسی سبب سے اخبار بھی اور صاحب سے لکھوایا گیا اور توقف بھی ہوا۔ عذر عند کرم الناس مقبول۔ فقط۔

باہتمام بندہ سید عبداللہ مہتمم دہلی اردو اخبار میں چھپا۔
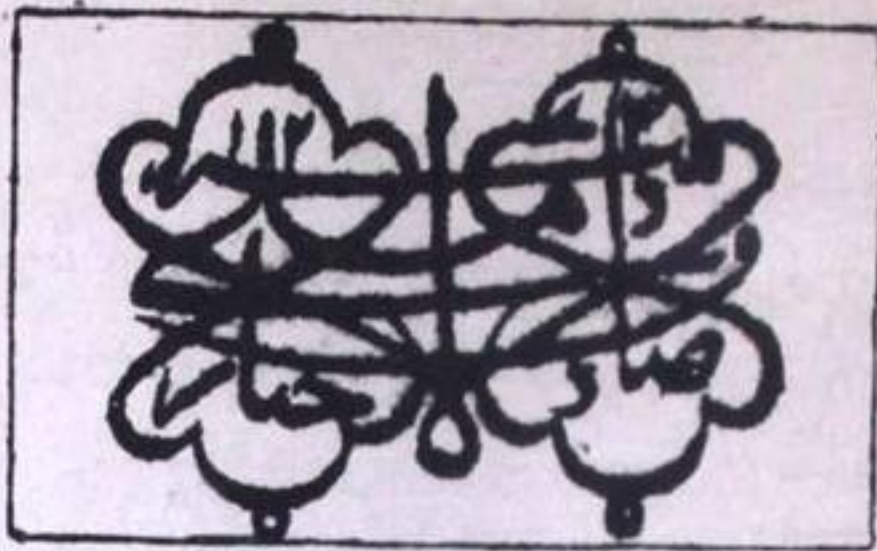
نمبر ۷ مطبوعہ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۳ ربھادوں سمت ۱۹۱۴ جلد ۴

خبر لندن

ایک جلسہ میں بتقریب ملاقات احباب مہتمم کو جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں زبانی آنے والے پنجاب کے کرم اخبار دوست سے سن کر آیا تھا۔ دریافت ہوا کہ ولایت لندن میں عنقریب انگریز کمپنی کا ٹھیکہ ہندوستان چھوٹنے والا تھا کہ قادر توانا نے پہلے ہی اپنے حکم سے ان کا ٹھیکہ توڑ دیا یعنی یزدِ قدر کاملہ ان کو ہند بدر کر دیا اور خبر ہے کہ من جملہ وکلاء شہریارانِ دیار و امصار سفیر ایران نے کمپنی (ٹھیکے کی جو رقم دیتی ہے اس) پر کچھ اضافہ کر کر واسطے ٹھیکہ یعنی ملک ہندوستان کے درخواست [ملکہ] وکٹوریہ کو دی تھی۔ سو نزدیک مہتمم صادق الاخبار کے انگریزوں نے نصارا دوست کے دھوکہ دینے کے لئے کسی اخبار میں چھپوا دیا ہے اور اصل میں کی یہ ہوگی کہ ایرانی ایسے وقت کو غنیمت جان کر فرنگیوں سے لڑتے بھڑتے ہندوستان کی جانب اترنے کا قصد رکھتے ہوں گے ورنہ غیر کو کون اپنے گھر میں داخل ہونے دیتا ہے؟ مگر بزورِ شمشیر اور حق تو یہ ہے دیہ الملک نے اپنی جناب سے ملک ہندوستانی حضرت ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی ابوالظفر محمد سراج الملۃ والدین بہادر شاہ بادشاہ ثانی کو عطا فرمایا۔ دشمنِ دین پنجرولا سے سر ٹکرائیگی۔ مگر خدائے تعالی منصفِ حقیقی ہے حق حقدار کو پہونچا دے گا اور یہ اسی کا نمونۂ عنایت ہے کہ آج ہمارے گیہان خدیو کا اقبال آفتاب سے روشن تر ہے اور ایک جہان کو سایہ حمایت ظل الہی میں پناہ ملتی ہے۔

خبر عدن

افسر فوج منصورہ زبانی کسی حاجی صاحب

کی روایت کرتے ہیں کہ عدن میں جو انگریزوں نے اپنی چھاؤنی جمائی تھی سو منقلب القلوب کی طرف سے انھوں کے دل بھی پھر گئے اور سب نے بے اختیار انگریزوں کو قتل کر ڈالا اور بموجب حکم شرع شریف ان کی بیبیوں کو مسلمان کر کر اپنی خدمت گزاری کے لئے رکھا اور چھوٹے چھوٹے بچے بچے ہوئے ہیں کچھ آدمی مسلمان پہاڑ پر سے بہ نیت جہاد ادھر کو شامل سپاہ ہونے چلے ہیں روم اور روس وغیرہ ولایتوں میں یہ خبر شہرت پا گئی کہ انگریزوں کو شاہ ہند نے اپنے ملک سے نکال دیا اور انگریز جہاں تہاں ہاتھ سے سپاہ جلاد و خونخوار ہندوستانی کے تباہ ہو گئے لندن میں شب و روز اس کا چرچا بہت ہے اور آج کے ہر ادنی و اعلی کی طبیعت یہاں کی خبر پر بہت متوجہ اور راغب پائی جاتی ہے۔

خبر حیدرآباد

معتبر شخصوں کی زبانی سنا گیا کہ انگریزوں نے جو صوبہ برار و دیگر اضلاع حیدرآباد کو من جملہ قلمرو دکن نواب نظام الملک سے بہ سبیل علی اللہ دام لے لئے تھے اور جن کا سالانہ محاصل بہ پچاس لاکھ روپیہ ہوتا تھا پھر نواب حیدرآباد نے اپنے قبضہ میں کر لئے اور انگریزوں کی ہلاکت کو نہایت مغتنمات سے سمجھا اب اس طرف فرنگی نام کو ڈھونڈے نہیں ملتے اور اگر بالتقدیر کہیں ایک دو چھپے پا جاتے ہیں تو زمیندار ان سے ہل جتواتے ہیں۔ اور بیگیت بوتے ہیں

خبر ناگپور

یہ تازہ خبر زبانی ایک صاحب کے منکشف ہوئی کہ ناگپور میں افواج کمپنی نے بابت جانب داری دین فرنگیان بے دین کو قتل کیا۔ قدرے قلیل بھاگ گئے تھے سو رہزنوں نے راہ باطل (؟) میں ان کی خوب خبر لی اور بہت گت کی اور رانی ناگپور کو وہاں کا مسند نشین کر دیا اور جمال الدین خاں بدستور مختار رہے اب وہاں کے سپاہ کا ارادہ ہے کہ روانہ دہلی ہو۔

خبر گوالیار

سابقہ جو تحریر ہوا تھا کہ سپاہ اندور وہاں کے راجہ سے بگڑ کر معہ افواج گوالیار دہلی کو روانہ ہونے والی ہے سو اب زبانی ایک آئندہ اس طرف کے مدرک ہوا کہ لشکر

اندر داخل گوالیار ہوا۔ اور عنقریب دونوں افواج ظفر امواج مل کر شاہجہاں آباد کی جانب کوچ کرنے والے ہیں۔ خدا ان کو بہ صحت و عافیت یہاں تک پہونچاوے

خبر آگرہ

زبانی ایک معتبر آدمی کے مدرک ہوکہ راجہ گوالیار نے لفٹنٹ آگرہ کو خریطہ اس مضمون کا لکھا کہ اب تک تو میں نے سپاہ کنپنجنٹ کو جوں توں کر روکا مگر اب وہ کہنا نہیں مانتی اور کہتی ہے کہ اول ہم آگرہ کو فتح کریں گے۔ سو سنا گیا کہ اس خبر کے سننے سے لاٹ کو بڑی پریشانی ہوئی اور اس نے کچھ گورے واسطے روک تھام کے معہ توایب آگے کو روانہ کئے ہیں یقین کہ جس وقت سپاہ منصورہ گوالیار اندور ادھر کو آئی تو گورے تاب مقاومت نہ لاکر راہ فرار لیں گے اور لشکر منصورہ اگر آگرہ پر تھوڑی دیر گولہ باری کرے گا تو بے شک اکبر آباد فتح ہوجائے گا۔

خبر مالاگرھ

مالاگرھ پر باغوار، قوم جاٹ تھوڑے بہت گورے روز چڑھائی کر آتے ہیں مگر باقبال شاہی نواب ولی داد خاں ان کو شکست فاحش دیتا رہتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ نواب موصوف کے پاس کل دو ہزار سپاہ ہے جس سے مخالفوں کا مقابلہ بھی کر رہا ہے اور نواح کا انتظام بھی بہ خوبی کر رکھا ہے۔ سنا گیا کہ نواب صاحب نے کچھ سپاہ حضور سے طلب کی ہے غالب کہ اگر وہ وہاں جائے تو کام بن جائے۔

خبر سہارنپور

وہاں قاضی زادوں نے گورکھوں اور فرنگیوں کو قتل کر ڈالا صرف کلکٹر بچ کر پہاڑ کی طرف چلا گیا مگر گمان کیا جاتا ہے کہ وہ دیہاتیوں کے ہاتھ سے اچھوتا نہ بچا ہے

خبر قلعہ معلّیٰ

[یہ ۱۰ رتا ۱۶ ر ذی الحجہ کا وہی روزنامچہ ہے جو سابقہ اخبار الظفر میں نقل کیا جا چکا ہے۔]

خبر دہلی

آج کل ہر چہار طرف سے خبر آمد امداد افواج قاہرہ گرم ہے گویا خدائے تعالےٰ

کا ہمارے شہر شاہجہاں آباد پر ہر طرح کرم ہے سچ ہے جب رب مہربان تو سب مہربان معتبر لوگوں سے معلوم ہوا کہ تیس ہزار سپاہ احاطہ بمبئی اور تین کمپو پنجاب اور ایک پہاڑی لشکر اندر بہ اشتعال افواج گوالیار اور دیگر اطراف و جوانب سے برائے قتل نصارا چلا آتا ہے غالب کہ مہینا بھر کے عرصہ میں قریب اسی ہزار آدمی کی شہر کرامت بہر میں جمع ہو جائے گا اس وقت بے شک پہاڑی سے انگریز بے لڑے بھڑے خود بہ خود فرار ہو جائیں گے۔

تین چار روز کا عرصہ ہوا کہ شتر انشی سوار و پیادہ ہائے منصورہ کو دشمن از راہ نامردی مورچوں پر غافل پاکر ہلاک کر گئے۔ مگر اگلے دن سپاہ ظفر پناہ نے مخالف دو نے ضائع کئے اور ہر روز دھاوہ ہوتا رہتا ہے خدا ہمارے بادشاہ کو جلد فتح نصیب کرے اور رعایا برایا شہر کو خوش رکھے کہ رعایا کا خوش دل رہنا حاکم کے حق میں اچھا ہے۔

اشتہار

اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کے پاس اسباب کسی طرح کا ملکیت حکیم جناب احترام الدولہ بہادر کا ہو وہ بہ خوشی حاضر کرے ورنہ مجرم شاہی ہوگا۔

حسب فرمان سلطانی در مطبع جمیل المطابع مذوی جمیل الدین خاں طبع نمود

نمبر ۳۴ یکم شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۷۴ھ روز یک شنبہ جلد ۱۹

ظلم و ستم کفارِ بد کردار!

مردمانِ بیرون جات کی زبانی سنا جاتا ہے کہ اب نصارائے کفار نے بہت تنگ کر رکھا ہے رعایا کو خصوصاً اہلِ اسلام کو زیادہ تنگ کرتے ہیں جہاں قابو پاتے ہیں. پھانسیاں دیتے ہیں قتل کرتے ہیں گانو کے گانو اڑا دیتے ہیں فوج ظفر موج کا تو بال بانکا نہیں کر سکتے رعایا پر سوختی اپنی نکالتے ہیں. اور جلے پھپولے پھوڑتے ہیں ادھر کو سونی پت میں ایک مولوی صاحب کو پھانسی دیدی جن کا حال خبر سونی پت میں لکھا جاتا ہے اور گلاوٹی وغیرہ کے سادات کو بہت تکلیف دی بعضے تو کہتے ہیں کہ گانو اڑا دیا اور زرِ تحصیل سالِ آئندہ کا مانگتے ہیں اور اس سال وصول کر لیا تھا۔ سبحان اللہ ایک رحم دلی یا بے پرواہی ہمارے ہاں کی ہے کہ آج تک ایک فصل کا روپیہ وصول نہیں ہوا لیکن نفس الامر میں اس بات میں صرف ہمت ضرور ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ ان پر کچھ گماں تھا اس لئے اس شقاوت سے نصاریٰ پیش آئے اب نفس الامر میں کفار کے پاؤں اکھڑے ہیں ہمت ساتھ جرارت اور تدبیر کے ہمارے ملک والوں کو ضرور ہے لیکن معلوم نہیں کیا مصلحت اور مشیت الٰہی ہے اس ڈھیل میں کہ وہ باتیں جو ضروری ہیں واسطے قلع و قمع کفار کے اور انتظام دیار و امصار کے وہ نہیں وقوع میں آتیں اور اس طرف رجوع اور خیال بھی نہیں ہوتا اور کم فائدہ کی باتوں پر تکلیف و اذیت موجب ناراضی لوگوں کی سنی جاتی ہے اور جو تدبیریں اور مصالح مفید ہمارے اہلِ ملک و سلطنت کے ہیں ان کی مفید باتیں اگر بیان کی جاویں تو ایسا دورہ معلوم ہوتا ہے کہ ان نکات پر کان نہ دھرا جاوے،

بلکہ قائل اس کا ممدوح نہ ہوا اور قدر نہ کیا
جاوے یفعل اللہ مایشاء وھو العزیز الحکیم
وہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا مصلحتیں ہیں
اس ڈھیل میں کیا کیا حکمتیں کیا کیا مکافات
سیات اعمال ہم لوگوں کے ہیں۔ اللہ تعالی
اپنا رحم و فضل ظاہر کرے۔

تدبیر مناسب

عقلائے کامل کی یہی رائے ہے کہ
جو فوج ملبنیٔ (بمبئی) اور اندور وغیرہ کی ابھی
رستہ میں تھی ان کا یہاں بلانا عبث ہے بلکہ باعث
تردد و تکلیف بندگانِ والا ورعایا ہے بلکہ ان
کے افسران کلاں سے یا کوئی اور توڑہ یا کوئی
امیر دبیر کار آزمودہ صاحبِ تدبیر بہ ہنیج
مناسب صوبہ مقرر کر کے بھیجا جاوے یا ہمیں
کہ راجگان و رؤسا سے خراج لیکر حضورِ اقدس میں
روانہ کرے تاکہ عمل داری بندگانِ اقدس قائم
ہو اور جس ضلع جس جگہ ہیں خاص صاحب ضلع
کفار کی طرف سے رہتا تھا وہاں فوج و نشان
اسلامی اور ضلع دار بندگانِ اقدس کی طرف
رہے وہاں سب بخوبی منتخص ہو گئے ہوئے ہیں
بموجب تشخیص کے بسہولت روپیہ وصول ہو
جاوے گا لیکن ہر جگہ بقدر مناسب پلٹن یا پلٹنیں
قیام پذیر رہیں اس میں شک نہیں کہ بغیر ان
تدابیر کے اور اس قسم کے انتظام کے رؤسائے گرد و
نواح و دیار و امصار کے دل سے حکومت کفار کا اثر
نہیں جائے گا اور امید ان کی حکومت کی ان کے دل
سے منقطع نہیں ہو گی۔ اور خود نصارے کفار
کے دانت بھی بغیر اس کے کھٹے نہ ہوں گے

علاوہ اس کے بانی دانا ہمارے خاص
حضرت دہلی کا وہ ہے کہ جو فوج بیرونجات میں
جرارت کو کام کر سکتے ہے اور پہلے حملہ میں کفار بدنہاد
کو دار البوار جہنم کو پہونچا سکتی ہے جہاں پانی یہاں
کا پیا اور چاندنی چوک کا ایک گشت کیا اور دریبہ
خورد کلاں کے دو پھیرے اور مسجد جامع کے چار
طرف دورہ عمل میں آیا۔ گھنٹے والے کا قلاقند اور
لڈو نوش جان فرمائے پھر تمام عزم و قصد دشمن
کشی اور تمام جرارت و شجاعت کا خاتمہ ہے
از روئے تجربہ کے اور سیر و تواریخ سے اسی طرح
واضح ہے کہ قیام پذیری اور آرام گیری اس مقام
تعیش التیام کی مخل انتظام و مہام ملک گیری و عدو
کشی پائی گئی یہی جہت ہے کہ قیام فوج عدو کش اس
فن کے کار آزمودوں نے اس شہر کے اندر نہیں مرعی رکھا
اور سلاطین ملک گیر نے بھی اس آرام گاہ کو واسطے قیام و دوام
ناپسند جانا اور تجربہ روزمرہ شاہد حال ہے اسی رائے
اور مقال کا واللہ المعین المتعال۔

گوالیار

سناگیا کہ بیجا بائی نے ظاہری خیرخواہی
نصاری سے دست برداری نہیں کی فوج منصورہ
جبل پور واندور وغیرہ کی جو آتی تھی اس میں اور
اس میں [بیجا بائی میں] بگڑ گئی اور مشہور تو یہ ہے
کہ بیجا بائی کو قید کر لیا اور اس کی اپنی فوج بھی
بہ پاس دیں ہمراہ فوج منصورہ اسلامی کے یک
جان ہو گئی اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ اس نے خریطہ
بھیجا ہے آگرہ کو کہ فوج میری قابو میں نہیں
رہی بہرکیف غلبۂ افواج اسلامی ہر طور بہ عنایت
الہی ظاہر و باہر ہے بلکہ روایت قید بیجا بائی میں
یہ بھی مشہور ہے کہ گوالیار خوب لوٹا گیا بہ شرطیکہ
مثل جے پور کی خبر کے نہ ہووے اور انجام کو یہ
بھی سنا گیا کہ بیجا بائی سے فوج منصورہ نے وہ
نصاری مانگے تھے جو کہ اس کے ہاں چھپے تھے
سو بیجا بائی نے مکان تبلا دیا اس گفتگو کے درمیان۔
کچھ گوالیار لوٹا بھی گیا۔ مگر درحقیقت بیجا بائی دل
سے نصاریٰ سے موافق نہیں تھی [اسی لیے]
فوج کو نصاریٰ تبلا دیے کہ انھوں نے مار ڈالا
پھر چین چان ہو گیا بر امر قرین قیاس ہے اور
توفیق [تطبیق] بھی دونوں خبروں میں دنیا ہے۔

جبل پور

سنا گیا کہ اس طرف ایک کافر زندہ
نہیں چھوڑا اور سب اس نواح کی فوج معہ فوج
اندور وغیرہ گوالیار کو آئی ہے جس کا حال گوالیار
[کی خبر] میں ابھی لکھا گیا لیکن اب وہ تمام فوج
اگر آگرہ کو صاف کرتے ہوئے انتظام سلطانی
کر دے [اور] تھانہ قائم اور مستحکم کرتی آوے
تو نہایت مناسب بلکہ اگر ان کو شقہ واسطے اس
ہدایت کے جلد جاوے تو بہت بہتر ہے نہیں تو وہی
حال پھر آگرہ کا ہو گا جو کہ پہلے ہوا اور پھر اہل اسلام
رعایا کو کفار زیادہ تر اذیت دیں گے۔

جھجر

ایک دوست وہاں سے آئے ہوئے
بیان کرتے ہیں کہ اول اول فوج جھجر کا ایسا
حال ظاہر اور مشہور تھا کہ اگر ذرا اشارہ و
ایما تخت اسلامی کا پہونچے تو بسر و چشم حاضر ہو دیں
لیکن جب یہاں سے کچھ سوار اور رسالہ دار افواج
منصورہ مرسلہ بندگان اقدس گئے تو فوج جھجر کا
وہ مقولہ یا ستانی محض زبانی ظاہر ہوا۔ اور
مصداق مضمون یقولون بافواههم ما لیس فی قلوبهم

اور لم تقولون مالا تفعلون معلوم ہوا ہر چند ناکل
تو بہت طول کلام سے بیان کرتے ہیں مگر مختصر
لکھا جاتا ہے کہ انجام کو رئیس اور ان کی سپاہ
نے عدم حضوری کے عذر میں تو انتظام کا اپنے
ملک کے بہانہ پیش کیا اور زر مطلوبہ کی ادائگی
میں وعدۂ انتظار بر فور وصول زر دیہات اور
اغلب ہے کہ پانچ لاکھ کے طلب میں ایک لاکھ
انجام کو ادا ہو۔

یہ بھی مشہور ہے کہ انگریز جو گانو ندھ کے
قلعہ میں معہ بعض میم کے محفوظ تھے پہاڑی کے مورچوں
میں آ گئے اور چار ہزار اشرفی نصارے کفار
کو بھیجی گئی اور کچھ سوار اور رسالہ دار ان کے
مورچوں میں وہاں کے تھے جب یہ انگریز
و میم بہ حفاظت پچاس سوار کے مورچوں میں
پہونچائے گئے تھے اور اشرفی بھی آ گئی تب وہ
سوار و رسالہ دار گویا دل میں نئے مجبور کہ گئے
الغرض رئیسوں کے دلوں میں رعب یا انس و محبت
یا تحفظ ما تقدم نصاری کفار طاری اور ساری ہے
ابھی تک یہ ان کی اعانت سے دست بردار
نہیں حالات سے روز مرہ کے اور عنوان سے
اور اطوار سے جہان کے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یہاں جو روپیہ لوگوں سے طلب ہوتا ہے تو
حقیقت میں بعض تو ایسے ہیں کہ زر مطلوب

کے ادا کی نفس الامر میں طاقت و استطاعت
نہیں رکھتے وہ تو اس لئے اور بعض ضعیف الایمان
کہ در حقیقت طاقت و استطاعت ادائے مطلوب
کی رکھتے ہیں لیکن محبت مال و منال دنیاوی
دلوں میں پیش از پیش گرمی ہوئی ہے وہ اس
لئے سب سے زیادہ زوال حکومت کفار سے
ناراض ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جب وہ دل سے
ان کے زوال حکومت کو نہیں چاہتے تو ان کے
آنے کو غنیمت جانتے ہیں اور جب یہ بات ہے تو
بہ فحوائے حب الشی یعمی نظر بر فوائد حظ عاجلہ
پاس دین کہ فوائد اس کے منحصر بر زمان قیام قیامت
اور نتائج استراحت موقوف بر اوقات آجلا لابد
تدبیرات امورات مفیدہ و معینہ عود حکومت
کفار میں کوتاہی نہ کریں اور انواع و اقسام
سے یہاں اور ہر جگہ سے بہ قدر طاقت و استطاعت
مدد کرتے ہوں علی الخصوص جبکہ وہ تنگ کئے جاویں
گے زر طلبی میں تو ان کو تنبیہ اور تاکید کرنا ہو گی اس
کام کی جو کہ ان کا دلی ہی مطلوب ہے ہم نے سنا
کہ از بسکہ ہم نے رسالہ جہاد چھاپا اور مضامین جہاد
میں واجبی اور فرضی نظر بر ادا کے واجبات
دینی لکھے ہیں تو ضعیف الایمان ناعاقبت
اندیش عقبیٰ تارک دین طالب دنیا ہمارے شہر کے
ہمیں ساتھ ناعاقبت [مینی] اور نادانی کے یاد کرتے ہیں

لیکن ہم بہت خوش ہیں، اور شکر کرتے ہیں معبود و مولی کا کہ وہ ہم کو اس سے بڑھ کر اللہ وغیرہ الفاظ سے یاد کریں تو مضمون حدیث اکثر اہل الجنۃ بلہ (میں اس کلام سے بھی ان کے بہت مژدہ آرام و دوام دیتا ہے پروردگار دو عالم بہ تصدق سید عالم مخاطب بہ خطاب حرص الرحمن اور جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے قلباً اور لساناً جوارحاً بہ حیثیت و استطاعت بے خوف ملام لائمین بایام تابعین میں مصداق اشداء علی الکفار۔ واذلۃ للمومنین و اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کے رکھے اور اللہ تعالے ہمیشہ انجام کے فوائد پر نظر رکھے۔ اور رضائے الٰہی اور خوشنودی جناب رسالت پناہی کی دل میں ہمیشہ جگہ دیوے اور قائم و مستقیم رکھے۔ نفس الامر میں یہ بھی ان کو ایک نتیجہ مال داری و محبت مال کا ہے اگر تلنگہ مانہ گزران رکھتے تو نعوذ ائے مخرب ایمان کی خواہش اپنے مال بچانے کے لئے اس وقت ان کے بھی دل میں نہ اٹھتی۔

ولنعم ما قال مولانا و لی ذی الجلال

رضینا قسمۃ الجبار فینا لنا علم وللجہال مال فان المال یفنی کل شیء۔ وان العلم یبقی لا یزال اللہم حبب الینا ما تحب و ترضی رسولک صلوات و سلامک علیہ وعلی اہل بیتہ الطاہرین الصادقین واصحابہ المتقین المعتدین۔

خلاصۂ اخبار دربار مطیع حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فروغ خاندان عالی شان گورگانی چراغ دودمان تیموری صاحبقرانی خلد اللہ ملکہ وسلطنۃ

روز شنبہ ۱۷ ار

بعد ادائے فرائض و سنن و معمولات مستمرہ بندگان اقدس مشغول اوراد اور مناجات بارگاہ حضرت رب العباد تھے کہ حضار دربار مثل صمصام الدولہ نواب احمد قلی خان بہادر و معین الدولہ و سرفراز الدولہ و نواب حسن علی خان و نواب امین الدین احمد خان و میر عدل بہادران وغیرہ خوانین و اہلکاران ناصیہ سائے بارگاہ جہاں بانی ہوئے اداب و

کورنش عرض کر بھیجا چونکہ مزاج اقدس مکدر و
منغض تھا برآمد نہیں ہوئے سب اہل دربار
مرخص بعد اس کے مرزا خضر سلطان بہادر اور
مرزا ابو الحسن عرف مرزا عبد اللہ بہادر وغیرہ
فرزندان نامدار باریاب حضور ہوئے اور عرض
معروض عمل میں آئی بگر یہ سبب برہمی مزاج کے
بہ سبب سانحہ احترام الدولہ بہادر کے طبیعت
فیض طویت بہت برہم رہی بہ سبب بے رغبتی کے
طعام بھی ہضم نہیں ہوا۔ شاہزادگان والاتبار
کو ارشاد ہوا کہ احترام الدولہ کو تنہا نہ چھوڑیں
اور مرزا محمد ظہیر الدین بخت بہادر کو فرمان ہوا کہ مال
و اسباب مغروقہ احترام الدولہ بہادر معرفت
اہل پولس کے ہر جگہ سے بہم پہنچا کے حضور میں
حاضر کیا جاوے بعد عصر بھی نظر بر انحراف طبیعت
کے سیر و تفریح ظہور میں نہیں آئی اور رات
کو بھی نیند کم آئی حکمت پناہ نے دواہا کے مناسب
عرض کر بھیجیں جو استعمال میں آئیں۔

روز یکشنبہ ۱۸ ار

فرائض و سنن معمولی عمل میں آئے
مرزا ظہیر الدین بخت بہادر اور مرزا خضر سلطان
بہادر و مرزا عبد اللہ بہادر و مرزا سہراب ہندی
بہادر کو یاد فرمایا اور ارشاد ہوا کہ یہ پاس معروضہ
ان برخورداران کے اور بہ نظر رعایت نسبت اہل
فوج کے جدائی حکمت پناہ کی اس وقت گوارا نہیں
اور اس وقت تک ہر تمط سے رنج و ملال طبیعت
اٹھایا گیا۔ اب طبیعت گوارا نہیں کرتی اور بہت
کچھ کلمات در باب خدمت گزاری و
معالجات شائستہ یاد آتے ہیں اور بہت رنج
ملال ہے اب جب تک کہ حکمت پناہ حاضر دربار
نہ ہو دوا خاصہ نوش جان نہ ہوگا اور حضور
اقدس قطب صاحب کو تشریف لے جائیں گے
چنانچہ ان ارشادات سے سب سراسیمہ ہوئے
شام گاہ آثار حرارت بخار طبع اقدس پر محسوس
ہوئے اور مرزا ظہیر الدین بہادر کو بہ تاکید
فرمان ہوا کہ جواب افسروں کا عرض کرکے حکمت
پناہ کو جلد حاضر کریں۔

روز دوشنبہ ۱۹ ار

بعد انفراغ فریضہ و سنن معمولی خشوع
اور احضار دربار بدستور ناصیہ سائے بارگاہ
فلک اقتدار خاقانی ہوئے آداب و کورنش
عرض کر بھیجی بعد مقبول رخصت کئے گئے۔ نو گھنٹے
بجے رات کو مرزا ظہیر الدین بخت بہادر معہ
میجر گوری شنکر کے حکمت مآب کے پاس
تشریف لے گئے اور پہرے اٹھوا دیے اور معہ

مرزا خضر سلطان بہادر وغیرہ شاہزادگان والا
تبار حکمت پناہ کو ہمراہ لے کر حضور میں حاضر
کیا حضور اقدس نے بہت تشفی فرمائی اور دیر تک
بہ سبب ظہور قبضہ نا مرضیہ کے تاسف فرمایا بعد
اس کے حکمت پناہ کو رخصت کیا۔

سہ شنبہ ۲۰ ر

کوتوال شہر و افسران پلٹن کو
پروانجات واسطے تلاش اسباب مرقومہ بالا کے جاری
ہوئے اور مرزا خضر سلطان بہادر کو حکم ہوا کہ
بہ ہمراہی سپاہیان و سواران جنگی حفاظت سے
حکمت پناہ کو گھر پہونچادیں چنانچہ اسی وقت
حسب الحکم عمل میں آیا۔

روز چہار شنبہ ۲۱ ر

بعد فرض و سنن و اوراد معمولی جلوہ
آرائے دربار ہوئے سب حضار دربار آداب
و مجرا بجالائے مرزا ظہیر الدین بہادر کو فرمان قضا
جریان صادر ہوا کہ نواب سید حامد علی خاں
اور احمد مرزا خاں اور راجہ دیبی سنگھ اور
سالگ رام قلعہ مبارک میں نہ آدیں ہرسہ رو کے
جاویں چنانچہ حسب الحکم عمل میں آیا بعد نماز پیشیں
بندگان اقدس رونق بخش تسبیح خانہ ہوئے حکمت
پناہ کو نبض شناسی کے لئے بلا کر بعد مشرف
بخشی نبض شناسی رخصت فرمایا۔

روز پنجشنبہ ۲۲ ر

بندگان اقدس بعد فریضہ و سنن
و شرف بخشی نبض زینت بخش مسند جہاں بانی
ہوئے بعد مقبولی آداب و مجرائے حضار دربار
داخل محل معلی شام گاہ بعد رونق بخشی دیوان
خاص و قبولیت تسلیم و مجرائے اہل دربار داخل
بارگاہ عز و جاہ۔

روز جمعہ ۲۳ ر

بعد ادائے فرض و سنن و معمولات
مستمرہ جلوہ افروز دیوان خاص جمیع حضار
دربار باریاب مجرا ہوئے خبر شجاعت و مردانگی
افواج ظفر امواج متعینہ جنگ کفار عرض ہوئی۔
بعد ساعت شرف بخش ایوان شہریاری ہوئے
شام گاہ دیوان خاص میں دربار۔ اور بعد
اس کے شرف بخش محل معلے۔

پنجاب

لاہور کی طرف کے آنے والوں سے
قتل و قمع کفار نابکار کا اگرچہ سنا جاتا ہے لیکن
بعض بعض بچشم دیدہ قلعہ بندی اور انکا پھر
چلنا بھی بیان کرتے ہیں اور اس نواح سے بالکل
ابھی صفائی نہیں بیان کرتے جیسے کہ عنایت الہی

سے پورب کی طرف سے صفائی ظاہر ہے لیکن
اس میں شک نہیں کہ عملداری بھی کفار کی پنجاب
میں ہرگز نہیں رہی پٹیالہ والہ وغیرہ تمک حراماں
تخت کی حمایت واعانت سے اب ان کا
وجود ہے علی الخصوص پٹیالہ والہ جتنا ان کا

ساتھ دے رہا ہے اتنا کوئی نہیں۔ ہماری
دانست میں فوج آمد بنبئی (بمبئی) اگر ادھر
کو باہر سے باہر روانہ کی جاوے تو اس سے
بہتر ہو کہ یہاں پہاڑی پر عبث بے ڈھب
طرح سے ہلاکت فوج منصور کی ہوتی ہے اور
اس میں شک نہیں کہ ادھر کے قلع قمع پر پانی
پت کرنال سے بھی کفار نابکار کا بیج مارا جاویگا
یہ پہاڑی سے خود بخود تنگ و ناچار مخذول و
منکوب ہو جاویں گے بلکہ پھر زمیندار ان کو ماریگا
اور سب چھوٹے بڑے رئیس ان کی حکومت
سے مایوس ہو جاویں گے تو ان کی حمایت کسی
طرح مرعی نہ رکھیں گے، ان کا خوف دل سے
سب کے نکل جاوے گا۔ جب تک پٹیالہ اور
میرٹھ سے انھیں رسد آتی ہے یاد رہے کہ کبھی
ان کی کمر نہیں ٹوٹتی اور اس میں جتنی دیری
اور توقف ہے اتنی ہی ان کی قدر لوگوں کے
دلوں سے نہیں جاتی۔

ہماری دانست میں ایک جمعیت اور
فوج معقول قابل مقابلہ اور روک تھام کے
البتہ نواح شہر و قریب پہاڑی ضرور ہے اور
جب تک یہ خود نیچے نہ اتریں چڑھائی ضرور نہیں
مگر ان کی رسد ہر طرح سے بند کرنی چاہیئے
یہ ہیں تدابیر بہ اعتبار ظاہر امور انتظام کے

اور نفس الامر میں تو توکل بر خدا اور احتراز
از معاصی اور توبہ و انابت رجوع و دعا بہ جناب
جاری سب سے اقدم و اولیٰ ہے بہت لوگ
کہتے ہیں کہ بہت آدمی لڑائی میں فواحش کے
کوٹھوں پر سے بے غسل اترا تر کے لڑائی پر چلے
جاتے ہیں مقدر یہ تمام ڈھیل اور کشت و خون
اسی کا نتیجہ ہے اور بھی اکثر غربا پر زیادتی اور
مال گیری ناحق ہوتی ہے اس کا بھی یہ ثمرہ ہے
اگر یہ بات سچ ہے تو اللہ فضل کرے اور خدا
تعالیٰ انھیں توفیقات نیک عطا کرے اور
عفو کرے جو کچھ کہ ہوا ہے۔

اندور

سنا جاتا ہے کہ اس طرف کی
فوج ہندوستان وغیرہ اور فوج کنجنٹ
نے سب کفار نابکار کو تہ تیغ آبدار
کر ڈالا اور غالباً کچھ پنڈارے بھی اس
طرف کو روانہ ہوئی ہیں اور خزانہ بھی تیس
لاکھ روپیہ صرف مہدپور کا ۔ ۔ ۔ !

باہتمام بندہ سید عبد اللہ مہتمم دہلی اردو اخبار چھاپا ہوا!

اخبار الظفر دہلی
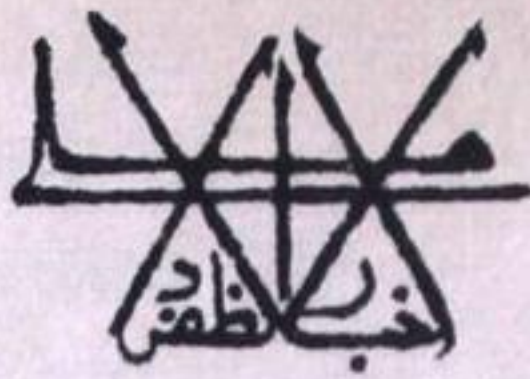
نمبر ۲۷ بتاریخ ۲۳ شہر محرم الحرام ۱۲۷۴ھ روز یک شنبہ جلد ۱۹

شکریہ نعمائے الٰہی فتح خداداد نصیحت عبرت طویت

بہت شکر ہے خداوند تعالیٰ کا کہ اس کے فضل و انعام مالا کلام سے الٰہ آباد میں فتح اسلام و ثوق کلام سمع افروز راقم مستہام ہوئی کہ اس میں ریب و شک و تردد کو اصلا کچھ راہ نہیں رہی کیوں کہ خود وہ آدمی جو اپنے سامنے فتح غازیان اسلامی دیکھ کر آیا ہے بیان کرتا ہے کہ رعایا اور سپاہ موجودہ الٰہ آباد نے بالکل صفائی نصاری کی خس و خاشاک کفرستان سے کر ڈالی اور اصلا کچھ خدشہ اور خرخشہ باقی نہیں رہا یعنی ایک گوری رنگت یا کالی رنگت کا کرسٹان تک خورد و کلاں ہلاکت سے نہیں بچا اسی وقت کہ یہ شخص روانہ اس طرف کو ہوا ڈنکا دین اسلام کا بلند اور منادی سلطنت و اقبال ہمارے حضرت ظل سبحانی کا بلند آواز تھا سب دم بھرتے ہیں تخت سلطنت بندگان اقدس کا اور کچھ وہم و توہم کسی طرف کو کفار کے وجود و بے جود کا نہیں رہا تھا ساری خرابیاں بار بار اجتماع کفار کی بعض جگہ ان کے اجتماع سے اسی سبب سے ہوئی ہیں کہ ان کو مارا اور بقیۃ السیف کو مطلق العنان چھوڑ دیا جو کہیں جا کر یہ پھر فساد لائے جس کا نتیجہ آگرہ اور بنارس اور میرٹھ وغیرہ میں خصوص یہاں جو جو ظاہر ہوا یا ہو رہا ہے مگر شکر ہے خداوند تعالےٰ کا کہ یہ اسی کی تائید غیبی ہمارے بھائی اہل وطن اپنے حال پر جانیں اور صرف غضب الٰہی من جانب اللہ نصارائے مغضوب ایزدی پر یقین کریں کہ خود غیبی مار سے وہ ہلاک ہوگے جاتے ہیں کہ سب جگہ مارے جاتے ہیں اور بہت جگہ مارے گئے بعض جگہ جو باقی ہیں ان شاء اللہ قریب فی النار و السقر ہو جاویں گے بلکہ اہل عقل و عرفان و صاحبان بصیرت و عبرت

ان باتوں کا لطف اور کیفیت اٹھا سکتے ہیں کہ
جس جس جگہ دفع و ہلاک ان کا بہ حسب ظاہر متعذر
اور ناممکن نمایاں تھا وہاں اس طرح فتح
اسلام جلد نمایاں ہوئی کہ ہم لوگوں بنی نوع
انسان کو وہاں کی فتح برسوں تک محال معلوم
ہوتی تھی۔ سو وہاں تو خداوند قادر علی الاطلاق
نے سریع اوقات میں سہل و آسان طرح
سے فتح غازیان اسلامیان ظاہر کر دی اور جہاں
اتنی طول کشی ہرگز خیال میں نہیں آئی تھی اور
قلت ان کی بھی افواج ظفر امواج سے۔۔۔۔
وہاں آج تک روز اول ہے سو اے بھائیو ہمارے
وطن والو یاد رہے کہ اس طول کشی سے گھبرانا
نہیں چاہیے بلکہ اس کو عبرت اور نصیحت کا نمونہ
قدرت قادر علی الاطلاق ہی کا جاننا چاہیے۔
نفس الامر میں اللہ تعالیٰ جل شانہ تم کو نمونہ
و ایقان اپنی قدرت کاملہ کا دکھلاتا اور سکھلاتا
ہے کہ تم تدابیر اور طول امل پر اپنے مت نازاں
ہو اور اپنے بندوبست اور طاقت پر مت
بھولو اور بھی ان کفار پر حجت تمام کرتا ہے تاکہ
سب لوگ جانیں اور اہل اسلام کو مزید
ایمان ہو اور کفار ایمان لاویں کہ
لادین کہ الملک للہ یوتیہ من یشاء
من یشاء وھو الفریق القدیر یہ اسی کو
قدرت ہے کہ قلیل کو کثیر کر دکھا دے اور کثیر کو
قلیل اور قلیل کو فتح دے کثیر پر اور کثیر کو
شکست دلوائے قلیل سے وہ جس وقت جس
کے سائے چاہے دل میں رعب ڈال دے جس
وقت چاہے شجاعت اور دلیری دیوے
چنانچہ دیکھو حال۔

الٰہ آباد

کس کثرت سے کس دھوم سے کیسی
جگہ مستحکم میں ہجوم تھا کفار شوم کا اور دفعۃً
ایسے ہلاک و نابود ہوئے جیسے گدھے کے سر
سے سینگ جاتے ہیں۔

آگرہ

آگرہ کو دیکھو کہ ایک ہی نکتہ واسطے
مزید ایمان و ایقان قدرت قادر منان کے
کافی و وافی ہے وہ قلعہ آگرہ کا مستحکم اور مضبوط
جہاں مہینوں بلکہ برسوں کا میگزین و گودام اور
کیسی جمعیت اور استحکام تھا لیکن منظور حضرت
ذوالجلال والاکرام ہو گیا تو دم بھر میں کیا سامان
نمایاں کر دیے کہ کفرستان کا بیج آن کا فنا میں
مارا گیا۔

بنارس

بنارس کا حال ایک وہاں کا آنے
والا بہت تحقیق کہکے ظاہر کرتاہے کہ وہاں
ان کفار نے ساتھ جمعیت گوروں کے بڑا
سر اٹھا رکھا تھا وہاں کے ایک بابو کے دل
میں خدائے تعالے نے یہ جرأت اور توفیق
ڈال دی کہ اس نے بارہ ہزار آدمی نوکر رکھا
باقی تمام اہل ریاست و رعایا بہت مجتمع ہوگئے
انجام یہ ہوا کہ کفار کو نگونسار کیا اور ایک گورا
تک نہ بچا۔

مظفر نگر

مظفر نگر کا حال سنا گیا کہ ادس طرف
خود بخود وہ سامان پیش آگے کہ تمام بستیاں
سادات کی اور گروہ قاضی زادہ اور زمینداران
رانگڑھ وغیرہ مجتمع ہوگیا جو گورا پایا گیا سب تہ تیغ
ہوا۔ اور امید ہے کہ میرٹھ کو کچھ بھی ارادہ اس
طرف سے سنیں تو وہ سب میرٹھ
پر ٹوٹ پڑیں۔ بلاسپور گلاوٹھی و کوٹیسر وغیرہ
کی طرف سے خود بخود تائید الہی سے وہ سامان
ہوئے کہ پس پائی گوروں اور ان کے ہوا خواہوں
کی نمودار ہوئی۔

مجمل ابھی سنا ہے کہ کچھ پلٹنیں پورب
سے آتی تھیں یہ سنکر سامان بہ جمعیت عوام الناس
رعایا مجتمع ہوکر بطرز ص ناس گوروں کا بہر کیف
قرار واقعی ہوگیا المختصر کہ ان اتنی جگہ کا حال
کہ علی الخصوص بعض جگہ ان میں کی مستحکم اور
مضبوط اور مجمع علیہ فوج و گودام وغیرہ میگزین
وغیرہ کفار کی تھیں جب یہ کچھ حال ہم نے دیکھا
اور سنا تو اب تمہیں پہاڑی کی رکاوٹ سے
بد دلی اور ہراسانی نہیں چاہیئے بلکہ مزید اقرار
ایقان قدرت یزدانی اور توبہ انابت چاہیئے
بلکہ یہ خیال کرنا لازم ہے کہ پروردگار اس میں
جو مصلحت توقف میں تو نے رکھی ہے عین حکمت
و ظہور قدرت تیری ہے یا ہمیں معلوم کیا
حرکات رعونت و غرور با اعمال سیئہ ہم سے
صادر ہوگے یا ہوتے ہیں تو یہ اس کا نتیجہ ہے
اور باعث کلفت رنج و تردد روز مرہ ہے۔
اور اس کی دفع کے لئے علاج و مداوا ساتھ
استعاذہ و استغفار و توبہ و انابت از مناہی
و مناکر و مردم آزادی و اذیت رسانی غربا
و حرام کاری وغیرہ، محرمات کے ساتھ اکتساب
حسنات و خیرات و برات کے اختیار کرنا
چاہیے عنایت الہی سے حقیقۃ ہمارے ساتھ
تو تائید الہی حقیقت میں موجود اور بس ہے۔

اور ظاہر حال میں دیکھو تو جمعیت بھی کثیر ہے اگرچہ
بہ موجب ارشاد حضرت رب قدیر بہ مقتضائے
مضمون ہدایت مشحون الذین قال لہم
الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم
فزادھم ایمانا و قالوا حسبنا اللہ و
نعم الوکیل۔ اگر بالفرض کفار بہت سے بھی
ہوتے تو بھی ہم کو مزید ایمانی کا مرتبہ چاہیئے بڑھ
جائے کہ تمہاری کثرت کے آگے تو ان کی کچھ
حقیقت بھی نہیں صرف مصابرت و قیام و ثبات
وقت جنگ درکار ہے سو یاد رہے کہ جس وقت
مشیت ایزدی ہوئی اور فتح نمایاں بروئے
کار لانی منظور ہوگی اس وقت آناً فاناً میں
پہاڑی کی چوٹی پر تمہیں کھڑا کر دیگا۔ کیا جانے
کس کس کا امتحان اور کس کس طرح کے اور
کیا کیا مصالح اللہ میاں کو اس توقف میں منظور
ہیں۔ ھو الذی لا یعلم الغیب الا
ھو توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا لعلکم
تفلحون ۞

سنتے ہیں کہ شہر میں لوگ غریب غربا
انواع اقسام کی تکلیف میں ہیں ایسے وقت میں
رعایا برایا کو خاصۃً اس طرح تا مقدور استراحت
اور آرام پہونچانے کے سامان ضرور ہیں کہ وہ
دعا ترقی حکومت اور فتح و فیروزی کے کریں
ہمارے نزدیک جو بات عقلاً و نقلاً بہتر اور مناسب
معلوم ہوتی ہے البتہ اپنا ادائے واجب اس
کے ادا کر دینے میں سمجھتے ہیں اس لئے اول یہ
یاد الٰہی و توکل پر ذات اقدس کہ افضل و
اقدم تمام امور کا ہے اکثر کر دیتے ہیں اور پھر تو
توضیح و تصریح اور امور ضروری کے لیکن ہم نہایت
افسوس کرتے ہیں کہ جیسے اور شہروں کی رعایا
نے سعی اور کوشش قتل میں کفار کے کی ہمارے
شہر کی رعایا نے جو چاہئے تھی کچھ نہ کی اور مفت
بدنام ہوئی از یں سو ماندہ و ازاں سو راندہ
انھیں کے لئے صادق کہا چاہئے اور زیادہ افسوس
یہ ہے کہ فوج ظفر موج جو اپنا سر اور جان بیچے
ہوئے اور حقیقت میں اپنی جان پہ کھیلے ہوئے
دن رات کار زار میں مصروف ہے ان کے
خورد و پوش کا ہمارے اہل وطن کو جن کو کہ فکر
ضرور ہے اور طاقت و استطاعت رکھتے
ہیں، اصلاً خیال نہیں بلکہ جو بیشتر سنا جاتا ہے
تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اپنا بچاؤ اور غربا وغیرہ
مستطیعوں کا تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس ہے
کہ اس حال پر بھی کہ پیش پا افتادہ ہے ہم لوگ
نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ توفیق نیک رفیق کرے
اور انجام بخیر۔

———

سعی و کوشش فوج ظفر موج

ہر چند پہاڑی پر کفار نے بڑا آسرا اٹھا رکھا ہے ایک نہ ایک نیا مورچہ راتوں کو چھپ کر بنا لیتے ہیں لیکن نفس الامر میں پھر بھی اس فوج منصورہ کار آزمودہ کا حوصلہ اور دل گردہ ہے کہ ہر روز دن رات مقابلہ کرتی ہے ورنہ ہمارے شہر والوں کا حال ظاہر ہے کہ بھلا ضعیف و دائم المرض اور غیر قابل جنگ و بیکار تو در کنار لیکن جوانان و طاقت مندان زمان کا یہ حال ہے کہ سوبھا کے لئے قبضہاے نقرہ و طلائی شمشیر ولایتی صفاہانی اور ہندوستانی دست و کمر میں ہیں لیکن حملہ کفار پر ایک بار کو بھی کبھی آمادہ نہ پایا بلکہ بہتیرے تو خواہان عملداری کفار نابکار [ہیں] اور خبر شکست کفار پر رنگ ان کے زعفرانی اور پریشان سے دکھلائی دیتے ہیں

نہایت افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے اکثر لوگوں کو اثر نمک و صحبت نصاریٰ ایسا چڑھ گیا ہے کہ اصلاً اثر اسلام گویا دل میں نہیں رہا کہ بیشتر دل سے خواہان نصاریٰ معلوم ہوتے ہیں۔ گو کہ زبان پر کیا مجال ہے کہ ایسا حکم بہ اعلان دھر سکیں۔ مگر اہل ایمان کو ان کے بشرہ سے صاف نمایاں ہو جاتا ہے لیکن انشاء اللہ قریب اپنی امیدوں سے یاس حاصل کریں گے ضعیف الایمان لوگ طول کشی جنگ پہاڑی سے بہت امید رکھتے ہیں، کہ خدانخواستہ ان کے خیالی پلاؤ پک کر ایک دن تیار ہوں لیکن بتائید قدرت کاملہ قادر علی الاطلاق امید بالکل یقینی واثق اہل ایمان والیقان کو یہ ہے کہ کوئی دن قریب انشاء اللہ اہل اسلام پہاڑی پر جلوس نہ کریں۔ اور تمام ضعیف الایمان کو وہاں بلا کر سلام کریں مگر کل امر مرہون بوقتہا وہ وقت ہیں اور کسی کو معلوم نہیں بحول قوت الٰہی وہ وقت جس گھڑی پہونچا ظہور اس کا نمایاں ہوگا۔

اندور

سنا گیا کہ سابق میں ایک عرضی مہاراجہ اندور کی کسی کاردار کی طرف سے حضور بندگان اقدس میں آئی تھی اب سنا گیا کہ خود ارادہ مہاراجہ کا واسطے حضوری بارگاہ اقدس کے ہے وہاں کے سب نصاریٰ مارے گئے بلکہ بعضے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ آٹھ نو ہزار آدمی سپاہ کے معہ خزانہ روانہ اس طرف کے کر دیئے اور بعضے کہتے ہیں کہ فوج ظفر موج افواج اندور کے ساتھ کر دی اور ایک شاہزادہ بھی اتفاق سے بعد جب آ گئے تھے ان کے تحت حکم کر کے روانہ کیا

اور خود بھی قریب روانہ ہوا اور پنڈاروں کو بھی بلایا ہے کہ وہ ہر طرف دوڑ کر کے جہاں تہاں صفائی کریں۔

ایران

لعضے لوگ پھر کہتے ہیں کہ لشکر ایران درہ بولان سے اوتر آیا امیر دوست محمد خاں نے بخوشی ان کو رستہ دیدیا لیکن بموجب مثل مشہور ہے کہ ہندی کی بامو جھی ہے بنیاد ہے اہل ہند کو تو جب یقین ہو جب کچھ آثار سامنے آویں مگر اور طرح کے آثار سے البتہ ایک قسم کا یقین دل کو اثر کرتا ہے کہ گویا خاص خبر صحیح ہو یا غیر صحیح خواہ بولان سے خواہ بمبئی سے خواہ سندھ سے بہر کیف یہ دل پر فی الجملہ غیر گزرتا ہے کہ فوج ایران البتہ آوے آئندہ العلم للہ والحکم للہ۔

ہانسی

تائید الٰہی اسے کہتے ہیں کہ شاہزادہ محمد عظیم دہاں بہت ہراساں اور پریشان تھا اقبال عدو مال بندگان اقدس کے یہ نشان نمایاں جاننا چاہیئے۔ کہ خود بہ خود رجمنٹ سواران موسوم بہ رجمنٹ اول رسالہ سکندر صاحب اور دو پلٹن منصورہ شیر دل پنجاب کی ان آپہونچیں اب انشاء اللہ ادھر کو بخوبی صفائی ہو جائے گی۔

ریواڑی

سنا گیا کہ راؤ تلارام نے بخوبی وصول زر وہاں کے علاقہ کا کیا ہے لیکن بہت افسوس ہے کہ یہاں نہایت کم داخل ہوا اگر وہاں کا روپیہ سب آجاوے تو تقسیم تنخواہ کے لئے بہت مفید ہے۔

میوات

وہاں میواتیوں نے اپنی عمل داری کر رکھی تھی اب وہاں کا انتظام ہوا تو سبیل زر باخوبی ہوگی زمینداران میوات کو شقہ کرامت مرقعہ بندگان حضرت ظل سبحانی کا حسب درخواست گورنر جنرل بہادر محمد بخت خاں کے جاری ہوا ہے کہ ہر دم سپاہ جمع کر کے واسطے دفعہ مخالفین کے کمر بستہ حاضر رہیں البتہ یہ امر مناسب ہوا۔

خلاصہ اخبار دربار در بار جہاں مدار مطلع حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فروغ خاندان عالیشان گورگانی چراغ دودمان بحضرت نشان صاحبقرانی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

روز شنبہ ۸ محرم

بندگان اقدس حضرت ظل سبحانی بعد ادائے فریضہ وسنت وتعقیبات وامتیاز بخشی نبض شناسی بہ احترام الدولہ بہادر تبرید نوش فرمائی بعد اس کے دربار در بار آراستہ ہوا فرزندان نامدار والا تمکین وافسران پلاٹن نامدار باریاب مجرا وحسب مراتب جاگیر ہوئے تحسین اور آفرین فرمائی۔

عرائض بھوپال وغیرہ جابجا کے مشرف بہ ملاحظہ ہوئیں۔ بہ صدور احکام مناسب شقہ کرامت مرقعہ ہر ایک کو جاری ہوئے۔

اسی تاریخ مرزا خدا بخش بہادر شاہزادہ واسطے لانے اور پیشکش کے جو والی جھجر سے ملتوی ہو رہا ہے۔ مامور ہو گئے شقہ جات جاری ہوئے اور مرزا قادر بخت بہادر رسالہ دار ہمراہی کے واسطے مراجعت کے شقہ جاری ہوا بعد فراغ دربار جہاں مدار شرف بخش محل معلے وزیبا بخش مائدہ طعام و بالش استراحت وآرام گاہ قیلولہ مسنونہ مرضیہ حضرت خیر الانام علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام الی یوم القیام۔

بعد فراغ نمازہائے ظہر و عصر و سنن وقتی جداگانہ بہ عرض حضوری اہل دربار مسند آرائے جہاں بانی ہوئے بعد سماعت وارشاد احکام انتظام جنگ وغیرہ مہام قریب شام بہ جلوہ انگیزی مرزا خضر سلطان بہادر و مرزا عبداللہ و مرزا قویاش بہادر و دیگر فرزندان نامدار والا تبار شرف بخشی محل معلے۔

روز یکشنبہ ۹ر

بعد ادائے فریضہ وسنت وغیرہ معمولات مستمرہ جلوہ آرائے دربار در بار عرضی محمد تقی خاں خلف مقرب الدولہ حیدری علی خاں مشعر ارادت وعقیدت وغیرہ مراتب۔ اور عرائض لوگوں کے مشرف بہ ملاحظہ ہوئیں۔

ایک سو ایک اشرفی معہ زنجیر فیل و ہودج نقرہ واسپ باساز نقرہ وقرآن شریف ساتھ عرضی رئیس بریلی کے معہ معتمدان رئیس ممدوح پیش ہوئی محمد نہال خاں وکیل رئیس رام پور بھی بانذر یک صد و یک اشرفی معہ عرضی حاضر ہوا۔ اس کی بھی نذر قبول مراحم

ہوئی۔ بعد برخاست دربار حسب معمولات مستمرہ کار فرمایا اور اخیر روز دیوانِ خاص میں جلوہ آرائے دربار و قریب شام داخل محل اقدس و حاضرین رخصت۔

روز دوشنبہ ۱۰

بعد ادائے فرائض و سنن و تعقیبات معمولی امتیاز الدولہ حافظ قطب الدین خاں دوغہ آثار شریف و نجیب الدولہ فوجدار خاں کو حسبِ معمول روز عاشورہ حکم محکم واسطے لانے تبرکات آثار شریف کے صادر ہوا۔ اور منتظر ورودِ تبرکات تسبیح خانہ میں تشریف فرما رہے اور تمام فرزندان نامدار و اراکین ذی اقتدار حضارِ دربار کمر بکر ایستادہ و حاضر انجام کار بعد ورودِ تبرکات پس از ختم درود و فاتحہ و سعادت اندوزی زیارت محبوبان حضرت رب الودود کے مرزا جہاں شاہ بہادر متولی مسجد اور حافظ قطب الدین داروغہ آثار شریف کو معہ حلف الصدق ان کے خلعت و طعام شیرینی حسب معمول مرحمت ہوئی اور چوڑھائے مردانہ و زنانہ حسب معمول قدیمانہ اطفال سادات کرام علی اجدادہم التحیۃ والسلام تقسیم ہوئے اور حکم بندوبست زنانہ صادر ہوا بعد اس کے تبرکات روانہ آثار شریف۔

اخیر روز بعد فرائض و سنن معمولی شقہ جات بنام مولوی لیاقت علی و رئیس احمد وغیرہ جاری ہوئے۔

روز سہ شنبہ

بعد فریضہ و سنت و تعقیبات معمولی و شرف بخشی نبض دبیر دربار دربار آراستہ ہوا ۹ افسران پلاٹن نے دربارہ تنخواہ عرض و معروض کی ارشاد ہوا کہ جس قدر ہوسکتا ہے عطا ہو گا پرورش ان کی بدل منظور حضور ہے۔ بعد اجرائے شقہ جات وغیرہ احکام برخاست دربار۔ اخیر روز بدستور دربار ہو بعد اس کے داخل محل معلّٰی۔

روز چہار شنبہ

بعد ادائے فرض سنت جلوہ آرائے دربار اور واسطے مدد خرچ فوج ظفر موج جنگی کے تقسیم کا حکم ہوا۔ چنانچہ حسب الحکم کچھ تقسیم عمل میں آئی۔ اخیر روز بھی بعد دربار و اجرائے شقہ جات سواری رخصت اور داخل محلِ اقدس۔

روز پنجشنبہ

بعد معمولات مستمرہ و نوش فرمائی تبرک مسند آرائے جہاں بانی وغیرہ مراتب حکمرانی پھر رونق بخش محل اقدس۔ اخیر روز بعد فراغ مراتب معمول و مستمرہ شقہ جات بہ دستخط مزین ہوئے اور تقسیم تنخواہ سکھان متعینہ مرزا قویاش بہادر کے مرشد زادہ آفاق مرزا ظہیر الدین بہادر کو شقہ جاری ہوا اور سواری رخصت بعد اس کے شرف بخش محل اقدس۔

جنگ پیش پا افتادہ

چار دن سے دن رات خوب لڑائی توپ و تفنگ کی ہو رہی ہے۔ کفار نے کئی مورچہ بنائے۔ ایدھر سے بھی کئی مورچے جلد بد بنے۔ چونکہ اخبار سوائے شہر کے باہر تو نہیں جاتا کہ ضرورت تفصیل کی واسطے ناظرین ناواقفین کے لازم ہو۔ اور شہر کے لوگ خود روزمرہ بچشم خود دیکھتے ہیں، تو کچھ ضرورت تحریر تفصیل کی نہیں معلوم ہوتی مجملاً اتنا بس ہے کہ انشاء اللہ صبح و شام تائید ایزدی تہار سے فتح اسلام و ہلاکت کفار نمایاں ہوتی ہے۔ اہل بصر و بصیرت کو ہر آن اور ہر لمحہ قدرت قادر علی الاطلاق کے نمودار ہے۔ اور ہر بات باعث عبرت اولوالابصار۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ وَاقْرَاْ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ اَبَابِيْلَ۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ٥

وَاذْكُرُوْا كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكُمْ بِفِرْعَوْنَ وَاَحْزَابِهٖ وَنَمْرُوْدَ وَاَصْحَابِ الْاَيْكَةِ وَثَمُوْدَ۔ اَيُّهَا الْاِخْوَانُ اُذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ وَلَا تَنْسَوْهُ فَيَذْكُرُكُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْسٰكُمْ وَاجْتَنِبُوْا عَنِ الْمَحَارِمِ وَالْمَآثِمِ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

لکھنؤ

سنا یا گیا کہ وکیل ریاست لکھنؤ کا ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور تاج اور کچھ جواہرات قریب کئی لاکھ روپے کی مالیت کے واسطے نذر و پیشکش حضور بندگان اقدس کے لایا ہے۔

باہتمام بندہ سید عبد اللہ مہتمم دہلی اردو اخبار میں چھاپہ ہوا۔

اشتہار

لکھنؤ

قطعۂ تاریخ آغاز

دہلی اردو اخبار

اخبار الظفر

شکریہ عنایاتِ الٰہی فتح خداداد و نصیحت

دوسرا حصّہ

اٹھارہ سو ستّاون کی دستاویزیں

دستور العمل کورٹ ایڈمنسٹریشن

بغاوت ہو یا انقلاب، اس کے جلو میں بدنظمی و بے انتظامی بھی دبے پاؤں ضرور آتی ہے۔ اٹھارہ سو ستاون کی بغاوت کے وقت دلی اور اس کے گرد و نواح میں بھی ان حالات کا پیدا ہونا قدرتی بات تھی۔ باغیوں میں جو صاحب فکر تھے، انھوں نے اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے ایسے نظام کو بروئے کار لانا ضروری سمجھا جس کی مدد سے ان علاقوں میں باضابطہ عمل داری قائم کی جا سکے، جو انگریزی اقتدار سے آزاد ہو چکے تھے۔ وقت کے اس اہم تقاضے کو پورا کرنے کے لئے انھوں نے ایک 'دستور العمل' یا کانس ٹی ٹیوشن مرتب کیا، جس کا روشن ترین پہلو یہ ہے کہ یہ دستور اپنے زمانے کے جدید ترین جمہوری تصورات پر مبنی تھا۔ اور اس اعتبار سے پیش نظر مسودے کو ہندستان کا پہلا جمہوری دستور قرار دینا غلط نہ ہوگا۔

اس دستاویز کا ایک قابل ذکر اور دل چسپ پہلو یہ بھی ہے کہ جس غیر ملکی حکومت کے خلاف یہ عظیم بغاوت برپا کی گئی تھی، یہ 'دستور العمل' اسی ملک کے جمہوری تصورات کا آئینہ دار تھا۔ یہ حقیقت اس بات کی بھی نشان دہی کرتی ہے کہ اس دستور کے مرتبین نے اپنے ذہن کے دریچوں کو کھلا رکھا تھا اور اپنے

دشمنوں کی بھی اچھی باتوں کو اپنی ہی کھوئی ہوئی دولت سمجھ کر قبول کر لینے میں انھیں کسی قسم کی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ اس سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے ذہن تعصب سے بری تھے۔

دستور العمل کی دستاویز کے سرسری مطالعے سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے مرتبین کے ذہن برطانوی دستوری تصورات سے صرف آشنا ہی نہیں تھے، بلکہ وہ انھیں برتنا بھی جانتے تھے۔ گورنر جنرل کی کونسل کے ڈھانچے اور اس کے طریق کار سے وہ کلی طور پر واقف تھے۔ انگریزی زبان کے الفاظ جس صحت و صفائی کے ساتھ اس دستاویز میں استعمال کیے گئے ہیں، اس سے یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ انگریزی بھی وہ ضرور جانتے رہے ہوں گے۔

یہ دستاویز نیشنل آرکائیوز کے اٹھارہ سو ستاون کے ذخیرے میں محفوظ ہے۔ اس کا خط بے حد شکستہ اور کرم خوردہ ہے۔ یہ پہلا ہی مسودہ تھا، اور اسی میں ترمیمیں بھی کی گئی تھیں، جو کہیں بین السطور میں اور کہیں حاشیوں میں درج ہیں۔ ان سب باتوں نے مل ملا کر اس کا پڑھنا مشکل تر بنا دیا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے یہ دستاویز اب تک کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہی ہے۔ ڈاکٹر سین کی "اٹھارہ سو ستاون" (انگریزی) میں اس کا عکس اور اس کے مختصر اقتباسات ضرور ملتے ہیں، لیکن اس کی اہمیت کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا ہے۔ اور شاید یہ ان کے لئے ممکن بھی نہیں تھا۔

یہ دستاویز کس نے یا کن لوگوں نے مرتب کی تھی، اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ 'اٹھارہ سو ستاون' کے سلسلے کے قدیم و جدید مورخین بھی اس باب میں خاموش ہیں۔ مولوی ذکاء اللہ نے ایک جگہ کورٹ کے قائم ہونے کا تو سرسری طور پر ذکر کیا ہے، لیکن 'دستور العمل' کے وجود سے وہ بھی بے خبر تھے۔

اس کے مرتب کئے جانے کی تاریخ کا بھی ہمیں علم نہیں ہے۔ لیکن یہ بات

قطعیت سے کہی جا سکتی ہے کہ بخت خاں کے دہلی آنے سے پہلے یہ دستور مرتب اور نافذ ہو چکا تھا۔ بخت خاں ۲ر جولائی کو دہلی پہنچے تھے۔ اس سے پانچ دن پہلے — ۲۸ر جون کی ایک دستاویز ملتی ہے، جس میں کورٹ نے فوجیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ شہر پناہ کے باہر قیام کریں۔ بخت خاں کی آمد کے بعد کونسل میں کچھ اضافہ ضرور ہوا تھا۔ اس سلسلے میں اخبار الظفر کا یہ بیان قابلِ ذکر ہے کہ بخت خاں نے آتے ہی جو کام کیے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ "افسران لایق شمول کونسل کو کونسل میں داخل کیا۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازاں جا کہ واسطے رفع برہمی سررشتہ ہا اور موقوفی بدانتظامی طریقۂ فوجی و ملکی[1] کے، مقرر ہونا ایک دستور العمل کا واجب اور مناسب۔ اور واسطے عمل در آمد دستور العمل کے اولاً معیّن ہونا کورٹ کا پر ضرور ہے۔ اس کے حسبِ ذیل قواعد مقرر کیے جاتے ہیں :-

۱- ایک کورٹ قائم کی جائے اور اس کا نام کورٹ ایڈمنسٹریشن یعنی جلسۂ انتظام فوجی و ملکی رکھا جائے۔

۲- اس جلسے میں دس آدمی مقرر کیے جائیں۔ اس تفصیل سے کہ چھ جنگی اور چار ملکی۔ اور جنگیوں میں دو شخص پلٹن پیادگان سے، اور دو شخص رسالہ ہائے سواران سے اور دو شخص سررشتہ توپ خانے سے منتخب کیے جائیں۔

۳- ان دس شخصوں سے ایک شخص باتفاق غلبہ آرلئے پریسیڈنٹ یعنی صدر جلسہ اور ایک شخص وائس پریسیڈنٹ یعنی نائب صدر جلسہ مقرر ہو۔ اور رائے صدر جلسہ کی برابر دو رائے کے قرار پاوے گی۔ اور ہر ایک سررشتہ میں بہ قدر ضرورت سکتر [سکریٹری] مقرر کیے جائیں۔ اور پانچ کس پر جلسہ کورٹ کا ہووے۔ خاص کام ...[2] ہمراہ کے ہوا کرے۔

۴- ان دس شخصوں کے مقرر ہونے کے وقت حلف ان باتوں کا لیا جائے کہ کام کورٹ کا دیانت اور امانت سے بلا رورعایت کمال جاں فشانی اور غور و فکر سے سرانجام کریں گے، اور کوئی دقیقہ متعلقہ انتظام سے فروگذاشت نہ کریں گے۔ اور حیلتاً اور صراحتاً

---

[1] ملکی یعنی سول۔
[2] اس جگہ دو لفظ پڑھے نہیں جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخذ و جبر یا رعایت کسی طرح کی کسی لحاظ سے وقتِ تجویزِ انتظام کورٹ میں نہ کریں گے، بلکہ ہمیشہ ساعی سرگرم ایسے انتظام امورات سلطنت میں مصروف رہیں گے کہ جس سے استحکام ریاست اور رفاہ اور آسائش رعیت ہو۔ اور کسی امر مجوزہ کورٹ کو بے اجازت کورٹ اور صاحب عالم[1] قبل اجرائے اوس کے صراحتاً یا کنایتاً کسی پر ظاہر نہ کریں گے۔

۵۔ انتخاب اشخاص کورٹ کا اس طریقہ سے کہ غلبہ آرائے سے دو دو شخص پلٹن پیادگان اور رسالہ ہائے سواران سے اور سررشتہ توپ خانہ جنگی سے، جو قدیم الخدمت اور ہوشیار اور واقف کار، اور لائق [اور] عقیل ہوں کئے جاویں۔ اور اگر کوئی شخص ہوشیار بہت، اور عقیل اور فہیم اور لائق انصرام کار کورٹ ہو، اور شرط قدیم الخدمتی کی اوس میں نہ پائی جائے تو صرف اس صورت میں بھی ایک امر خاص مانع تقرر ایسے شخص کا نہ ہو گا۔ اور اسی طرح تقرر چار شخص ملکی کا بھی عمل میں آوے گا۔

۶۔ بعد مقرر ہونے دس شخصوں کے اگر کوئی شخص جلسہ انتظامِ کورٹ میں رائے اپنی کسی امر میں، ایسی کہ خلاف دیانت اور امانت یا محمول اوپر رعایت کسی کے ہووے گا تو بعد کامل غلبہ آرائے کورٹ سے وہ شخص علیحدہ کیا جائے گا۔ اور دوسرا شخص حسب قاعدہ پانچویں بجائے اوس کے انتخاب ہو۔

---

[1] مرزا ظہیر الدین کمانڈر انچیف

۷- جو امورات انتظام کے پیش آدیں اول تجویز اون کی کورٹ میں ہووے۔ بعد مرتب ہونے رائے غلبہ آرائے کورٹ سے واسطے منظوری پیش گاہ حضور صاحب عالم بہادر میں پیش ہو۔ اور بعد منظوری صاحب عالم بہادر کے اطلاع رائے کورٹ سے حضور والا میں ہوتی رہے گی۔ اور کورٹ تحت حکومت صاحب عالم بہادر کے رہے گی، اور کوئی امر امور انتظام جنگی اور ملکی بے تجویز کورٹ اور بلا منظوری صاحب عالم محتشم الیہ اور بلا اطلاع حضور والا قابل اجرائے نہ ہو گا اور درصورت اختلاف رائے صاحب عالم بہادر بعد تجویز ثانی کورٹ وہ رائے، بہ حالت اختلاف بہ وساطت صاحب معظم الیہ پیش گاہ حضور ظل سبحانی میں پیش ہو۔ اور اس میں حکم حضور کا ناطق ہو گا۔

۸- کورٹ میں سوائے اشخاص مقررہ جلسہ کے کوئی شخص غیر شریک جلسہ اور حاضر نہ ہو گا۔ مگر صاحب عالم بہادر اور حضرت ظل سبحانی رونق افروز ہونے کا اختیار رکھیں گے۔ اور جب اشخاص متعینہ کورٹ میں سے، بہ عذر قوی لائق پذیرائی ایک شخص اپنی تعداد زمرۂ مقرری سے، حاضر جلسۂ کورٹ نہ ہو سکے تو رائے غلبہ آرائے اشخاص ما بقی حاضرین جلسہ کی بہ منزلہ رائے کل جلسۂ کورٹ کے متصور ہو گی۔

۹- جب کوئی شخص کورٹ میں سے بہ نسبت کسی امر کے رائے [تجویز] اپنی پیش کرنی چاہے تو اولاً اتفاق ایک رائے دوسرے شخص کورٹ کا بھی کرلے اس وقت رائے اپنی متفق علیہ دو شخص کورٹ کے پیش کرے۔

ل۵ بہادر شاہ بادشاہ

۱۰۔ جس وقت کوئی امر کورٹ میں موافق قاعدہ نویں کے پیش ہو تو اول پیش کرنے والا تقریر اپنی کورٹ میں بیان کرے اور جب تک بیان اس کا تمام نہ ہو کوئی شخص اوس میں دخل نہ دے۔ اہل کورٹ میں سے اگر کسی کو کچھ اعتراض ہو تو وہ بھی اپنا اعتراض ظاہر کرے۔ تا تمام ہونے اوس کے بھی کوئی دخل نہ دے۔ اگر معترض پر کوئی تیسرا شخص تقریر اپنی درباب اصلاح یا ترمیم کسی طرح کی کمی بیشی کے ساتھ پیش لاوے، اور ما بقی اہل کورٹ کو سکوت ہو تو ہر ایک اہل کورٹ اپنی اپنی رائے علیحدہ لکھیں۔ بعد ملاحظہ بہ موافق قاعدہ آٹھویں کے غلبہ آرائے پر عمل ہوگا۔ اور بعد منظوری ہر ایک سررشتہ کے سکتروں کے پاس بھیجی جاوے۔

۱۱۔ اور ہر ایک سررشتہ فوج سے جو اشخاص حسب قاعدہ دوسرے کے منتخب کیے جائیں جاویں گے، وہی اشخاص اس سررشتہ کے منتظم اور منصرم مقرر کیے جاویں۔ اور اُن کے تحت میں چار آدمی کی کمیٹی حسب طریقہ قاعدہ چوتھے کے قرار پاوے۔ اور بقدر ضرورت

اس کمیٹی میں سکرتر مقرر ہوں۔ اور جو رائے اس کمیٹی میں غلبہ آرائے سے مرتب ہووے، وہ رائے بہ ذریعہ اون ہی تحصیل افسر کمیٹی کے، کورٹ میں پیش کی جاوے۔ اور کورٹ سے موافق قاعدہ ساتویں کے عمل میں آوے۔ اور یہی طریقہ ہر ایک سرشتہ فوجی اور ملکی میں مرعی کیا جاوے۔

۱۲- ہر وقت بہ مقتضائے مصلحت کورٹ کو اصلاح اور ترمیم قواعد دستور العمل ہذا کا غلبہ آرائے سے اختیار حاصل ہے۔

(۳)

لتہ

ص[۱]

حکمنامہ

بنام افسران پلٹن ایک زندر[۲]

چوں کہ بسبب فرود آمدن پلاٹن جنگی اندرون شہر بربادی شہر منصور است، بنابران بالیشان زیب ارقام می رود کہ افسران ہر پلاٹن ہمراہ سالار خود خیمہ ہاے خود بیرون شہر زنند و نیز نسبت برخوردار کامگار مرزا محمد ظہیر الدین بہادر سپہ سالار کل افواج حکم فیض شیم ہمیں مضمون صادر شدہ است۔ برخوردار کامگار نیز ہمیں حکم بالیشان خواہند رسانید و ہمہ فرزندان نامدار سالار پلاٹن ضرور بالضرور بیرون شہر خیمہ ہاے خود خواہند زد کہ بموجب آں تعمیل حکم نماید کہ موجب خوشنودی خاطر والا منصور است۔

بست و نہم رمضان سنہ ۲۱ جلوس معلیٰ

[مطابق ۲۴ مئی ۱۸۵۷]

---

[۱] ص کا نشان بہادر شاہ کی خاص مہر تھا۔

[۲] الکزنڈر۔

(۳)

لہ

بادشاہی

مہر ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی لہ

فدوی خاص لائق العنایات والاحسان اسد الدولہ ممتاز الملک محمد عبدالرحمن خاں بہادر ہزبر جنگ مورد تفضلات بودہ بداند

چوں کہ از ظہور اکثر امور نا ملایم و بسبب کبر سن مبارک و ضعف، خواہش ملک و مال نماندہ ۔ چناں چہ دریں وقت غیر از اکتساب سعادت رضائے خالق کائنات مصرف لبقیۂ حیات عبادات تمنائے نیست ۔ لہذا ارادہ مصمم است کہ عنقریب بہ لباس درویشی دریں رنج و دل ریشی اولاً مع کل خاندان تیموریہ بہ درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ العزیز رسیدہ ۔ بعد انصرام سامان سفر حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً

لہ یہ نقل شقہ ہے جو دار الانشا میں رکھی گئی تھی ۔ اس پر مہر نہیں ہے ، بلکہ مہر کی عبارت لکھی ہوئی ہے ۔

روانگی .... بہ عمل آید۔ زیرا کہ دنیا و ما فیہا در پیش ہمت والا نہمت اعتبارے واقعی نمی دارد لہٰذا زیب ارقام می رود کہ ان فدوی بہر نوعے کہ ممکن باشد ہمراہان و رفقائے معتبر خود از سوار و پیادہ زود تر حاضر حضور فیض گنجور گردد و ہم رکاب سعادت انتساب تا بدرگاہ موصوف بودہ بحفاظت جملہ اسباب و اثاث البیت ہمہ سلاطینان در آنجا رساند و نیز بقیہ اسباب گراں کہ دریں وقت ہم راہ بردن نتواں اند و در قلعہ مبارک بمساکن خودہا بگذارند بنا بر این بعض از سپاہ خود ہمراہ ملازمان شاہی متعین سازد و ہم بنا بر استحفاظ بندگان قدسی تا نعمان ... دایر دولت بسوئے بیت اللہ شریف بمقام درگاہ موصوف بنا بر چندروز جمعیت مناسب گذاشتہ۔

[تاریخ ندارد][1]

---

[1] یہ شقہ ۵ر۶ر شوال مطابق ۲۹ر۳۰ر مئی ۱۸۵۷ء کو لکھا گیا ہوگا۔ دیکھیے اسی کتاب کا صفحہ ۱۲۲ — "خلاصہ اخبار فلک اقتدار سلطانی"۔

(۴)

حکم نامہ

بنام کل افسران پلٹن و رسالہ ہائے جو دھاوہ پر نہیں گئے

مہر کچہری سپہ سالار بہادر

باوجود اس قدر تاکید اور نیز اس بات کے کہ یہ لڑائی اوپر دین ایمان کے شروع ہوئی ہے، تم لوگ دھاوے پر نہیں گئے اور باغوں میں اور دوکانوں میں اور نیز دیگر مکانات میں سپاہیان تمھارے پوشیدہ جان چھپائے پڑے ہوئے ہیں، اور حضور والا نے اپنے نمک کی قسم دلادی ہے کہ سب پلٹن جا کر دھاوہ کریں اور کافران کو نیست و نابود کریں۔ لیکن تم کو ذرا بھی خیال نہیں۔ افسوس آتا ہے کہ دین وایمان پر تو یہ معرکہ شروع ہوا اور حضور والا نے پرورش کری اور پھر بھی دھاوہ پر نہیں جاتے۔ اب مکرر سہ کرر لکھا جاتا ہے کہ اس وقت دھاوے پر چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ سب کو خوب طرح سے معلوم ہے اور تم نے بچشم خود دیکھ لیا ہے کہ جو جو پلٹنن باوجود تاکید مورچہ پر نہیں گئے سو ان کا چھٹہ کل سے ملنا موقوف کیا جاوے گا۔ اور کچھ بہتری نہ ہوگی۔ ۳۰ر شوال سنہ ۲۱

[مطابق ۲۳ر جون ۱۸۵۷ء]

اور مکرر آں کہ جو جو سواران و بلاٹن آج کی تاریخ اور پہلے اس سے جاں فشانی اور تندہی کری ہے، دربار سلطانی سے کمال اون کی نسبت پرورش اور سرفرازی اور انعام عطا ہوگی۔ اور حضور والا کمال رضامند ہوئے ہیں۔ فقط

تحریر مرقومہ بالا
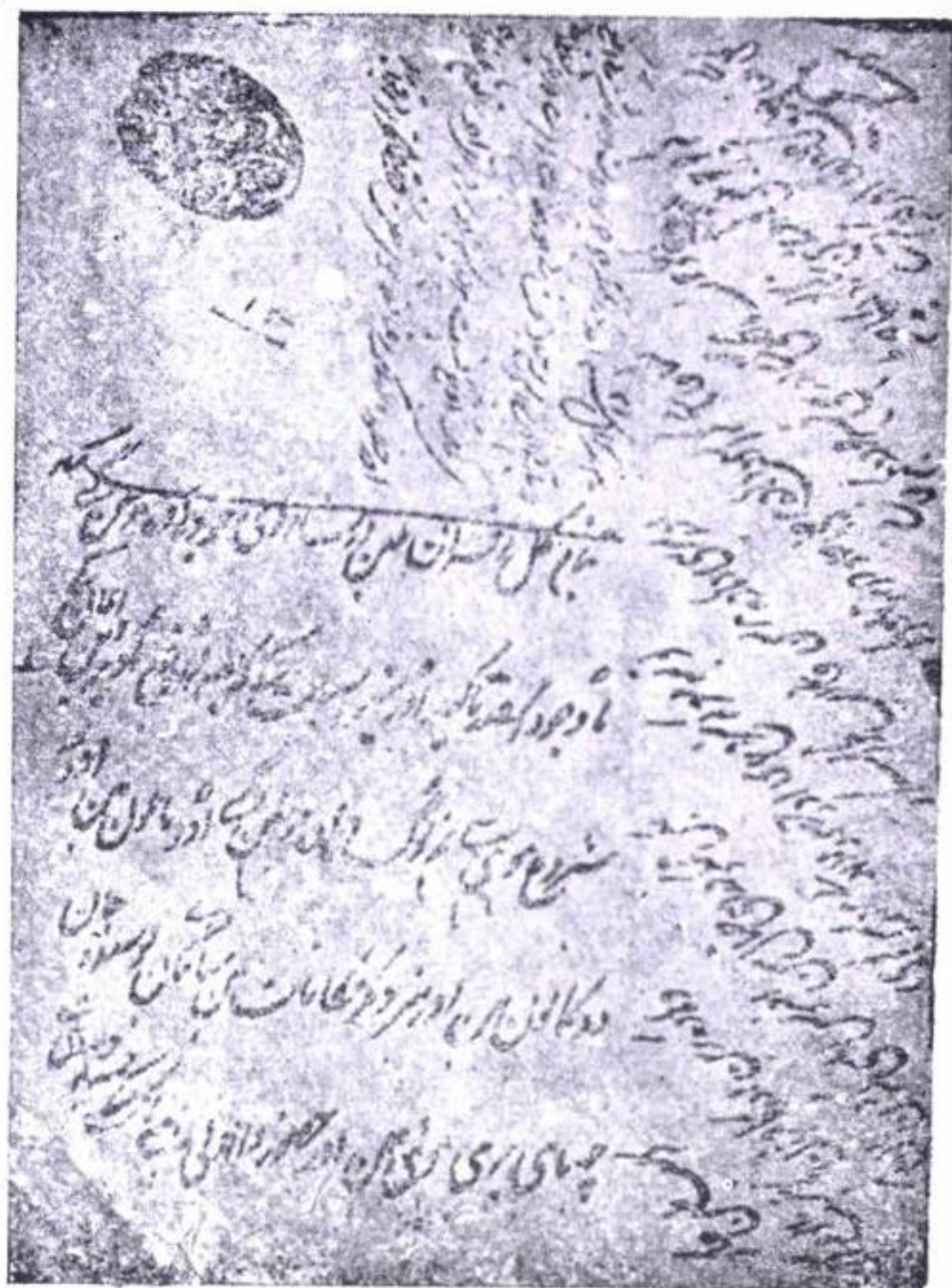
(۵)

مہر دارالانشا خاص حضور والا

فدوی سیادت نشان جمیل الدین خاں معلوم نماید۔
عرضی الیشان متضمن باستدعائے اجازت اجرائے پریس اخبار بملاحظہ قدسی گذشت و بمقتضائے مراحم خسروی در پیش گاہ حضور والا منظور گشت۔ لہٰذا حکم والا عز ارقام می شود کہ باطمینان تمام اجرائے اخبار نماید ولیکن احتیاط بسیار دریں معنی بکار برد کہ خبر غلط مندرج و عبارت و مضمونش خلاف واقع نباشد وکنایتاً و صراحتاً ہتک حرمت کسے از عزت داران و سکنائے شہر منظور نباشد۔
مرقوم غرہ ذیقعدہ ۲۱ سنہ معلیٰ
[مطابق ۲۴ جون ۱۸۵۷ء]

(۶)

حضرت جہاں پناہ سلامت

بعد عرض
می رساند

شفقہ کرامت مرقعہ در بارہ خوش نودی مزاج فیض امتزاجِ
حضور نزول اجلال آورد ہ

سر احقر با وج عزت افراخت بدست مرحمت از خاک برداشت

جہاں پناہا از اقبال بندگان شاہی لبیارے کفرہ بدکیش را
فوج ظفر موج وغازیان دین الہدیٰ واصل دار البوار و داخل
جہیم و نار کردند و بعونہ تعالیٰ بعضے از فوج نصرت موج جاں نثار
بندگانِ شاہی بودہ در جوار رحمت الٰہی پیوستند وجملہ
صحیح وسالم آمدہ کوسِ فتح بر روئے دوستاں زدند۔ فقط
الٰہی آفتاب دولت و اقبال شاہی تاباں و درخشاں باد

عرضی مرقومہ ۱۶ ذی قعدہ سنہ ۲۱ جلوس معلیٰ
[مطابق ۹ جولائی ۱۸۵۷ء]

۱۲۷۳
محمد بخت خاں
سپہ سالار افواج

حضرت جهان پناه سلامت

فدوی عرض می‌رساند

شقه کرامت رقعه درباره خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور پرنور

اجلال آورده بود به سر احقر تا اوج عزت افراخت بدست مرحمت

جهان پناها از اقبال بندگان شاهی بسیاری کوه مذبحش را فوج ظفر

و غازیان دین الهدی واصل دار البوار و داخل جهنم و نار گردیدند و بعونه تعالی

بعضی از فوج نصرت موج جان نثار بندگان شاهی بوده در جوار رحمت الهی

پیوستند و جمله صحیح و سالم آمده کوس فتح و فیروزی زدند فقط الهی آفتاب

دولت و اقبال شاهی تابان و درخشان باد

(۷)

مہر کچہری سپہ سالار بہادر

تجویز کورٹ

چاہئے کہ سب افسران پلٹن و رسالہ ہا و توپ خانہ سب کو اس حکم سے خبر دی جاوے کہ جو عہدے دار و سپاہی وقت لڑائی کے اپنے سکشن و کمپنی و پلٹن چھوڑ کے لوٹ کی تلاش میں جاوے گا، وہ شخص کورٹ کی تجویز سے سزا پاوے گا۔ اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ جو اسباب و مال لوٹ میں کوئی شخص لاوے گا وہ اسباب و مال سرکار میں داخل ہو جاوے گا، صرف اس واسطے کہ آئندہ کوئی لوٹ نہیں کرے گا۔ فقط۔

۱۶ ذی قعدہ سنہ ۲۱

(۸)

صاحب عالم بہادر سلامت

حسب الحکم بندگان عالی کے تمام پلاٹن میں منادی کرادی گئی کہ جو کوئی عہدیدار ہو یا سپاہی اگر کسی کا مکان اوجاڑ کر یا پیٹ وغیرہ سے لکڑی اور بلی بانس وغیرہ بلا اجازت لے آوے گا تو اوس کو سخت سزا ملے گی۔ بلکہ فوج سے نکال دیا جاوے گا۔ اطلاعاً گزارش کیا۔ فقط

۲۰ ذی قعدہ ۱۲۷۳ ہجری
[مطابق ۱۳ جولائی ۱۸۵۷ء]

۱۲۷۳ھ
محمد بخت خاں
سپہ سالار افواج

(۹)

سالار بہادر
مہر کچہری
سنہ ۱۲۷۳ھ

فدوی خاص لایق العنایت والاحسان محمد بخت خاں عمرہ بہادر سواد نصرت اللہ وارہ
آج گورے لڑتے ہوئے مٹھائی کے پل پر کر جس جگہ مورچہ ہمارا لگا ہوا
تھا، آگئے ہیں۔ اس واسطے تم کو زیب ارقام ہوتا ہے کہ تم آج
اپنے کمپو کا بندوبست کماحقہ باہر شہر کے رکھو اور تمام رات
بہت ہوشیاری رکھنی چاہئے۔ اور کچھ آج رات کی نوکری
کے انتظام پر خیال نہ کرنا چاہئے۔ اور جو کچھ مدد اور درکار ہو
تو مورچہ عید گاہ سے بھی کر لینا۔ زیادہ تفضلات فقط
مرقوم ۲۱ ذی قعدہ سنہ ۲۱ جلوس
[مطابق ۱۴ جولائی ۱۸۵۷ء]

مورخہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ

(۱۰)

حضرت جہاں پناہ سلامت

بعز عرض می رساند

عرصہ چار روز کا ہوا کہ فدوی طرف مورچہ لسبئی کے دھاوہ کو مع جمعیت یک صد سوار الہ بخش کے گیا تھا۔ وہاں پہونچ کر فدوی نے خبر پائی کہ پہاڑی کی طرف اسباب انگریزوں کا مورچہ لسبئی میں آ رہا ہے وجمعدار گڑھی ہرسرو کا ہم راہ اسباب انگریزوں کے تھا۔ فدوی اسباب کو دیکھ کر اور اون پر دھاوا کر کے جملہ اسباب انگریزوں کا چھین لیا۔ وہ اسباب قسم ڈیرہ و خیمہ و ظروف ہاے [ظروف ہا] وغیرہ کے ہے۔ مورچہ دہول کوٹ میں رکھا ہے۔ اور قریب دس پندرہ ہزار کے روپیہ بھی وہاں موجود ہے۔ امیدوار ہوں کہ ایک ضرب توپ فدوی کو حضور سے مرحمت ہووے تا کہ جملہ اسباب و میلخان مذکورہ ہمراہ خود گرفتہ بحضور والا حاضر شوم۔ اسی واسطے ضرب توپ چاہتا ہوں کہ موضع لسبئی وغیرہ پانچ چار گانو [گاؤں] گرد و نواح کے جمع ہو رہے ہیں بخیال جنگ و فساد کے۔ درخواست ایک ضرب توپ کی چاہتا ہوں اور ایک ضرب توپ شکستہ گوڑگانو کی آئی ہوئی۔ انگریزوں کے مورچہ لسبئی میں رکھی ہوئی ہے۔ وہ بھی ہمراہ لے آوں گا۔ واجب تھا عرض کیا۔ آفتاب سلطنت جہاں بانی تاباں باد

عرضی

فدوی محمد خاں رسالہ دار رسالہ سیوم ہندوستانی

مورخہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۲۷۳ سنہ ہجری

[مطابق ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء]

(۱۱)

جہاں پناہ سلامت

بعز عرض
می رساند

جہاں پناہا بخدا از عرصہ ہفتہ دعشرہ در بند وبست رفتن علی پور ازراہ باغپت مصروف می بودم و بری روز راعزم بالجزم شدہ بود۔ درین مابین حکم نامہ صاحب عالم مرزا مغل محترمی بدیں معنی کہ تا تیار شدن باروت دو سہ یوم را توقف بایدنمود چوں خاطر صاحب عالم محتشم بطبیب خاطر عزیز ومنظورم بود چار ناچار بار بستہ را بکشادم۔ امروز بہ نمک حضور در ہمیں مشورہ با فسران ہمراہی خود مشغول بودم کہ ناگاہ شقہ لامع النور مشعر بر ترغیب وتحریص دادن خانہ زاد برائے رفتن علی پور شرف اصدار فرمودہ افتخار کونینم بخشید۔ بہتر دہلی را بحفاظت خدا عز شانہ بسپردہ انشاء اللہ تعالیٰ مع جمعیت آمد بریلی ازراہ باغپت بمعبر کونا یہ عبور نمودہ اولاً بہ سونی پت وبعد ازاں بہ سڑک پختہ افتادہ بہ علی پور خواہم رفت۔ دریں آمد وشد انسداد رسد کفاران بدآہنگ قطعی بہ ظہور خواہد آمد۔ زیادہ حد ادب۔

عرضی

فدوی خاص لارڈ گورنر محمد بخت خاں

معروضہ ۲ ماہ ذالحجہ ۱۲۷۳ سنہ ۲۱ معلّی

[مطابق ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء]

محمد بخت خاں سپہ سالار افواج
۱۲۷۳

(۱۴)

مہر کچہری سپہ سالار بہادر

حکمنامہ

بنام جملہ افسران پلٹن و رسالہ دروازہ ہائے شہر

چوں کہ حضور کو منظور نہیں ہے کہ شہر میں گاؤکشی ہونے پاوے
لہذا واسطے بند و بست اس امر کے سب کو اصدار حکم ہوتا ہے کہ
تاریخ امروزہ سے تاریخ دہم ذی حجہ سنہ ۲۱ جلوس روز شنبہ
عید الفطر [کذا] تک کوئی قصاب مادہ گاو یا نر گاؤ شہر میں نہ
لانے پاوے تاکہ یہ امر ظہور میں آوے۔ اور بند و بست بھی
اس امر کا رکھو کہ کوئی شخص ایسا نہ کرنے پاوے۔ تاکید جانو۔

مرقوم ۸ ذی حجہ سنہ ۲۱ جلوس

[مطابق ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء]

(۱۳)

حکم نامہ

بنامِ افسران پلٹن و رسالہ و توپ خانہ

آپ کو لکھا جاتا ہے کہ آج تمام کمپو کا جرنیلی پریٹ ہوگا۔ تین بجے تیاری چار بجے جابجا جمع ہوں گے۔

بزن پہلا گرجا گھر کے پاس کمانیر
جرنیل طالع یار خاں و دبرگیڈیر شیو بخش مصر

بزن دوسرا اجمیری دروازہ
کمانیر جرنیل ٹھاکر... و برگیڈیر شیو چرن سنگھ

بزن تیسرا اجمیری دروازہ
جرنیل... لال مصر و برگیڈیر جیوا رام

کمپو بریلی سڑک پر اپنی جگہ
جرنیل محمد بخت خاں

کمپو نیمچ اپنی جگہ سڑک پر
جرنیل سدھاری سنگھ و برگیڈیر ہیرا سنگھ

اس لکھے کے موافق سب بزن اپنی اپنی جگہ پر جمع ہو جاویں۔ بزن کمانیر کو چاہیے کہ اپنے اپنے بزن کو جما کر تیار رکھیں کہ مابدولت و اقبال واسطے ملاحظہ کے سوار ہو کر تشریف لاویں گے۔ فقط مرقوم ۱۳ ذی حجہ سنہ ۲۱

[مطابق ۱۴ اگست ۱۸۵۷ء]

(۱۴۱)

مہر[1]

حکم نامہ بنام افسران پلٹن و رسالہ و توپ خانہ

جو اشتہار بیچ حفاظت مکان اور ناموس احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خاں حضور سے جاری ہوا، اور کورٹ [میں] پیش ہوا دستخط افسران جو حاضر تھے ہو گئے ہیں۔ اب تم کو لکھا جاتا ہے کہ اپنی اپنی اطلاع یابی اوپر اشتہار مہری حضور والا اور ہمارے [اشتہار] پر اپنے اپنے دستخط کر دو۔ تاکید جانو۔

[تاریخ ندارد[2]]

---

[1] مہر صاف پڑھی نہیں جاتی۔ [2] اس دستاویز پر تاریخ درج نہیں ہے۔ گمان غالب ہے کہ یہ حکم نامہ ۱۶ر ذی حجہ اور ۲۰ر ذی حجہ (۷ر اگست اور ۱۱ر اگست ۱۸۵۷ء) کی درمیانی تاریخوں میں جاری کی گئی ہو گی۔ دیکھیے اس کتاب کے صفحہ

حضرت جہان پناہ سلامت

عرض

میرساند

آنچه که فرمان قضا جریان حضور وارسید فدوی خاص در بندوبست آن است و اینوقت چند

قطعه حکمنامه از فدوی رسید که دهلی منوّر علی صاحب بحضور لامع النور جاری آن خوانده نمود و

حکم [illegible] شد بنام صاحب عالم مرزا محمد ظهیر الدین صاحب بهادر شرف نفاذ یابد که فدوی خاص لارڈ

گورنر محمد بخت خان [illegible] و رساله وغیره که درخواست نماید بلا تأمل زود تر [illegible] عذر از پیشگاه صاحب

عالم بهادر مرحمت شود بعد از زودتر بندوبست کرده شود

فدوی خاص محمد بخت خان [illegible]

فدوی محمد بخت خان

(۱۵)

لہٗ

حضرت جہاں پناہ سلامت

بعد عرض می رساند

انچہ کہ فرمان قضا جریان حضور والا رسید، فدوی خاص دربند وبست آں است وایں وقت چند قطعہ حکم نامہ نزد فدوی رسید کہ مولوی سرفراز علی صاحب بحضور لامع النور بیان آں خواہند نمود دیگر آں کہ یک قطعہ شقہ بنام صاحب عالم مرزا ظہیر الدین صاحب بہادر شرف نفاذ یابد کہ فدوی خاص لارڈ گورنر محمد بخت خاں ہر پلٹن ورسالہ وغیرہ کہ درخواست نماید، بلا تعلل [تامل] زود تر بے عذر از پیش گاہ صاحب عالم بہادر مرحمت شود کہ زود تر بند وبست کردہ شود۔

عرضی

فدوی خاص محمد بخت خاں لارڈ گورنر

مورخہ ۲۳ ذالحجہ

[مطابق ۱۴ اگست ۱۸۵۷ء]

[دستخط] محمد بخت خاں
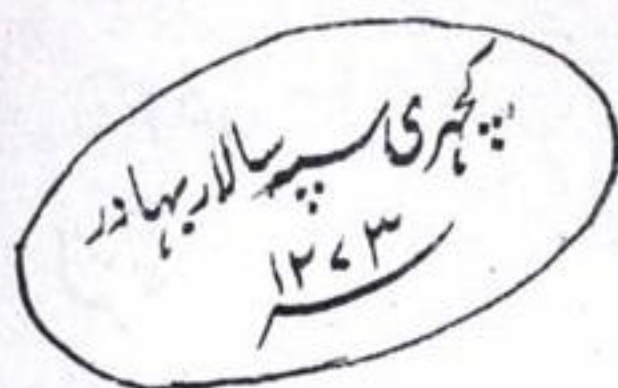
(۱۶)

بنام جملہ افسران رسالہ و پلاٹن و توپ خانہ

حسب الاحکام قضا فرجام حضرت جہاں پناہ سلامت کے تم لوگوں کو لکھا جاتا ہے کہ جو شخص فتح باب اوپر پہاڑی کے ہوگا عال و اسباب لوٹ پہاڑی کا سوائے مال میگزین و اسپان توپ خانہ کے بالکل اون لوگوں کو سرکار فیض آثار سے ملے گا۔ چاہئے کہ پہاڑی فتح کرنے میں دل و جان سے کوشش و جاں نثاری کریں، اور کمر ہمت کی خوب مضبوط کر کے باندیں [باندھیں] اور سوائے اس کے انعام بہادری درجہ بہ درجہ اور ٹکٹ [سارٹی فیکٹ ؟] وارثان حقیقی اون کے کو، کہ جو لوگ لڑائی میں شہید یا جوجھ جاویں گے، سرکار سے ملے گا۔ اور مضمون اس حکم نامے کا تمام شہر دہلی خاص اطراف و جوانب و پلاٹن و رسالہ و توپ خانہ ہائے جنگی میں مشتہر منادی کرائی جاوے۔ اور سب لوگ ہر چہار طرف سے ہندو مسلمان پہاڑی کے اوپر دھاوا کریں کس واسطے کے [کہ] یہ لڑائی دین کی ہے، ملازم و غیر ملازم پر کچھ ختم نہیں ہے، سب کو ہمت و جواں مردی اور شجاعت کے اسباب میں کرنا چاہئے۔ اور وقت ہمارے دھاوا بھیجنے سے لکھا جاوے گا [کذا] اور جاننا چاہئے کہ تمام افواج ایسا ہوشیار رہے (دیری نہ ہو) کہ خبر دینے کے ساتھ دیری نہ ہووے حکم جاری ہونے ساتھ سب لوگ تیار ہو کر دھاوا کریں گے۔ اور سرداران کو چاہئے کہ اپنی اپنی فوج کو دستور موافق
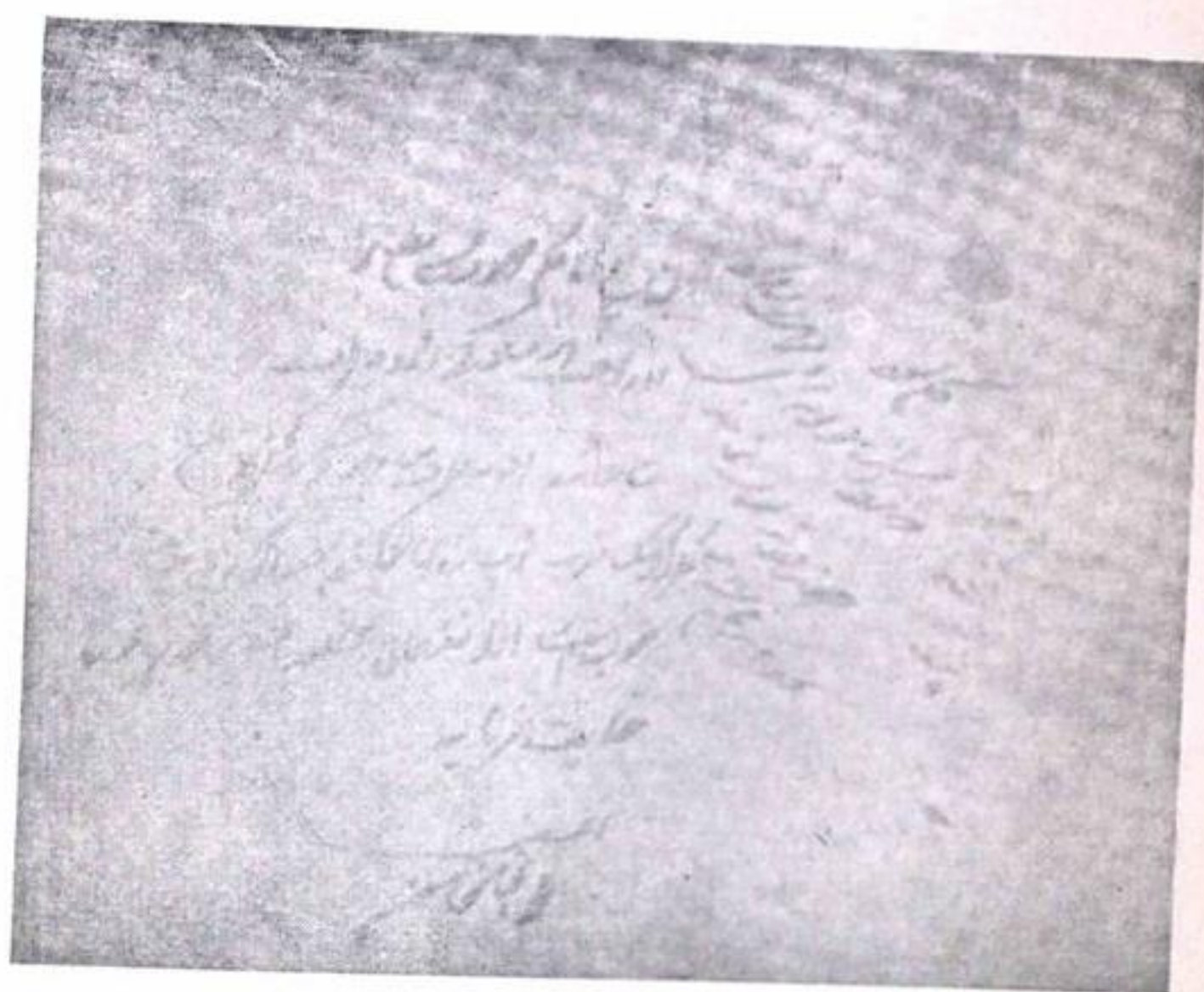
صاحب عالم بہادر سلامت

بعد عرض

اسوقت مصالح توپ ... روانہ فرماؤ اور ...

... اور ... اپنی ... خاطر کی ... اور مصالح روانہ ...

فرانسیسی ... توپ ...

جما کے لے چلے اور

جما کے لے اور سب چھوٹے عہدے دار و سپاہی کو چاہئے کہ اپنے سردار میں کے حکم میں
دل و جان سے کوشش کریں، اور یہ اپنے دل میں سمجھیں کہ کام ہم لوگوں کا
ہے۔ اپنی طرف سے اگی سورت ساتھ بہادروں کے۔ اور وقت طیاری کے،
یا چلنے راستہ کے، یا پہنچ جانے پہاڑی تک وقت دھاوا کے سب
لوگ چپ رہیں اور آواز موہنہ سے نہ بولیں، اور آواز بولنے کی حوثہ
سے نہ آوے

۱۶ محرم سنہ ۲۱ جلوس

حکم شد

سر رشتہ بنام محمد بخت خاں کے لکھا جاوے کہ بموجب
لکھنے تمہارے کے دھاوا پانچ بجے ہوگا۔ بندوبست
کر دیا گیا۔ واسطے اطلاع لکھا گیا ہے۔

۹ محرم ۲۱ جلوس

پروانجات بنام پلٹن نوشتہ شد

(۱۷)

صاحب عالم بہادر سلامت

بعد عرض
می رساند

مورچہ کفاران بد شعار کا طرف کرسیہ باغ [قدسیہ باغ] کے پاس لکڑی والوں کے تیار ہوتا ہے۔ اور ایک کچھ تدبیر اندرون شہر سے نہیں کرتے ہیں لہٰذا یہ خدمت بندگان والا کے عرض رسا ہوں کہ کمپو اندرون شہر کو بہ طرف کرسیا باغ [قدسیہ باغ] کے روانہ فرماویں۔ تاکہ مورچہ کفاران کو بندش کرنے نہ دیوے۔ اور اگر خدانخواستہ مورچہ کفاران تیار ہو جاوے گا، تو ٹوٹنے پل کا بہت اندیشہ ہے اور اس طرف سے خاطر جمع فرماویں کہ مورچہ کفاران کا ہٹا دینا ہے۔ مکرر آں کہ کفاران ایک توبہ [توپ ؟] اوپر مورچہ باغ مذکور کے نہیں لائیں ہیں، اور جس وقت توپ ان کی آجاوے گی تو گولہ ہائے اندرون قلعہ معلی کے متواتر پہنچیں گے۔ اس کی جلد تر تدبیر فرماویں۔ اس کار میں تساہلی ایک لمحہ نہ کریں۔

عرضی فدوی محمد بخت خاں بہادر از مورچہ
معروضہ ۱۹ محرم سنہ ۲۱ جلوس
[مطابق ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء]

(۱۸)

لہ

کچہری سپہ سالار بہادر
۱۲۷۳

حکمنامہ بنام جمیع پلٹن و رسالہ توپخانہ
جو گوروں نے مورچہ کشن گنج اور قدسیہ باغ پر دھاوہ کیا، چاہئے کہ بمجرد دیکھنے اس پروانہ کے تم سب لوگ دھاوہ کرو۔ دیری مت کرو۔ اس میں بہت تاکید جانو۔ فقط
۲۰ر محرم سنہ ۲۱ جلوس
[مطابق ۱۰ر ستمبر، ۱۸۵۷ء]

(۱۹)

جناب والا حکم حضور سے مطلع ہوا

اور بموجب ارشاد کے دھا وہ طرف تیلی واڑہ
اور طرف سں دھوج کے ہو رہا ہے۔ فقط
مکرر آں کہ یک ضرب توپ فدوی شکستہ شد
اگر توپے بدست آید خوب است، الّا نقصان
حضور۔ جلد نز تجویز نمودہ عنایت فرمائید

محمد بخت خاں

حکم شد

(مطابق ۱۰ ستمبر ۱۸۵۷ء)

(۲۰)

ل

بنام مرکمان توپ خانہ
واسطے بھیجنے مصالحہ توپ کے لکھا جاوے
تحریر ۲۳ محرم سنہ ۱ جلوس
نوشتہ شد

صاحب عالم بہادر سلامت

بعد عرض
می رساند

اس وقت مصالح [مصالحہ] توپ بڑی کا یہاں روانہ فرماؤ۔ اور کسی طرح کا ہراس اور خوف اپنے پیرامون خاطر کے نہ لاؤ۔ اور مصالح [مصالحہ] روانہ کرنے میں ذراسی بھی دیر نہ ہووے۔ کیوں کہ یہاں توپ بے کار کھڑی ہے۔ اور دشمن در پیش ہے۔ اور یہ توپ کشمیری دروازہ تک کا فرون [کو] برباد کرتی ہے، لیکن بے مصالحہ کھڑی ہے۔ فقط الٰہی آفتاب دولت واقبال وایما تاباں ودرخشاں باد۔

عرضی

فدوی معروضہ ۲۳ محرم سنہ ۱۲۷۳ ہجری
[مطابق ۱۳ ستمبر ۱۸۵۷ء]

۱۲۷۳
محمد بخت خاں سپہ سالار افواج

بخت خاں دشمن کی نظر میں

دو کارٹون

S.L. Oaklimar Khan – Cmdr-in-chief of the Royal army takes a distant view of his invincible legions – advancing to attack the Kafir position – His charger says ha ha! and sniffs the battle afar off – & can with difficulty be restrained by the syce —
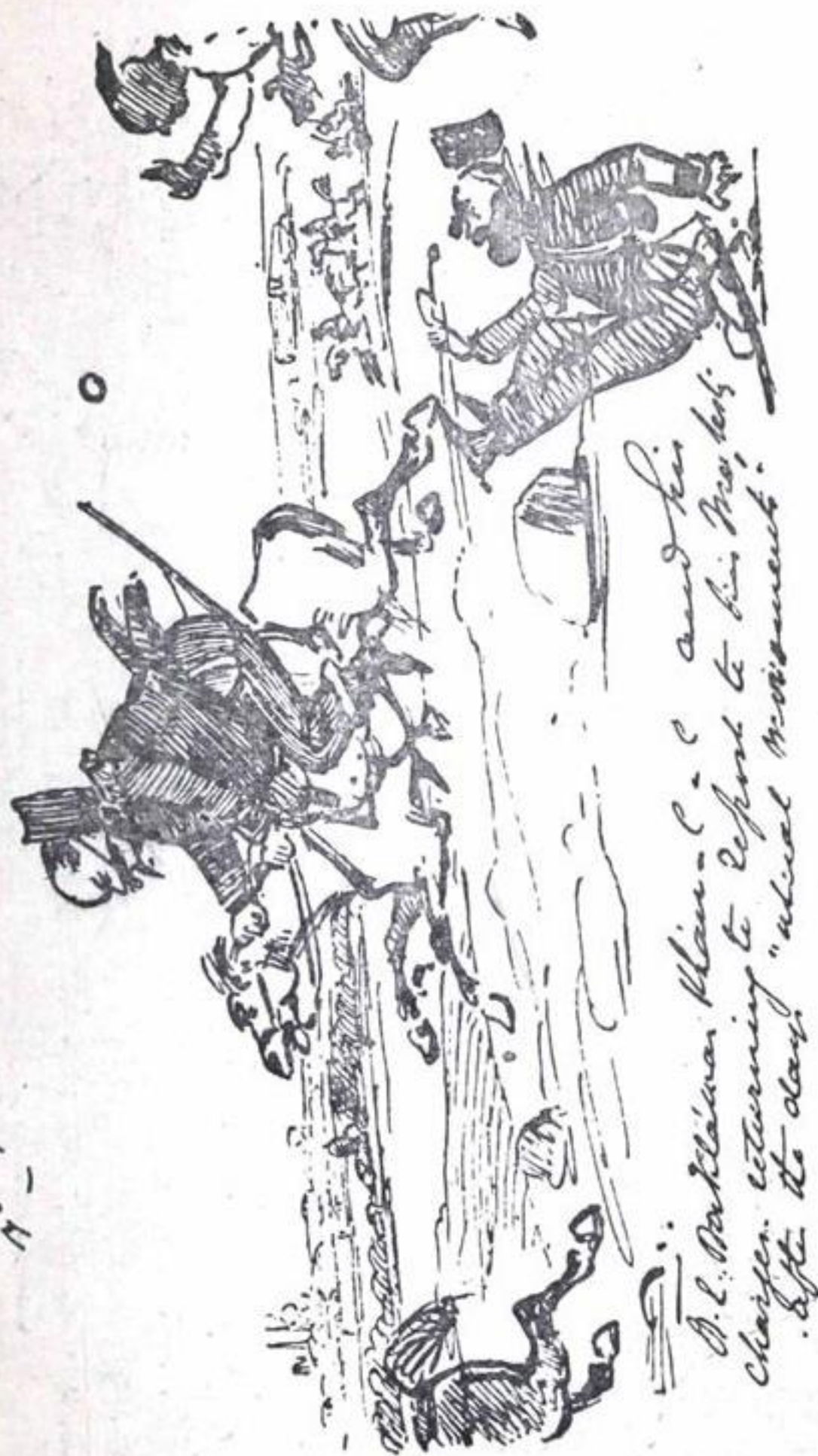
S.L. Pahlawan Khan C.C. and his charger returning to report to his Majesty after the day's "usual movements".

اشتہار

جو کہ آدمی توپخانہ اور رسالہ اور پلٹن مین لڑائی پر کام آوینگی اور آئی اون کے
واسطی پنسن تاحیات اوسکی لڑکی کو یا عورت کو یا مان کو یا بہن کو یا لڑکی کو
ایک پشت ملیگا اور جو زخمی ہوون کی اور ہوئی ہین جو بیکام کی ہین اونکی
واسطی ایک پشت تاحیات پنسن ملیگا موافق ضابطہ کی اور جو کام کی ہونگی
وہ اپنی اپنی جگہہ پر مستعد ہون گی اور جو آدمی نوکری کرتی کرتی بڈہا ہوگا
اوسکو بہی پنسن موافق ضابطہ کی ملیگا اور تنخواہ جو دہلی مین مشترح ہے
اوسیکی مطابق یہان ملیگا جس روز سی کہ سرکار کی پاس فوج آئی ہے

۱۳ ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری

اشتہار

توپخانہ اور پلٹن اور رسالون مین چار کمان افسر ہونگی ایک کرنیل تنخواہ اوسکی پانچ سو

روپیہ اور لوس اڈہائی سو روپیہ اور میجر کی تنخواہ پانچ سو روپیہ اور اجیٹن کے

تنخواہ صوبداری کی رہی گی اور صرف لوس اجیٹنی کا ایکسو پچیس روپیہ دئی جاوینگی

کوٹ ماسٹر بہی صوبدار ہوگا وہ کوٹ ماسٹری کا لوس یا دی کا ایک سو

پچیس روپیہ اور صوبدار اپنا کام کریگا اور کوٹ ماسٹری کا بہی فقط

۱۳ / ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری

اٹھارہ سو ستاون کی تاریخ کا ایک گم شدہ ورق

آگے آنے والی دستاویزیں، جن کا تعلق مولوی احمد اللہ شاہ اور حکم سنگھ جمعدار سے ہے، اٹھارہ سو ستاون کی تحریک کا ایک اہم پہلو پیش کرتی ہیں۔ ان سے ہمیں قطعی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دہلی اور اودھ کی باغی حکومتوں نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بیوہ، مہارانی جیندن کور کو، جو نیپال میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی تھیں، لاہور لاکر پنجاب کا حکم راں بنا دیا جائے۔ اس سلسلے میں حکم سنگھ کو، جو سابق میں "انگریزی رسالہ سوار میں جمعدار" تھا، مہارانی جیندر کور کے پاس خط اور راہداری کے کاغذات لے کر بھیجا گیا، جو بدقسمتی سے نیپال میں گرفتار ہو گیا۔ اس کے پاس جو کاغذات تھے، وہ نیپال کی حکومت کے ہاتھ آئے۔ ان کی نقلیں اس نے انگریزی رزیڈنٹ متعینہ کاٹھمنڈو کو بھیجیں۔

ان میں سے پہلی تین دستاویزیں پروانہ راہداری ہیں، جو "حسب الحکم منقاھمہ خلیفۃ اللہ مولوی احمد اللہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ" جو گورکھپور اور سلطان پور کے چکلہ داری کے نام ہیں۔ مہارانی جینداں کور کو نیپال سے لاہور تک لے جانے کی خدمت ان کے سپرد کی گئی تھی۔ ان دستاویزوں پر احمد اللہ شاہ کی مہر اور لقب اٹھارہ سو ستاون کے سلسلے میں تحقیق کا ایک نیا موضوع بن سکتا ہے۔

حکم سنگھ کا بیان، جو خاصا طویل ہے، زبان و بیان کی خرابیوں، نیز مبہم اور غیر مصدقہ خبروں کی پوٹ ہونے کے باوجود اس اعتبار سے ایک اہم دستاویز ہے کہ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اٹھارہ سو ستاون کی تحریک کے بارے میں اس وقت عام لوگوں کی معلومات کیا تھیں، اور اسے وہ کس نظر سے دیکھتے تھے۔

(۲۷)

Copy of three Hookumnamahs of the King of Delhi and Lucknow which the Nepal Durbar declares were made from the original in the possession of Hookum Singh Sikh

(Sd) ________________
Resident

(الف)

حسب الحکم منقاہم خلیفۃ اللہ سید مولوی احمد اللہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مہر
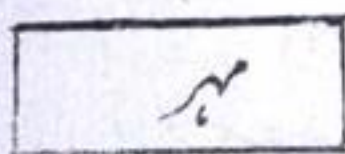
حکمنامہ

باسم جمیع نوابان و راجگان و ناظمان و چکلہ داران تحصیلداران و تھانیداران و زمینداران از نیپال تا لکھنؤ و از لکھنؤ تا دہلی و از دہلی تا لاہور آنکہ مہارانی جند کور والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور، از نیپال بہ لاہور وطن اصلی خود می روند۔ لازم کہ ہر علاقہ دار و زمیندار و ناظم وغیرہا بہ علاقہ خودہا بوقت رسیدن شان بخوبی تمام بہ پاسداری و خاطر داری و فراہم کردن مایحتاج ضروری حسب ایمار شاہ بدل و جان کوشند و از علاقہ و حدود خودہا بحفاظت و احتیاط تمام تا علاقہ دیگر رسانند ہمیں طور ہم کناں مرتبہ بمرتبہ و منزل بمنزل آنہارا تا منزلِ مقصود خود شاں رسانند کہ باعث خوشنودی ما بدولت و نیک نامی و خیر سگالی ایشاں خواہد شد و چوں خدائے عزوجل حضور ما بدولت را خلیفۃ اللہ فی ارض اللہ برائے آسائش و آرام کافۂ انام برگزیدہ است، بناعلیہ پاس خاطر ہر خاص و عام از ضروریات و تعمیل حکم ہر انسان از واجبات و در صورت بجا آوری اوامر مندرجہ حکم نامہ ہذا این حسن کرداری خودہا را مورد تحسین و آفریں خواہند پنداشت۔ فقط المرقوم ہفتدہم محرم الحرام سنہ ۱۲۷۴ ہجری

OF
KHATMANDOO
NEPAL

حکم

حکم

(ب)

حکمنامہ

باسم محمد حسین خاں بہادر منصرم علاقہ گورکھ پور

دریں ولا مہارانی صاحبہ والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر والی لاہور، از طرف علاقہ نیپال براہ گورکھ پور آں طرف می آیند۔ باید کہ بروقت رسیدن در آنجا مراتب تکریم و تعظیم چنانکہ شایان مرعی داشتہ بحفاظت تمام تا فیض آباد رسانند

مرقوم چہاردہم شہر محرم الحرام ۱۲۷۴ھ ہجری

[مہر] برجیس قدر مرزا محمد رمضان علی بہادر

۱۲۷۴ھ

(ج)

حکمنامہ

باسم مہدی حسین خاں بہادر چکلہ دار سلطان پور وغیرہ

دریں ولا مہارانی صاحبہ والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر والی لاہور از طرف علاقہ نیپال بایں طرف می آیند لازم کہ ہنگام رسیدن شاں در فیض آباد مراتب تکریم تعظیم شاں مرعی داشتہ بہ معیت مردم معتمد دریں بیت الحکومت [لکھنؤ] رسانند و بہ مردم ہمراہی تاکید نمایند کہ در اثنا راہ ہیچ گونہ تکلیفے و تردد بہ مہارانی صاحبہ و توابع شاں لاحق نہ گردد۔ دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب الحکم تعمیل آرد۔

مرقوم چہاردہم شہر محرم الحرام ۱۲۷۴ھ ہجری

۲۸

اظہار گفتہ حکم سنگھ سکھ آرندۂ خریطۂ بیتر از طرف دہلی نوکر انگریزی رسالہ سوارس جمعدار تھے مشاہرہ ۱۲/ روپیہ کا تھا

اول خبر لکھنؤ۔ قبل قلعہ مچھی بھون [مچھی بھون ؟] میں شکست کھا کے قلعہ کا میگزین اوڑا کر کے ۲۷ سو [۲۷۰۰] انگریزان رہنے والے لکھنؤ و دیہات جمع ہوئے۔ چار سو کالا، ڈیڑھ سو سکھ، علاوہ زن و بچہ وغیرہ بیلی گارد میں جمع ہوئے تھے۔ مالک لارن [لارنس] صاحب تھے۔ منگل کے روز چنہٹ [چنہٹ ؟] میں لڑائی ہوئی کالا پلٹن مقام اجودھیا جی سے افسران اپنے کو مار کر لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ پانچ کوس آگے جا کے بڈا [بڑا] صاحب نے لڑائی کی۔ وقت صبح کے چار گھڑی تک لڑائی ہوئی۔ دو سو پندرہ گورے فوت ہوئے۔ طرف کالا اونتیس و چار سکھ فوت ہوئے۔

True Copy of a paper forwarded to me by the
Nepal Durbar purporting to be a copy of the

RESIDENT AT THE COURT OF KHATMANDOO NEPAL

Resident

- - - - - - - - - - - - - - اور سب صاحبان فرار ہو کے
بیلی گارد میں جمع ہوئے ۔ بیلی گارد میں قبل سنوح (کذا) خراب
ہونے چھاؤنی میرٹھ لارن صاحب نے کیک [کئی ایک] مہاجن کا مکان شکست
کر کے اپنا قلعہ مضبوط کیا۔ خندق کھود کے باروت کی سُرنگ طیار کیا، جابجا
ٹوٹے بانس کے باروت بھر کے درست کر رکھا۔ دس دس ہزار من ہر ایک جنس
آٹا و چینی وغیرہ جمع کیا۔ ہم پانچ روز قبل نوکری چھوڑ کر علیحدہ ہوئے۔ چارو
طرف سے توپ چلنے لگی۔ لارن صاحب روز جمعہ کوٹھی پر جاتے تھے گولہ پیر پر
لگے تین روز کے بعد مر گیا۔ اب کمان افسر بنگ صاحب ہیں اب دو سو آدمی
گورے ہیں، پچاس سکھ ہیں، کالا ایک سی۔ سب آدمی کا دین خراب کر دیتا ہے
بیلی گارد میں بھی علاوہ زن و بچہ چار قیدی برادر نواب شاہزادہ دہلی راجہ
تلشی پور دوسرا نواب یک بستر اتخت و تاج مرصع فیل لگیا تھا [کذا] میگزین
اوپر رکھ کے مٹی دیا اوس پر قیدیان کو رکھا ہے۔ دو گورے کے پہرے رہتے ہیں
جس روز سب فوت ہوں گے میگزین اُڑا دینا۔ بیلی گارد میں روپیہ کا حساب
نہیں ہے۔ مورچہ کالے و گورے کے دس قدم تفاوت ہے مکان بالکل شکست

توپ سے کر دیا ہے۔ طرف تہ خانہ گورے لوگ بند ہیں. باہر پندرہ پلٹن کالا، تین رسالے، توپ خانہ پانچ سوائے اس کے راجاں کا فوج جمع ہیں۔ بالفعل لکھنؤ ہیں ۵۷ [۵۷] پلٹن ہوں گی۔ مشاہرہ کالا پلٹن ٹوپی والی بندوق ۲۱ [۲۱] روپیہ، سوار کو تیس، دیہاتی آدمی چھ روپیہ دس آنہ کا ہے۔ قبل میں تین آدمی صاحبان کی طرف ملے تھے۔ ایک نواب منور الدولہ دوسرا مہاجن اور کئی یک شخص ملے تھے۔ برابر کھانے رسد روٹی وغیرہ پہونچاوتے تھے، اس لئے سب سپاہان بالکل بازار لوٹ لیا۔ یہاں تک کہ یک سپاہی سیر بھر موتی لوٹ لیا. کرانی بنگالی منشی وغیرہ معہ عملہ قریب قریب تین ہزار مارے گئے. نواب منور الدولہ قید ہیں۔ مکان ان کا تعیاہ [تباہ ؟] ہوا، قریب دو کروڑ مالیت باہر ہوا۔ کئی یک مہاجن [کا] واسطے سود روپیہ خزانہ میں جمع تھا، اس لئے ملے تھے۔ اطوار [اتوار] کے روز ہم چلے آج تیئیس روز ہوئے۔ بالکل فوج دھاوا کرنے پر مسعید [مستعد] تھی۔ بالکل مارے گئے ہوں گے۔ تخت پر میرزا محمد رمضان علی بہادر برجیس قدر خطاب شاہ دہلی کی طرف سے آئے۔ نواب واجد علی کے طفل ہیں، وعمراً گیارہ [گیارہ] برس۔ وزیر کا نام شرف الدولہ ہے۔

دیگر کارندہ جی مول [جیا مل ؟] پسر غالب جنگ راجہ بال کشن، دوسرا جرنیل ... نواب تمام چکلہ دار مقرر ہوئے۔ تمام راجہ فوج لے کر لکھنؤ جمع ہوئے، ایک قسط کا روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ چکلہ دار محمد حسین گورکھ پور مقرر ہوئے۔ دو ہزار نفر پلٹن جنگی، دس توپ، خلعت لکھنؤ سے ہوئی۔ آٹھ ہزار اب نوکر حکم سے نواب کے رکھا ہے۔ اور بالکل راجہ سب گورکھپور جمع ہیں قریب پندرہ ہزار فوج ہوگا۔ بالکل راجہ دسہرہ کے گورکھپور جمع ہوئے۔ شاہ کی طرف سے حکم ہے پلٹن کو بیلی گارد تاراج کر کے سراسر دہلی داخل ہوئے۔ جو شخص سپاہی دہلی جاتا ہے پانچ اشرفی کا طغما [تمغہ] ملتا ہے۔

خبر دہلی

تخت پر بہادر شاہ کو [نے] طفل نونہال کو [کے] بٹھایا واسطے ہونے عالم ضعیفی اب کام کرتے نہیں۔ ان دنوں میں کالا پلٹن ہے [۵۰] طرف گلاب سنگھ چار پلٹن ایک رسالہ یک توپ خانہ دو لکھ [لاکھ] روپیہ نذرانہ بھیجا ہے۔ علاوہ کل فوج قریب دو لکھ ہوں گی۔ مالک دو جرنل ہندو و مسلمان ہیں۔ فوج انگریزی

جو جمع تھی، سو سب بالکل فوت ہو گئے دوسری بار بمبئی احاطہ سے بارہ ہزار گورہ آگئے
سو سب بھی فوت ہوئے۔ صرف باقی پانچ ہزار جمع ہے۔ خیر باقی رہے تھا دو چار روز
شاہ کی طرف سے حکم سخت آئے [کہ] اپس میں کسی سے فساد نہیں اوٹھانا، صرف انگریز
سے۔ نیپال کی طرف قاصد بھیجنا، آپس میں سب افسران مل کے کوٹ کیا۔ اس درمیان
میں گورکھ پور کی طرف سے خط پہونچا مہاراجہ جنگ بہادر انگریزاں کو مدد دیا۔ اور بالکل
خزانہ قریب دس لاکھ لے گئے اور مدد دیا ہے۔ اس لئے سبھوں نے مصلحت
کیا [کہ] خط دوستی کا جائے۔ سابق میں جس طرح دوستی تھی اسی طرح سے قائم رہے
اور جہاں تک راجہ نیپال کا ملک سابق میں تھا، سو لیویں اور شامل ہوکے بے دین
والے کو نکالیں۔ طرف کاشی سے بھی کچھ کمک دی جائے گی۔ اس لئے جلدی ہم
چاہتے ہیں کہ حضور سے مہاراجہ [کی] فوج کو خط بھیجا جائے۔ اگر عرصہ ہوگا شاید لڑائی
ہماری طرف سے ہو جاوے۔ یہ حال اپنی طرف مالک کو لکھ بھیجو۔ اگر توقف ہوگا تو
کام خراب ہوگا۔ پہلے آدمی بھیجو۔ اس لئے

ہم بذریعہ نامہ کے آئے ہیں۔ آئندہ حال اندر خط کے اندر ہے۔ علاوہ خیال ایسا
ہے [کہ] راجہ نیپال ہندو ہیں البتہ منظور کریں گیں۔ ہم واقف راہ سے ہیں، اس لئے آئے رانی لاہور کو
بھی اپنے تخت پر قائم کرنے واسطے بموجب حکم شاہ کے طلبی کیا ہے۔ جگہ جگہ کا پروانہ بھی ہے علاوہ
دہلی میں روپیہ کا سولہ سیر آٹا للعہ چند [۲۴ سیر چنا] ہے۔ حکم ہے کوئی آدمی زبردستی کریں
[تو] توپ پر اڑادو اور جگہ جگہ سے برابر یک قسط صوبہ لوگوں نے دام بھیجا۔ ط [۲۵]
صوبہ مطابق دستور مقرر ہوئے۔ برابر ڈاک لکھنؤ تک بانس بریلی کی راہ سے جاری ہے۔
رسد جگہ جگہ سے جاتی ہیں۔ فوج میں کوئی بات سے تکلیف نہیں ہے۔ [دہلی میں] فوج
انگریزی پہاڑی نامی جگہ پر قائم ہے۔ چارو طرف فوج شاہی [ہے]۔ برابر گولہ چلتا ہے
بطور قیدی پڑے ہیں۔ گلاب سنگھ [راجہ جموں وکشمیر] کو پروانہ گیا کہ چارو صوبہ کے
صوبائی مقرر ہوئی۔ اور سب صوبہ سے زیادہ خاطرداری ہے، نبدوبست پنجاب
کا کرو گلاب سنگھ نے لکھا نمک حرامی نہیں کرنے سکتے۔ ہمارا مالک زندہ ہے تابع
ہم ہیں آپ کے۔ جب ہمارا مالک، رانی آوے گا [اور] آپ کی طرف سے گادی [گدی]
پر بیٹھیں گیں۔

ہم آپ کے غلام ہیں۔ اس لئے طلبی رانی مالک لاہور کا ہے۔ آگرہ میں ما ا صہ [۲۵۰] گورہ ہیں۔ چارو طرف میں فوج شاہی ہے۔ بھوک پیاس سے خود بخود مر جائیں گیں۔ قلعہ کو نقصان نہیں کرد حکم شاہ کا فوج کو ہے۔ پنجاب میں کوئی گورہ نہیں ہے۔ عمل حکم گلاب سنگھ کا ہے۔ علاوہ سب طرف دہلی کے آگے [گورے] مر گئے۔

خبر کانپور

مہ سے [۱۸] ہزار فوج ذمہ نانا صاحب کے ہیں۔ تفصیل چھ پلٹن کالا انگریزی، ایک سالہ سوائے دیہاتی ہیں، دو ہزار انگریز کو مارا پھر انگریز نے دھوکہ سے قلعہ کانپور لیا۔ تمام انگریز نے جلا دیا۔ فتح پور جلا دیا۔ بیجا بائی رانی گوالیار دسہرہ کی ساعت دہلی کی طرف روانہ ہوئی۔ کلکتہ سے تا کابل کوئی راجہ طرف انگریز کے نہیں ہے۔ کاشی میں پانچ سو سکھ ہیں۔ انگریز قریب چھ سو (انگریز) قریب پنجاہ کالا طرف انگریز ہیں۔ بیلی گارد کو شکست کر کے طرف پریاگ کے جائیں گیں و شاہ نے اب تک فوج کالا کو مقابلہ انگریز کے نہیں کیا ہے۔ کاہے جب فوج گورہ کی ولایت

سے آوے گی اس وقت مقابلہ ہوگا۔ بالفعل سپاہ تو راجہ لوگ نے بھیجا ہے، اسی سے مقابلہ ہے جو کچھ روپیہ سپاہیان نے لوٹا، سو سب سپاہیان کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ دشمن کو [کا] روپیہ نہیں لیتے ہیں۔ اپنا پرانا خزانہ کہ جو کچھ تہ زمین تھا سو سب پرانا روپیہ نکالا۔ وہی پلٹن کو ماہ بماہ ملتا ہے۔ بہت خزانہ ہے، ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ روپیہ انگریز کو معلوم نہیں۔ واضح ہو قبل یا خراب ہونے انگریز [کے] اندر قلعہ حکومت شاہ کا تھا۔ اس لئے شاہ یعنی بہادر شاہ طفلِ خورد کو گادی [گدی] پر بٹھایا چاہتا کہ ہم بہادر شاہ کو برباد کریں۔ اس میں [اس نے] قدرت خدائی [کی] بے دین والے پر ظاہر کیا۔ روپیہ کا ٹھکانا دہلی میں نہیں ہے۔ روپیہ پرانا نہایت ہے۔ لکھنؤ میں بھی نیا روپیہ جاری ہوا ہے بلکہ نمونہ دکھلایا

حال مورچہ بندی لکھنؤ

پوشاک ہمہ سپاہیان پارچہ رنگ سیاہ زمرہ کے فرض سخت ہیں۔ ہزار ہزار جوان [کی] بعد دو دو لحظہ کے بدلی مورچہ پر سے ہوتی ہے۔ مارے گولے کے مکان بیلی گارد بالکل شکست ہو گیا۔ ۱۵۰ [۱۵۰] توپ چاروں طرف سے لگی ہوئی ہیں۔ میم بی بی لوگ چکی پیستی ہیں برابر روٹی و شراب

صاحبان کو مورچہ پر پہونچاوتی ہیں. نہایت قبول صورت میم [کی] صورت کنزک کی ہو رہی [ہے] - ان لوگوں کا بھی کپڑا سیاہ رنگ ہے. صاحبان پلٹن کو نامہ لکھا تم لوگ قسم دیو تو ہم سب آدمی آدیں. چھوڑ دو طرف کلکتہ کے جائیں اس پر پلٹن لوگوں نے جواب دیا کہ ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے چاہے تم مارو یا ہم مارے.

بغیر اس کے فرصت نہیں ہے. قبل میں اٹھنے فساد لارنس صاحب نہایت دانہ دار صاحب کہ قبل لاہور جس نے لیا، ہم سے کہتا تھا حکم لاٹ صاحب کا بہتر نہیں نظر آتا. امسال خدا ہی جانے کس صورت براری میں ہم تو جان دیں گیں، مگر نہایت خرابی کمپنی سرکار کو ہے بمشکل باروت بندوق طیار کی نہ تھی. صرف کیپ کی تھی. کہ ہمراہ کالا پلٹن بندوق کیپ والی ہے. مگر فضل سے اس کے لکھنؤ میں خواہ دہلی کیپ تیار ہوتا ہے کیک [کئی ایک] کاریگر بہت ہوشیار نوکر ہوئے. روز بروز صدہا من باروت طیار ہوتا ہے.

خبر لاہور

ماہ ساتون [میں] آدمی آیا تھا. گلاب سنگھ بندوبست تمام ملک کا کرتے ہیں. اور سب ہم کو چھوڑ دیا صرف لاٹ

شملہ میں تھے اُن کے طفلے کو اور کیک [کئی ایک] کلانی انگریز کی میم کو قید رکھا
ہے۔ بلحاظ اس کے ہمارا راجہ صاحب دلیپ سنگھ چھوڑ دیں گیں، تو واپس کریں گے،
نہیں تو قید رہیں گے۔ فساد برپا ہوتے یک کپتان ہمارا ایلٹن کے کہا۔ وہ ہمارا
بہت رفیق تھا۔ قبل فرانسیس نوکر رنجیت سنگھ تھے نام اس کا کپتان نے کہا تھا
ہم فراموش کر گئے کہ ولایت میں جب کونسل بیدیں کرنے کسان ہندوستان
کے جمع ہوئی مہینا پوس تھا اس درمیان میں وہی فرانسیس اس جگہ حاضر تھا۔
اس نے کہا تم نقشہ خرابی کا برپا کیا۔ یہ بات بہتر نہیں۔ ہم نہیں تمہاری
نوکری کریں گے۔ چھوڑ کر راجہ دلیپ سنگھ جو قید کرکے ولایت لگیا تھا۔ وہ
جہاں رہتے تھے اوس نے کہا اب انگریز خراب ہونے پر کمر باندھا۔ سو آپ
اپنے وطن کو چلئے ہم بھی چلیں گیں اس میں وہ فرانسیس یک صندوق میں
شب کے وقت غافل پاکے بند کر کے جہاز پر رکھ ملک فرانس لے آئے۔

وہاں سے عرب لے آئے ہیں۔ یہ ہم تحقیق بات کرتے ہیں اس واسطے انگریز
شاہ فرانس کو خط لکھا مگر انھوں نے کہا کہ ہم کو کیا خبر ملک میں کیا ہوا ہے۔
فقط واسطے بند وبست ملک طرف شملہ کوہان اوکا کرہ [اور کانگڑہ]

سردار شمشیر سنگھ سادھا گلاب سنگھ مقرر کر کے بھیجا ہے۔ پٹیالا کا راجہ انگریز کی طرف ملا تھا۔ سو یک کمیو دہلی کی جا کے مار ڈالا۔ اس کا بھائی شاہ طرف تھا۔ اس کو خطاب دے کے چلے آئے۔ راجہ جوت سنگھ کہ نہایت جوانمردی کیا، بہت آدمی راجہ کے مارے گئے۔ بدیں لحاظ مورچہ کا لا پلٹن انگریزی قاعدہ جانتے ہیں، بدستور قواعد گولی چلانے میں۔ جو کہ فوج راجہ لوگوں کا جاہل ہیں، توقف سے گولی چلاتے ہیں۔ کا نپور [میں] جب کہ نانا صاحب [نے] افسران انگریزی کو مار کے میم بی بی لوگ کو قید رکھا [تو] اس میں جو میم جنرل صاحب کی تھی اوس کو روٹی موٹے دانہ کی بنوا کے لے گئے۔ تب اس نے سپاہی سے کہا ہم نہیں کھائیں گیں۔ ہم کو مار ڈالو کہ فرصت ہو جاوے۔ تب سپاہی نے کہا [کہ] ہم کو [جب] تم قیدی رکھے تھو تو کاہی کو تکلیف دیئے تھو۔ ویسا ہی جب نانا صاحب دور دفع سب کو کیا تو بعد اس کے کچھ فوج گورہ کی آئی۔ جنرل نانا صاحب طرف انگریز کے ملا تھا۔ اس لئے دو لڑائی نانا صاحب نے غنم کیا ہے۔ بیبیر میں برادر اُن کے گولہ لگے۔ پھر یہ بات ظاہر ہوا [کہ] جنرل نانا صاحب [کا] طرف انگریز بھاگ گیا۔ بلیٹن

گورہ کی طرف لکھنؤ کے آنے کا قصد کیا۔ برابر آتے تھے کہ خبر معلوم ہوا۔ للعہ
[۲۴] توپ لے کے راجہ لوگ فوج قریب آٹھ ہزار گئے۔ صرف انگریز کے
تین توپ آٹھ سو گورہ تھے۔ آخرش فوج راجان تاب لا نہیں سکی۔ فرار ہوئے۔
توپ چھوڑ دیا انگریز لوگ لے لیا۔ اور لکھنؤ میں شامل ہونے واسطے آتے تھے۔ پھر
یہ خبر معلوم ہوا [تو] یک پلٹن کا لا کچھ رسالہ دو توپ لے کے دوڑ گئے۔ خوب
لڑائی ہوئی۔ سب گورہ بھاگ گئے۔ کچھ فوت ہوئے۔ اپنی توپ وا انگریزی
لے کر کے پھر چلے آئے ادھر سے نانا صاحب نے آکے زن بچہ مار ڈالا۔ یہی بات ہے
فقط تاریخ ۴ ر کا تک سمت ۱۹۱۴ مقام بہٹول۔

Copy of a paper forwarded to me by the Nepal Durbar purporting to be a translation from a note in the Gooroomookhee character, and addressed by the Hookum Singh Sikh to the ex-Maharani of Lahore.

(Sd.) ______________

Resident

مہر

ابکم کار ست گرو پرساد

شری شری سروُ اُپما جوگ سنت لگن ندھان پراُپ کاری دھرم اَوتاری جیتیا [فتح] خط لاہور کا آپ کے ممارک [مبارک] ہوئے جی۔ انگریج [انگریز] سب اکٹھا ہوئے اور کمپنی پہنچا۔ سب جنا گُس یِہ دُوے [غصہ ہوئے ؟]۔ لیت حکم سنگھ دی وی [بی بی] صاحب کے واسطے لیا [لایا] متھا ٹیکنا چرن اور ہاتھ جوڑ کے اور سردار کو فتح دا جینی ور راجی [راضی] ہے۔ آپ [کا] سکھ چاہتے ہیں [اور] شری ست گرو کے پاس مانگتے ہیں۔ اور حال یہ ہے جو توا ڈے [تمہارے] لینے واسطے آئے اہا واموجم [موجب] حکم بادشاہی کے ہیں، اور ایک خط مہاراج جنگ بہادر کے نام کا ہے۔ اور توا ڈے راہدانی [راہداری] مول [خط میں] تین پروانے میرے پاس ہیں۔ اَور جو راجے ہیں سووے اودہ کے سب کی عرضی توا ڈے نام کی ہے اَور میں اوے گا تو حوال کہے گا جی۔ دس روز ہم یہاں بیٹھے ہیں بنا راہدانی آدنے [آنے] نہیں دیتے ہیں تُسی [تم] مہروانی [مہربانی] کر کے راہ دانی جلدی بھیجو۔ ہمارا آونا جلدی کا ہے۔ جو... [عرضی] ہماری جنگ بہادر کے پاس پہنچی ہے جی، اور دلّی [میں] بادشاہ بہادر خان [بہادر شاہ] لکھنؤ [میں] میرزا رمضان علی بیٹھا ہے۔ اے [اور] لاہور [میں] گلاب سنگھ حال [اس وقت] ہے جی۔ توا ڈے جانے تک تسی پہنچو گی تو گلاب سنگھ گدی منظور نہیں کیتی [کی]۔ میرے جیو ہیں اون کا نوکر حاضر کہتا ہے۔ اور رانا جنگ بہادر نے لکھنؤ کے فوج سے لڑا۔ اکٹے ہی یہ سکو رہیا کرنے (کذا) کو میں آیا ہے۔ یہ چِٹھی لکھی برہسپتی وار تریخ [تاریخ] ۶ر جولائی۔ پورنماشی۔ جلدی بھیجو جو ناہی [بھیجا] تا [تو] اول [ہول] سے مرجائیں گے۔

رقعہ نواب سالار جنگ بہادر اسمی صاحب عالی شان میجر ڈولین صاحب بہادر
دی روز بوقت مغرب شخصے اجنبی بلباس فقیر یا فقیر باشد در بلدہ بمحلہ سکونتی
غالب جنگ بہادر رفتہ بہ آواز بلند لعوام الناس سخنان فریب و افترا می گفت
کہ خود را جمعیت بدیں پلی وغیرہ دریں جا فرستادہ است۔ وجمعیتہ مذکور برائے
برپا نمودن ہنگامہ و فساد مستعد ست باید کہ مردمان بلدہ ہم شریک آنہا شوند۔
بمجرد شنیدن ایں حال بہادر مذکور او را ہمراہ خود بر ڈیوڑھی مخلص آوردند۔
ومخلص روبروئے خود او را طلبیدہ

بازاستندراک نمودہ نام بردہ ہماں
سخنان بالمشافہ مخنص ہم بیان نمود و مسکن خود دریدیپلی ظاہر ساخت۔
لہذا مخلص فی الفورا ورا در کوتوالی مقید کنا بندہ الحال بصحابت اخلاص نامہ
ہذا روانہ خدمت شریف نمود۔ آنچہ درباب او بآں مشفق مناسب نماید بعمل
آید و از سرکار بکوتوال بلدہ تقید بلیغ نمودہ شد۔ بار دیگر اگر کسی یافتہ شود
کہ در بلدہ این چنیں سخنان نادرست برزبان می آرد۔ اور ابلا تامل گرفتار
کردہ در سرکار اطلاع دہند زیادہ۔ محررہ دوازدہم ماہ جون ۱۸۵۷ء
مطابق ہجدہم ماہ شوال المکرم ۱۲۷۳ھ۔

باز استدراک نموده نامبرده همان سخنان باعث فتنه مخلص هم

بیان نموده مسکن خود در بوین پلی ظاهر ساخت لهذا مخلص فی الفور

او را در کوتوالی مقید کنانیده حال بصحابت اخلاص نامه هذا روانه

خدمت شریف نموده آنچه درباب او بانتشفق مناسب نماید بعمل آید

واز سرکار کوتوال بلده تقید بلیغ نموده شد که بار دیگر اگر کسی یافته شود

که در بلده زمین سخنان نادرست بر زبان می آرد او را بلا تامل

گرفتار کرده در سرکار اطلاع دهند زیاده محرره دوازدهم ماه جون سنه ۱۸۵۷ عیسوی

مطابق هجدهم ماه شوال المکرم سنه ۱۲۷۳ هجری

یہ کاغذ جو نہ پڑھے
اوس کو قسم اللہ کی ہے

مدد اللہ اور رسول کی اوپر
افضلدولہ بہادر کے ہے کچھ
اندیشہ نہ کرنا اور نہیں تو
چوڑیاں پہنکر گھر میں بیٹھو۔

اس کاغذ پر افضلدولہ بہادر
اگر عمل نہ کریں گے تو طرف
سے دہلی کے دوسرا صوبہ
تیار ہووے گا۔

اظہار نامہ برائے دین و اسلام محمد مصطفی اصلی اللہ علیہ وسلم و استواری ریاست دکہن و جہاد کردن از کافراں نوشتہ می شد۔ بیچ مہینے رمضان المبارک کے دہلی پر تروار چلی اور سوائے اس کے دس جائے ہتیار [ہتھیار] چلاگرابی [ابھی] تک ریاست میں دکہن کے ڈہیل ہے اس کا کیا سبب ہے۔ اس لئے ایسا معلوم ہوا کہ دہلی کا تخت آباد ہونا طرف سے اسلام کے دکہن کے ریاست والوں کو منظور نہیں مگر لازم یہ ہے کہ سات [ساتھ] جلدی تمام کے زمینداران وقاضیان وغیرہ کے تئیں بیچ ہات [ہاتھ] کے لاکر اور خاطر تسلی کر کر حکم جہاد کا دینا مناسب ہے نہیں تو برس دو برس میں افضلدولہ [افضل الدولہ] کو اور سالار جنگ کو سڑک کی مٹی ڈہونا لگے گا۔ اس پر بھی حکم جہاد کا نہ کریں گے تو تمہاری نوابی پر لعنت ہے۔ اور دیوان کے حسب نسب پر طلاق۔

اور کوئی مولوی یا عالم اس بات پر فتوئی نہ دیا تو اوس کی سات پشتیں پر لعنت وطلاق اور یہ کاغذ پڑھ کر یا سن کر رئیس سے اور دیوان سے عرض نا [نہ] کرے تو اون کو قسم شور کی اور کوئی ہیندو نا کہے تو اوس کو قسم گائے کی ہے۔
یا اللہ دین اسلام کو ترقی دے۔
اور اس کاغذ کو اس جائی سے نکلے تو ان کو قسم اللہ کی اور اللہ کے رسول کی ہے۔
آمین۔ آمین۔ آمین

اور کوئی مولوی یا عالم اس بات پر فتوہ نہ دیا تو اوسکی شامت نشستین پر لعنت و طلاق

اور ہمہ کاغذ ہیں اگر ہا ہمسکو انگریس سے اور دیوان سے عرض نا کرے تو اونکو قسم

سور کی اور کوئی ہندو ناہی تو اسکو قسم گائے کی ہی یا اللہ دین و اسلام کو

ترقی دی

اور اس کاغذ کو اچھی جای سے لگا لے تو انکو قسم رشد کی اور اللہ کے

رسول کی ہی آمین آمین آمین

مہر پیشوا بہادر

میجر رچرڈسن صاحب بہادر کمان افسر کا لکھا ہوا تاریخ ۲۳ ماہ اپریل سنہ ۱۲۶۹ عیسوی [کذا]
کو پہنچا حال معلوم ہوا ہماری طرف سے اشتہار جو لکھا گیا اوس میں بہت سین باتیں
تھیں - لیکن آپ نے یک بات میں جواب دیا سو ہم کو منظور ہے - لیکن اس طرح
ہم نہیں آسکتے ہیں - جو ملکہ شاہ کوین بادشاہزادی کی طرف سے مہر دستخطی دخط فرانسس
کے کمان افسر یا سکن [سکنڈ] کمان افسر کے ہمراہ ہمارے پاس آوے. تو ہم اوس
کے اوپر خاطرداری رکھ کر بیشبک یہ بات کو منظور کریں گے ہم عمل کے کریں - جب کہ
آپ نے آج تک ہندوستان میں دغابازی کی سو ہم خوب جانتے ہیں - سو جو آپ کے
دل میں فساد ملک سے نکالنا ہو تو بادشاہ زادی کا خود لکھا ہوا مہری دستخطی خط ہمراہ
فرانسیس کے کمان افسر کے ہاتھ آوے، تو ہم منظور کریں گے - ہمارے پاس کوین
بادشاہزادی کا لکھا ہوا مہری دستخطی [خط آیا تھا] جب ہم نے ایلچی
ولایت لندن کو بھیجا تھا - اوس وقت اس کے ہاتھ بادشاہزادی نے بھیجا تھا.
[وہ] موجود ہے - جو آپ کو یہ بات کرنا ہو تو اس طرح ہوگا ہم حاضر ہیں نہیں تو جان
یک روز کبھی جاوے گی، پر اس طرح عزت کھو کر کیوں مرنا - اور آپ سے اور ہم
سے لڈھائی [لڑائی] و فساد و جنگ ... بے شک رہے گا - ہم چاہے مارے
جائیں، چاہے قید ہوں، چاہے پھانسی [ہو] - جو لکھا ہوگا، سو ہوگا - اور ہم سے
جو کچھ ہوگا سو تلوار سے ہوگا نہیں تو دوسرے جو کہ بادشاہزادی کا لکھا اوس
موافق آوے تو ہو سکے گا - اب جو مناسب دیکھیں ؎

تو جواب ضرور بھیجیے۔ تاریخ ۲۲ ماہ رمضان ۱۲۷۵ھ ہجری از مقام دیوگھر فقط

توجواب خود بتحریر تاریخ ۲۲ ماہ رمضان سنہ ۱۲۴۳ھ از انعام و بو [illegible]

مولوی صاحب مشفق من سلمہٗ

بعد سلام مسنون واضح ہو جو خط آپ کا جواب میں ہمارے خط کے آیا وہ تمام وکمال مملو ہے نخوت اور غرور سے اور تہدید تخویف کے سوا کچھ مندرج نہیں ہے۔ ایسی باتوں کا جواب پہلے خط میں جو آپ کی خدمت میں روانہ کیا مندرج ہو چکا ہے اعادہ او ذکر اوس کا محض زایداور فضول ہے ہمارا ملجا و ماوی نہ جنگل ہے اور نہ فوج نہ غیر پر کچھ بھروسہ ہے۔ صرف خدائے قادر اور توانا پر نظر ہے اور وہ حافظ ہے ہر حال میں اگر وہ حافظ ہے تو کسی دشمن سے کچھ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر حفاظت اوس کی نہیں ہے تو کوئی طاقت اور زور کام نہیں آتا۔ آپ نے ہمارے مطلب کا تو کچھ جواب شافی نہیں لکھا۔ اعنی مقدمہ میں والی ملک اودھ کے لکھتے ہو کہ ایک بیگہ زمین ان کو پھیر دی نہ جاوے گی۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ان سے کچھ عہد و پیمان موثق نہ تھا اور اگر عہد و پیمان موثق تھے تو یہ جواب آپ کا خلاف منشائے اشتہار کے ہے اور غور کیا جائے کہ جب آپ سے عہد و پیمان موثقہ تھا جو کہ درمیان ملک اودھ اور سرکار علیا وقعار کمپنی بہادر کے تھا ایفا نہ ہوا۔ اور عہد شکنی میں کیسے کیسے فتور و فساد و نقصان ہوئے۔ تو ہم کو کون امید ہے جو ہم اس وعدہ پر مطمئن ہو کے ارادہ حاضر ہونے کا کریں۔ اور ہم کو ہرگز توقع اور گمان عوض احسان سرکار سے نہیں ہے کس واسطے کہ جب احسانات عظیمہ پر جو تمام عالم پر ظاہر اور معلوم ہے نظر نہ کر کے نسبت میں اپنے محسنین کے کوئی دقیقہ ظلم و ستم کا باقی نہ رکھا پس ایسے حق شناسوں سے فقط جان بچانے پر کرنیل لیک صاحب اور دو بیٹوں کی کسی طرح کی امید رکھنا محض نادانی ہے اور باقی مقدمہ ظلم و ستم میں گواہ اور قتل و غارت میں جو ں حاشئے تحریر ہے اس کا جواب فقط اس مصرع سے ظاہر ہے۔ "انکار بدیہہ را چہ چارہ"، اگر ایمان سے جان کو اور دولت دنیا کو زیادہ رکھتے ہوتے تو بیشک پیروی آپ کی کرتے یہاں تو سوا نفرا ایمان کے پاس نمک ولی نعمت بھی شریک ہے اور جو آپ نے لکھا بالاراؤ کے آنے کی نسبت صورت اس کی یہ ہے کہ میں تو رہا لالاراؤ اور نہ نانا راؤ کا ہوں۔ اور نہ وقت محاربہ کانپور کے ان کے لشکر میں تھا جو جرم اون سے نسبت زنان و بچگان انگریزی کے وقوع میں آیا ہو ہماری نسبت میں نہیں عاید ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے فعل کے مختار ہیں۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ میں نمک خوار موروثی سرکار شاہی کا ہوں۔ جب تک ان کے حق میں کوئی تجویز مناسب سرکار انگریزی سے نہیں ہوتی تو اپنے حاضر ہونے کو ہرگز جائز نہیں جانتے، بلکہ مکروہ جانتا ہوں۔ باقی آپ کی تحریر کا جواب مصرحہ لکھنے میں بجز مباحثہ بے فائدہ کے کیا فائدہ ہے کہ آپ کو تلخی اور ملال ہو اس واسطے اس پر اکتفا کیا گیا۔ فقط

مرقومہ تاریخ ... ۱۲ ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۵ھ

مہر لچھمی بائی—رانی جھانسی

حواشی

اشارے

آثار : آثارالصنادید : سید احمد خاں، (مطبوعہ دہلی ۱۹۶۵ء)

واقعات : واقعات دارالحکومت دہلی : بشیرالدین احمد دہلوی (آگرہ، ۱۹۱۹ء)

ذکاالله : عروجِ سلطنت انگلیشیہ۔ (آگرہ، ۱۹۰۴)

احسن اللہ : *Memoirs of Hakim Ahsanullah Khan;*
Pakistan Historical Society, Karachi.

کدارناتھ : *Memoirs of Hakim Ahsanullah Khan;*
Pakistan Historical Society, Karachi,

سین : *Eighteen Fifty Seven;* S. N. Sen :
Publication Division. Delhi.

نظامی : ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ (از عبداللطیف)
مرتبہ خلیق احمد نظامی، (دہلی ۱۹۵۸)

کنھیالال : تاریخ بغاوتِ ہند ۱۸۵۷ء مسمٰی بہ محاربۂ اعظم۔
(نول کشور۔ لکھنؤ بے تاریخ)

پس منظر

[صفحہ ۱۳ تا صفحہ ۴۲]

۱۔ لکھنؤ سے چار پانچ میل کے فاصلے پر، لکھنؤ سے فیض آباد جانے والی سڑک پر ایک گاؤں ہے۔
۲۔ طلسم لکھنؤ، مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۸۵۷ء۔
۳۔ سلطان الاخبار، بحوالہ طلسم لکھنؤ مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۸۵۷ء
۴۔ صادق الاخبار (دہلی) ۱۶ر مارچ ۱۸۵۷ء
۵۔ دہلی اُردو اخبار ۱۲ر اپریل ۱۸۵۷ء
۶۔ صادق الاخبار ۲۰ر اپریل ۱۸۵۷ء
۷۔ دہلی اُردو اخبار ۱۰ر مئی ۱۸۵۷ء

(۱)

دہلی میں اٹھارہ سو ستاون

[صفحہ ۳۵ تا صفحہ ۴۹]

۱۔ سراج الاخبار مورخہ ۱۴ر رمضان تا ۲۰ر رمضان ۱۲۷۳ھ
۲۔ دہلی اردو اخبار ۱۷ر مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۲۱ر رمضان ۱۲۷۳ھ
۳۔ دہلی اردو اخبار ۲۴ر مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ر رمضان ۱۲۷۳ھ

۴۔ دہلی اردو اخبار ۳۱ر مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۷ر شوال ۱۲۷۳ھ
۵۔ دہلی اردو اخبار ۱۴ر جون ۱۸۵۷ء مطابق ۲۱ر شوال ۱۲۷۳ھ

بہادر شاہ کا روزنامچہ

[صفحہ ۱۵۱ تا صفحہ ۷۹]

۔ دہلی اردو اخبار ۲۱ر جون ۱۸۵۷ء مطابق ۲۸ر شوال ۱۲۷۳ھ
۔ دہلی اردو اخبار ۵ر جولائی ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲ر ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ
۔ اخبار الظفر ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء مطابق ۱۹ر ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ
۔ صادق الاخبار [۲۰ر جولائی ۱۸۵۷ء مطابق] ۲۷ر ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ
۔ صادق الاخبار [۲۷ر جولائی ۱۸۵۷ء مطابق] ۵ر ذی حجہ ۱۲۷۳ھ
اخبار الظفر [۲ر اگست ۱۸۵۷ء مطابق] ۱۱ر ذی حجہ ۱۲۷۳ھ
اخبار الظفر [۹ر اگست ۱۸۵۷ء مطابق] ۱۸ر ذی حجہ ۱۲۷۳ھ
اخبار الظفر [۱۶ر اگست ۱۸۵۷ء مطابق] ۲۵ر ذی حجہ ۱۲۷۳ھ
اخبار الظفر [۲۳ر اگست ۱۸۵۷ء مطابق] ۲ر محرم ۱۲۷۴ھ
اخبار الظفر [۱۳ر ستمبر ۱۸۵۷ء مطابق] ۲۳ر محرم ۱۲۷۴ھ

(۲)

اٹھارہ سو ستاون کے اخبار

سراج الاخبار

[صفحہ ۸۳ تا صفحہ ۸۴]

۱۔ فرماں روائے اقلیم ہند — ابوظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ ثانی (۱۷۷۵ء-۱۸۶۲ء)

ولادت : ۲۸ر شعبان[1] ۱۱۸۹ھ مطابق ۲۴ر اکتوبر ۱۷۷۵ء
ولی عہدی : ۷ر رمضان ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸ر نومبر ۱۸۰۶ء
تخت نشینی : ۲۷ر جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ مطابق ۲۸ر ستمبر ۱۸۳۷ء
شہنشاہ ہند: ۱۶ر رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۱ر مئی ۱۸۵۷ء
خاتمہ سلطنت : یکم صفر ۱۲۷۴ھ مطابق ۲۱ر ستمبر ۱۸۵۷ء
مقدمہ کا آغاز: ۱۱ر جمادی الآخر ۱۲۷۴ھ مطابق ۲۷ر جنوری ۱۸۵۸ء
فیصلہ : ۲۳ر رجب ۱۲۷۴ھ مطابق ۹ر مارچ ۱۸۵۸ء
جلا وطنی رنگون: ۲۸ر صفر ۱۲۷۵ھ مطابق ۷ر اکتوبر ۱۸۵۸ء
وفات : ۱۴ر جمادی الاول ۱۲۷۹ھ مطابق ۷ر نومبر ۱۸۶۲ء

کتنا ہے بد نصیب ظفر دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

۲- احترام الدولہ — احترام الدولہ عمدۃ الحکما، معتمد الملک، حاذق الزماں
ثابت جنگ حکیم احسن اللہ خاں بہادر۔
حالات کے لئے دیکھئے —
احسن اللہ خاں کے خود نوشت واقعات (پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی، ۱۹۵۸ء)
آثار الصنادید۔ ص ۵۰۷-۵۰۸ — سید احمد خاں (جدید ایڈیشن دہلی۔ ۱۹۶۵)

---

[1] "یہ نکتہ" بہ قول شاہزادہ احمد گورگانی "قابلِ عبرت اور یادگار ہے کہ صاحب قران [امیر تیمور] جو بانی سلطنت اس خاندان [مغلیہ] کے تھے، ۲۸ر شعبان قریب از طلوع آفتاب پیدا ہوئے، اور خاتم السلاطینِ گورگانی [بہادر شاہ ثانی] کی پیدائش بھی ۲۸ر شعبان قریب از غروب آفتاب ہوئی۔ وہ طلوع اور یہ غروب تھا۔"
سوانح دہلی۔ ص ۲۵ (بحوالہ ڈاکٹر خلیق انجم۔ رسالہ صبح دہلی ظفر نمبر، ص ۱۰)

۱۸۵۷ء کی بغاوت میں حکیم احسن اللہ خاں کی ہمدردیاں فریقِ مخالف کے ساتھ تھیں۔ قلعہ کے اندر اور قلعہ کے باہر دہلی میں جو گروہ اس بغاوت کو ناکام بنانے کے درپے تھا، حکیم صاحب اس کے سرغنہ تھے۔ اسی سلسلے کا ایک واقعہ جس کا سراج الاخبار، نیز دوسرے اخبارات میں بھی کوئی ذکر نہیں ملتا یہ ہے کہ ۱۱ مئی کو جب باغی دہلی پر قابض ہو گئے، تو حکیم احسن اللہ خاں اور بیگم زینت محل کے مشورے سے بہادر شاہ نے ایک تیز رو سانڈنی سوار کی معرفت لفٹنٹ گورنر کے نام ایک شقہ آگرہ بھیجا، جس میں دہلی پر باغیوں کے چڑھ دوڑنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس کے آخر میں، بہ قول مولوی ذکاء اللہ، یہ شعر تھا:

"برلب رسیدہ جانم، تو بیا کہ زندہ مانم
پس از آں کہ من نہ مانم بہ چہ کار خواہی آمد"

(ذکاء اللہ : ۶۶۰)

مولوی ذکاء اللہ نے اسی سلسلے میں یہ صراحت بھی کی ہے کہ "حکیم احسن اللہ خاں نے بادشاہ کی طرف سے لفٹنٹ گورنر کو شقہ آگرہ لکھا تھا۔" اس کی خبر باغیوں کو بھی ہو گئی تھی۔ چنانچہ "اوّل ہی روز سے تلنگوں کو اس پر [حکیم احسن اللہ پر] شبہ تھا کہ وہ بادشاہ کی طرف سے انگریزوں کے ساتھ خط و کتابت رکھتا ہے۔"

(ذکاء اللہ : ۶۶۴)

نیز دیکھیے حواشی : اخبار نمبر ۱۱ حاشیہ نمبر ۱

وفات : بڑودہ، ستمبر ۱۸۷۳ء (قاموس المشاہیر: اول: ۶۳)

تاریخِ پیدائش و وفات

حکیم احسن اللہ خاں آنکہ بود	ارسطو نشان عیسوی دم طبیب
بیامد چو اندر وجود از عدم	سن مولدش بود لفظ غریب ۱۲۱۲ھ

دریغا بہ شہر بڑودہ بمرد
بغربت از وطن عنقریب
بود سال فوتش حکیم غریب
۱۲۹۰ھ

نواب ضیاالدین احمد خاں بہادر المتخلص بہ نیرّ رخشاں
"جلوۂ صحیفۂ زریں" (دہلی ۱۹۱۶) ص ۱۵۷

۳- "سوار و پیادہ ملازمان انگریزی... افسران خود بقتل رسانیدہ"
اشارہ ہے میرٹھ کے تیسرے سوار رسالے نیز گیارہویں اور بیسویں پیدل رجمنٹوں کی بغاوت کی طرف۔ بہرام پور کے قضیئے (۲۶ر فروری ۱۸۵۷ء) اور بارک پور کے واقعے (۲۹ر مارچ ۱۸۵۷ء) کی طرح میرٹھ کی بغاوت کا آغاز بھی کارتوس ہی کے قضیّے سے ہوا۔ ۲۴ر اپریل ۱۸۵۷ء کو تیسرے سوار رسالے کی

"سپاہ پریڈ پر حاضر ہوئی... مگر من جملہ نوے نفر سپاہ [میں سے صرف] پانچ نے کارتوس لیے، اور باقی نے انکار کیا... سپاہ جنہوں نے لینے کارتوس انکار کیا تھا، معطل ہو کر چھاونی میں بھیجی گئی... بتاریخ نہم مئی پریڈ پر تمام سپاہ گورہ و ہندستانی جمع کر کے مجرموں کو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے، اور روبرو تمام سپاہ کے ان کو پابہ زنجیر کر کے حکم قید سنایا گیا...
"تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرموں کے دوست، سپاہ رجمنٹ گیارہ و بیس نیز مردمانِ بازار کے پاس جا کر مشورہ سنج ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاصی مقیدیں میں مستحسن ہے..."

(کنھیا لال: ۴۲)

میرٹھ کی چھاونی کا یہی چھوٹا سا واقعہ کمپنی بہادر کے غاصبانہ اقتدار کے خلاف ملک گیر، مگر غیر منظم، بغاوت کے آغاز کا اشارہ بن گیا۔ جس کے آثار نو جنوری ۱۸۵۷ء

ہی سے نظر آنے لگے تھے، لیکن ایسٹ انڈیا کمپنی کے اربابِ اختیار، نوشتۂ دیوار کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ اس کی بڑی وجہ غالباً یہ تھی کہ غیر ملکی حکمراں اس وقت تک اس ملک کے مزاج اور یہاں کی روایات کو کلی طور پر سمجھنے کے اہل نہیں ہوئے تھے۔ اٹھارہ سوستاون کے ایک صدی بعد ایک انگریز ہی نے، تقسیم ہند پر تبصرہ کرتے ہوئے، ہندستانی ذہن کا حیرت ناک حد تک صحیح تجزیہ کیا ہے، جو اس وقت بھی صادق آتا تھا:

> "یہاں [ہندستان میں] بسنے والی قومیں، جو ایک دوسرے سے بے انتہا مختلف ہیں، ان سب میں ایک چیز مشترک ہے، اور وہ ہے ان کا سیاسی مزاج، جو بے تحاشہ اُبل پڑنے کی حیرت ناک اہلیت رکھتا ہے۔ دنیا کے اور کسی حصے میں بھی کوئی ہجوم کسی متحرک کر دینے والی اشتعال انگیز آواز کو اتنی پھرتی اور اس سفاکی سے لبیک نہیں کہتا جیسا کہ ہندستان میں ہوتا ہے۔[۱]"

اٹھارہ سوستاون میں بھی یہی ہوا تھا۔ اور پھر کمپنی بہادر کے صد سالہ دورِ اقتدار کے اعمال و افعال نے "متحرک کر دینے والی اشتعال انگیز آواز" کو موثر تر بنانے کے لئے سازگار ماحول بھی پیدا کر دیا تھا۔ جس کا اجمالی ذکر "پسِ منظر" کے باب میں ملے گا۔

۴۔ سیف الدولہ:- "بادشاہ نے حکیم احسن اللہ خاں اور غلام عباس شمشیر الدولہ[۲] کو

---

[۱] The Last Days of the British Raj in India;
Lenord Mosley, p. 11.

[۲] سراج الاخبار نے "سیف الدولہ" اور ذکاء اللہ نے "شمشیر الدولہ" لکھا ہے۔ حکیم احسن اللہ کے یہاں "شرف الدولہ" درج ہے۔ ان سب میں سراج الاخبار ہی مستند سمجھا جا سکتا ہے۔

بلایا۔ اور غلام عباس کو حکم دیا کہ وہ کپتان ڈاگلس صاحب قلعہ دار پاس جا کر سواروں کے آنے کی خبر دے، اور ان سے درخواست کرے کہ اس معاملے میں جو ضروری ہو وہ کریں۔۔۔"

(ذکاء اللہ: ۴۰۹)

۵۔ قلعہ دار: کیپٹن ڈاگلس کمانڈر پیلس گارڈ۔

۶۔ راج گھاٹ: جمنا کا وہ مغربی کنارہ جو لال قلعہ کی پشت پر ہے۔ اب اسی جگہ گاندھی جی، جواہر لال نہرو، اور لال بہادر شاستری کی سمادھیاں ہیں۔

۷۔ امین الدولہ: سائمن فریزر کمشنر دہلی۔

۸۔ سائمن فریزر کے قتل کی تفصیلات ما بہ النزع ہیں۔ اس سلسلے میں کسی معتبر راوی کا چشم دید بیان نہیں ملتا۔ ذکاء اللہ کے بیان کے مطابق "فریزر صاحب نیچے۔۔۔ زینہ کی سیڑھی پر کھڑے تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ غل کرنے والی جماعت کو سمجھا رہے تھے کہ مغل بیگ قلعہ کے گارڈس کے اردلی نے ان کے گال پر اچک کر ایسی تلوار لگائی کہ وہ ہڈی تک پہنچی۔ کوئی کہتا ہے کہ اول ضرب حاجی مہر کندہ نے لگائی۔ پھر ان بہادروں نے تلواریں چلائیں۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی حبشی نے مارا۔۔۔"

(ذکاء اللہ: ۴۱۳)

حکیم احسن اللہ کے یہاں اس کی تفصیل نہیں، صرف یہ خبر ملتی ہے کہ ـــ "ایک کہار نے آکر اطلاع دی کہ بڑے صاحب [سائمن فریزر] کو قلعہ دار کی حویلی کے زینے پر ایک سوار نے مار دیا۔"

(احسن اللہ: ۲)

۹۔ بہادر شاہ کے سرکاری گزٹ ـــ سراج الاخبار، نیز دوسرے ماخذ کے مطابق مندرجہ ذیل شاہ زادوں کو منصب عطا کئے گئے:

مرزا جواں بخت بہادر : وزیر اعظم

مرزا مغل بہادر : کمانڈر انچیف

مرزا ابوبکر : کمانڈر کل سوار فوج

مرزا خضر سلطان : افسری پلٹن

مرزا عبداللہ بہادر : افسری پلٹن

مرزا سہراب ہندی بہادر : افسری پلٹن

مرزا کوچک سلطان : افسری پلٹن

سراج الاخبار : نمبر ۹ جلد سیزدہم

حکیم احسن اللہ : ۷

معین الدین حسن : ۵۸

۲- دہلی اردو اخبار

[صفحہ ۸۵ تا صفحہ ۹۳]

۱- صاحب مجسٹریٹ : مسٹر جے، آر، ہچنس مجسٹریٹ و کلکٹر دہلی۔

۲- جنٹ مجسٹریٹ : سر تھیافلس مٹکاف۔ یہ دہلی سے بچ نکلے تھے۔

۳- بڑا صاحب : امین الدولہ سائمن فریزر کمشنر دہلی۔

۴- ڈاکٹر چمن لال : ماسٹر رام چند کے گہرے دوست تھے۔ ان کے ساتھ ہی اگست ۱۸۵۲ء میں عیسوی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔

"ہندستانی اخبار نویسی (کمپنی کے عہد میں)" صفحہ ۲۲۶

دہلی کالج میگزین (قدیم دہلی کالج نمبر) ۱۹۵۲

۵- میدان نصیر گنج : "سڑک نصیر گنج، جو کشمیری دروازہ بازار کے نام سے مشہور ہے۔"

(واقعات: ۲: ۲۹۵)

۶۔ فخر المساجد : تعمیر کردہ فخر النساء بیگم زوجہ نواب شجاعت علی خاں بسالِ تعمیر ۱۱۴۱ھ/۱۷۲۸ء۔ بازار کشمیری دروازہ کی سڑک پر یہ مسجد ہے۔
تفصیل کے لئے دیکھئے ــــ

آثار : ۳۲۲

واقعات : ۲ : ۲۹۵

۷۔ گرجا گھر : "کشمیری دروازے کے پاس، شہر شاہجہاں آباد کے اندر یہ گرجا ہے۔
اس مسیحی مسجد کو کرنل جیمس اسکنر صاحب بہادر نے بنوایا ہے
تعمیر اس کی ۱۸۲۶ عیسوی مطابق ۱۲۴۲ ہجری میں شروع ہوئی
اور دس برس کے عرصہ میں نوّے ہزار روپیہ خرچ ہو کر تیار ہوا"
(آثار : ۳۴۴)
"اس کے احاطہ میں اسکنر خاندان کا قبرستان بھی ہے۔"
(واقعات : ۲ : ۲۷۶)

۸۔ مسجد نواب حامد علی خاں : کشمیری دروازہ کے علاقے میں ہملٹن روڈ پر، ریلوے پل کے بالمقابل یہ مسجد ہے، جو اثنا عشری فرقے کی جامع مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ سالِ تعمیر ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء ہے۔
مرزا غالب نے "کعبۂ نظیر" مادہ تاریخ نکالا تھا۔ غالب کا یہ قطعہ تاریخ آج بھی مسجد کی زینت ہے۔
بغاوت فرو ہونے کے بعد" مسجد نواب حامد علی خاں میں گدھے بندھے تھے۔"

(ذکا اللہ : ۱۶۷)

۹۔ مدرسہ : دہلی کالج، جو اس وقت کشمیری دروازے میں تھا" ۱۱ رمئی ۱۸۵۷ء پیر کے دن صبح کے چھ بجے سے آٹھ بجے تک کالج بدستور کھلا رہا۔ اس کے بعد ... کالج کے کتب خانے لٹنے

شروع ہوئے۔ لٹیرے عربی، فارسی، اور اردو وغیرہ کی کتابیں گٹھریاں باندھ کر کتاب فروشوں اور مولویوں اور طالب علموں کے پاس بیچنے کے لئے لے گئے۔ ان میں سے کسی کتاب کو ضائع نہیں کیا۔ بعض طلبہ کتابوں کے شوقین بھی لوٹ میں خود شریک ہو کر اچھی اچھی کتابیں چھانٹ کر لے گئے۔ لوگوں نے انگریزی کتابوں کے شیرازہ توڑ کر ان کے پٹھے اتار لئے کہ جلد سازوں کے ہاتھ وہ بیچیں گے، ایسے پٹھے خوبصورت کب ہاتھ آئیں گے باقی کتابوں کے ورقوں کو پھاڑ کر پراگندہ کر کے کالج کے باغ اور احاطہ میں کئی انچ موٹا فرش ردّی کا بچھا دیا۔ آلاتِ طبیعہ کو توڑ کر ان کا لوہا اور پیتل نکال کر لے گئے۔ مکان کو آگ تو نہیں لگائی مگر اس کی جوڑیاں کواڑ سب اتار کر لے گئے اور سارا اسباب الماریاں، بنچ، کرسیاں، اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کے گھر کا اسباب سب لوٹ لیا۔۔۔۔"

(ذکا اللہ : ۴۲۶)

۱۰۔ ٹیلر کا قتل: دیکھئے پیش لفظ صفحہ —— تیز

Famous Urdu Poets and Wriiers ;

از سر عبد القادر میں

"محمد حسین آزاد" —— خصوصاً صفحہ ۱۴۹

مرحوم دہلی کالج، مرتبہ مولوی عبد الحق صفحہ ۶۱

رسالہ نقوش (شخصیات نمبر) "محمد حسین آزاد"

مقالہ ڈاکٹر محمد باقر

ہندستانی اخبار نویسی کمپنی کے عہد میں۔

از عتیق صدیقی صفحہ ۳۹۹ تا ۴۰۰

۱۱- برسفرڈ صاحب بنک والا: "دہلی بینک کے منیجر مسٹر برلیس فورڈ صاحب تھے۔ جب بنک لٹنا شروع ہوا تو وہ خود اور ان کا کنبہ بنک کے دفتر کے مکان کی چھت پر جو بہت اونچی تھی تلوار اور نیزہ لے کر چڑھ گئے ... انگریزوں کے [اس] چھوٹے سے گروہ نے سخت مقابلہ کیا ... [بالآخر] وہ مغلوب ہو کر سب قتل ہو گئے۔ بنک کے روپے لٹنے کی عجیب کیفیت تھی کہ اس کے لوٹنے کے لئے بعض مقطع اور ثقہ آدمی اس بنک میں گھس گئے۔ جب روپیوں کے توڑے بغل میں لے کر چلے تو تلنگوں نے بندوقوں کے کندے مار کر روپیوں کو چھین لیا ..."

(ذکاءاللہ: ۴۱۴)

۱۲- نیم گارد : مین گارڈ؟

۱۳- چھاؤنی : کشمیری دروازے کے باہر راج پور نامی گاؤں میں تھی۔ اب اسی علاقہ میں دہلی یونیورسٹی کی عمارتیں ہیں۔" اس کے ایک طرف پہاڑی تھی، جس پر سے سارا شہر دکھائی دیتا تھا...

"یہ بات تحقیق ہے کہ جس اتوار کو میرٹھ میں انگریزوں کے خون سے اصطباغ ملا تھا، اس کی دوپہر کے بعد ایک گاڑی ہندستانیوں سے بھری ہوئی چھاونی میں آئی تھی۔ اگرچہ وہ تلنگوں کی وردی نہیں پہنے ہوئے تھے، مگر مشہور یہ تھا کہ میرٹھ سے تلنگے آئے ہیں۔ اب اس رات کو اور آئندہ آپس میں کیا باتیں ہوئیں اور کیا کیا کام ہوئے، وہ تو نہیں معلوم مگر... پیر کی

صبح کو ہر ایک رجمنٹ بغاوت کے لئے تیار تھی . . . "
(ذکاء اللہ : ۱۶-۴۱۵)

۱۴- باؤ ٹہ : "فلیگ اسٹاف ٹاور" (واقعات : ۲ : ۴۶۳)
"باؤ ٹہ دہلی کی تاریخ میں ایک بڑا مشہور مقام ہو گیا ہے"
(ذکاء اللہ : ۳ ۴۲۳)

فلیگ اسٹاف ٹاور پرانے سکریٹریٹ اور دہلی یونیورسٹی کے درمیان کی پہاڑی پر ہے۔

۱۵- حال انبالہ : انبالہ میں متعدد ہندستانی رجمنٹیں تھیں۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق ۲۶ مارچ سے یکم مئی ۱۸۵۷ء تک بارکوں میں آگ لگنے کی چودہ وارداتیں ہوئیں۔

Punjab Government Records, Mutiny Correspondence
Vol. II, part I. pp. 13-14

"یکم جون کو رجمنٹ پنجم کے ہتھیار لے لئے گئے۔ ایک گروہ نوّے سپاہیوں کا جو اسی رجمنٹ کے تھے . . . علاماتِ فساد ظاہر ہوئے۔ . . . مع اسلحہ و سامانِ جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جا کر شامل ہو گئے۔" (کنھیّا لال : ۱۴۶)

ایک سرکاری رپورٹ مورخہ ۸ جون ۱۸۵۷ء کے مطابق انبالہ کے کمشنر نے "پانچ سپاہیوں کو بغاوت کے جرم میں پھانسی دی۔ نیز چار دیسی افسروں کو کورٹ مارشل نے سزائے موت دی۔"

(کنھیالال : ۱۴۶)

۱۶- : اس سلسلے میں مولوی ذکاء اللہ کا بیان ہے کہ "دہلی میں

بتنے اعلا سرکاری عہدے دار تھے، ان میں سے کسی نے بھی بادشاہ کو عرضی نہیں دی۔ مفتی صدر الدین خاں صدر الصدور، مولوی عباس علی صدر امین، و کرم علی خاں منصف دہلی، اور مرزا محمد علی بیگ تحصیل دار مہرولی کے نام شقے بھیجے گئے کہ وہ ان عہدوں کا کام کریں، جو سرکار کمپنی کی عمل داری میں کرتے تھے۔ مگر کسی نے کوئی خدمت منظور نہیں کی۔"

(ذکا اللہ: ۶۷۲)

صدر الدین آزردہ: تاریخ ولادت و وفات از مولوی ظہور علی ظہور:

چراغش ہست تاریخ ولادت
۱۲۰۴

کنوں گفتم چراغ دو جہاں بود
۱۲۸۵

(علمائے ہند: ۲۹۸)

۱۷- ۱۷ مئی کے دہلی اردو اخبار کی آخری سطریں حاشیے میں لکھی گئی تھیں، جو پھٹ بھی گئی ہیں۔ یہ حصہ نقل کرنے سے رہ گیا تھا، جو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

۲۳ تاریخ کو شاہزادگان والاتبار و مرشد زادگان آفاق جناب مرزا خضر سلطان بہادر و جناب مرزا عبداللہ بہادر و جناب مرزا ابوبکر بہادر و جناب مرزا میڈھو بہادر و جناب مرزا کوچک سلطان بہادر ادام اللہ اقبالہم سالاری پلاٹن و رسالہ... مقرر ہوئے اور نقارہ وغیرہ سامانِ تزک و احتشام مرحمت ہوئے۔

۲۴ تاریخ... مرزا جواں بخت بہادر... کو... خلعتِ فاخرہ... اور پلٹن وغیرہ مرحمت ہوئی...

مشہور ہوا کہ نصاریٰ میرٹھ کو، کہ دمدمہ میں بند تھے، پلٹن

رسالہ نے، کہ بریلی سے آتی تھی بامداد الٰہی واقبال حضرتِ ظلِ الٰہی آزاد اور قید ہستی سے رہا کیا۔

ایک سوار ملازم بیجا بائی صاحبہ بہادر جیاجی سندھیا راؤ سیبند ہیہ والئ گوالیار واسطے خبرگیری و دریافتِ حال شہر میں پوہنچا۔ اغلب ہے کہ حضور اقدس سے شقہ فیض مرقع مرحمت ہو۔

۳۔ دہلی اردو اخبار

[صفحہ ۹۵ تا صفحہ ۱۰۳]

۱۔ کول کی بغاوت: کول علی گڑھ (اتر پردیش) کا دوسرا نام ہے۔ علی گڑھ کے مضافات میں اس نام کا ایک گاؤں ابھی تک باقی ہے۔

"۱۲ر مئی کو خبر آئی کہ علی گڑھ میں ہندستانی سپاہ نے بغاوت کی، جس کے سبب سے آگرہ اور میرٹھ کی سرکاری آمد و رفت بند ہو گئی۔ ... [علی گڑھ میں] نمبر ۹ پیدل رجمنٹ کی چار کمپنیاں تھیں۔ جب میرٹھ کے غدر کی خبر علی گڑھ میں آئی تو اس کے سبب طرف بدنظمی شروع ہوئی۔ افسر سپاہ ... جب شہر کی طرف پریڈ کے میدان میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ بوچڑ سپاہیوں کو سمجھا رہے ہیں کہ اپنے افسروں کو قتل کر ڈالو اور بغاوت اختیار کرو۔ ... ایک برہمن کو بعد ثبوتِ جرم ۲۰ر مئی کی شام کو تمام ہندستانی سپاہ کے روبرو پھانسی دی گئی — یہ دیکھ کر تمام سپاہی خاموش کھڑے رہے، لیکن ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر اس کے آویزاں جسم بے جان کی

طرف اشارہ کر کے پکار کر کہا — اے سپاہیو! اپنے مذہب پر قربان ہونے والے کو دیکھو۔ اس کہنے کا اثر ان ہندستانی سپاہیوں پر جادو کا سا ہوا۔۔۔ انھوں نے اپنے افسروں کو اور انگریزوں سے کہا کہ جہاں ان کا جی چاہے چلے جائیں، اور خود انھوں نے خزانے کو لوٹا، اور جیل خانہ کو توڑا، اور خود سب مل کر دہلی روانہ ہوئے۔"

(ذکاءاللہ: ۸۲-۷۸۱)

۲۔ بلند شہر: "اسی نمبر ۹ کی پلٹن کی کمپنیاں بلند شہر، اٹاوہ اور مین پوری میں رہتی تھیں۔ جب انہوں نے علی گڑھ میں اپنی پلٹن کی بغاوت کی خبر سنی، تو انہوں نے بھی بغاوت کی۔ بلند شہر میں تو کچھ کشت و خون نہیں ہوا۔ سپاہی خزانہ لے کر دہلی روانہ ہوئے۔"

(ذکاءاللہ: ۷۸۲)

۳۔ واجد علی شاہ: بغاوت شروع ہونے کے بعد معزول شاہ اودھ کو فورٹ ولیم میں قید کیا گیا۔ بارک پور کی شورش میں بھی کمپنی بہادر کو واجد علی شاہ اور ان کے ساتھیوں کا ہاتھ نظر آیا تھا۔ اس لیے میرٹھ کے قصے کے بعد ان کو گرفتار کر لینے ہی میں مصلحت نظر آئی۔ گرفتاری کے وقت وہ بیمار تھے۔ خود ان ہی کے الفاظ میں:

وہ صفراوی تپ مجھ کو تھی الاماں
سلگتی تھی تالو کے اندر زباں

اور بغاوت فرو ہونے تک فورٹ ولیم میں انہیں محبوس رکھا گیا۔

۴۔ والیٔ جھجر: اسد الدولہ نواب عبد الرحمٰن خاں ہزبر جنگ — دل و جان سے باغیوں کی مدد کی۔ بغاوت کی ناکامی کے بعد "انیسویں یا بیسویں اکتوبر [۱۸۵۷ء] کی تاریخ سپاہ انگریزی جھجر گئی۔ نواب نے اس کو خود

اپنے تئیں، بغیر کسی شرط کے حوالے کیا۔ اور مجرموں کی طرح گرفتار ہو کر دلی آیا۔ دیوان عام میں قید ہوا ... پھانسی دی گئی۔"

(ذکاء اللہ : ۷۰۹)

۵۔ بلب گڑھ : مضافات دہلی کا ایک قصبہ ہے۔ بغاوت سے قبل ایک بڑی ریاست تھی، جس کا راجہ ناہر سنگھ تھا۔ اس نے شروع ہی سے بغاوت میں جی کھول کر حصّہ لیا۔

"بلبھ گڑھ کا راجا ناہر سنگھ" مولوی ذکاء اللہ کی روایت کے مطابق "کچھ ہولا خبطہ تھا، مشہور تھا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ستر ہویں نومبر [۱۸۵۷ء] کو وہ بھی گرفتار ہو کر [دہلی] آیا ... پھانسی دی گئی۔"

(ذکاء اللہ : ۷۰۹)

۶۔ کرنل جیمس اسکنر : (۱۷۷۸ء – ۱۸۴۱ء) ہندوستان زاد اسکاچ تھے۔ دلی میں اندرونِ کشمیری دروازہ ان کی عالی شان کوٹھی تھی۔ اسکنر خاندان کی اکثر خواتین مسلمان اور پابند صوم و صلاۃ تھیں۔

(واقعات: ۲۷۶/ ذکاء اللہ)

۷۔ نواب حامد علی خاں : اعتماد الدولہ میر فضل علی وزیر اودھ کے بھتیجے اور داماد معززین دہلی میں شمار ہوتے تھے۔ بغاوت کے دنوں میں انگریزی جاسوسوں کا جو جال دہلی میں بچھا تھا، اس گروہ کے ایک فرد یہ بھی تھے۔

"۱۲ مئی کو نواب حامد علی خاں بھی اس بلا میں گرفتار ہوا کہ ... انگریز اس کے گھر میں چھپا ہوا ہے ... اس کو کشاں کشاں قلعہ میں لائے ..."

(ذکاء اللہ : ۶۶۳)

دہلی پر انگریزوں کا جب دوبارہ قبضہ ہوا، تو اوروں کے ساتھ نواب حامد علی خاں بھی گرفتار ہوئے، اور عرصے تک حوالات میں رہے۔

۸۔ بہادر شاہ کا ارادۂ ہجرت : اس سلسلے میں بہادر شاہ کا ایک خط بھی قابلِ ذکر ہے، جو نواب جھجر کے نام لکھا گیا تھا۔ یہ خط اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔
(دیکھیے دستاویز نمبر ۳)

۹۔ حکیم احسن اللہ کے بیان کے مطابق یہ رقم سترہ ہزار روپے آٹھ آنے یا چار آنے تھی۔
(احسن اللہ : ص ۱۱)

۱۰۔ معتبر الدولہ : نواب محبوب علی خاں۔ دکن کے باشندے تھے۔ ... قلعہ میں خواجہ سرائی پر مقرر ہوئے۔ نواب زینت محل کے حکم سے کاروبارِ سلطنت کی انجام دہی میں بھی کچھ دخیل ہوگئے۔ تذکرۂ خاتمین ہند میں لکھا ہے کہ "نا واقفان او را وزیر شاہی خوانند"... ناصر نذیر فراق کے بیان کے مطابق وہ کچھ لکھے پڑھے نہیں تھے۔ مولوی امام علی صاحب نے چھ مہینے میں اتنا قابل بنا دیا تھا کہ فن انشا میں مشہور ہو گئے تھے۔
(نظامی : ۲۰۲)

۱۱۔ قاضی فیض اللہ : معین الدین حسن خاں کے بعد دہلی کے کوتوال مقرر ہوئے۔ لیکن آگے چل کر استعفا دے دیا۔
(ذکا اللہ : ۶۸۸)

۴۔ دہلی اردو اخبار

[صفحہ ۱۰۵ تا صفحہ ۱۱۳]

۱۔ دہلی گزٹ : شمالی ہند کا مشہور انگریزی اخبار، جو دہلی کا پہلا اخبار تھا۔ ۱۸۳۳ء میں اجرا ہوا، اور آخری شمارہ ۱۱ مئی، ۱۸۵۷ء کو شائع ہوا۔
"دہلی گزٹ پریس کا حال بھی بنک کا سا ہوا۔ عیسائی کمپوزیٹر جو وہاں

جمع تھے، اپنے کام میں مصروف تھے۔ جب سے پریس قائم ہوا تھا ایسا غمناک کام کبھی انہوں نے نہیں کیا تھا، جیسا کہ آج ان کو کرنا پڑا۔ ان کو ٹائپ میں لکھنا پڑا کہ موت کا ہاتھ ان کے سر پر ہے۔ بہت ہی صبح کو تار برقی پر ان کے پاس یہ خبر آئی تھی کہ میرٹھ کے باغی دہلی کو جا رہے ہیں، اور بہت جلد شہر میں داخل ہوں گے۔ یہ خبر دہلی گزٹ کے غیر معمولی پرچے میں شائع ہوئی تھی، جس کو کمپوزیٹروں نے یہ جانا کہ ہم نے اپنی موت کا وارنٹ آپ کمپوز کیا ہے۔ دوپہر کے قریب ایک گروہ بد معاش شہدوں کا چھاپہ خانہ میں گھس گیا، اور تمام عیسائی کمپوزیٹروں کو انہوں نے مار ڈالا۔ ... مکان کو غارت و تباہ کیا اور ٹائپ لوٹ کر لے گئے کہ ان کی گولیاں بنا کر لوگوں کو ماریں گے۔"

(ذکاءاللہ : ۴۱۵)

۲- فرنڈ آف انڈیا : کلکتہ کا ہفتہ وار اخبار۔ "اٹھارہ سو ستاون" کے دوران جن انگریزی اخباروں پر بہت زیادہ جنونی کیفیت طاری ہوئی، ان ہی میں ایک یہ اخبار بھی تھا۔ ۲۵ جون ۱۸۵۷ء کی اشاعت میں "پلاسی کی صد سالہ سالگرہ" کے عنوان سے ایک انتہائی اشتعال انگیز اداریہ اس اخبار میں شائع ہوا، جس میں یہ توقع ظاہر کی گئی تھی کہ "مسلمان نواب اور ہندو راجہ" جلد ہی نیست و نابود ہو جائیں گے۔

حکومت نے فرنڈ آف انڈیا کے ایڈیٹر کو اس اداریہ کے لئے جب تنبیہ کی، تو سرکاری مراسلے کو بھی اس نے شائع کرتے ہوئے لکھا کہ "حکومت نے ہماری عزت افزائی کی ہے۔" اس کے جواب میں حکومت اخبار کی اشاعت کا اجازت نامہ منسوخ کرنے کا ارادہ ہی کر رہی تھی کہ مالکانِ اخبار نے معافی مانگ لی۔

۳- انگلش مین : کلکتہ کا ایک دوسرا ہفتہ وار اخبار، جس کا ۱۸۳۳ء میں اجرا ہوا تھا۔

۴۔ اس جگہ کاتب نے ایک سطر چھوڑ دی ہے۔ یہ جملہ اس طرح ہے:

... دودمانِ صاحب قرآنی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ میں
بہ جان و دل کمر بہ کمر رہیں۔ یاد رہے کہ ان کو خداوند تعالیٰ
کی طرف سے امداد ہے۔ ان کی اعانت و امداد خیر خواہی...

۵۔ فیروز پور: "بتاریخ ۲۳ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد ہیں۔... ۴۵ رجمنٹ ہندستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جاکر مقیم ہوں۔ مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہنچے، تو انہوں نے.. اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقیں بھر کر جانب میگزین پلٹ پڑے۔... مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین میں گھس گئے۔...

۶۱ رجمنٹ شاہی نے ان کو ہر جگہ سے نکال دیا...

"ایک اور رپورٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ اس طرح واضح ہوتا ہے کہ... [انہوں نے] میگزین رجمنٹ کا اڑا دیا..."

(کنہیا لال: ۱۸۲ تا ۱۹۰)

"اب ۴۵ ویں رجمنٹ کو سوا اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ مفرور ہو، تاکہ جو چاہے وہ آزادانہ کام کرے۔ پس سپاہ اپنے علم لے کر دہلی کی طرف چلی۔ ۶۱ ویں رجمنٹ کی بعض کمپنیوں نے اس کا تعاقب کیا... سپاہیوں نے اپنے ہتھیار پھینک دیئے اور جنگل و دیہات میں چلے گئے۔ تعاقب کرنے والوں نے ان میں سے کچھ گرفتار کیے... لیکن دلّی میں باغی سپاہ سے آن کر مل جانے میں بعض کامیاب ہوئے..."

(ذکاء اللہ: ۷: ۵۵۶-۵)

۶۔ شملہ: وہاں گورکھا فوج آمادۂ فساد تھی، بلکہ اس نے خزانے پر قبضہ

بھی کر لیا تھا، لیکن انگریزی حکام نے سمجھا بجھا کر ان کو ہموار کر لیا۔
(تفصیل کے لئے دیکھئے کنھیا لال : ۱۶۳)

۷۔ پشاور : پشاور اور گرد و نواح کے دوسرے شہروں میں کوئی قابلِ ذکر واقعہ پیش نہیں آیا، جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس علاقے میں ہندستانی فوج سے ہتھیار لے لئے گئے تھے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے — ذکاء اللہ : ۵۶۵-۵۶۹)
(کنھیا لال : ۲۰۹-۲۱۵)

۸۔ راجہ اجیت سنگھ : خاندانی جھگڑے کی بنا پر مہاراجہ پٹیالہ سے تعلقات خراب تھے، اور اس بنا پر ایک مدت سے دہلی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔
"اسے دو دفعہ تلنگے اس شبہ میں قلعہ میں پکڑ کر لے گئے کہ وہ پٹیالہ اور انگریزوں پاس خبریں بھیجتا ہے۔ اس کا بھتیجا مہاراجہ پٹیالہ انگریزوں کا طرف دار ہے۔ بادشاہ نے اس کو یہ کہہ کر کہ وہ برسوں سے دہلی میں مہاراجہ پٹیالہ سے ناراض ہو کر رہتا ہے، وہ یہ کام نہیں کرتا ہو گا رہائی دلائی۔"
(ذکاء اللہ : ۶۶۴)

حکیم احسن اللہ کے بیان کے مطابق "تلنگوں نے راجہ اجیت سنگھ کا مکان لوٹا تھا، اور انھیں برہنہ پا قلعہ تک لائے تھے۔"
(احسن اللہ : ۱۷ و ۱۸)

۹۔ نواب امین الدین خاں : فخر الدولہ نواب امین الدین خاں لوہارو کے جاگیر دار، دہلی میں رہتے تھے۔ باغیوں نے روپیہ وصول کرنے کی غرض سے انہیں گرفتار بھی کیا تھا۔ بغاوت فرو ہونے کے بعد "کئی مہینے تک قلعہ میں نظر بند رہے۔ اور بہت دنوں تک مارشل لا کے محکمے میں دس بجے سے چار بجے تک ایستادہ پا کھڑے رہے۔"
(ذکاء اللہ : ۷۱۰)

۱۰۔ تکیہ شاہ بڑے : لال قلعہ کی پشت پر، موجودہ بیلا روڈ کے متصل ہے۔

۵۔ دہلی اردو اخبار

[صفحہ ۱۱۵ تا صفحہ ۱۲۴]

۱۔ آگرہ : "۱۲ جولائی کو بادشاہ کے پاس خبر آئی کہ نیمچ کی سپاہ نے آگرہ فتح کر لیا اس کی فتح کی خوشی میں سلیم گڑھ پر ۳۱ توپیں سلامی کی سر ہوئیں شہر میں اس خبر کی تین دن تک بڑی گہما گہمی رہی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے۔"

(ذکاءاللہ : ۶۹۸)

۲۔ کرپا نرنکار جیوتی سروپ : اشارہ ہے برہم کی طرف، جو ہندو تصور کے مطابق رحمان و رحیم بے شکل وصورت اور سراپا نور ہے۔

۳۔ راجہ دیبی سنگھ : بہادر شاہ کے درباری تھے۔ بغاوت کے دنوں میں روپیہ کی فراہمی جن لوگوں کے ذمہ تھی، ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔

۴۔ احمد مرزا خاں : محسن الدولہ خطاب تھا۔ بغاوت کے دنوں میں "مرزا مغل کے مشیر خاص تھے۔ انگریزوں کا جب دہلی پر قبضہ ہو گیا، تو الور چلے گئے، لیکن وہاں سے گرفتار ہو کر آئے، اور گوڑگانوں میں مارے گئے۔"

(نظامی : ۱۷۶)

۵۔ راؤ لچھمن سنگھ : ریواڑی کے ایک جاگیردار تھے۔

۶۔ خزانۂ ہانسی : کدارناتھ کے بیان کے مطابق ہانسی سے تین لاکھ روپیہ آیا۔

(احسن اللہ : ۱۴)

۷۔ کوٹھی ہندو راؤ : ولیم فریزر ... نے ۱۸۳۰ء میں بنایا تھا۔ ... یہ مکان ہندو راؤ نے خرید لیا ... (واقعات: ۲: ۴۹۲)

۶- دہلی اُردو اخبار
[صفحہ ۱۲۵ تا صفحہ ۱۳۷]

۱۔ شمع پور : نواحِ دہلی کا ایک گاؤں، جو جمنا کے اس پار ہے۔

۲۔ میر محمد اعظم : "سرسہ سے تین عرضیاں آئیں ... تیسری شاہزادہ اعظم حسین کسٹم ڈیپارٹمنٹ کے افسر کی ... ان سب عرائض میں یہی بیان تھا کہ ہم نے اب تک بادشاہ کی اچھی خدمتیں کی ہیں، اور ہم سب کسٹم ڈپارٹمنٹ کا روپیہ لیکر دہلی آتے ہیں۔ یہ عرضیاں غدر کے ڈیڑھ مہینہ بعد دو ایلچی لائے تھے۔ تھوڑے دنوں بعد سپاہ تیس ہزار روپیہ، دو سو بیل اور پچاس ساٹھ بھیڑیں لیکر آئی۔"
(ذکاءاللہ : ۶۶۷)

۷- دہلی اُردو اخبار
[صفحہ ۱۳۹ تا صفحہ ۱۵۲]

۱۔ تسبیح خانہ : "دیوانِ خاص کے جانبِ جنوب ایک دالان ہے، اور وہ تسبیح خانہ کرکے مشہور ہے۔ اس دالان کی دیوار پر بیچوں بیچ میں سنگِ مرمر میں ترازو کی صورت کھدی ہے، اور میزانِ عدل اس پہ

پر لکھا ہے۔ اسی تسبیح خانہ میں سے خواب گاہ کا راستہ ہے کہ وہ خاص ڈیوڑھی کہلاتی ہے۔"

(آثار: 119)

"حمام خانہ شاہی کے برابر اور دیوانِ خاص کے جنوب میں از سرتاپا سنگِ مرمر کے چند کمرے ہیں، جن کے بیچوں بیچ نہر رواں ہے... تسبیح خانہ، خواب گاہ، بڑی بیٹھک سب ایک ہی عمارت میں ہیں۔"

(واقعات: ۳: ۴۷)

۲۔ احمد قلی خاں : صمصام الدولہ شمس الدین احمد قلی خاں، بہادر شاہ کی چہیتی بیوی زینت محل کے والد تھے۔ محبوب علی خاں کے انتقال کے بعد شاہی مختار مقرر ہوئے۔ بغاوت کی ناکامی کے بعد پھانسی پانے سے پہلے ہی جیل خانے میں جاں بحق تسلیم ہوگئے۔ جائیداد و املاک بحق سرکار ضبط ہوگئی۔

۳۔ اس واقعے کی تفصیل کا پتہ نہیں چلتا۔

۸۔ صادق الاخبار
[صفحہ ۱۵۳ تا صفحہ ۱۶۰]

۱۔ ویران : حافظ ویران ذوق کے چہیتے اور جاں نثار شاگرد تھے نابینا تھے۔ دہلی میں انتقال ہوا اور درگاہ خواجہ باقی باللہ میں مدفون ہوئے۔ کسی نے "خاک سدۂ خواجہ" (۱۳۰۵ھ) سے تاریخِ وفات نکالی ہے۔

۹۔ اخبار الظفر

[صفحہ ۱۶۱ تا صفحہ ۱۷۲]

۱۔ بخت خاں : "صوبیدار بخت خاں، توپ خانہ کے کام کا چالیس سالہ تجربہ تھا۔ افغانستان کی پہلی لڑائی میں بھی انہوں نے حصہ لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء میں وہ جوان نہیں تھے اور گھوڑے پر دشواری کے ساتھ سوار ہو پاتے تھے۔ جیون لال کے بیان کے مطابق بادشاہ دہلی ہی کے خاندان سے ان کا بھی تعلق تھا۔ لیکن جیون لال ہی نے ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ وہ سلطان پور (علاقہ لکھنؤ) کے رہنے والے تھے، اور اودھ کے شاہی خاندان سے بھی ان کا رشتہ تھا۔ کیپٹن واڈی کے بیان کے مطابق ... بخت خاں کا قد پانچ فٹ دس انچ اور سینہ ۴۴ انچ تھا۔"

(سین : ۸۴)

"جولائی [۱۸۵۷ء] کے شروع میں بخت خاں بڑی سلیقہ مندی سے دہلی میں آیا۔ ... جب وہ بادشاہ سے ملاقات کرنے آیا، تو اس سے مصافحہ کیا۔ ... بخت خاں نے اپنے سلسلۂ نسب کو بھی خاندانِ تیموریہ سے بھڑایا۔ ... بادشاہ پر اس نے کچھ ایسا سحر کیا کہ وہ اس کے کہنے میں آگیا۔ اس کو اپنے فرزند کا خطاب دیا۔ ..."

(ذکا اللہ : ۶۸۱)

"دہلی میں بغاوت کی ناکامی کے بعد بخت خاں لکھنؤ چلے گئے۔ ... ایک اطلاع کے مطابق ۱۳ رمئی ۱۸۵۹ء کو ایک معرکے میں کام آئے۔"

(سین : ۳۷۱)

۲۔ بٹھور والا : ناناصاحب دھونڈو پنت، باجی راؤ پیشوا کے متبنیٰ، ان لوگوں میں

میں تھے، جنہیں اپنی ریاست کے سلسلے میں کمپنی بہادر سے شدید شکایت تھی۔ اٹھارہ سو ستاون کی تاریخ میں ان کا ایک اہم اور مخصوص مقام ہے۔ کان پور کی بغاوت کے تو سرغنہ ہی تھے۔ بغاوت کی ناکامی کے بعد اودھ کے باغیوں کے ساتھ نیپال چلے گئے۔

• نیپال سرکار کے بیان کے مطابق وہیں مر گئے۔ لیکن انگریزی حکومت کو عرصے تک اس خبر کی صداقت پر یقین نہیں آیا۔"

(سین: ۳۷۰)

۳۔ مچھی بھون : لکھنؤ کی ایک شاہی عمارت۔ لکھنؤ کی بغاوت کے ابتدائی دور میں انگریزوں نے مچھی بھون اور رزیڈنسی میں پناہ لی تھی، بعد میں مچھی بھون کو بھی خالی کر دیا تھا۔

۱۰۔ اخبار الظفر
[صفحہ ۱۷۳ تا صفحہ ۱۸۲]

۱۔ منشی اموجان : " نواب امین خاں عرف منشی اموجان خاں جو ریاست الور میں سرکار [کمپنی] کے خیر خواہ رہے " بغاوت کے خاتمے کے بعد " پندرہ ہزار روپیہ عطا کیا گیا۔"

(ذکاء اللہ : ۷۱۹)

۲۔ عرضی راجہ گلاب سنگھ : " بادشاہ کے روبرو ایک جعلی عرضی گلاب سنگھ مہاراجہ کشمیر کی پیش ہوئی، جس میں لکھا تھا کہ میں مع سپاہ بہت جلد دہلی آتا ہوں . . ."

(ذکاء اللہ : ۶۷۱)

۳۔ پسر مفتی اکرام الدین : — " مفتی احسان الحق پسر اکرام الدین۔ مفتی اکرام الدین خاں صاحب صدر امین، جن کے نام پر محلہ مفتیان اب تک موجود

ہے...."

(واقعات: ۲: ۱۷۵)

مرزا ابوبکر کی حرکت کا ذکر تقریباً تمام روزنامچہ نگاروں نے کیا ہے۔
دیکھیے ـــ

(احسن اللہ : ۱۹)

(کدارناتھ : ۴۷)

(لطیف - نظامی : ۱۴۶)

۴۔ ولی داد خاں : "غدر کے وقت دہلی میں تھا، اور بادشاہ کی طرف سے میان دوآبہ کا گورنر مقرر ہوگیا تھا۔ اس نے بھی سپاہ کی طلب میں چند عرایض بھیجیں۔"

(ذکا اللہ : ۶۷۰)

۱۱۔ صادق الاخبار
[صفحہ ۱۸۳ تا صفحہ ۱۸۹]

۱۔ محبوب علی خاں : دیکھیے اخبار نمبر ۳ ـــ دہلی اُردو اخبار، حاشیہ نمبر ۱۰

"محبوب علی خاں مرض استسقا میں مبتلا تھا۔ سارا جسم تحلیل ہوگیا تھا۔ صرف استسقا کی توند باقی رہ گئی تھی ... [باغیوں نے] ایک چٹھی پکڑلی، اس کے لکھنے کا شبہ محبوب علی خاں اور حکیم احسن اللہ خاں پر ہوا۔ دونوں کو گرفتار کیا گیا۔ مگر بادشاہ کی سفارش سے اور ان کے حلف اٹھانے سے چھوڑ دیا۔ ... اناج کے چھکڑوں میں کچھ گولے بارود نکلے۔ اس کا الزام بھی محبوب علی خاں اور حکیم احسن اللہ خاں پر لگایا گیا کہ وہ انگریزوں کو میگزین بھیجتے ہیں۔ ... ایک دفعہ سلیم گڑھ کی توپوں میں کنکر بھرے نکلے۔

دوسری دفعہ ان میں میخیں ٹھکی ہوئی نکلیں۔ دونوں باتوں کا شبہ محبوب علی خاں اور حکیم احسن اللہ خاں پر ہوا۔ تلنگوں نے دونوں پر تلواریں سونتیں۔ ... بادشاہ نے دونوں کی جان بچائی۔"

(ذکاءاللہ : ۶۶۵)

"۱۳ر جولائی کی شام کو خبر آئی کہ [محبوب علی خاں] بیہوش ہو گئے ہیں۔ اور بے حد کمزور ہیں۔ رات کو معلوم ہوا کہ وہ پھر بیہوش ہیں۔ اور صبح کو خبر آئی کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ شاہی حکم صادر ہوا کہ خانم کے بازار میں کلیم اللہ جہاں آبادی کے مزار کے قریب دفن کئے جائیں، اور مقبرہ تعمیر کیا جائے۔"

(احسن اللہ: ۱۳ و ۱۴)

کدارناتھ کے بیان کے مطابق محبوب علی خاں کو زہر دیا گیا۔

(کدارناتھ : ۴۲)

۲۔ سیٹھ لچھمی چند: "سپاہ کے کہنے سے سیٹھ لچھمی چند کو یہ حکم لکھا گیا کہ وہ ایک کروڑ روپیہ قرض دے اور اپنا کوئی گماشتہ بھیجدے جو خزانۂ شاہی کے خزانچی کا کام کرے۔ آمدنی ملک سے جو وصول ہوتا جائے گا، وہ اس کو قرض میں دیا جائے گا۔ اور اس کے قرض کا سود بھی ادا کیا جائے گا۔ مگر سیٹھ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔"

(ذکاءاللہ : ۶۷۲)

۳۔ "ایک عورت جہادیوں کے ساتھ لڑائی میں خوب مردانہ کام کرتی ہے۔۔۔" اس عورت کا ذکر اور کئی جگہ بھی ملتا ہے۔ حسن نظامی نے بعض چشم دید راویوں کی زبانی لکھا ہے کہ "اس عورت میں غضب کی پھرتی تھی۔ اس کو موت کا کچھ بھی خوف نہ تھا۔ وہ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ میں بہادر سپاہیوں کی طرح آگے بڑھی چلی جاتی۔۔۔ اس کی جرأت و ہمت کو دیکھ کر شہر

کے عوام میں بڑا جوش پیدا ہو جاتا تھا۔"

(بیگمات کے آنسو: ص ۱۲۶)

اس کی تصدیق ایک ناقابلِ تردید مستند ذریعے سے بھی ہوتی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ ریکارڈس میں لفٹنٹ ہڈسن کی ایک چٹھی مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء ملتی ہے، جو "ایک مسلمان بوڑھیا کو" ڈپٹی کمشنر انبالہ کے پاس روانہ کرتے ہوئے لکھی گئی تھی۔ یہ بوڑھی عورت دہلی کے محاذِ جنگ پر لڑتے ہوئے گرفتار ہوئی تھی۔ "اس کا کام" لفٹنٹ ہڈسن کے الفاظ میں یہ تھا کہ "سبز لباس میں شہریوں کو یہ آمادۂ جہاد کرتی تھی۔" اور اس سے بھی بڑھ کر یہ تھا کہ "خود تلوار باندھ کر، جہادیوں کی کمان کرتے ہوئے ہمارے مورچوں پر حملہ آور ہوتی تھی۔ جن سپاہیوں سے اس کا سامنا ہوا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے بارہا دلیری کے ساتھ مردانہ وار حملے کئے۔ ۔ ۔ اس میں پانچ مردوں کے برابر طاقت ہے۔ گرفتاری کے وقت وہ گھوڑے پر سوار شہری جہادیوں کی کمان کر رہی تھی۔"

۴۔ سید رفاعی کی مسجد: "جانب دروازہ جنوبی مسجد جامع ۔ ۔ ۔ کے آگے ایک بازار ہے بہت وسیع ۔ ۔ ۔ ہم اس جنوبی راستے سے چلیں تو کچھ مکان جانب دست راست پڑتے ہیں اور کچھ جانب دست چپ ۔ ۔ ۔ یہ مسجد دستِ راست کو واقع ہے، اور بنا اس کی بہت قدیم ہے، لیکن چونکہ سید صاحب موصوف اس مسجد میں بہت رہے ہیں اور اس مسجد کی مرمت بھی کی ہے، اس واسطے ان کے نام سے مشہور ہو گئی ہے۔ سید صاحب بڑے مقتدائے روزگار تھے ۔ ۔ ۔"

(آثار: ۲۷۲-۲۷۴)

۱۲- صادق الاخبار
[صفحہ ۱۹۱ تا صفحہ ۱۹۹]

۱- کوہ نینی تال : اگست کے اوائل میں نینی تال میں سرکاری طور پہ یہ خبر آئی تھی کہ "تین ہزار مفسدین، جن کو خان بہادر خاں نے آمادہ کیا تھا، بجانب کوہِ مذکور آتے تھے ... مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت میں آگئی ... ستمبر میں خبر آئی کہ خان بہادر خاں نے ہلدوانی لے لیا ... مفسدین نے ایک گاؤں جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھ گودام کو آگ دے دی تھی ..."

(کنھیا لال: صفحہ ۱۷۸ تا ۱۷۹)

۲- مولوی ظہور علی : "ظہورؔ تخلص زبدۂ اہلِ کمال، قدوۂ اربابِ فضل و افضال، واقفِ اسرارِ خفی و جلی، مولوی ظہور علی۔ وطن اصلی ... ہریانہ ... مدت سے مسکن و ماوا خاکِ شاہجہاں آباد ہے ... سلسلہ اس کے اجداد کا محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے ..."

(گلستان سخن۔ صابر)

اس مثنوی سے اندازہ ہوتا ہے کہ قادر الکلام شاعر تھے۔ بہادر شاہ کے متعدد سکے بھی کہے تھے۔ جو آگے درج کیے جائیں گے۔ ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء تک یقیناً بقیدِ حیات تھے۔ کیونکہ اسی سن میں مفتی صدر الدین آزردہ کا قطعہ "تاریخِ وفات انہوں نے کہا تھا جو" تذکرہ علمائے ہند" میں درج ہے۔

(تذکرہ علمائے ہند (اردو ترجمہ)۔ کراچی۔ ص ۷ ۴ ۲)

۳- امرت سر : "بتاریخ ۱۴ مئی وقتِ صبح احتمال گزرا کہ مفسدین میاں میر یہاں آتے ہیں... عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گردِ لین ہائے سپاہ کے پھرتے ہوئے نظر آتے تھے۔... [لیکن] شہر میں سب طرح امن رہا۔"

(کنھیا لال : ۲۲۰)

۴- غلام نبی خاں : نواب جھجر کے وکیل، جو بہادر شاہ کے دربار میں متعین تھے۔

۵- کوٹھی رئیس جھجر : دریا گنج میں "چھاؤنی کا باغ راج گھاٹ کی سڑک کی سیدھی طرف تھا... باغ کے مشرق کی طرف سڑک ایک دو منزلہ مکان کی طرف جاتی ہے، جس میں غدر میں جھجر کے نواب صاحب رہتے تھے۔"

(واقعات: ۲ : ۱۲۶)

۶- فتوئ جہاد : "جب تک دہلی میں بخت خاں نہیں آیا، جہاد کے فتوے کا چرچا شہر میں بہت کم تھا۔ مساجد میں منبروں پر جہاد کا وعظ کم نہ ہوتا تھا۔ دلّی کے مولوی اور اکثر مسلمان خاندانِ تیمور کو ایسا حولہ خبطہ جانتے تھے کہ وہ ناممکن سمجھتے تھے کہ اس خاندان کی بادشاہی ہندستان میں ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی جاہل مسلمانوں کا یہ یقین تھا کہ انگریزی سلطنت کے بدن میں [بغاوت کا] یہ ایسا پھوڑا نکلا ہے، کہ وہ جاں بر نہ ہوگی، یہ کام لچے شہدے مسلمانوں کا تھا کہ وہ جہاد جہاد پکارتے پھرتے تھے، مگر جب بخت خاں جس کا نام اہل شہر نے کم بخت خاں رکھا تھا، دلّی میں آیا تو اس نے یہ فتویٰ لکھایا کہ مسلمانوں پر جہاد اس لئے فرض ہے کہ اگر کافروں کو فتح ہوگی تو وہ ان کے سب بیوی بچّوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اس نے [بخت خاں نے] نے جامع مسجد میں مولویوں کو جمع کر کے جہاد کے فتوے پر دستخط اور مہریں ان کی کرالیں۔ اور مفتی صدر الدین نے بھی ان کے جبر سے اپنی جعلی مہر کر دی۔ لیکن مولوی محبوب علی و خواجہ ضیاء الدین نے فتوے پر مہریں نہیں کیں۔ اور بے باکانہ کہہ دیا کہ شرائط موافق مذہب

اسلام موجود نہیں[1]۔ اس فتوے کا اثر یہ تھا کہ مسلمانوں میں جوش مذہبی زیادہ ہوگیا۔ جن مولویوں نے فتوے پر مہریں کی تھیں، وہ کبھی پہاڑی پر انگریزوں سے لڑنے نہیں گئے۔ مولوی نذیر حسین جو وہابیوں کے مقتدا اور پیشوا تھے۔ ان کے گھر میں تو ایک میم چھپی بیٹھی تھی۔ اس فتوے پر کچھ مہریں اصلی اور کچھ جعلی تھیں۔ ایک مولوی کی مہر تھی جو غدر سے پہلے قبر میں سو چکا تھا۔

(ذکاءاللہ : ۶۷۶)

۱۳۔ اخبار الظفر

[صفحہ ۲۰۱ تا صفحہ ۲۱۱]

۱۔ بھمبو خاں : معین الدین خاں عرف بھمبو خاں، ضابطہ خاں نجیب آبادی کے بیٹے تھے۔

۲۔ محمود خاں : نواب محمود علی خاں بہادر "۱۱ر جولائی کو نجیب آباد کے نواب محمود خاں کی عرضی آئی، جس کے جواب میں فرمان شاہی لکھا گیا:

"امیر الدولہ ضیاء الملک محمد محمود خاں بہادر مظفر جنگ
بعافیت باشند۔۔۔"

اس شقہ میں ہدایت کی گئی تھی کہ "ضلع کی جمع کا روپیہ وصول کر کے اور اس میں سے سپاہ کی تنخواہ منہا کر کے باقی روپیہ حضور کے پاس

---

[1] لیکن اس فتوے پر مولوی محبوب علی اور خواجہ ضیاء الدین دونوں کی مہریں ہیں۔

بھیج دو۔ اور برٹش انگریزی افسران کے بھاگنے سے جو تم کو خزانہ، گھوڑے اور اسباب ہاتھ لگا ہے، ان کو فوراً متھرا داس خزانچی کے ہاتھ بھیج دو اور خزانہ کے حساب بھی لکھ کر روانہ کرو۔ تاکہ ثابت ہو کہ تم ہمارے دولت خواہ ہو۔ فقط۔

"۲۸ ذی الحجہ سالِ جلوس ۲۱۔ مطابق ۲۱ جولائی ۱۸۵۷ء"

(ذکاءاللہ : ۶۶۹)

نواب محمود علی خاں" رسوائے زمانہ غلام قادر رہیلہ کے بھتیجے تھے۔

(سین : ۳۵۰)

انگریزوں کا بجنور پر جب دوبارہ تسلط ہو گیا، تو محمود علی خاں پر مقدمہ چلایا گیا اور "حبسِ دوام بہ عبور دریائے شور کی سزا ملی"۔ لیکن انڈمان جانے سے پہلے ہی قید خانے ہی میں قید ہستی سے آزاد ہو گئے۔

(نظامی : ۲:۳)

۱۴۔ صادق الاخبار

[صفحہ ۲۱۳ تا صفحہ ۲۲۰]

۱۔ غلام علی مشتاق دہلوی : شاگرد حافظ قطب الدین مشیرؔ

(گلستانِ سخن : صابر : ۴۲۶)

۲۔ حیدر آباد : دیکھئے دستاویز نمبر ۲۹، ۳۰، ۳۱

۳۔ مصطفےٰ خاں : برادر حقیقی واجد علی شاہ، سابق بادشاہ اودھ۔ بڑے بھائی

تھے، جنھیں باپ نے فاترالعقل ہونے کی وجہ سے تخت و تاج سے محروم رکھا تھا۔ بغاوت کے ابتدائی ایام میں انگریزوں نے جن لوگوں کو گرفتار کر کے کچھی بھون میں قید رکھا تھا، ان ہی میں مصطفےٰ خاں بھی تھے۔

۱۵۔ اخبار الظفر

[صفحہ ۲۲۱ تا صفحہ ۲۳۰]

الوپی پرشاد کا گھر لٹنا: "۲۵ر جولائی کو بلی ماروں میں الوپی پرشاد کا مکان لوٹا گیا، اور عمارت زمین کے برابر کر دی گئی۔ انگریزوں سے سازباز رکھنے کے جرم میں اسے پکڑ کر قید بھی کیا گیا ہے۔ پاس پڑوس کے بعض مکانات بھی اسی سلسلہ میں لوٹے گئے۔"

(کدار ناتھ : ۴۹)

۱۶۔ اخبار الظفر

[صفحہ ۲۳۱ تا صفحہ ۲۳۷]

۱۔ سیال کوٹ: "بتاریخ ۹ر جولائی فوج سیال کوٹ نے ... فساد برپا کیا، اور بعد قتل کرنے اپنے صاحبوں کے، اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضایع کرنے مکانات و اسباب وغیرہ بر جانب مشرق روانہ ہوئے ... مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے کہ ان سے زیادہ کوئی خونخوار نہ ہو گا ..."

(کنھیالال : ۶۹)

۳۲- فتح علی خاں: نواب فتح علی خاں رئیسِ سہسوان۔

۱۷- اخبار الظفر

[صفحہ ۲۳۹ تا صفحہ ۲۴۹]

۱- یہ اشتہار 'رسالۂ جہاد' ہے، جو سابقہ نمبر میں نقل کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے کی مزید عبارت، جس کا اس نمبر میں اضافہ کیا گیا ہے، نقل کی گئی ہے اور سابقہ نقل شدہ حصّہ حذف کر دیا گیا ہے۔

۲- اس جگہ آخری جملہ کتابت سے رہ گیا ہے، جو یہ ہے:

تو وہ جمعیتِ معقول لے کر مثل اودھ وغیرہ ریاست پر منصوب اور روانہ کرنا چاہیئے کہ سبیل آمدنی و تدبیر تنخواہ سپاہ ہووے، ورنہ انجام ظاہر ہے کہ کیا ہو۔"

۳- راجہ دیبی سنگھ: بہادر شاہ کے درباری تھے۔ روپیہ کی فراہمی کا کام ان کے سپرد تھا... ۱۸۵۷ء میں فوج کے لیے غلہ فراہم کرنے کا کام جب کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا، اس کے ایک رکن دیبی [سنگھ] بھی تھے۔"

(نظامی: ۱۹۰)

۴- سالک رام: بہادر شاہ کے قدیم متوسلین میں تھے۔ اور اٹھارہ سو ستاون میں باغی فوجیوں کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کے یہ بھی ایک رکن تھے

(ایضاً ۱۹۳)

۵- بنیرہ دوندے خاں: ذکاء اللہ کے بیان کے مطابق یہ عرضی دوندے خاں کے بھائی کی تھی ___ "غدر کے تین مہینے بعد [اگست میں] دوندے خاں کے بھائی جاگیردار گڑھی (متھرا کے پاس ہے) نے اپنے بھتیجے امراؤ

بہادر کے ہاتھ اپنی عرضی بھیجی کہ اس کی وہ جاگیر معاف [واگزار] ہو جائے، جو سرکار انگریز نے ضبط کی ہے۔ بخت خاں نے اس درخواست پر توجہ کی۔ اس نے حامل عرضی سے کہا کہ تمہاری درخواست منظور ہوگی، اگر تم انگریزوں سے ہمارے ساتھ کسی لڑائی میں شریک ہو۔ امراؤ بہادر انگریزوں سے لڑا، زخمی ہوا اور ایک ہفتہ کے اندر دہلی میں مر گیا۔ سند معافی جاگیر تیار ہو گئی تھی، مگر وہ اس کے پاس نہیں پہنچی۔"

(ذکاء اللہ : ۶۹۰)

۶۔ حکیم احسن اللہ کے مکان پر حملہ : اس سلسلے میں خود حکیم کا بیان یہ ہے :

"پانچ چھ بجے کے درمیان ... شہر کے جنوبی حصے کی طرف دھواں اٹھتا نظر آیا۔ گمان ہوا کہ محلہ چوڑی والان میں جو میگزین بیگم سمرو کی حویلی میں ہے، اس میں آگ لگ گئی ہے ... ایک آدمی میرے گھر سے دوڑا ہوا آیا اور اطلاع دی کہ جوں ہی میگزین میں آگ لگی، ایک ہزار تلنگوں نے میرے مکان پر حملہ کر دیا۔ مال واسباب لوٹا، آگ لگائی اور میرے نوکروں کو پیٹا۔ یہ سنتے ہی میں دیوانِ خاص کی طرف گیا۔ اور [سلیم گڑھ کی سیر سے] واپسی پر یہ قصہ میں نے بادشاہ کو سنایا۔" حکیم احسن اللہ کے بیان کے مطابق وہ تین دن تک نظر بند رہے اور بادشاہ کی ہدایات و احکامات کے باوجود تین دن تک ان کا گھر لٹتا اور پھنکتا رہا۔ لیکن بہادر شاہ نے بڑی مشکلوں سے ان کی جان بچائی اور ان کا لٹا ہوا مال واسباب واپس دلانے کی کوشش کی۔

(ذکاء اللہ : ۲۱-۲۲)

۱۸- صادق الاخبار
[صفحہ ۲۵۱ تا صفحہ ۲۵۴]

۱۔ مالاگڑھ : "بلند شہر سے تین کوس کے فاصلے پر مالاگڑھ تھا، جس میں ولی داد خاں، بادشاہ کا سمدھی، بادشاہ کی طرف سے حکمرانی کرتا تھا۔۔۔
[دہلی میں باغیوں کی شکست کے بعد] ولی داد خاں مفرور رہا۔ اس کا قلعہ مالاگڑھ خالی پڑا تھا، وہ یکم اکتوبر کو سرنگوں سے اڑایا گیا۔"
(ذکا اللہ: حصّہ سوم: ۲)
مالاگڑھ کی ناکامی کے بعد ولی داد خاں نے بریلی کا رخ کیا اور وہاں خان بہادر کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ پھر اودھ کے باغیوں کے ساتھ نیپال چلے گئے۔

۱۹- اخبار الظفر
[صفحہ ۲۵۵ تا صفحہ ۲۶۲]

۱۔ میجر گوری شنکر: بری گیڈ میجر گوری شنکر شکل۔ کورٹ کے ذی اثر ممبر تھے۔ ۱۸۵۷ء کے کاغذات میں ان کی بہت سی تحریریں ملتی ہیں۔
۲۔ حکیم احسن اللہ خاں کے اسباب کی بازیابی کے سلسلے میں بہت سے احکامات ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک حکمنامے کا عکس اس کتاب میں بھی شامل ہے۔
۳۔ ان حضرات کا داخلہ قلعہ میں کیوں بند تھا؟ اس کی تفصیل کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر ان سب حضرات پر دشمن سے سازباز کا شبہ تھا۔

۲۰- اخبار الظفر
[صفحہ ۲۶۳ تا صفحہ ۲۷۱]

۱- بنارس : بنارس بھی بغاوت کا ایک بڑا مرکز بن گیا تھا، جس کی تفصیلات اٹھارہ سو ستاون کی تاریخ کی تمام کتابوں میں ملتی ہیں۔

۲- اندور : گوالیار کی بغاوت کا اثر اندور پر بھی ہوا۔ مگر مہاراجہ اندور نے باغیوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا، اس لئے وہاں کوئی قابلِ ذکر واقعہ پیش نہ آیا۔

۳- محمد عظیم کی عرضی کا ذکر ذکاءاللہ نے بھی کیا ہے — "سرسہ سے تین عرضیاں آئیں۔ ... تیسری شاہزادہ محمد عظیم کسٹم ڈیپارٹمنٹ کے افسر کی تھی۔ ان سب میں یہ بیان تھا کہ ہم نے اب تک بادشاہ کی اچھی خدمتیں کی ہیں، اور ہم سب کسٹم کا روپیہ لیکر دہلی آتے ہیں۔ یہ عرضیاں غدر سے ڈیڑھ مہینہ بعد دو ایلچی لائے تھے۔ تھوڑے دنوں بعد سپاہ تیس ہزار روپیہ اور دو سو بیل اور پچاس ساٹھ بھیڑیں لے کر آئے۔

(ذکاءاللہ : ۶۶۷)

دستاویزوں کے حوالے

(Preserved in the National Aechives of India, New Delhi),

1. *Mutiny Papers*, Bundle, 57, No. 639-41
2. ibid.
3. ibid. 43, No. 62
4. ibid. 93, No. 1
5. ibid. 43, No. 21
6. ibid. 57, No. 64
7. ibid. 57, No. 56
8. ibid. 57, No. 86
9. ibid. 57, No. 127
10. ibid. 61, No. 174
11. ibid. 57, No. 330
12. ibid. 57, No. 205-207
13. ibid. 62, No. 85
14. ibid. 57, No. 505
15. ibid. 37, No. 333
16. ibid. 57, No. 426
17. ibid. 57, No. 447
18. ibid. 57, No. 492
19. ibid. 57, No. 451
20. ibid. 37, No. 500
21. Bakhat Khan—A Cartoon by Capt. Maisy.
22. ibid.
23. *Home Public*, Aug, 7, 1857, No, 137
24. *Foreign Department*, Secret, July 31, 1857, No. 86-89 K.W.
25. ibid.
26. ibid.
27. ibid. Nov, 27, 1857, No. 448-53.
28. ibid.
29. ibid. Dec, 18, 1858, No. 251-34,
30. ibid.

مختصر کتابیات

(اس ضمن میں صرف ان ہی ماخذ کا ذکر کیا گیا ہے، جن سے حواشی
کی تیاری میں مدد لی گئی ہے)۔

مولوی بشیر الدین احمد دہلوی: واقعات دار الحکومت، جلد دوم، آگرہ ۱۹۱۹ء

شمس العلماء مولوی ذکا اللہ دہلوی: تاریخ عروج سلطنت انگلیشیہ، دہلی ۱۹۰۴

مولوی رحمان علی — تذکرۂ علمائے ہند، مرتبہ و مترجمہ محمد ایوب قادری
کراچی ۱۹۶۱

سر سید احمد خاں — آثار الصنادید، دہلی ۱۹۶۵

سریندر ناتھ سین — اٹھارہ سو ستاون (انگریزی)
پبلیکشن ڈویژن۔ دہلی

سر عبد القادر — اردو کے مشہور شعرا و مصنفین
(لاہور)

عتیق صدیقی — ہندستانی اخبار نویسی کمپنی کے عہد میں،
دہلی ۱۹۵۸

کنھیا لال — تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء مسمیٰ بہ محاربۂ عظیم
لکھنؤ ۱۹۶۱

روزنامچے

حکیم احسن اللہ خاں: Memoirs of Hakim Ahsanullah Khan
Pakistan Historical Society, Karachi.

کدارناتھ[1] : ibid.

عبداللطیف : ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ، مرتبہ خلیق احمد نظامی
دہلی ۱۹۵۸ء

رسایل

صبح (سہ ماہی۔ ظفر نمبر) دہلی ۱۹۶۴
نقوش (شخصیات نمبر) لاہور، جنوری ۱۹۵۵

[1] کدارناتھ دہلی گزٹ میں کلرک تھا۔ اس کا روزنامچہ حکیم احسن اللہ خاں کے ضمیمے کے طور پر شایع کیا گیا ہے۔

اشاریہ